٥١ حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن عبد الرحمٰن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ رضہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا

٥٢ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد ھو ابن موسیٰ قال ثنا ابو عوانۃ عن منصور عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ رضہ قالت خرجنا ولا نری الا انہ الحج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا ہم مدینہ سے نکلے تو ارادہ نہین رکھتے تھے مگر حج کا

٥٣ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالک عن محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل عن عمرۃ عن عائشۃ رضہ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بالعمرۃ فحل واما من اھل بالحج او جمع بین الحج والعمرۃ فلم یحل حتی یوم النحر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا حجۃ الوداع کی سال جب ہم حضرت کے ساتھ گہر سے روانہ ہوئے تو کوئی ہم مین سے عمرہ کا احرام باندہنے والا تھا کوئی حج وعمرہ دونون کا اور کوئی صرف حج کا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندہا تھا سو جن لوگون نے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ طواف کرنیکے بعد احرام سے الگ ہو گئے اور جنہون نے حج وعمرہ دونون کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن احرام سے باہر ہوئے

٥٤ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال اخبرنی ابن ابی الزناد قال حدثنی علقمۃ بن ابی علقمۃ عن امہ عن عائشۃ رضہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر الناس عام حجۃ الوداع فقال من احب ان یبدأ بالعمرۃ قبل الحج فلیفعل وان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم افرد الحج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی الزناد نے کہا حدیث بیان کی مجھسے علقمہ بن ابی علقمہ نے وہ روایت کرتے ہین اپنی والدہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کی سال لوگون کو حکم کیا کہ جو لوگ عمرہ کا احرام باندہنا چاہتے ہین وہ عمرہ کا احرام باندہلیں اور خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا

٥٥ حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب قال ثنا وھیب عن منصور بن عبد الرحمٰن عن امہ عن اسماء قالت قدم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واصحابہ مھلین بالحج ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین منصور بن عبد الرحمن سے وہ اپنی والدہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا تھا

٥٦ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حاتم بن اسمٰعیل قال ثنا جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ فی حدیثہ الطویل فقال فاھل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالتوحید ولم یزد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی الناس

شَیْئًا وَلَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ وَلَا نَعْرِفُ الْعُمْرَۃَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ اونہون نے ایک حدیث طویل کے درمیان فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تہا اور لوگوں سے بہی آپ نے اس کے ماسوی کچہ نہین فرمایا خود ہم لوگون نے بہی حج کا احرام باندھا تہا اور عمرہ سے ہم واقف ہی نہ تہے حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ وَابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّیْنَ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو لیث اور ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا کہ ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو گئے تو ہم نے صرف حج کا احرام باندھا تہا

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَقَالُوْا اَلْاِفْرَادُ اَفْضَلُ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَاحْتَجُّوْا بِهٖ كَانَ اَحْرَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ اَفْضَلُ مِنَ الْاِفْرَادِ وَالْقِرَانِ وَقَالُوْا هُوَ الَّذِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ افراد تمتع اور قران سے افضل ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین صرف حج کا احرام باندھا تہا اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تمتع[1] افضل ہے افراد اور قران سے اور فرمایا ہے کہ ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کیا تہا وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِیٌّ رض وَعُثْمَانُ رض بِعُسْفَانَ وَكَانَ عُثْمَانُ رض یَنْهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ رض مَا تُرِیْدُ اِلٰی اَمْرٍ قَدْ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَنْهٰی عَنْهُ فَقَالَ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَدَعَكَ ثُمَّ اَهَلَّ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رض بِهِمَا جَمِیْعًا ترجمہ چنانچہ اس باب مین یہہ حدیثین بیان کرتے ہین حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن مرہ سے وہ سعید بن المسیب سے فرمایا بمقام عسفان حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہما جمع ہوئے اور حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے تہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے کیون منع کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے اور آپ اوس سے منع کرتے ہین فرمایا آپ مجھ سے تعرض نکرین حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا مین اس معاملہ مین تعرض کیے بغیر کیونکر رہسکتا ہوں اس کے بعد حضرت علی ..... رضی اللہ عنہ نے حج وعمرہ دون کا احرام باندھا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ حَجَّ عُثْمَانُ رض فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ رض اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن حرملہ سے وہ سعید بن المسیب سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ حج کیلئے نکلے تو آپ سے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے نہین سنا ہے کہ آپ نے تمتع کیا تہا فرمایا کیوں نہین -

حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَیْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَهُمَا یَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا یَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ یَا ابْنَ اَخِیْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰی عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعْنَاهَا مَعَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ محمد بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل بن عبدالمطلب سے اونہون نے سنی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ اور ضحاک بن قیس سے جس سال کہ معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ نے حج کیا تو یہہ دونون بزرگ تمتع کا ذکر کرتے تہے ضحاک نے کہا تمتع کوئی جاہل شخص ہی کریگا جو حکم الہی سے واقف نہ ہو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا برخوردار یہہ کیا کہتے ہو ضحاک نے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ تو اس سے منع کیا کرتے تہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے اور آپ کے ساتہ ہم نے بہی تمتع کیا ہے

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی۔

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَیْمٰنَ التَّیْمِیِّ عَنْ غُنَیْمِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَهُوَ یَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ بِالْعَرْشِ یَعْنِیْ مُعَاوِیَةَ یَعْنِیْ عُرُوْشَ بُیُوْتِ مَكَّةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان ہم سے ابن المبارک نے وہ روایت کرتے ہین سلیمان التیمی سے وہ غنیم بن قیس سے کہا مین نے سعد بن مالک سے تمتع کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا ہم نے تمتع کیا اور یہہ اوس وقت کا ذکر ہے کہ معاویہ مکہ کی جہونپڑیوں مین رہتے تہے اور مشرک تہے

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ الْقُرِّیُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اَهَلَّ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ هُوَ بِالْعُمْرَةِ فَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلَمْ یَحِلَّ وَمَنْ لَمْ یَكُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ حَلَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ مِمَّنْ مَعَهُمَا الْهَدْیُ فَلَمْ یَحِلَّا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین مسلم القری سے کہا مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تہا اور خود اونہون نے عمرہ کا احرام باندھا تہا سو جن کے ساتہ ہدی (قربانی) تہی وہ تو احرام سے باہر نہ ہوا اور جس کے ساتہ ہدی نہ تہی وہ احرام سے باہر ہوگیا چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتہ ہدی تہی سو وہ احرام سے باہر نہین ہوئے

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ لَیْثٍ هُوَ ابْنُ اَبِیْ سُلَیْمٍ ح وَحَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ لَیْثٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی مَاتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ رض حَتّٰی مَاتَ وَعُثْمَانُ رض حَتّٰی مَاتَ قَالَ سُلَیْمٰنُ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَاَوَّلُ مَنْ نَهٰی عَنْهَا مُعَاوِیَةُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبدالمومن المروزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن الحسن بن شقیق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحمزہ نے وہ روایت کرتے ہین لیث بن ابی سلیم سے

ح اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین لیث سے وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تمتع کرتے رہے یہانتک کہ وفات پائی اور حضرت ابوبکر صدیق رض حضرت عمر رض اور حضرت عثمان تمتع کرتے رہے یہانتک کہ وفات پائی سلیمان اپنی حدیث مین بیان کرتے ہین کہ تمتع سے جس شخص نے پہلے منع کیا وہ معاویہ ہین

۵۱۵ حدثنا فهد قال ثنا الحمانی قال ثنا شريك بن عبد الله عن عبد الله بن شريك قال تمتعت فسألت ابن عمر رض وابن عباس رض وابن الزبير رض فقالوا هديت لسنة نبيك تعدم فتطوف ثم تحل ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک بن عبد اللہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن شریک سے کہا مین نے تمتع کیا پہر ابن عمر ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہم سے مسئلہ پوچہا گیا تو ان سب نے فرمایا کہ تم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا بیشک طواف کرو اور احرام سے باہر ہو جاؤ

۵۱۶ حدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا شريك فذكر باسناده نحوه غير انه قال قال ابو غسان اظنه قال لسنة نبيك افعل كذا ثم احرم يوم التروية وافعل كذا وافعل كذا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے پہر ادن کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اسکے کہ اس قدر زائد بیان کیا کہ ابو غسان نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ شریک نے مجہسے بیان کیا کہ تم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا سو تم اسطرح کرو اور پہر ترویہ کے دن یعنے آٹھوین تاریخ حج کا احرام باندہو اور اسطرح کرو

۵۱۷ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن ابی جمرة قال تمتعت فنهاني ناس عنها فسألت ابن عباس رض فامرني بها فتمتعت فنمت فاتاني آت في المنام فقال عمرة متقبلة وحج مبرور فاتيت ابن عباس رض فاخبرته فقال الله اكبر سنة ابي القاسم او سنة رسول الله صلے الله عليه وسلم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو جمرہ سے کہا مین نے تمتع کیا تو لوگ مجہے منع کرنے لگے مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مسئلہ پوچہا تو آپ نے مجہے اوس کا حکم دیا غرض مین نے تمتع کیا بعد ازان جب مین سویا تو خواب مین مجہسے کسی نے آکر کہا کہ تمہارا عمرہ مقبول ہے اور حج نیک ہے مین پہر ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی خدمت مین آیا اور آپ کو اس کی خبر کی فرمایا اللہ اکبر یہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

۵۱۸ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا الوهبی هو احمد بن خالد قال ثنا ابن اسحق عن الزهری عن سالم قال انی لجالس مع ابن عمر رض فی المسجد اذ جاءه رجل من اهل الشام فسأله عن التمتع بالعمرة الی الحج فقال ابن عمر حسن جميل فقال فان اباك كان ينهى عن ذلك فقال ويلك فان كان ابی قد نهى عن ذلك وقد فعله رسول الله صلے الله عليه وسلم وامر به فبقول ابی تاخذ ام بامر رسول الله صلے الله عليه وسلم قال بامر رسول الله صلے الله عليه وسلم فقال قم عنی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن خالد الوہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحق نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ سالم سے کہا مین مسجد مین اپنے والد ابن عمر رض کے ساتھ بیٹہا ہوا تہا کہ اہل شام سے ایک شخص آیا اور آپ سے تمتع کے متعلق دریافت کیا فرمایا خوب ہے اچہا ہے کہا پہر آپکے والد تو منع کرتے تہے فرمایا میرے والد منع کرتے تہے لیکن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تو خود ہی تمتع کیا ہے اور تمتع کرنے کا حکم بہی فرمایا ہے سو تم میرے والد کے قول کو حجت ٹہراتے ہو یا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو فرمایا تو پہر جاؤ اپنا کام کرو۔

٥١٩ **حدثنا** يزيد بن سنان وابن أبي داود قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال حدثني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر رض قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بالعمرة إلى الحج وأهدى وساق معه الهدي من ذي الحليفة وبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فأهل بالعمرة ثم أهل بالحج وتمتع الناس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة إلى الحج **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان اور ابن ابی داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا حجۃ الوداع میں اور ہدی بھیجی تھی اور پھر ذی الحلیفہ سے خود اور کے ساتھ روانہ ہوے اول رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور پھر حج کا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا تھا

٥٢٠ **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن الزبير أن عائشة رض أخبرته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في تمتعه بالعمرة إلى الحج وتمتع الناس معه بمثل الذي أخبرني به سالم عن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھ کو عروہ بن زبیر نے اونہیں خبر دی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے وہ روایت کرتے ہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے اور آپکے ساتھ لوگوں نے تمتع کیا تھا جیساکہ سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد سے اونہوں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے **فإن** قال قائل فقد رويتم عن عائشة في أول هذا الباب خلاف هذا فرويتم عن القاسم عن عائشة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أفرد الحج ورويتم عن محمد بن عبد الرحمن ابن نوفل عن عروة عن عائشة رض قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع فمنا من أهل بعمرة ومنا من أهل بحجة وعمرة ومنا من أهل بالحج وأهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج ورويتم عن أم علقمة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم عام حجة الوداع أفرد الحج ولم يعتمر **قيل** له قد يجوز أن يكون الإفراد الذي ذكره هؤلاء على معنى لا يخالف معنى ما روى الزهري عن عروة عن عائشة رض وذلك أنه قد يجوز أن يكون الإفراد الذي ذكره القاسم عن عائشة رض إنما أرادت به إفراد الحج في وقت ما أحرم به وإن كان قد أحرم بعد خروجه منه بعمرة فأرادت أنه لم يخلطه في وقت إحرامه به بإحرام بعمرة كما فعل غيره ممن كان معه **وأما** حديث محمد بن عبد الرحمن عن عروة عن عائشة رض فإنها أخبرت أن منهم من أهل بعمرة لا حجة معها ومنهم من أهل بحجة وعمرة يعني مفرد و تكن ومنهم من أهل بالحج ولم يذكر في ذلك التمتع فقد يجوز أن يكون الذين قد كانوا أحرموا بالعمرة أحرموا بعدها بحجة ليس في حديثها هذا ما ينفي من ذلك شيئا وأنها قالت وأهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالحج مفردا فقد يجوز أن يكون ذلك الحج المفرد بعد عمرة قد كانت تقدمت منه مفردة فيكون قد أحرم بعمرة مفردة على ما في حديث القاسم ومحمد بن عبد الرحمن عن عروة ثم أحرم بعد ذلك بحجة على ما في حديث الزهري عن عروة حتى تتفق هذه الآثار ولا تتضاد **فأما** معنى ما روت أم علقمة عن عائشة رض أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أفرد الحج ولم يعتمر فقد يجوز أن يكون تريد بذلك أنه لم يعتمر في وقت

اِحْرَامِهٖ بِالْحَجِّ كَمَا فَعَلَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهٗ وَلٰكِنَّهٗ اِعْتَمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ ترجمہ اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ شروع باب مین تو آپ
نے بروایت قاسم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے یہہ روایت کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف
حج کا احرام باندھا تہا اور بروایت محمد بن عبد الرحمن بن نوفل روایت کیا ہے کہ ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ روانہ
ہوئے حجۃ الوداع کے سال تو ہم مین سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا تہا اور کسی نے حج اور عمرہ دونون کا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم نے صرف حج کا اور بروایت ام علقمہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کیا ہے کہ حجۃ الوداع کی سال رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم نے صرف حج کا احرام باندہا تہا اور عمرہ نہین کیا تہا تو اوس کے جواب مین کہا جائیگا کہ ممکن ہے کہ ان روایتون مین افراد بالحج کے وہ معنے
مراد ہون جو زہری کی روایت مین ہے جو اونہون نے عروہ سے اور اونہون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت کی ہے اختلاف نہین
رکہتے اور وہ یہہ معنے ہین کہ قاسم کی روایت مین جن افراد کا ذکر ہے اوس سے افراد بالاحرام مراد ہے یعنے احرام آپ نے دونون
کا الگ الگ باندھا تہا اول حج کا احرام باندھا اور احرام حج سے باہر ہونیکے بعد عمرہ کا پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے
عنہا کا مقصود یہہ ہے کہ آپ نے حج و عمرہ کا احرام ایک ساتھہ نہین باندھا جیساکہ اور لوگون نے کیا اور وہ جو حدیث محمد بن
عبد الرحمن مین عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت کیا ہے اور اس مین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ نے اس امر کی خبر
دی ہے کہ بعض لوگون نے صرف عمرہ کا احرام باندھا اور حج کا نہین اور بعض لوگون نے حج و عمرہ کا ایک ساتھہ احرام باندھا
اور بعض نے صرف حج کا پس جائز ہے کہ جن لوگون نے اول عمرہ کا احرام باندھا تہا عمرہ کرکے حج کا احرام باندہا اور وہ جو آپ نے
فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تہا سو جائز ہے کہ یہہ احرام آپ نے عمرہ کرنیکے بعد باندہا ہو
اور عمرہ آپ پہلے کرچکے ہون جیساکہ حدیث زہری مین مذکور ہے یہہ تاویل ہے حدیث قاسم اور حدیث محمد بن عبد الرحمن
کی اور اوس تاویل سے یہہ آثار متفق ہوجاتے ہین اور وہ جو ام علقمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت
کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تہا اور عمرہ نہین کیا تہا سو اس کے معنے یہہ ہین کہ احرام
حج کے درمیان عمرہ نہین کیا جیساکہ اور لوگون نے کیا تہا بلکہ آپ نے احرام حج کے بعد عمرہ کیا جیساکہ اسما بنت ابی بکر الصدیق رضہ
کی اس حدیث مین مذکور ہے **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضہ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْمَاءَ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَنَحْنُ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِيْلٌ ظُهُوْرُنَا قَلِيْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَاُخْتِيْ عَائِشَةُ رضہ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ
وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو الاسود سے اون سے حدیث
بیان کی عبد اللہ مولی اسما بنت ابی بکر الصدیق رضہ نے اونہون نے سنی اسما سے کہ جب وہ حجون پہنچیں تو کہا اللہ تعالے رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نازل کرے اسی مقام پر ہم آپ کے ساتھہ اوتری تہی تو ہماری یہہ کچاوی ہلکے تہی یعنے اونشون
پر کچھہ بہت سامان نہ تہا) اور ہماری سواریں تہوڑی سی تہین اور توشہ بہی قلیل تہا پہر مین نے اور میری ہمشیرہ حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا زبیر اور فلان فلان شخصون نے عمرہ کا احرام باندھا پہر صبح طواف کرکے احرام عمرہ سے
باہر ہوگئے پہر شام کو حج کا احرام باندھا **فَهٰذِهٖ** اَسْمَاءُ تُخْبِرُ اَنَّ مَنْ كَانَ حِيْنَئِذٍ اِبْتَدَاَ بِعُمْرَةٍ فَقَدْ اَحْرَمَ بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ
فَصَارَ بِهَا مُتَمَتِّعًا ترجمہ پس اسما بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالے عنہا خبر دیتی ہین کہ آپ نے اول عمرہ کا احرام باندھا

تھا اور پھر عمرہ کے بعد حج کا احرام باندھکر تمتع کیا تھا ۵۲۲ حدثنا سلیمان بن شعیب قال ثنا الخصیب قال ثنا ھمام عن قتادۃ عن مطرف عن عمران قال تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزل فیھا القرآن فلم ینھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم ینسخھا شیء ثم قال رجل برأیہ ما شاء ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ مطرف سے وہ عمران سے کہا ہم نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا تھا چنانچہ تمتع قرآن مجید مین بھی نازل ہوا ہے اور منسوخ نہین ہوا ہان بعض لوگون نے اپنی رای سے کہا جو چاہا ۵۲۳ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حمید عن الحسن عن عمران بن حصین قال تمتعنا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متعۃ الحج فلم ینھنا عنھا ولم ینزل اللہ فیھا نھیا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین حمید سے وہ حسن سے وہ عمران بن حصین رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ ہم نے تمتع کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین یعنے تمتع حج سو آپنے ہمین منع نہین فرمایا اور نہ اللہ تعالے نے اس کی نہی نازل کی ۵۲۴ حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا الخصیب قال ثنا ھمام عن قتادۃ عن ابی نضرۃ عن جابر بن عبد اللہ قال تمتعنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما ولی عمر خطب الناس فقال ان القرآن ھو القرآن وان رسول ھو الرسول وانھما کانتا متعتان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متعۃ الحج فافصلوا بین حجکم وعمرتکم فانہ اتم لحجکم واتم لعمرتکم والاخری متعۃ النساء فانھی عنھا واعاقب علیھا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ ابونضرہ سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم نے تمتع کیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے خطبہ مین بیان کیا کہ قرآن قرآن ہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول تھے اور آپکے عہد مبارک مین دو متعہ جائز تھے سو متعہ حج مین حج وعمرہ کے درمیان فصل کیا کرو جس سے تمہارے حج وعمرہ کے احکام پوری طرح ادا ہون اور دوسرا متعہ نسا ہے سو مین اوس سے نصرف منع کرتا ہون بلکہ اوس پر سزا بھی دونگا۔ ۵۲۵ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد عن عاصم عن ابی نضرۃ عن جابر قال متعتان فعلناھما علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھانا عنھما عمر فلم نعد لھما ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ ابونضرہ سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین دو متعہ تھے سو ہم نے دونون پر عمل کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے ہمین اون سے منع کیا سو پھر ہم نے اون کا اعادہ نہین کیا وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ ما یدل علی انہ کان کذلک ایضا ترجمہ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا نے جو حدیث رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ بھی اس پر دلالت رکھتی ہے کہ آپنے تمتع کیا تھا ۵۲۶ حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن نافع عن ابن عمر عن حفصۃ انھا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شان الناس حلوا بعمرۃ ولم تحلل انت من عمرتک فقال انی لبدت راسی وقلدت ھدیی فلا احل حتی انحر ×

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع
سے وہ ابن عمر رضہ سے وہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ اونہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اور
لوگ نوع کیکر کے احرام سے باہر ہوگئے اور آپ ابہی احرام سے باہر نہین ہوئے فرمایا مین نے سر کے بالون پر گوند ملا ہے اور
قربانی کے گلے مین پٹا ڈالا ہے سو مین قربانی کے دن احرام سے باہر ہونگا **فَدَلَّ** هٰذَا الْحَدِیْثُ اَنَّهٗ کَانَ مُتَمَتِّعًا
لِاَنَّ الْهَدْیَ الْمُقَلَّدَ لَا یَمْنَعُ مِنَ الْحِلِّ اِلَّا فِی الْمُتَمَتِّعِ خَاصَّةً هٰذَا اِنْ کَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مِنْهُ بَعْدَ طَوَافِهٖ لِلْعُمْرَةِ **وَقَدْ**
یَحْتَمِلُ اَیْضًا اَنْ یَّكُوْنَ هٰذَا الْقَوْلُ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ بِالْحَجِّ وَقَبْلَ اَنْ یَّطُوْفَ لِلْعُمْرَةِ فَكَانَ ذٰلِكَ حُكْمُهٗ لَوْلَا سِیَاقُ
الْهَدْیِ یَحِلُّ كَمَا یَحِلُّ النَّاسُ بَعْدَ اَنْ یَّطُوْفَ فَلَمْ یَطُفْ حَتّٰی اَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَصَارَ قَارِنًا فَلَیْسَ یَخْلُوْ حَدِیْثُ حَفْصَةَ رض
الَّذِیْ ذَكَرْنَا مِنْ اَحَدِ هٰذَیْنِ التَّاوِیْلَیْنِ وَعَلٰی اَیِّهِمَا كَانَ فِی الْحَقِیْقَةِ فَاِنَّهٗ قَدْ نَفٰی قَوْلَ مَنْ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ مُفْرِدًا بِحَجَّةٍ
لَمْ یَتَقَدَّمْهَا عُمْرَةٌ وَلَمْ یَكُنْ مَعَهَا عُمْرَةٌ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ الْقِرَانُ فِیْ ذٰلِكَ بَیْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ
اَفْضَلُ مِنْ اِفْرَادِ الْحَجِّ وَمِنَ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَی الْحَجِّ وَقَالُوْا كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ
ترجمہ پس یہہ حدیث ہی دلالت رکہتی ہے کہ آپ نے تمتع کیا تہا کیونکہ ہدی بہیجکر احرام سے باہر ہونا خاص تمتع مین منع ہے اب
اگرچہ اس حدیث مین دو احتمال ہین کہ یہہ آپ نے طواف عمرہ کرنیکے بعد فرمایا ہو اور محتمل ہے کہ طواف اور احرام حج سے پہلے
فرمایا ہو بہر کیف اگر آپ کے ساتہہ ہدی نہ ہوتی تو آپ طواف کرکے احرام سے باہر ہوجاتے جس طرح اور لوگ طواف کرکے احرام
سے باہر ہوگئے سو احتمال اخیر کے مطابق آپ نے طواف نہین کیا مگر احرام حج کے بعد پس یہہ حدیث دونون صورتون مین سے خواہ کسی
صورت پر محمول ہو اون لوگون کے قول کی نفی کرتی ہے جو کہتے ہین کہ آپ نے صرف حج کا احرام باندہا اور عمرہ نہین کیا تہا نہ قبل
احرام حج نہ بعد احرام حج اور باقی اہل علم نے قائلین قول دوئم سے بہی اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ قران افضل ہے افراد اور تمتع
سے اور ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کیا تہا **وَذَكَرُوْا** فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ۵۲۴
بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدَةُ بْنُ اَبِیْ لُبَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ تَغْلِبَ
یُقَالُ لَهُ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِیْعًا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رض ذَكَرْتُ لَهٗ اِهْلَالِیْ فَقَالَ هُدِیْتَ
لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ اَوْ لِسُنَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ اور یہہ ان حدیثون سے استدلال کرتے ہین حدیث بیان کی ہم سے یونس
نے کہا خبر دی ہمکو بشر بن بکر نے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عبدہ بن ابی لبابہ نے کہا حدیث
بیان کی مجہہ سے شقیق بن سلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے ایک شخص نے بنی تغلب سے جسے ابن معبد کہتے تہے کہا مین نے حج اور
عمرہ کا ایک ساتہہ ہی احرام باندہا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت میں آیا تو اس کا ذکر کیا فرمایا تمہین نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم یا فرمایا تمہارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کیطرف ہدایت کی گئی **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ۵۲۵
سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا شَرِیْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت کرتے ہین منصور اور اعمش سے وہ ابو وائل رضی اللہ تعالے عنہ سے
مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یُحَدِّثُ ۵۲۶
اَنَّ الصُّبَیَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی ہمکو منصور نے کہا سنا مین نے ابو وائل رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ صبی بن معبد نے حج و عمرہ کا احرام

باندھا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي ۹۳۰
وَائِلٍ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے
کہا خبر دی ہمکو سلمہ بن کہیل نے وہ روایت کرتے ہین ابو وائل رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ۹۳۱
مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ مِثْلَهُ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے
محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین عاصم بن بہدلہ
سے وہ ابو وائل رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ۹۳۲
قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے کہا سنی ہین نے ابو وائل رض سے مثل حدیث سابق
کے **حدثنا** حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ مِثْلَهُ **ترجمہ** ۹۳۳
حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے
وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ ابو وائل سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا ۹۳۴
اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ ابو وائل رض
سے کہ صبی بن معبد نے کہا پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی **فقال** الَّذِيْنَ اَنْكَرُوا الْقِرَانَ اِنَّمَا قَوْلُ عُمَرَ رض هُدِيْتَ لِسُنَّةِ
نَبِيِّكَ عَلَى الدُّعَاءِ مِنْهُ لَهُ لَا عَلَى تَصْوِيْبِهِ اِيَّاهُ فِيْ فِعْلِهِ **ترجمہ** جو لوگ یہ کہتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
قران نہین کیا وہ اس حدیث ہین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کے قول ہدیت لسنۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی
تاویل کرتے ہین کہ یہ آپ نے بطور دعا کے کہا تہا کہ اللہ تعالے تمہین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف ہدایت
کری اور یہ انکی تاویل ہی تاویل ہے نہ اسکے فعل کی تصحیح **فکان** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ عُمَرَ عَلٰى ۹۳۵
جِهَةِ الدُّعَاءِ اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ
قَالَ حَدَّثَنِي الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ كُنْتُ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِيَّةٍ فَلَمَّا اَسْلَمْتُ لَمْ آلُ اَنْ اَجْتَهِدَ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ
جَمِيْعًا فَمَرَرْتُ بِالْعُذَيْبِ لِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوْحَانَ فَسَمِعَانِيْ اَنَا اُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ
اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا وَقَالَ الْاٰخَرُ دَعْهُ فَهُوَ اَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ وَكَاَنَّ بَعِيْرِيْ عَلٰى عُنُقِيْ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ
فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَمْ يَقُوْلَا شَيْئًا هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ **ترجمہ** اور یہ حدیث اون
پر حجت ہے جو دلالت رکہتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا قول مذکور بطریق دعا کے نہین تہا اور وہ یہ حدیث ہے
جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہماری والد
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے شقیق نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے صبی بن معبد نے
کہا مین ابہی نو مسلم ہی تہا کیونکہ عیسائی سے   مسلمان ہوا تہا اور ارکان اسلام کے ادا کرنے مین بہت جد و جہد کیا
کرتا تہا چنانچہ مین نے حج و عمرہ کا ایک ساتہہ احرام باندھا تہا جب مین عذیب[1] پر گذرا اور سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے
ملاقات ہوئی اور انہون نے مجہے کہتے سنا   کہ مین نے دونون کا ایک ساتہہ احرام باندھا ہے تو اون دونون مین سے ایک نے کہا

کن دونون کا دوسرے نے کہا میان جانتے ہی دو وہ تو اپنے اونٹ سے زیادہ گم ہوا ہے (یعنے ابہی مسئلہ مسائل سے واقف نہیں) مین اپنا اونٹ اپنے پیچہے لئے چلا آہی رہا تہا سوار ہوکر حضرت عمر فاروق کے پاس مدینہ چلا گیا جب آپ سے ملاقات ہوئی تو قصہ بیان کیا فرمایا اون لوگون نے تم سے کچہہ نہیں کہا بیشک تم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کیطرف ہدایت پائی

۵۳۶ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی قال انا وکیع قال ثنا الاعمش عن شقیق عن الصبی بن معبد قال اھللت بھما جمیعا فمررت بسلمان بن ربیعۃ و زید بن صوحان فعابا ذلک علی فلما قدمت علی عمر رض ذکرت ذلک لہ فقال انھما لم یقولا شیئا ھدیت لسنۃ نبیک صلے اللہ علیہ وسلم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحٰق بن ابراہیم الحنظلی نے کہا ہمین وکیع سے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے وہ روایت کرتے ہین شقیق سے وہ صبی بن معبد سے کہا کہ مین نے حج وعمرہ دونون کا احرام باندہا پہر سلمان بن ربیعہ و زید بن صوحان کے پاس سے گذرا تو اونہون نے میرے اس فعل پر عیب لگایا پہر جب مین عمر رض کی خدمت مین آیا اور اسکا ذکر کیا تو فرمایا کہ اونہون نے کچہہ نہیں کہا تم اپنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت چلائے ہو

فدل قولہ ھدیت لسنۃ نبیک بعد قولہ انھما لم یقولا شیئا ان ذلک کان منہ علی التصویب منہ لا علی الدعاء وقد روی عن ابن عباس رض عن عمر رض ما یدل علی ذلک ایضا ترجمہ پس آپکا یہ قول کہ اون لوگون نے تمہین کچہہ نہین بتلایا دلالت رکہتا ہے کہ آپ کا قول ہدیت لسنۃ نبیک بطور دعا کے نہین بلکہ بطور تصویب و تصدیق کے تہا ماسوای اس کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے ہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قران کیا تہا اور یہی حضرت عمر رض کی مراد ہے

۵۳۷ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن میمون قال ثنا الولید بن مسلم قال ثنا الاوزاعی قال ثنا یحیی بن ابی کثیر عن عکرمۃ عن ابن عباس عن عمر رض قال سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھو بالعقیق یقول اتانی اللیلۃ آت من ربی فقال صل فی ھذا الوادی المبارک وقل عمرۃ فی حجۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہین عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا سنا مین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ شب کو میرے پاس میرے پروردگار کے پاس سے آنیوالا آیا اور کہا کہ اس مبارک وادی مین نماز پڑہ اور کہو کہ حج وعمرہ ایک ساتہہ کرتا ہون

۵۳۸ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ھرون بن اسمعیل قال ثنا علی بن المبارک قال ثنا یحیی بن ابی کثیر فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن المبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن ابی کثیر نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی فاخبر عمر فی ھذا الحدیث عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ اتاہ آت من ربہ فقال لہ قل عمرۃ فی حجۃ فلما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قد کان امر ان یجعل عمرۃ فی حجۃ استحال ان یکون ما فعل خلاف ما امر بہ فان قال قائل وکیف یجوز ان ینقل ھذا عن عمر رض وقد نہی عن المتعۃ وقد ذکرتم ذلک عنہ فی حدیث مالک عن الزھری عن محمد بن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل ترجمہ اس حدیث مین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپکے پروردگار کے پاس سے آنیوالے نے آکر خبر دی کہ حج کے ساتہہ عمرہ بہی کرو پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ ایک ساتہہ کرنے کا حکم کیا گیا تو ناممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے

اس کے خلاف کیا ہواب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ یہہ حدیث حضرت عمر رض سے کیونکر روایت کی گئی کیونکہ اوپر کی حدیث مالک
مین جو اونہون نے زہری سے اونہون نے محمد بن عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے روایت کی ہے گذرچکا ہے کہ آپنے متعہ
حج سے منع کیا **وَذُكِرَ** فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ ۵۳۹
عُمَرَ رض قَالَ قَالَ عُمَرُ رض مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْهٰى عَنْهُمَا وَاُعَاقِبُ عَلَيْهِمَا مُتْعَةُ
النِّسَاءِ وَمُتْعَةُ الْحَجِّ **ترجمہ** اور جیسا کہ اس حدیث مین مذکور ہے جو بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے کہ حضرت عمر رض نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین دو متعہ تھے متعہ النسا و متعہ حج سو مین
اون سے نہ صرف منع کرتا ہون بلکہ سزا بھی دونگا **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا دَاوٗدُ بْنُ ۵۴۰
اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَنْهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَمُتْعَةِ الْحَجِّ **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن ابی ہند نے وہ روایت کرتے
ہین سعید بن المسیب سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ متعہ نسا و متعہ حج سے منع کرتے تھے **قَالُوْا** فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُعَاقِبَ
اَحَدًا عَلٰى اَمْرٍ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلَهٗ **قِيْلَ** لَهٗ لَيْسَتْ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ الَّتِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
هِيَ الْمُتْعَةُ الَّتِي اسْتَحَبَّهَا اَهْلُ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا وَلٰكِنْ هٰذِهِ الْمُتْعَةُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
هِيَ الْاِحْرَامُ الَّذِيْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمُوْهُ بِحَجَّةٍ ثُمَّ طَافُوْا لَهَا وَسَعَوْا قَبْلَ عَرَفَةَ
وَحَلَقُوْا وَحَلُّوْا فَتِلْكَ مُتْعَةٌ قَدْ كَانَتْ تُفْعَلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نُسِخَتْ وَسَنَذْكُرُهَا وَ
مَا رُوِيَ فِيْهَا وَفِيْ نَسْخِهَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تع **فَهٰذِهِ** الْمُتْعَةُ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا عُمَرُ رض وَتَوَاعَدَ
مَنْ فَعَلَهَا بِالْعُقُوْبَةِ **فَاَمَّا** مُتْعَةٌ قَدْ ذَكَرَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ بِقَوْلِهٖ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ الْاٰيَةَ وَفَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ فَمُحَالٌ اَنْ يَنْهٰى عَنْهَا عُمَرُ رض بَلْ قَدْ رُوِيْنَا
عَنْ عُمَرَ رض اَنَّهُ اسْتَحَبَّهَا وَحَضَّ عَلَيْهَا **ترجمہ** پس وہ بیان کرتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے لئے کیونکر
جائز تھا کہ وہ اوس امر سے منع کرتے تھے جس کا اللہ تعالے نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا تو اس کے جواب
مین کہا جائیگا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ جس متعہ سے منع کرتے تھے وہ متعہ نہین ہے جس کا اللہ تعالے نے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا بلکہ یہہ وہ متعہ ہے جس کے استحباب کے قائلین قول دوم کے قائل ہین سو ہمارے نزدیک یہہ وہ متعہ ہے
جو اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا وہ یہہ کہ اونہون نے حج کا احرام باندھا پھر طواف و رمل اور ذاکر
احرام سے باہر ہوگئے سو یہہ متعہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین کیا جاتا تھا پھر منسوخ ہوگیا چنانچہ
اس کے نسخ وغیرہ کے متعلق جو احادیث وارد ہوئی ہین اسی کتاب مین ہم کسی اور موقع پر ذکر کرینگے انشاء اللہ تعالے
اس متعہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے منع کیا تھا اور وہ متعہ جس کا اس آیت کریمہ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ الآیہ مین ذکر ہے اور جس پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے عمل کیا ہے سو نا ممکن ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ تعالے عنہ اس متعہ سے منع کرتے بلکہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے اس کو پسند کرتے تھے اور اس
پر لوگون کو ترغیب دلاتے تھے **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ۵۴۱

بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ عُمَرُ لَوِ اعْتَمَرْتُ فِي عَامٍ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ حَجَجْتُ لَجَعَلْتُهَا مَعَ حَجَّتِي ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین سلمہ بن کہیل سے کہا سنی مین نے طاؤس سے وہ روایت کرتے ہین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا لوگ کہتے ہین کہ عمر رضہ متعہ سے منع کرتے تھے حالانکہ وہ کہتے تھے کہ اگر مین ایک سال مین دو دفعہ عمرہ کرون اور پھر حج کرون تو مین عمرہ کو حج کے ساتھ ملا لونگا

۵۷۲ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین سلمہ بن کہیل سے وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے۔

فهذا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ وَذَكَرَ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَحَبَّ الْقِرَانَ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ الْمُتْعَةَ الَّتِي تَوَاعَدَ عُمَرُ مِنْ فِعْلِهَا بِالْعُقُوبَةِ هِيَ الْمُتْعَةُ الْأُخْرَى **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِفْرَادِ الْحَجِّ ترجمہ پس ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نفی کرتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے تمتع سے منع کیا اور بیان کیا ہے کہ قران کو پسند کرتے تھے پس یہہ دلالت رکھتا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے جس متعہ سے منع کیا وہ اور متعہ ہے اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ حضرت عمر رضہ نے تو افراد بالحج کا حکم کیا ہے **وذكر** فِي ذَلِكَ مَا

۵۷۳ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ أَفْرِدُوا بِالْحَجِّ ترجمہ جیساکہ اس حدیث مین روایت کیا گیا ہے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن عبدالاعلے سے کہا سنی مین نے سوید سے کہتے تھے سنی مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرماتے تھے افراد بالحج کیا کرو **قيل** لَهُ لَيْسَ ذَلِكَ عِنْدَنَا عَلَى كَرَاهِيَتِهِ لِمَا سِوَى الْإِفْرَادِ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ فَلٰكِنَّهُ لِإِرَادَتِهِ مَعْنًى آخَرَ سِوَى ذَلِكَ قَدْ بَيَّنَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ترجمہ تو اس کا جواب دیا جایگا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے اس قول کے یہہ معنے نہین کہ تمتع کرنا منع ہے بلکہ اس کے معنے یہہ ہین کہ حج و عمرہ کے درمیان فصل کیا کرو جیساکہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی اس روایت مین مذکور ہے

۵۷۴ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ افْصِلُوا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّ أَحَدِكُمْ وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِهِ أَنْ يَعْتَمِرَ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہین خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ حج و عمرہ کے درمیان فصل کیا کرو کیونکہ اس سے حج و عمرہ کے ارکان پوری طرح ادا ہونگے اس طرح کہ عمرہ غیر حج کے مہینون مین کیا جاوے

۵۷۵ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قُلْتُ لِسَالِمٍ نَهَى عُمَرُ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَعَلَهَا النَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنَّ أَتَمَّ الْعُمْرَةِ أَنْ تُفْرِدُوهَا مِنْ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَالْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَأَخْلِصُوا فِيهِنَّ الْحَجَّ وَاعْتَمِرُوا فِيمَا سِوَاهُنَّ

مِنَ الشُّهُوْرِ فَاَرَادَ عُمَرُ رض بِذٰلِكَ تَمَامَ الْعُمْرَةِ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ **وَذٰلِكَ** اَنَّ الْعُمْرَةَ الَّتِیْ يَتَمَتَّعُ فِيْهَا الْمَرْءُ بِالْحَجِّ لَا تَتِمُّ اِلَّا بِاَنْ يُّهْدِیَ صَاحِبُهَا هَدْيًا اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَاَنَّ الْعُمْرَةَ فِیْ غَيْرِ اَشْهُرِ الْحَجِّ تَتِمُّ بِغَيْرِ هَدْیٍ وَلَا صِيَامٍ فَاَرَادَ عُمَرُ رض بِالَّذِیْ اَمَرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ يُّزَارَ الْبَيْتُ فِیْ كُلِّ عَامٍ مَرَّتَيْنِ وَكَرِهَ اَنْ يَّتَمَتَّعَ النَّاسُ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَيَلْزَمُ النَّاسُ ذٰلِكَ فَلَا يَاْتُوْنَ الْبَيْتَ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً فِی السَّنَةِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عُقیل نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے کہا میں نے سالم بن عبداللہ رض سے پوچھا کہ حضرت عمر رض متعہ حج سے کیوں منع کیا کرتے تھے حالانکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اور آپکے ساتھ آپکے اصحاب نے تمتع کیا ہے تو اونھوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے حدیث بیان کی مجھ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ اتم عمرہ یہہ ہے کہ عمرہ رغیر حج کے مہینوں میں کیا جائے اور حج کے مہینے تو معلوم ہی ہیں سو ان مہینوں میں حج کیا کرو اور ان کے ماسوای مہینوں میں عمرہ پس حضرت عمر رض کا مقصود یہہ تہا کہ عمرہ کے ارکان ہی تو اسیطرح ادا ہوں اور حج کے بھی جیسا کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ کیونکہ جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کرتا ہے تو اوس کا عمرہ بغیر ہدی (قربانی) کے پورا نہیں ہوتا اور اگر ہدی میسر نہ آی تو دس روزے رکھے اور غیر حج کے مہینوں میں عمرہ کیا جائے تو وہ بلا ہدی و بلا صیام پورا ہو جاتا ہے پس حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حج و عمرہ کے درمیان جو فصل کرنے کا حکم کیا اس غرض سے کہ بیت اللہ کی زیارت ایک ہی سال میں دو دفعہ کی جائے اور تمتع کرنے سے منع کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ تمتع ہی کو اختیار کرکے ایک سال دو دفعہ بیت اللہ شریف آنے کا نام تک نہ لیں **فَاَخْبَرَ** ابْنُ عُمَرَ رض عَنْ عُمَرَ رض فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ اِنَّمَا اَمَرَ بِاِفْرَادِ الْعُمْرَةِ مِنَ الْحَجِّ لِئَلَّا يَلْزَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَلَا يَاْتُوْنَ الْبَيْتَ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً فِی السَّنَةِ لَا لِكَرَاهِيَةِ التَّمَتُّعِ لِاَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ **فَاَمَّا** قَوْلُهٗ اِنَّهٗ اَتَمُّ لِعُمْرَةِ اَحَدِكُمْ وَحَجَّتِهٖ اَنْ يُّفْرِدَ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْ صَاحِبَتِهَا فَاِنَّ مَا رُوِّيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِّيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مِنْ رَّاْيِهٖ خِلَافَ ذٰلِكَ اَيْضًا **ترجمہ** پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما اس حدیث میں خبر دیتے ہیں کہ حضرت عمر رض تمتع سے اس لیے منع کرتے تہے کہ کہیں لوگ ایک سال میں دو دفعہ بیت اللہ شریف آنا ترک نہ کردیں نہ اس لیے کہ اون کے نزدیک تمتع کرنا سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہی سو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا یہہ قول کہ حج و عمرہ الگ الگ حج و عمرہ کے ارکان کو تام و کمال ادا کرتا ہے سو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث جو اوپر بیان ہو چکی ہے اس کے خلاف پر دلالت رکھتی ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا قول ہی جو اس باب میں روایت کیا گیا ہے اسکے خلاف پر دلالت رکھتا ہے

٥٤٦ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ وَاَبُوْ يَعْفُوْرٍ سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ رض يَقُوْلُ لَاَنْ اَعْتَمِرَ فِی الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَعْتَمِرَ فِی الْعَشْرِ الْبَوَاقِیْ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صدقہ بن یسار اور ابو یعفور نے دونوں نے سنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرماتے تہے کہ ذی الحجۃ کے عشرہ اوّل میں عمرہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ باقی دو عشرہ دن میں عمرہ کروں

٥٤٧ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رض يَقُوْلُ عُمْرَةٌ فِی الْعَشْرِ

الاول من ذی الحجۃ احب الی من ان اعتمر فی العشر البواقی فحدثت بہ نافعا فقال نعم عمرۃ فیہا ھدی او صیام احب الیہ من عمرۃ لیس فیہا ھدی ولا صیام ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی صدقہ بن یسار نے اونہون نے سنی ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرماتے تہے کہ ذی الحجۃ کے پہلے عشرہ مین عمرہ کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ اخیر عشرون مین عمرہ کرون (صدقہ بن یسار بیان کرتے ہین کہ) پہر مین نے اس کی وجہہ نافع (بن عمر رض) سے پوچہی تو اونہون نے کہا کہ پہلے عشرہ کے عمرہ مین ہدی ہوتی ہے یا روزی رکہے جاتے ہین اس لئے یہہ عمرہ اون کے نزدیک اوس عمرہ سے زیادہ پسند ہے جس مین ہدی نہین ہوتی اور نہ روزی رکہے جاتے ہین

۴۷۸ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن عطاء بن السائب عن کثیر بن جمھان قال حججنا وفینا رجل اعجمی فلبی بالعمرۃ والحج فعبنا ذلک علیہ فسألنا ابن عمر رض فقلنا ان رجلا منا لبی بالعمرۃ والحج فما کفارتہ قال رجع باجرین وترجعون باجر واحد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین عطا بن السائب سے وہ کثیر بن جمہان سے کہا لوگ حج کرنے گئے تو ہمارے ساتہہ ایک عجمی شخص بہی تہا اوس نے حج وعمرہ کا ایک ساتہہ احرام باندہا تو ہم نے اس پر حرف کہا بعد واپسی کے ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم مین سے ایک شخص نے حج وعمرہ کا ایک ساتہہ احرام باندہا تہا سو اس کا کیا کفارہ ہے فرمایا (کفارہ کیسا) وہ دو اجر کے ساتہہ واپس ہوا اور تم ایک اجر کے ساتہہ

۴۷۹ حدثنا یونس قال ثنا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن صدقۃ بن یسار عن عبد اللہ بن عمر رض قال واللہ لان اعتمر قبل الحج واھدی احب الی من ان اعتمر بعد الحج فی ذی الحجۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین صدقہ بن یسار سے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا واللہ حج سے پہلے عمرہ کرنا اور ہدی بہیجنا مجھے زیادہ پسند ہی اس سے کہ حج کے بعد عمرہ کرون فھذا عبد اللہ بن عمر رض ایضا قد فضل العمرۃ التی فی اشھر الحج علی العمرۃ التی فی غیر اشھر الحج فدل ذلک علی صحۃ ما روی ابن عباس رض عن عمر رض لان ابن عمر رض لو کان سمع ذلک من عمر رض کما فی حدیث عقیل عن الزھری اذا لما قال بخلاف ذلک لانہ قد سمع اباہ قالہ بحضرۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینکرہ علیہ منکر ولا یدفعہ عنہ دافع وھو ایضا فلا یدفعہ عنہ ولا یقول لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فعل ھذا ولکن المحکی فی ذلک عن عمر رض ھو ارادۃ عمر رض ان یزار البیت وباقی الکلام بعد ذلک فکلام سالم خلطہ الزھری بروایتہ فلم یتمیز فاما قولہ ان العمرۃ فی اشھر الحج لا تتم الا بالھدی لمن یجد الھدی او بالصیام لمن لا یجد الھدی فثبت بذلک تمام العمرۃ فی غیر اشھر الحج اذا کان ذلک غیر واجب فیہا واوجب لنقصان فی العمرۃ التی فی اشھر الحج اذا کان واجبا فیہا وھذا کلہ اذا کان الحج یتلوھا فان الحجۃ علی من ذھب الی ذلک عندنا واللہ اعلم انا راینا الھدی الذی یجب فی المتعۃ والقران یوکل منہ باتفاق المتقدمین جمیعا ورأینا الھدی الذی یجب لنقصان فی العمرۃ او فی الحجۃ لا یوکل منہ باتفاقھم جمیعا فلما کان الھدی الواجب فی المتعۃ والقران یوکل منہ ثبت انہ غیر واجب لنقصان فی العمرۃ او فی الحجۃ التی بعدھا لانہ لو کان لنقصان لکان من اشکال الدماء الواجبۃ للنقصان ولکان لا یوکل منہ کما لا یوکل منھا ولکنہ دم فضل واصابۃ خیر ترجمہ

پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما بہی حج کے مہینون مین عمرہ کرنے کو افضل کہتے ہین سو آن کا قول بہی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی اوس روایت کی تائید کرتا ہے جو انہون نے عمرہ کو حج کے ساتھہ ملانیکے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کیونکہ اگر عبداللہ بن عمر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو یہہ فرماتے ہوئے سنتے کہ حج وعمرہ الگ الگ کرنا حج وعمرہ کو تمام وکمال ادا کرنا ہے جیسا کہ عقیل نے زہری سے روایت کیا ہے تو عبداللہ بن عمر اس کے خلاف کیون کہتے جبکہ اونہون نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو بعض اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح کہتے سنا ہوتا اور کوئی بہی آپکے اس قول سے اختلاف نہ کرتا اور نہ خود عبداللہ بن عمر نہ ہی آپکے اس قول کو رد کرتے ہوئے یہہ کہتے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تو حج وعمرہ ایک ساتھہ کیا ہے بات یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے تو صرف اسیقدر نقل کیا گیا ہے کہ آپ چاہتے تہے کہ بیت اللہ شریف کی ایک سال مین دو دفعہ زیارت کی جائے باقی سالم بن عبداللہ کا کلام ہے جسے زہری تمیز نکر سکے اور اوسے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے قول سے ملا دیا اب رہا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا یہہ قول کہ حج کے مہینون مین عمرہ بغیر ہدی اگر میسر ہوا اور بغیر روزون کے اگر ہدی میسر نہ ہو پورا نہیں ہوتا تو اس سے عمرہ کا غیر حج کے مہینون مین تمام کامل ہونا اوس صورت مین ثابت ہو سکتا ہے کہ عمرہ مین ہدی بہیجنا واجب نہ ہوا اور حج کے مہینون مین ہدی بہیجنا کسی نقصان کے سبب سے واجب ہوا ہو اور یہہ دونون صورتین اوس وقت ہین کہ عمرہ کے بعد حج ہی کیا جائے سو ہمارے نزدیک اون لوگون کی دلیل جو اسطرف گئے ہین یہ ہے واللہ علم کہ جو ہدی قران اور حج کے مہینون کے عمرہ مین واجب ہے اوس کا گوشت اغنیا کیلیے بالاتفاق کہانا جائز ہے اور وہ جو حج مین کسی نقصان کے سبب سے قربانی دی جاتی ہے اوس کا گوشت بالاتفاق اغنیا کے لئے کہانا جائز نہین ہے پس جب متعہ اور قران کی قربانی کا گوشت کہانا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ تمتع اور قران کی قربانی کسی نقصان کے سبب سے واجب نہین ہوئی ہے بلکہ وہ بطریق افضیلت اور اصابت خیر کے ہے والا دماء جنایات کی طرح جو کبہی نقصان کے سبب سے واجب ہوتے ہین اس کا کہانا ہی ناجائز ہوتا **و قل** حدثنا احمد بن داود قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا وکیع ح وحدثنا فهد قال ثنا الخضر ابن محمد الحرانی قال انا عیسی بن یونس وابو اسامة قالوا جمیعا عن الاعمش عن مسلم البطین عن علی بن حسین عن مروان بن الحکم قال کنا نسیر مع عثمان بن عفان رض فاذا رجل یلبی بالحج والعمرة فقال عثمان رض من هذا فقالوا علی فاتاه عثمان رض فقال الم تعلم انی نهیت عن هذا فقال بلی ولکنی لم اکن لادع قول النبی صلی الله علیه وسلم لقولک ترجمہ او حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے ح او حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خضر بن محمد الحرانی نے کہا خبر دی ہمکو عیسے بن یونس اور ابو اسامہ نے تینون روایت کرتے ہین اعمش سے وہ مسلم البطین سے وہ علی بن الحسین سے وہ مروان بن الحکم سے کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتہ حج کو جا رہے تہے جب میقات پر پہنچے تو ایک شخص کی حج وعمرہ کا تلبیہ کہنے کی آواز آئی حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے تلبیہ کرنے کیلیے لوگون نے کہا علی ہین حضرت عثمان کے پاس آئے اور فرمایا آپ کو معلوم نہین کہ مین اس سے منع کرتا ہون فرمایا معلوم ہے مگر مین آپکے قول کے سبب سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ترک نہین کرسکتا **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا خلاد بن یحیی قال ثنا سفیان الثوری عن بکیر بن عطاء قال حدثنی حریث بن سلیم العذری عن علی رض انه لبی بهما جمیعا فنهاه عثمان رض فقال علی اما انک قد رأیت ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا

۵۰ ۵۱

حدیث بیان کی ہم سے خلاد بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہیں بکیر بن عطا سے
کہا حدیث بیان کی مجھ سے حریث بن سلیم العذری نے وہ روایت کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ
آپ نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھا تو حضرت عثمان نے آپ کو منع کیا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا دیکھئے آپ خود جانتے
ہیں۔ فَهٰذَا عَلِيٌّ رض قَدْ اَخْبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ وَفَعَلَ فِيْ ذٰلِكَ
خِلَافَ مَا اَمَرَ بِهٖ عُثْمَانُ رض وَاَنْكَرَ عَلٰى عُثْمَانَ رض مَا اَمَرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَدَلَّ هٰذَا مِنْ عَلِيٍّ رض اَنَّهٗ قَدْ كَانَ عِنْدَهٗ تَفْضِيْلُ
الْقِرَانِ عَلَى الْاِفْرَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا اَنْكَرَ عَلٰى عُثْمَانَ رض مَا رَاٰى وَلَا فَضَّلَ رَاْيَهٗ عَلٰى
رَاْيِ عُثْمَانَ رض فِيْ ذٰلِكَ اِذْ كَانَا كِلَاهُمَا اِنَّمَا اَمَرَا بِمَا اَمَرَا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ شَيْءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الرَّاْيُ وَلٰكِنْ خِلَافُهٗ لِعُثْمَانَ رض
فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ تَفْضِيْلَ الْقِرَانِ عَلٰى مَا سِوَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَرَنَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ **ترجمہ** پس اس حدیث میں
ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ممانعت کے خلاف عمل کیا اور حضرت عثمان
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قول سے اختلاف کیا اس لئے کہ آپ کے نزدیک قران کی افضلیت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
سے ثابت تھی ورنہ ہرگز حضرت علی رض حضرت عثمان رض کی رائے سے اختلاف نہ کرتے اور نہ اپنی رائے کو حضرت عثمان رض کی رائے
سے افضل جانتے پس حضرت علی رض کا حضرت عثمان رض کے قول سے اختلاف کرنا ہمارے نزدیک اس امر کی دلیل ہے کہ آپ
قران کی افضلیت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر چکے تھے ماسوائے اس کے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے بھی روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قران کیا تھا **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا　٥٥٢
يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَتَهٗ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَتَهٗ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَعُمْرَتَهٗ مَعَ
حَجَّتِهٖ وَحَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے داؤد بن عبدالرحمن نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ
تعالےٰ عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عمرہ کئے ہیں عمرۂ حدیبیہ اور ایک عمرہ اس کی آئندہ سال کیا
اور ایک عمرہ جعرانہ سے اور ایک وہ جو حج کے ساتھ کیا اور حج آپ نے ایک ہی کیا ہے **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ هٰذَا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ **قِيْلَ** لَهٗ قَدْ
يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ فِيْ بَدْءِ اَمْرِهٖ بِعُمْرَةٍ فَمَضٰى فِيْهَا مُتَمَتِّعًا بِهَا ثُمَّ اَحْرَمَ بِحَجَّةٍ
قَبْلَ طَوَافِهٖ فَكَانَ فِيْ بَدْءِ اَمْرِهٖ مُتَمَتِّعًا وَفِيْ اٰخِرِهٖ قَارِنًا فَاَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ بِتَمَتُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْفِيَ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ الْمُتْعَةَ وَاَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الثَّانِيْ بِقِرَانِهٖ عَلٰى مَا كَانَ صَارَ اِلَيْهِ اَمْرُهٗ بَعْدَ
اِحْرَامِهٖ بِالْحَجَّةِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَدْ كَانَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَمَتِّعًا بَعْدَ اِحْرَامِهٖ بِالْعُمْرَةِ
اِلٰى اَنْ اَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَصَارَ بِذٰلِكَ قَارِنًا **ترجمہ** اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما
کی یہ روایت کیونکر قبول کی جا سکتی ہے کیونکہ اس باب کی پہلی فصل میں حضرت ابن عباس رض سے روایت کیا گیا ہے
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ جائز ہے کہ اول رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا ہو بعد ازان مکہ پہنچکر قبل اس کے کہ آپ طواف کرین حج کا احرام باندھا پس احرام اول مین آپ متمتع تھے اور دوسری احرام مین قارن ہوگئے پس اس کے مطابق پہلی حدیث مین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تمتع کرنیکی خبر دی تاکہ اون لوگون کی نفی ہو جاے تو تمتع کو مکروہ جانتے تھے اور اس حدیث مین آپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قارن ہونیکی خبر دی کیونکہ جب طواف کرنے سے پہلے آپ نے دوسرا احرام باندھلیا تو قارن ہوگئے پس اس سے ثابت ہوا کہ حجۃ الوداع مین اول رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور پھر احرام حج کے بعد قارن ہوگئے **وَقَدْ** حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اعْتَمَرَ ثَلٰثًا سِوَى عُمْرَتِهِ الَّتِي قَرَنَهَا بِحَجَّتِهِ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نفیلی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابواسحق نے وہ روایت کرتے ہین مجاہد سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کتنی دفعہ عمرہ کیا ہے فرمایا دو دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ابن عمر رض کو معلوم ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تین عمرہ کئے ہین ماسوای اوس عمرہ کے جو حج کے ساتھ کیا تھا **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُونَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ رض وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا قَدْ رَوَيْتُمْ مِنْ إِفْرَادِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتُّعِهِ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ **قِيلَ لَهُ** ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلٰى نَظِيرِ مَا حَمَلْنَا عَلَيْهِ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَيَكُونُ مَا عَلِمَتْ عَائِشَةُ رض مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ابْتَدَأَ فَأَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يَقْرِنْهَا حِينَئِذٍ بِحَجَّةٍ فَمَضٰى فِيهَا عَلٰى أَنْ يَحُجَّ وَقْتَ الْحَجِّ فَكَانَ فِي ذٰلِكَ مُتَمَتِّعًا بِهَا ثُمَّ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ مُفْرَدَةٍ فِي إِحْرَامِهِ بِهَا لَمْ يَبْتَدِئْ مَعَهَا إِحْرَامًا بِعُمْرَةٍ فَصَارَ بِذٰلِكَ قَارِنًا لَهَا إِلٰى عُمْرَتِهِ الْمُتَقَدِّمَةِ فَقَدْ كَانَ فِي إِحْرَامِهِ عَلٰى أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ كَانَ فِي أَوَّلِهِ مُتَمَتِّعًا ثُمَّ صَارَ مُحْرِمًا بِحَجَّةٍ أَفْرَدَهَا فِي إِحْرَامِهِ فَلَزِمَهُ مَعَ الْعُمْرَةِ الَّتِي قَدْ كَانَ قَدَّمَهَا فَصَارَ فِي مَعْنَى الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ وَأَرَادَتْ بِنَفْيِ عَائِشَةَ رض بِذِكْرِهَا الْإِفْرَادَ خِلَافَ الَّذِينَ يَرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا **ترجمہ** اب اگر کوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی اس حدیث پر بھی وہی اعتراض کرے کہ شروع باب مین تو حضرت عائشہ رض سے روایت کیا جاچکا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع افراد کیا تھا اور اس حدیث مین روایت کیا گیا ہے کہ تمتع کیا تھا تو کہا جائیگا کہ اس اعتراض کا جواب بھی ابن عباس رض کی حدیث مین گذر چکا ہے پس حضرت ابن عباس رض کیطرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو بھی معلوم ہو کہ احرام اول مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم متمتع تھے اور احرام حج باندھکر قارن ہوگئے پس افراد کہ ذکر سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی یہی غرض تھی کہ اون لوگون کے قول کی نفی ہو جائے جو کہتے ہو کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کا احرام ایک ساتھ باندھا تھا **وَقَدْ** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلٰى مَكَّةَ مُهِلًّا بِالْعُمْرَةِ مَخَافَةَ الْحَصْرِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمَا إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ إِلٰى عُمْرَتِي هٰذِهِ حَجَّةً ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

٥٥٣

٥٥٤

یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب بن موسیٰ سے وہ نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مدینہ سے محصور ہو جانیکے خوف سے صرف عمرہ کا احرام باندھکر روانہ ہوئے پھر فرمایا حج وعمرہ کا حال قریب قریب ہی ہے سو تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ مین نے اس عمرہ کے ساتھ حج کرنا بھی واجب کر لیا ہے پھر مکہ آنکر دونون کا ایک ہی طواف کیا اور فرمایا ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے

۵۵ وقل حدثنا احمد هو ابن داود بن موسى قال ثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قال ثنا عبد العزيز بن محمد عن موسى بن عقبة عن نافع ان ابن عمر اراد الحج عام نزل الحجاج بابن الزبير فاحرم بعمرة فقيل له ان الناس كائن بينهم قتال وانا نخاف ان نصد عن البيت فقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة اذا اصنع كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدكم اني قد اوجبت عمرة ثم خرج حتى اذا كان بظهر البيداء قال ما شان الحج والعمرة الا واحد اشهدكم اني قد اوجبت حجا مع عمرتي فانطلق يهل بهما جميعا حتى قدم مكة فطاف بالبيت وبين الصفا والمروة ولم يزد على ذلك ولم ينحر ولم يحلق ولم يحل من شيء حرم عليه حتى يوم النحر فحلق وراى ان قد قضى طواف الحج بطوافه ذلك الاول ثم قال هكذا صنع النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید بن کاسب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے جس سال کہ حجاج بن یوسف نے عبد اللہ بن زبیرؓ پر چڑھائی کی حج کا ارادہ کیا کہا گیا کہ لوگون کے درمیان لڑائی ہونیوالی ہے سو ہمین خوف ہے کہ کہین بیت اللہ تک پہنچنے سے روک نہ دی جائین فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اگر ایسا ہوا تو مین وہی کرونگا جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا سو تم گواہ ہو جاؤ کہ مین نے عمرہ اپنے اوپر واجب کر لیا غرض آپ روانہ ہوئے جب بیدا کے میدان مین پہنچے تو فرمایا کہ حج وعمرہ کا حال یکسان ہی ہے سو تم گواہ ہو جاؤ کہ مین نے اس عمرہ کے ساتھ حج کرنا بھی واجب کر لیا پھر آپنے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کی اس سے زیادہ اور کچھ نہین کیا نہ قربانی کی نہ بال اتروائے یہانتک کہ دسوین تاریخ قربانی کی اور بال اتروائے اور طواف تو پہلے کر ہی چکے تھے پھر فرمایا ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا

۵۶ حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث عن نافع ان عبد الله بن عمر رض اراد الحج عام نزل الحجاج بابن الزبير فقيل له ان الناس كائن بينهم قتال وانا نخاف ان يصدوك عن البيت فقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة اذا اصنع كما صنع رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اشهدكم اني قد اوجبت حجا مع عمرتي ثم خرج حتى اذا كان بظهر البيداء قال ما شان الحج والعمرة الا واحد اشهدكم اني قد اوجبت حجا مع عمرتي واهدى هديا اشتراه بقديد فانطلق يهل بهما جميعا حتى قدم مكة فطاف بالبيت وبين الصفا والمروة ولم يزد على ذلك ولم ينحر ولم يحلق ولم يقصر ولم يحل من شيء حرم عليه حتى كان يوم النحر فنحر وحلق وراى ان قد قضى طواف الحج والعمرة بطوافه الاول وكذلك فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس سال کہ حجاج بن یوسف نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر چڑھائی کی حج کا ارادہ کیا کہا گیا کہ لوگون کے درمیان لڑائی ہونیوالی ہے اور ہمین خوف ہے کہ کہین ہم بیت اللہ تک جانے سے روک نہ دئے جائین فرمایا

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اگر ایسا ہوا تو ہم وہی کرینگے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا مین تمہین گواہ کرتا ہون کہ مین نے عمرہ کے ساتھ حج کرنا بہی واجب کر لیا ہے چنانچہ آپ روانہ ہوئے جب بیداء کے میدان مین پہنچے فرمایا حج وعمرہ کا حال یکسان ہی ہے سو مین تمہین گواہ کرتا ہون کہ مین نے اس عمرہ کے ساتھ حج کرنا بہی واجب کر لیا ہے اور پہر قدید سے آپ نے ہدی خرید کر ہدی بہیجکر عمرہ کے ساتھ حج کا بہی احرام باندہلیا جب مکہ معظمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اس سے زیادہ اور کچھ نہین کیا نہ قربانی کی نہ بال اتروائے اور نہ کوئی شئے اپنے اوپر حلال کی جو محرم پر حرام ہوتی ہے یہانتک کہ دسوین تاریخ قربانی کی اور بال اتروائے اور طواف تو پہلے ہی کر چکے تہے اور ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تہا **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَکَیْفَ تَقْبَلُوْنَ مِثْلَ ھٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض وَقَدْ رَوَیْتُمْ عَنْہُ فِیْمَا تَقَدَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ **فَجَوَابُنَا** لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ مِثْلُ جَوَابِنَا لَہٗ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَۃَ رض **ترجمہ** اب اگر کوئی عبد اللہ بن عمر رض کی اس حدیث پر بہی وہی اعتراض مذکور وارد کرے کہ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر رض سے کیونکر قبول کی جا سکتی ہے کیونکہ اوپر جو حدیث گذر چکی ہے اوس مین انہون نے روایت کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تہا تو اس کے جواب مین بہی وہی کہا جائیگا جو ابن عباس اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی حدیث کی ذیل مین کہا گیا ہے

٥٥٧ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُلَبِّیْ بِعُمْرَۃٍ وَحَجَّۃٍ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد السلام بن حرب نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر سے وہ عمران بن الحصین سے کہ اونہون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا تلبیہ ایک ساتہہ کہتے ہوئے سنا **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَیْتُمْ عَنْ عِمْرَانَ اَیْضًا فِیْمَا تَقَدَّمَ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ فَکَیْفَ تَقْبَلُوْنَ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَنَ **فَجَوَابُنَا** لَہٗ فِیْ ذٰلِکَ مِثْلُ جَوَابِنَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ **ترجمہ** اس حدیث پر بہی وہی اعتراض مذکور وارد ہو سکتا ہے کہ شروع باب مین تو عمران بن حصین سے تمتع روایت کیا گیا ہے اور اس روایت مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا قران کرنا سو اس کا جواب بہی وہی ہے جو حدیث ابن عباس مین مذکور ہوا

٥٥٨ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ لَبّٰی بِعُمْرَۃٍ وَحَجَّۃٍ وَقَالَ لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ وَحَجَّۃٍ فَذَکَرَ بَکْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیُّ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلَ اَنَسٍ رض قَالَ ذَھَلَ اَنَسٌ اِنَّمَا اَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَاَھْلَلْنَا بِہٖ مَعَہٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَکَّۃَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیَحِلَّ قَالَ بَکْرٌ فَرَجَعْتُ اِلٰی اَنَسٍ رض فَاَخْبَرْتُہٗ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ رض فَلَمْ یَزَلْ یَذْکُرُ ذٰلِکَ حَتّٰی مَاتَ **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے وہ روایت کرتے ہین حمید سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کا ایک ساتہہ تلبیہ کہتے ہوئے فرمایا لبیک بعمرۃ وحج بکر بن عبد اللہ المزنی نے حضرت انس رض کا قول ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے بیان کیا تو انہون نے فرمایا کہ انس رض بہول گئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور آپکے ساتہہ ہم لوگون نے بہی حج کا ہی احرام باندھا تہا جب ہم لوگ مکہ پہنچے تو فرمایا جس کے ساتہہ ہدی نہ ہو وہ احرام سے باہر ہو جائے بکر بن عبد اللہ بیان کرتے ہین کہ مین پہر انس رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس گیا اور ان سے ابن

۵۵۵ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا قول ذکر کیا مگر انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ یہی کہتے رہے یہانتک کہ وفات پائی **حدثنا** حسین
بن نصر قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا زہیر ابن معاویۃ قال ثنا حمید قال وحدثنی بکر بن عبد اللہ عن انس رض
مثلہ قال بکر فذکرت ذلک لابن عمر فقال ذہل انس رض انما اہل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بالحج واہللنا
بہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے کہا اور حدیث بیان کی ہم سے بکر بن عبد اللہ نے وہ روایت
کرتے ہیں انس رض سے مثل حدیث سابق کے بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اس کا ذکر کیا فرمایا
انس بہول گئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تہا اور آپ کے ساتھ ہم نے بہی حج کا ہی احرام باندھا
۵۵۶ تہا **حدثنا** حسین ہو ابن نصر قال سمعت یزید بن ہرون قال انا حمید فذکر مثلہ باسنادہ وزاد فلما قدم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من لم یکن معہ ہدی فلیحل وکان مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ہدی فلم یحل **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا سنی میں نے یزید بن ہارون سے کہا خبر دی ہمکو حمید
نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ پہر جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
مکہ تشریف لائے فرمایا جسکے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام سے باہر ہوجائے اور جسکے ساتھ ہدی ہو وہ احرام سے باہر نہ ہو۔
۵۵۷ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حمید عن بکر قال اخبرت ابن عمر رض بقول انس رض
فقال نسی انس رض فلما رجع قال بکر لانس ان ابن عمر رض یقول نسی فقال ان یعدونا الا صبیانا بل سمعت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم یقول لبیک بعمرۃ وحجۃ معا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ بن عبد المزنی سے کہا میں
نے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قول کی خبر کی فرمایا انس بہول گئے جب بکر بن عبد اللہ
واپس آئے تو انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا قول ذکر کیا فرمایا کیا وہ ہمیں طفل شمار کرتے
ہیں میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے **افلا تری** ان ابن
عمر رض انما انکر علے انس رض قولہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اہل بہما جمیعا وانما کان الامر عند ابن عمر
ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اہل بحجۃ ثم صیرہا عمرۃ بعد ذلک واضاف الیہا حجۃ فصار بہما قارنا
فاما فی بدء احرامہ فانہ کان عندہ مفردا **ثم** قد تواترت الروایات بعد ذلک عن انس رض بذکر قول النبی
صلے اللہ علیہ وسلم فیہما جمیعا **ترجمہ** پہر کیف ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے اس
قول سے اختلاف کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ کہا تہا کیونکہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہما کے علم میں ثابت تہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اول حج کا احرام باندھا تہا بعد ازاں احرام حج کو احرام عمرہ
کرکے پہر احرام حج اضافہ کیا اور قارن ہوگئے پس ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے نزدیک احرام اول میں رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم مفرد تہے اسکے بعد معلوم ہو کہ انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے متواتر روایت کیا گیا ہو کہ رسول مقبول
۵۵۸ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیماریں آکر حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ کہا۔ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا حبان قال ثنا وہیب
قال ثنا ایوب عن ابی قلابۃ عن انس رض ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم لما استوت بہ راحلتہ علی البیداء جمع بینہما

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب نے وہ روایت کرتے ہین ابو قلابہ سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ جب بیداء مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سواری کہڑی ہوئی تو آپنے حج وعمرہ کو جمع کیا

٥٦٣ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رض ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکر نے وہ روایت کرتے ہین حمید سے وہ انس رض سے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو قزعہ سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا مین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا ایک ساتھہ تلبیہ کہتے ہوئے سنا

٥٦٤ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو شہاب نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلے سے وہ ثابت البنانی سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

٥٦٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین حمید سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

٥٦٦ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ الرَّقِّيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَحُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ كُنْتُ رَادِفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَرُكْبَتِيْ تَمَسُّ رُكْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَالُوْا يَصْرُخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر الرقی نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ ابو قلابہ اور حمید بن ہلال سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا مین ابو طلحہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور میرا گٹنہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے گٹنے سے لگتا جاتا تھا اور ہم لوگ حج وعمرہ کا تلبیہ کہتے جاتے تھے

٥٦٧ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مَعًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ یحیے بن ابی اسحٰق سے کہا سنی مینے انس رض سے فرماتے تھے کہ مین نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا ایک ساتھہ تلبیہ کہتے ہوئے سنا

٥٦٨ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً مِنَ الْجُحْفَةِ وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَعُمْرَةً حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ وَحَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عاصم الکلابی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب الکیسانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے

دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ جحفہ سے کیا اور ایک اس کی آئندہ سال اور ایک عمرہ جعرانہ سے کیا اور ایک حنین سے
جہاں آپ نے غنائم تقسیم کئے تھے اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور حج آپ نے ایک ہی کیا ہے ۵۶۹ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا
الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی وَابْنُ نُفَیْلٍ قَالَا ثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ خَرَجْنَا نَصْرُخُ بِالْحَجِّ
فَلَمَّا قَدِمْنَا مَکَّةَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ
لَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً وَلٰکِنِّیْ سُقْتُ الْهَدْیَ وَقَرَنْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حسن بن موسیٰ اور ابن نفیل نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوخیثمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابواسحٰق سے
وہ ابواسماء سے وہ انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا ہم حج کیلئے روانہ ہوئے جب مکہ پہونچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے حکم کیا کہ ہم احرام حج کو احرام عمرہ سے تبدیل کر دیں اور فرمایا کہ اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا یعنی حج
کے مہینوں میں عمرہ کا جائز ہونا) تو میں بھی حج کے احرام کو عمرہ کا احرام کر دیتا مگر میں تو اپنے ساتھ ہدی لایا ہوں اور
حج کو عمرہ کے ساتھ ملا چکا ہوں قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَرَنَ
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی صِحَّةِ قَوْلِ مَنْ اَخْبَرَ مِنْ فِعْلِهٖ بِمَا یُوَافِقُ ذٰلِكَ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہیں
کہ اس حدیث میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا قول مذکور ہے کہ آپ نے حج کو عمرہ کے ساتھ ملایا تھا سو یہ ان
لوگوں کے قول کی صحت پر دلالت رکھتا ہے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قران کرنے کی خبر دیتے ہیں -
۵۷۰ وَقَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبٌ قَالَا ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ
یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اَسْلَمَ اَبِیْ عِمْرَانَ اَنَّهٗ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ مَوَالِیْ فَدَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَةَ رضہ فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَهِلُّوْا یَا آلَ مُحَمَّدٍ بِعُمْرَةٍ فِیْ حَجَّةٍ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے شعیب نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ اسلم ابوعمران
سے کہا میں اپنے کئی ایک موالی کے ساتھ حج کرنے گیا اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا
تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ کہہ رہے تھے کہ
اے آل محمد حج کے ساتھ عمرہ کا بھی احرام باندھو وَهٰذَا اَیْضًا مِثْلُ ذٰلِكَ ترجمہ سو یہ حدیث بھی مذکورہ بالا حدیث کے
مثل ہے ۵۷۱ وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ وَاَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ
قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالُوْا جَمِیْعًا عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَرَنَ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوخالد اور ابومعاویہ نے
ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن حفص نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد
نے تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے وہ روایت کرتے ہیں حسن بن سعد سے وہ ابن عباس رض سے وہ ابو
طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کو جمع کیا تھا ۵۷۲ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ وَعَلِیُّ بْنُ
مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ یَزِیْدَ الْاَوْدِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَیْسَرَةَ الزَّرَّادَ قَالَ سَمِعْتُ

النزال بن سبرة يقول سمعت سراقة بن مالك بن جعشم يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
دخلت العمرة في الحج الى يوم القيامة قال وقرن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے اور علی بن معبد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے داؤد بن یزید الاودی نے کہا سنی میں نے عبد الملک بن میسرۃ الزراد سے کہا سنی میں نے نزال بن سبرہ سے کہتے
تھے سنی میں نے سراقہ بن مالک بن جشم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا فرماتے تھے کہ عمرہ حج میں داخل کیا گیا ہے قیامت تک فرمایا اور خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں قران
کیا تھا۔ **فقد** اختلفوا عن النبي صلى الله عليه وسلم في احرامه في حجة الوداع ما كان فقالوا ما قد بينا و
تنازعوا في ذلك على ما قد ذكرنا وقد احاط علمنا انه لم يكن الا على احد تلك المنازل الثلاثة اما متمتع واما
مفرد واما قارن فاولى بنا ان ننظر الى معاني هذه الآثار ونكشفها لنعلم من اين جاء اختلافهم فيها ونقف
من ذلك على احرامه صلى الله عليه وسلم ما كان فاعتبرنا ذلك فوجدنا الذين يقولون انه افرد يقولون
كان احرامه بالحج مفردا لم يكن منه قبل ذلك احرام بغيره **وقال** آخرون بل قد كان قبل احرامه
بتلك الحجة احرام بعمرة ثم اضاف اليها هذه الحجة هكذا يقول الذين قالوا قرن **وقد** اخبر جابر في
حديثه وهو احد الذين قالوا ان النبي صلى الله عليه وسلم افرد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احرم
بالحجة حين استوت به ناقته على البيداء وقال ابن عمر من عند المسجد وهو ايضا ممن قال ان رسول الله صلى
الله عليه وسلم افرد بالحج في اول احرامه فكان بدء احرامه عليه السلام عند ابن عمر وجابر بعد
خروجه من المسجد **وقد** اثبتنا عنه فيما تقدم من كتابنا هذا انه قد كان احرم في دبر الصلوة في المسجد
فيحتمل ان يكون الذين قالوا انه قرن سمعوا تلبيته في المسجد بالعمرة ثم سمعوا بعد ذلك تلبيته الاخرى خارجا
من المسجد بالحج خاصة فعلموا انه قرن وسمعه الذين قالوا انه افرد وقد لبى بالحج خاصة ولم يكونوا سمعوا
تلبيته قبل ذلك بالعمرة فقالوا افرد وسمعه قوم ايضا وقد لبى في المسجد بالعمرة ولم يسمعوا تلبيته بعد خروجه
منه بالحج ثم رأوه بعد ذلك يفعل ما يفعل الحاج من الوقوف بعرفة وما اشبه ذلك وكان ذلك عندهم بعد
خروجه عن العمرة فقالوا تمتع فروى كل قوم ما علموا وقد دخل جميع ما علمه الذين قالوا افرد وما علمه الذين
قالوا انه تمتع فيما علم الذين قالوا انه قرن لانهم اخبروا عن تلبيته بالعمرة ثم عن تلبيته بالحجة بعقب ذلك
فصار ما ذهبوا اليه من ذلك وما رووا اولى مما ذهب اليه من خالفهم وما رووا **ثم** قد وجدنا بعد ذلك افعال
رسول الله صلى الله عليه وسلم تدل على انه كان قارنا وذلك انه عليه السلام لا يختلف عنه انه لما قدم
مكة امر اصحابه ان يحلوا الا من كان ساق منهم هديا وثبت هو على احرامه فلم يحل منه الا في وقت ما يحل
الحاج من حجه قال لو استقبلت من امري ما استدبرت ما سقت الهدي وجعلتها عمرة فمن كان ليس معه هدي
فليحل وليجعلها عمرة هكذا حكاه عنه جابر بن عبد الله وهو ممن يقول انه افرد وسنذكر ذلك وما روي فيه
في باب فسخ الحج ان شاء الله تعالى فلو كان احرامه ذلك كان بحجة لكان هديه الذي ساقه تطوعا والهدي التطوع
لا يمنع من الاحلال الذي يحله الرجل اذا لم يكن معه هدي ولكان حكمه صلى الله عليه وسلم وان كان قد ساق

هَدْيًا حُكْمَ مَنْ لَمْ يَسُقْ هَدْيًا لِأَنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ عَلٰى أَنْ يَتَمَتَّعَ فَيَكُونُ ذٰلِكَ الْهَدْيُ لِلْمُتْعَةِ تَمْنَعُهُ مِنَ الْإِحْلَالِ الَّذِي كَانَ يَحِلُّهُ لَوْ لَمْ يَسُقْ هَدْيًا **أَلَا تَرَى** أَنَّ رَجُلًا لَوْ خَرَجَ يُرِيدُ التَّمَتُّعَ فَأَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ أَنَّهُ إِذَا طَافَ لَهَا وَسَعَى وَحَلَقَ حَلَّ مِنْهَا وَلَوْ كَانَ سَاقَ هَدْيًا لِلْمُتْعَةِ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ وَلَوْ سَاقَ هَدْيًا تَطَوُّعًا حَلَّ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْعُمْرَةِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ هَدْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ قَدْ مَنَعَهُ مِنَ الْإِحْلَالِ وَأَوْجَبَ ثُبُوتَهُ عَلَى الْإِحْرَامِ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ أَنَّ حُكْمَهُ غَيْرُ حُكْمِ هَدْيِ التَّطَوُّعِ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ إِنَّهُ كَانَ مُفْرِدًا **وَقَدْ** ذَكَرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ رض أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ فَقَالَ إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ **فَدَلَّ** ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَعَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْهَدْيَ كَانَ هَدْيًا بِسَبَبِ عُمْرَةٍ يُرَادُ بِهَا قِرَانٌ أَوْ مُتْعَةٌ **فَنَظَرْنَا** فِي ذٰلِكَ فَإِذَا حَفْصَةُ رض قَدْ دَلَّ حَدِيثُهَا هٰذَا عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِمَكَّةَ لِأَنَّهُ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ مَا حَلَّ النَّاسُ **وَقَدْ** يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ طَافَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَوْ لَمْ يَطُفْ فَإِنْ كَانَ قَدْ طَافَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ مِنْ بَعْدُ فَإِنَّمَا كَانَ مُتَمَتِّعًا وَلَمْ يَكُنْ قَارِنًا لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ طَوَافِ الْعُمْرَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ طَافَ قَبْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَقَدْ كَانَ قَارِنًا لِأَنَّهُ قَدْ لَزِمَتْهُ الْحَجَّةُ قَبْلَ طَوَافِهِ لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا كَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ هٰذِهِ الْآثَارَ عَلٰى مَا فِيهِ اتِّفَاقُهَا لَا عَلٰى مَا فِيهِ تَضَادُّهَا فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ رض وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رض وَعَائِشَةُ رض قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ وَرَوَيْنَا عَنْهُمْ أَنَّهُ قَرَنَ وَقَدْ ثَبَتَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدِمَ مَكَّةَ وَلَمْ يَكُنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنْ جَعَلْنَا إِحْرَامَهُ بِالْحَجَّةِ كَانَ قَبْلَ الطَّوَافِ لِلْعُمْرَةِ ثَبَتَ الْحَدِيثَانِ جَمِيعًا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ مُتَمَتِّعًا إِلٰى أَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَصَارَ قَارِنًا وَإِنْ جَعَلْنَا إِحْرَامَهُ بِالْحَجَّةِ كَانَ بَعْدَ طَوَافِهِ لِلْعُمْرَةِ جَعَلْنَاهُ مُتَمَتِّعًا وَنَفَيْنَا أَنْ يَكُونَ قَارِنًا فَجَعَلْنَاهُ مُتَمَتِّعًا فِي حَالٍ وَقَارِنًا فِي حَالٍ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ طَوَافَهُ لِلْعُمْرَةِ كَانَ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِالْحَجَّةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَارِنًا **فَقَالَ** قَائِلٌ مِمَّنْ كَرِهَ الْقِرَانَ وَالتَّمَتُّعَ لِمَنِ اسْتَحَبَّهُمَا اعْتَلَلْتُمْ عَلَيْنَا بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فِي إِبَاحَةِ الْمُتْعَةِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَإِنَّمَا تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ **ترجمہ** عرض رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام حجۃ الوداع مین اختلاف واقع ہوا جیسا کہ ہم نے اوپر روایتین نقل کین اور یہہ تو ہمین بالیقین معلوم ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا احرام حجۃ الوداع تین حال سے خالی نہین یا آپ متمتع تہے یا مفرد یا قارن اس کے بعد ہم چاہتے ہین کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ یہہ اختلاف کیونکر پیدا ہوا تاکہ یہہ معلوم ہوجائے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس احرام کی کیا صورت تہی تو اب ہم دیکہتے ہین کہ جو لوگ کہتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا تہا اس سے ان کا مطلب یہہ ہے کہ اس سے پہلے آپ نے کوئی اور احرام نہین باندھا ہوا تہا دوسرے صحابہ بیان کرتے ہین کہ آپنے اس احرام حج سے پہلے عمرہ کا احرام باندھا تہا اور اس کے بعد احرام حج اضافہ کیا تہا یہی اون لوگون کا بہی بیان ہے جو قران کرنا روایت کرتے ہین اس کے بعد ہم کہتے ہین کہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے جو افراد کے راویون مین سے ایک ہین وہ اپنی حدیث مین خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی جب بیدا مین کہڑی ہوئی توآپنے حج کا احرام باندھا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما بہی افراد بالحج کے راویون مین سے

ہین وہ فرماتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے احرام باندھا تھا پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا پہلا
احرام ابن عمر رض اور جابر رض کے نزدیک مسجد ذی الحلیفہ سی برآمد ہونیکے بعد ثابت ہے اور در باب موضع اہلال النبی صلے اللہ علیہ وسلم
مین ہم بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کر چکے ہین کہ اصل مین آپنے دوگانہ ادا کرنیکے
بعد مسجد ذی الحلیفہ کے اندر ہی احرام باندھا تھا پس محتمل ہے کہ جن صحابہ نے روایت کیا ہے کہ آپنے قران کیا تھا اونہون نے
مسجد کے اندر آپ کو عمرہ کا تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہو اور مسجد سے برآمد ہونیکے بعد حج کا تلبیہ سنا پس اس سے اونہون نے معلوم کیا کہ آپنے
قران کیا اور جن صحابہ نے افراد بالحج روایت کیا ہے اونہون نے بیرون مسجد کا تلبیۂ حج سنا اور اس سے پہلے کا تلبیۂ عمرہ نہین سنا
جو آپنے مسجد کے اندر کہا تھا اور بعض صحابہ نے اندرون مسجد کا تلبیہ سنا اور بیرون مسجد کا تلبیہ نہین سنا بعد ازان اونہون نے
آپ کو ارکان حج ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اونہون نے معلوم کیا کہ احرام عمرہ کے بعد آپنے احرام حج باندھا اس لئے اونہون نے
تمتع کرنا روایت کیا بہرکیف جسنے جو کچھہ معلوم کیا تھا روایت کیا تو اب جن لوگون نے افراد کرنا اور جن لوگون نے تمتع کرنا معلوم
کیا اون دونون کا بیان اون لوگون کے بیان مین داخل و شامل ہوا جنہون نے قران کرنا روایت کیا ہے کیونکہ انہون نے دونون
تلبیون کی خبر دی تلبیۂ عمرہ کی بہی اور تلبیۂ حج کی بہی لہذا ان کا قول دوسرے لوگون کے قول سے اولی ہوا اب اس کے بعد ہم کہتے
ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ارکان حج بہی اس پر دلالت رکہتے ہین کہ آپنے قران کیا تھا کیونکہ یہہ تو بلا اختلاف
روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپنے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ جن لوگون کے
ساتھہ ہدی نہین ہے وہ احرام سے باہر ہوجائین اور خود آپ احرام سے باہر نہین ہوئے جبتک کہ آپنے ارکان حج پورے
نکر لئے اور فرمایا کہ مجھے پہلے سے معلوم ہوتا جو اس وقت معلوم ہو رہا ہے تو مین ہدی روانہ نکرتا اور احرام حج کو احرام عمرہ
کر دیتا سو جس کے ساتھہ ہدی نہ ہو وہ احرام سے باہر ہوجائے اور احرام حج کو احرام عمرہ کر دے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی
عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح روایت کیا ہے جیسا کہ ہم عنقریب باب فسخ الحج مین بیان کرینگے انشاء
اللہ تعالے اب اگر آپ کا یہہ احرام احرام حج ہوتا تو آپ کی ہدی ہدی نفل ہوتی اور ہدی نفل احرام سے باہر ہونے سے
مانع نہین اور آپ کا حکم انہین لوگون کا ہوتا جن کے ساتھہ ہدی نہین تہی کیونکہ ان کا تمتع با ہدی نہ تہا جو اونہین احرام سے
باہر ہونے سی مانع ہوتا پس جو شخص تمتع کا ارادہ رکہتا ہو اور پہر عمرہ احرام باندہے اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے
درمیان سعی کر کے بال اوتروا ڈالے تو وہ احرام عمرہ سے باہر ہوگیا اور اگر اوس کے ساتھہ ہدی تمتع ہو تو وہ احرام سے باہر نہین
ہوسکتا مگر قربانی کے دن ہان اگر ہدی تطوعًا لایا ہو تو فراغت عمرہ کے بعد احرام سے باہر ہوسکتا ہے تو اب ثابت ہوا
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی ہدی تمتع تہی جو احرام سے باہر ہونے سے مانع ہوئی اور اس لئے آپ یوم النحر
سے پہلی پہلے احرام سے باہر نہ ہوسکے اس سے اون لوگون کے قول کی نفی ہوگئی جنہون نے کہا ہے کہ حجۃ الوداع مین آپنے
افراد کیا تہا اسی باب مین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا کی روایت بہی اوپر گذر چکی ہے جس مین اونہون نے فرمایا ہے
کہ مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ لوگ تو احرام سے باہر ہوگئے اور آپ احرام سے باہر نہین ہوئے فرمایا
مین اپنے ساتھہ ہدی لایا ہون اور بالون پر گوند لگایا ہے سو مین قربانی کے دن سے پہلے احرام سے باہر نہین ہوسکتا یہہ
روایت بہی دلالت رکہتی ہے کہ آپکی ہدی ہدی عمرہ تہی جس سے آپ کا ارادہ تمتع یا قران کا تہا اب اس کے بعد ہم اس امر پر نظر ڈالتے
ہین کہ آپ متمتع تہے یا قارن تو اب حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا کی یہی حدیث دلالت رکہتی ہے کہ یہ جو کچھہ رسول مقبول صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ مین آجانیکے بعد فرمایا ہے کیونکہ لوگ احرام عمرہ سے باہر ہوچکے تہے اور محتمل ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم طواف کرچکے تہی یا نہین اگر آپ طواف کرچکے تہے اور بعد طواف آپنے حج کا احرام باندھا تہا تو اس صورت مین آپ متمتع تہے نہ قارن اور اگر آپنے طواف نہین کیا تہا اور طواف کرنے سے پہلے آپنے حج کا احرام باندھا تو اب طواف عمرہ کرنے سے پہلے آپ پرحج لازم ہوگیا پس جب یہہ احتمال ہے کہ آپنے طواف کیا تہا یا نہین کیا تو بہتر ہے کہ ہم ان آثار کو (جو تمتع وقران کے متعلق روایت کئے گئے ہین) متفق معنے پر محمول کرین تاکہ اون کے درمیان تضاد وتخالف نہ واقع ہو پس علی بن ابی طالب رضا ابن عباس رضا عمران بن حصین رضا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ہم نے روایت کیا ہے کہ آپنے تمتع کیا تہا اور اونہین سے ہم نے یہہ بہی روایت کیا ہے کہ آپنے قران کیا تہا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے جو حدیث حضرت حفصہ مین مذکور ہے یہہ بہی ثابت ہوتا ہے کہ مکہ تک آنے سی پہلے پہلے آپنے حج کا احرام نہین باندھا تہا اب اگر ہم آپکا احرام حج طواف بیت اللہ کرنے سی پہلے ٹہراتے ہین تو دونون حدیثین متفق ہوجاتی ہین کیونکہ جبتک آپنے احرام حج نہین باندھا تہا متمتع تہے پہر جب طواف کرنے سے پہلے احرام حج باندھا تو قارن ہوگئے اور اگر ہم آپکا احرام حج طواف بیت اللہ کے بعد ٹہرائین تو پہر قران کرنیکی نفی ہوجائیگی لہذا ہم نے احرام حج کرنے سے پہلے متمتع قرار دیا اور احرام حج کے بعد قارن اور جب ثابت ہوا کہ طواف بیت آپنے احرام حج کے بعد کیا ہے تو ثابت ہوا کہ حجۃ الوداع آپ قارن تہے اب جو لوگ کہ تمتع اور قران کی کراہت کیطرف گئے ہین اگر یہہ اعتراض کرین کہ آپ تمتع کا تمسک آیہ کریمہ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ سے کرتے ہین سو اس آیت کے معنے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ نے اس طرح کئے ہین

فذکر ماحدثنا محمد بن الحجاج ونصر بن مرزوق قالا ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا وهیب بن خالد عن اسحق بن سوید قال سمعت عبد الله بن الزبیر رض وهو یخطب یقول یا ایها الناس الا انه والله ما التمتع بالعمرة الى الحج كما تصنعون ولكن التمتع بالعمرة الى الحج ان یخرج الرجل حاجا فیحبسه عدو او مرض او امر یعذر به حتى تذهب ایام الحج فیاتی البیت فیطوف به سبعا ویسعى بین الصفا والمروة ویتمتع بحله الى العام المقبل فیحج ویهدی **ترجمہ** جو اس حدیث مین مذکور ہین جو بیان کی ہم سے محمد بن الحجاج اور نصر بن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب بن خالد نے وہ روایت کرتے ہین اسحق بن سوید سے کہا سنی مین نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے خطبہ کے درمیان بیان کرتے تہے کہ ای صاحبو آپ لوگ جو تمتع کرتے ہین یہہ تمتع بالحج نہین ہے بلکہ تمتع بالعمرۃ الی الحج یہہ ہی کہ حج کے لئی نکلو اور پہر تمہین دشمن روک لی یا مرض لاحق ہوجائے یا کوئی اور دشواری پیدا ہوجائے یہانتک کہ حج کے دن نکل جائین اسکے بعد بیت اللہ پہنچو تو طواف کرلو اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرکے احرام سے باہر ہوجاؤ اور پہر آئندہ سال حج کرو اور ہدی بہیجو یہہ ہی تمتع کہ آئندہ سال تک احرام سے باہر ہوکر فائدہ اوٹہاتے رہو **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا اسحق بن سوید فذكر نحوه **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو اسحق بن سوید نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **قال** فهذا تاویل هذه الآیة **قیل لهم** لئن وجب ان تكون تاویلها كذلك لقول ابن الزبیر فان تاویلها احرى ان لا یكون كذلك لما رویناه عن رسول الله صلى الله علیه وسلم وعن اصحابه من بعده مثل عمر رض وعلی رض ومن ذكرنا معهما فیما تقدم من هذا الباب

معترض بیان کرتاہے کہ پس اس آیت کے یہہ معنے ہین جو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیان کیے تو اسکا جواب
مین کہا جائیگا کہ اگر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بیان کرنے سے لازم آتاہے کہ اس آیت شریف کے یہی معنے
ہین تو ہم کہتے ہین کہ اس آیت کے یہہ معنے نہین بلکہ وہ معنے ہین جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب مثل
حضرت عمر رضہ اور حضرت علی رضہ وغیرہ دیگر اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جن کا ہم نے اسی باب مین
اوپر ذکر کیاہے ثابت ہین **و قل** حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن منصور عن ابراھیم او مالک بن الحارث عن ابی
نصر قال اھللت بالحج فادرکت علیا رضہ فقلت انی اھللت بالحج افاستطیع ان اضم الیہ عمرۃ فقال لا لو کنت اھللت
بالعمرۃ ثم اردت ان تضیف الیھا الحج فعلت **ترجمہ** ماسوای اس کے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم یا مالک بن الحارث سے وہ ابو نصر سے کہا مین نے
حج کا احرام باندھا بعد ازان حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملاقی ہوا مین نے آپ سے کہا کہ مین نے حج کا احرام باندھاہے
سو کیا مین اس پر عمرہ کا احرام اضافہ کرسکتاہون فرمایا نہین اگر تم نے عمرہ کا احرام باندھا ہوتا اور اوس پر حج کا احرام
اضافہ کرنا چاہتے تو کرسکتے تہے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانۃ عن یزید بن ابی زیاد ۴۷۶
عن علی بن حسین عن مروان بن الحکم قال کنا مع عثمان بن عفان فسمعنا رجلا یھتف بالحج والعمرۃ فقال
عثمان رضہ من ھذا قالوا علی رضہ فسکت **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی زیاد سے وہ علی بن حسین سے وہ مروان بن
الحکم سے کہا ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہمراہ تہے کہ ایک شخص کی ہم نے حج وعمرہ کا تلبیہ کہنے کی آواز
سنی حضرت عثمان نے پوچھا یہہ کس کی آواز ہے لوگون نے کہا حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تو آپ خاموش ہوگئے
حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا الخصیب قال ثنا ھمام عن قتادۃ عن حری بن کلیب وعبد اللہ ۴۷۷
بن شقیق ان عثمان رضہ خطب فنھی عن المتعۃ فقام علی فلبی بھما فانکر عثمان رضہ ذلک فقال لہ علی رضہ ان افضلنا
فی ھذا الامر اشدنا اتباعا لہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم خصیب نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ حری بن کلیب اور عبد اللہ بن شقیق سے کہ حضرت
عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خطبہ کے درمیان متعہ حج سے منع کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہڑے ہوئے اور دونون
کا ایک ساتہہ تلبیہ کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کو متعہ سے منع کیا حضرت علی رضہ نے فرمایا کہ اس مسئلہ مین افضل ہمارے
درمیان وہی ہے جو حضرت کی زیادہ پیروی کرنیوالا ہے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا ھشیم قال ثنا ابو ۴۷۸
بشر عن سلیمن الیشکری عن جابر بن عبد اللہ رضہ قال لو اھللت بالحج والعمرۃ طفت لھما طوافا واحدا ولکنت
مھدیا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر نے وہ روایت کرتے ہین سلیمان الیشکری سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے فرمایا اگر مین حج وعمرہ کا احرام ایک ساتہہ باندہون تو دونون کا ایک ہی طواف کرونگا اور ہدی بہی بہیجونگا۔
قال ابو جعفر فھذا من ذکرنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد صرف تاویل قول اللہ عز
وجل فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی الی خلاف ما صرفہ الیہ عبد اللہ بن الزبیر وھو اصح

(margin: ۴۷۵)

الّا دلیلین عندنا واللہ اعلم لان فی الآیۃ مایدل علی فساد تاویل ابن الزبیر لان اللہ عزوجل قال فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج والصیام فی الحج لایکون بعد فوت الحج ولکنہ قبل فوتہ ثم قال وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام فکان اللہ عزوجل انما جعل المتعۃ واوجب فیھا ما اوجب علی من فعلھا اذا لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام وقد اجمعت الامۃ ان من کان اھلہ حاضری المسجد الحرام او غیر حاضری المسجد الحرام ففاتہ الحج ان حکمہ فی ذلک وحکم غیرہ سواء وان حالہ بحضور اھلہ المسجد الحرام لایخالف حالہ بغیبتھم من المسجد الحرام **فثبت** بذلک ان المتعۃ التی ذکرھا اللہ عزوجل فی ھذہ الآیۃ ھی التی یفترق فیھا من کان اھلہ بحضرۃ المسجد الحرام ومن کان اھلہ بغیر حضرۃ المسجد الحرام وذلک فی التمتع بالعمرۃ الی الحج التی تریھما خالفنا

ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ یہہ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنہون نے آیۂ کریمہ فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی کو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کے خلاف متعنے کیطرف پہیری ہے سو ہمارے نزدیک یہہ معنے صحیح ہین اور پوری آیت پر نظر ڈالو تو ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ کے معنے کا فساد ظاہر ہوتا جاتا ہی کیونکہ اس کے بعد اللہ تعالے نے فرمایا ہے فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج کہ جو شخص ہدی نہ پائے وہ تین روزے رکہے حج کے دنون مین تو اب ظاہر ہے کہ بغیر حج کے دنون مین روزے رکہنا حج کے دنون مین روزے رکہنا نہین ہوسکتا اس کے بعد اللہ تعالے نے فرمایا ہے وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ ذلک لمن لم یکن اھلہ حاضری المسجد الحرام اور دس روزے جبکہ تم واپس ہو وے حج سے یہہ دس کے لئے ہے جو مسجد الحرام یعنے مکہ کا رہنے والا نہ ہو تو اب اللہ تعالے نے اس آیت مین متعہ ان لوگون پر واجب کیا جو مکہ کے رہنے والے نہ ہون اور یہہ مسئلہ تو باتفاق امت ثابت ہی کہ جس شخص کا حج کسی عارض کے سبب سے فوت ہوجائے خواہ مکی ہو یا غیر مکی تو وہ عمرہ کرکے احرام سے باہر ہوسکتا ہے اور اس مین مکی اور غیر مکی کا یکسان حال ہے اور آیۂ کریمہ مین جس متعہ کا ذکر ہے اوسکے حکم مین مکی اور غیر مکی کے درمیان فرق کیا گیا ہے اور یہہ ہی متعہ ہی جسے معترض مکروہ کہتا ہے **وقل** روی عبداللہ ابن عباس فی ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قد حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا المعلّی بن اسد قال ثنا وھیب عن عبداللہ ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس قال کانوا یرون العمرۃ فی اشھر الحج من افجر الفجور قال وکانوا یسمون المحرم صفر ویقولون اذا برأ الدبر وعفا الاثر وانسلخ صفر حلت العمرۃ لمن اعتمر فقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ صبیحۃ رابعۃ وھم ملبون بالحج فامرھم ان یجعلوھا عمرۃ قالوا یا رسول اللہ ای حل نحل قال الحل کلہ ترجمہ اس کے علاوہ عبداللہ بن عباس رض رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس تمتع کے متعلق اس طرح روایت کرتے ہین حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن طاوس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا اہل جاہلیت حج کے مہینون مین عمرہ کرنا بدترین گناہ سمجہتے تہے اور محرم کو صفر گنتے تہے اور کہتے تہے کہ جب اونٹون کی پیٹہہ اچہی ہوگئی اور نشان جاتا رہا اور صفر (یعنے محرم) گذرا عمرہ جائز ہوگیا سو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب چوتہی ذی الحجۃ کو حج کا احرام باندہکر نکلے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسے عمرہ کا احرام کردین عرض کیا یا رسول اللہ پہر ہم پر کیا کیا چیزین حلال ہوجائین گی (یعنے احرام عمرہ سے باہر ہونیکے بعد) فرمایا سب چیزین -

فهذا ابن عباس قد أخبر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما فسخ الحج إلى العمرة ليعلم الناس خلاف ما كانوا يكرهون في الجاهلية وليعلموا أن العمرة في أشهر الحج مباحة كهي في غير أشهر الحج **فإن قال قائل** فقد ثبت بهذا عن ابن عباس أن إحرام رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما كان بحجة مفردة فقد خالف هذا ما رويتم عنه من تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وقرانه **قيل له** ما في هذا خلاف لذلك لأنه قد يجوز أن يكون إحرامه أولا كان بحجة حتى قدم مكة ففسخ ذلك بعمرة ثم أقام عليها على أنها عمرة وقد عزم أن يحرم بعدها بحجة فكان في ذلك متمتعا ثم لم يطف للعمرة حتى أحرم بحجة فصار بذلك قارنا **فهذه** وجوه أحاديث ابن عباس رض قد صححت والتأمت على أن القران كان قبله التمتع والإفراد فلم تتضاد ثم إن في قوله لولا أني سقت الهدي لحللت كما حل أصحابي دليلا على أن سياقه الهدي قد كانت في وقت قد أحرم فيه بعمرة يريد بها التمتع إلى الحجة لأنه لو لم يكن فعل ذلك لكان هديه ذلك تطوعا والتطوع من الهدي غير مانع من الإحلال الذي يكون لو لم يكن الهدي **فدل** ذلك على أن إحرام رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أولا بعمرة ثم أتبعها حجة على السبيل الذي ذكرنا فيما تقدم من هذا الباب **و لما ثبت** بما وصفنا إباحة العمرة في أشهر الحج أردنا أن ننظر هل الهدي الواجب في القران كان لنقصان دخل العمرة أو الحجة إذا قرنتا أم لا فرأينا ذلك الهدي يؤكل منه وكذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فعله

ترجمہ پس ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام حج کو احرام عمرہ کے ساتھہ فسخ کیا تھا کہ لوگونکو اوس کے خلاف معلوم ہو جو وہ جاہلیت کے زمانہ مین سمجھتے تھے اور اونہین معلوم ہو جائے کہ عمرہ جس طرح غیر حج کے مہینون مین مباح ہے اسیطرح حج کے مہینون مین بہی اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے افراد بالحج کیا تہا اور ادن کی اگلی روایتون مین گذر چکا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع اور قران کیا تہا تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ اس روایت سے اگلی روایتون کے خلاف لازم نہین آتا کیونکہ جائز ہے کہ اول آپنے حج کا احرام باندھا تہا پہر مکہ آنکر احرام حج احرام عمرہ کے ساتھہ فسخ کر دیا اور پہر کچہہ دنون احرام عمرہ پر قائم رہکر متمتع رہے اور پہر طواف کرنے سے پہلے حج کا احرام باندہکر قارن ہو گئے یہہ توجیہات ہین احادیث ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کی جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اول آپنے افراد کیا تہا پہر تمتع پہر قران جیسا کہ ہم نے کیا بجز اس کے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا مکہ آکر یہہ فرمانا کہ اگر مین ہدی نہ لایا ہوتا تو جس طرح میرے اصحاب احرام سے باہر ہو گئے مین بہی احرام سے باہر ہو جاتا تو یہہ دلالت رکہتا ہے کہ آپنے ہدی روانہ کرتے وقت جو احرام باندھا تہا وہ احرام عمرہ تہا جس سے آپ تمتع کا ارادہ رکہتے تہے کیونکہ اگر آپکا احرام احرام عمرہ نہ ہوتا تو آپکی ہدی ہدی تطوع ہوتی اور ہدی تطوع احرام سے باہر ہونے سے مانع نہین پس یہہ دلالت رکہتا ہے کہ اول آپنے عمرہ کا احرام باندہا تہا اور پہر طواف کرنے سے پہلے حج کا احرام باندہکر آپ قارن ہو گئے جیسا ہم نے بیان کیا بہر کیف جب ثابت ہوا کہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنا مباح ہے تو ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ قران مین جو ہدی واجب ہوتی ہے کیا وہ اس سبب سے واجب ہے کہ عمرہ کو حج مین ملانے کے سبب سے حج و عمرہ مین کوئی نقصان پیدا ہو جاتا ہے اور اسی نقصان کے سبب سے ہدی واجب ہوئی ہے تو اب ہم دیکہتے ہین کہ ہدی کا گوشت صاحب ہدی کیلئے

۵۸۰ کہانا جائز ہے ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ وفھد قالا ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن الھاد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ فی الحدیث الطویل قال وکان علی رض قدم من الیمن بھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان جماعۃ الھدی الذی قدم بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی رض من الیمن مائۃ بدنۃ فنحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا ثلثا وستین بیدہ ونحر علی رض سبعۃ وثلثین فاشرک علیا فی ھدیہ ثم اخذ من کل بدنۃ بضعۃ فجعلت فی قدر فطبخت فاکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی رض من لحمھا وشربا من مرقھا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن الہاد نے وہ روایت کرتے ہین جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے ایک حدیث طویل مین کہ حضرت علی رض یمن سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی لیکر آئے اور یہ ہدی ایک سو اونٹ تہی تریسٹھ اونٹ خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے نحر کئے اور سنتیس اونٹ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے نحر کئے کیونکہ آپنے اپنی ہدی مین انہین بہی شریک کر لیا پہر ہر ایک اونٹ کا ایک ایک ٹکڑا ایک دیگ مین پکایا گیا سو یہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی تناول کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے بہی اور آپنے اور انہون نے شوربا بہی پیا۔ **فلما** کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ثبت عنہ بما ذکرنا قبل ھذا الفصل انہ قرن وانہ کان علیہ لذلک ھدی ثم الھدی ھذہ البدن التی ذکرنا فاکل من کل بدنۃ ما وصفنا ثبت بذلک اباحۃ الاکل من ھدی المتعۃ والقران **فلما** کان ذلک الھدی مما یوکل منہ اعتبرنا حکم الدماء الواجبۃ للنقصان ھل ھی کذلک ام لا فراینا الدم الواجب من قص الاظفار وحلق الشعر والجماع وکل دم یجب لترک شیء من الحجۃ لا یوکل من شیء من ذلک فکان کل دم وجب لاساءۃ اولنقصان لا یوکل منہ وکان دم المتعۃ والقران یوکل منھما فثبت بذلک انھما وجبا لمعنی خلاف الاساءۃ والنقصان **فھذہ** حجۃ قاطعۃ علی من کرہ القران والتمتع بالعمرۃ الی الحج **ثم** الکلام بعد ذلک بین الذین جوزوا التمتع والقران فی تفضیل بعضھم القران علی التمتع وفی تفضیل الآخرین التمتع علی القران فنظرنا فی ذلک فکان فی القران تعجیل الاحرام بالحج وفی التمتع تاخیرہ فکان ما عجل من الاحرام بالحج فھو افضل واتم لذلک الاحرام **وقد** روی عن علی رض فی قول اللہ عز وجل واتموا الحج والعمرۃ للہ قال اتمامھا ان تحرم بھما من دویرۃ اھلک **ترجمہ** اور یہ تو ہم اوپر ثابت کر چکے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قران کیا تہا اور آپ کے ساتھ ہدی بہی موجود تہی پہر یہ اونٹ بہی آپنے ہدی مین اضافہ کئے جن کا اس روایت مین ذکر کیا گیا ہے پہر ہر ایک اونٹ کا ایک ایک ٹکڑا ایکر پکایا گیا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی تناول کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ ہدی تمتع وقران کا گوشت صاحب ہدی کے لئے کہانا جائز ہے اور ہم دیکھتے ہین کہ جو دم (یعنے قربانی) جنایت کے سبب سے واجب ہوتی ہے مثلا احرام کے درمیان ناخن کٹوانا۔ بال اتروانا صحبت کرنا وغیرہ تو اس کا گوشت صاحب قربانی کیلئے کہانا جائز نہین ہے اور ہدی کا گوشت کہانا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ ہدی تمتع وقران کسی نقصان کے سبب سے واجب نہین ہے بلکہ افضیلیت واصابت خیر کے لئے واجب ہے اور یہ حجت قاطعہ ہے

اون لوگون پر جو تمتع اور قران کی کراہت کیطرف گئی ہین اب جو لوگ تمتع او قران کے جواز کیطرف گئے ہین اون کے درمیان ایک بحث یہہ بہی ہے کہ تمتع افضل ہے یا قران بعض قران کو افضل جانتے ہین بعض تمتع کو اور ہم دیکہتے ہین کہ قران مین احرام حج باندہنے مین تعجیل کی جاتی ہے اور تمتع مین تاخیر کی جاتی ہے کیونکہ قرآن مین حج وعمرہ کا احرام ایک ساتہہ باندہا جاتا ہے لہذا قران افضل ہوا چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کا قول اس معنے پر دلالت رکہتا ہے اور وہ یہہ قول ہے کہ آپنے آیہ کریمہ وَاَتِمُّوا الحج والعمرۃ للہ کے متعلق فرمایا کہ اتمام حج وعمرہ یہہ ہے کہ جب گہر سے نکلو تو حج وعمرہ دونون کا احرام ایک ساتہہ باندہکر نکلو۔

حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یہہ ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے وہ روایت کرتے ہین شعبہ سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبد اللہ بن سلمہ سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے **فَلَمَّا** كَانَ فِي الْقِرَانِ تَقَدُّمُ الْاِحْرَامِ بِالْحَجِّ عَلَى الْوَقْتِ الَّذِيْ يُحْرَمُ بِهٖ فِي التَّمَتُّعِ كَانَ الْقِرَانُ اَفْضَلَ مِنَ التَّمَتُّعِ وَكُلُّمَا اَثْبَتْنَا وَصَحَّحْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** پس جب قران مین تمتع کی نسبت احرام حج کے باندہنے مین تعجیل کی جاتی ہے اور تمتع مین تاخیر کیونکہ تمتع مین بعد فراغت عمرہ احرام باندہا جاتا ہے لہذا قران افضل ہے پس جن امور کی ہم نے اس باب مین تصحیح کی ہے وہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ لِمُتْعَةٍ اَوْ قِرَانٍ هَلْ يَرْكَبُ اَمْ لَا

جو ہدی تمتع اور قران مین لائی جاتی ہو کیا اوس پر سوار ہونا جائز ہے یا نہین

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزناد سے وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہدی لاتے دیکہا فرمایا اس پر سوار ہو جا عرض کیا یا رسول اللہ یہہ تو ہدی ہے فرمایا تجہے خرابی ہو اس پر سوار ہو جا **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجہکو ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین ابن عجلان سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمِّهٖ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحق نے وہ روایت کرتے ہین اپنے عم موسیٰ بن یسار سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ اس روایت مین ہے تیسری یا چوتہی دفعہ آپ نے فرمایا کہ خرابی ہو تجہے اس پر سوار ہو جا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے
وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عمرو سے وہ ابوسلمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک
شخص کے پاس سے گذرے جو ہدی لئے آرہا تھا فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یہ تو ہدی ہے فرمایا سوار ہو جاؤ **حدثنا** ۵۵
اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُوْسٰی بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضـ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان
نے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن ابی عثمان سے وہ اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ
علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ ۵۶
اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضـ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ بَدَنَۃً قَالَ ارْکَبْھَا
قَالَ اِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا بِسَیْرِھَا الَّذِیْ فِیْ عُنُقِھَا قَالَ فَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ یُسَایِرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ عُنُقِھَا نَعْلٌ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن
زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معتمر نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ عکرمہ سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے وہ
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے ایک شخص کو ہدی لاتے ہوئے دیکھا فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یہ تو ہدی ہے
فرمایا کیا ہوا پٹہ اس کے گلے میں پہنے دو اور سوار ہو جاؤ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس شخص کو دیکھا
کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ اس پر سوار ہو کر جا رہا تھا اور اوس کے گلے میں نعلین کا ٹکڑا پڑا ہوا تھا **حدثنا** ۵۷
اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاۃَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضـ رَاٰی رَجُلًا یَسُوْقُ
بَدَنَۃً قَالَ ارْکَبْھَا وَمَا اَنْتُمْ بِمُسْتَنِّیْنَ سُنَّۃً اَھْدٰی مِنْ سُنَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے
ہیں حجاج بن ارطاۃ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے کہ آپ نے ایک شخص کو ہدی لیجاتے ہوئے دیکھا
فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت و طریقہ پر عمل نہیں کرتے جو تمام طریقوں سے
اہدیٰ و احسن ہے **حدثنا** عَلِیُّ ابْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھٰرُوْنَ قَالَ اَنَا حُمَیْدُ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضـ قَالَ ۵۸
مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَھُوَ یَسُوْقُ قَالَ ارْکَبْھَا قَالَ اِنَّھَا بَدَنَۃٌ قَالَ ارْکَبْھَا **ترجمہ** حدیث بیان
کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو حمید الطویل نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہما نے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گذرے جو ہدی لئے
جا رہا تھا فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یہ تو ہدی ہے فرمایا سوار ہو جاؤ **حدثنا** عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ ۵۹
الْبَصْرِیُّ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ ثَنَا ھِشَامٌ وَشُعْبَۃُ قَالَا ثَنَا قَتَادَۃُ عَنْ اَنَسٍ رضـ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن محمد بن خشیش البصری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن
ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام اور شعبہ دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قتادہ نے وہ روایت کرتے ہیں
انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔ **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ
اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا سَاقَ بَدَنَۃً لِمُتْعَتِہٖ اَوْ قِرَانٍ اَنَّ لَہٗ اَنْ یَّرْکَبَھَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَھُمْ**

فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِنَّمَا كَانَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَرُورَةٍ رَآهَا مِنَ الرَّجُلِ فَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ لِذٰلِكَ وَهٰكَذَا نَقُولُ نَحْنُ لَا بَأْسَ بِرُكُوبِهَا فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَلَا يَجُوزُ فِي حَالِ الْوُجُودِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ لِلضَّرُورَةِ كَمَا قَالُوا وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ لَا لِلضَّرُورَةِ وَلٰكِنْ لِأَنَّ حُكْمَ الْهَدْيِ كُلِّهَا كَذٰلِكَ تُرْكَبُ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَفِي حَالِ الْوُجُودِ

بیان المسئلۃ

امام ابو جعفر طحاوی یہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص ہدی لیکر جائے تو اوس کے لئے ہدی پر سواری جائز ہے خواہ ہدی تمتع ہو یا ہدی قران اور احتجاج انہین آثار سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ مذکورہ بالا آثار مین جس شخص کا ذکر آیا ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تہک جانیکے سبب سے ہدی پر بیٹہہ جانے کا حکم فرمایا تہا سو یہہ ہم بہی کہتے ہین کہ مجبوری کی حالت مین ہدی پر سواری کرنا جائز ہے اور غیر ضرورت کے وقت ہدی پر سواری جائز نہین پس محتمل ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بوجہ ضرورت کے ہدی پر سوار ہونے کا حکم کیا تہا اور محتمل ہے کہ بلا ضرورت بہی حکم دیا ہو فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهَدَ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا **ترجمہ** پس ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ آیا کوئی حدیث اس احتمال پر دلالت کہتی ہے یا نہین چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے وہ روایت کرتے ہین حمید سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہدی لاتے ہوئے دیکہا اور دیکہا کہ یہہ شخص تہک گیا ہوا ہے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یا رسول اللہ یہہ تو ہدی ہے فرمایا سوار ہو جاؤ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ وَالنُّفَيْلِيُّ قَالَا ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَكَأَنَّهُ رَأَى بِهِ جَهْدًا فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان اور نفیلی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید الطویل نے وہ روایت کرتے ہین ثابت سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہدی لاتے ہوئے دیکہا اور دیکہا کہ یہہ شخص تہک گیا ہوا ہے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ عرض کیا یہہ تو ہدی ہے فرمایا ہدی ہے تو کیا ہوا اس پر سوار ہو جاؤ وَقَدْ رُوِيَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رض حَرْفٌ يَدُلُّ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے جو حدیث روایت کی گئی ہے وہ بہی اسی معنے پر دلالت کہتی ہے حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ إِذَا سَاقَ بَدَنَةً فَأَعْيَى رَكِبَهَا وَمَا أَنْتُمْ بِمُسْتَنِّينَ سُنَّةً هِيَ أَهْدَى مِنْ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہین حجاج سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ اس شخص کے متعلق فرماتے تہے جو ہدی لیکر چلے اور تہک گیا ہو تو اوس پر سوار ہو جائے مگر تم لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر جو تمام طریقون سے احسن و اہدی ہے عمل نہین کرتے فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ مَا أَمَرَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ رض وَأَخْبَرَ أَنَّهُ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ هُوَ رُكُوبُ الْبُدْنَةِ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ رُكُوبِ الْهَدْيِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ هَلْ نَجِدُ لَهُ ذِكْرًا فِي غَيْرِ هٰذِهِ الْآثَارِ **ترجمہ** پس ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی روایت بہی اس معنے پر دلالت کہتی ہے کہ ضرورت کے وقت ہدی پر سواری جائز ہے کیونکہ اونہوں نے اس روایت مین فرمایا ہے کہ ضرورت کے وقت ہدی پر سواری کرنا سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اس کے بعد ہم نے چاہا کہ اس امر پر بہی نظر ڈالین کہ ماسوای ان کے اور آثار مین بہی ہدی پر سوار ہونے یا نہ ہونے کا کچہہ ذکر ہے یا نہین **فَإِذَا** فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

۱۴۶

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوفِ حَتّٰى تَجِدُوا ظَهْرًا **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو خالد الاحمر نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے وہ ابو الزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہدی پر سوار ہوا کرو مگر بطریق معروف (یعنے پسندیدہ) جبتک کہ تمہین دوسری سواری نملے **حَدَّثَنَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

۱۴۷

صَالِحٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فِي رُكُوبِ الْهَدْيِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبُوهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتُمْ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدُوا ظَهْرًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ہدی پر سوار ہونے کے متعلق فرمایا سنا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے ہدی پر سوار ہوا کرو بطریق معروف یعنے جب تمہین اوس کی ضرورت واقع ہو یہانتک کہ تمہین اور سواری مل جای ظہر کہتے ہین سواری کو **فَأَبَاحَ** النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ رُكُوبَهَا فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا ارْتَفَعَتِ الضَّرُورَةُ وَوَجَدَ غَيْرَهَا **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا حُكْمُ الْهَدْيِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ تُرْكَبُ لِلضَّرُورَاتِ وَتُتْرَكُ لِارْتِفَاعِ الضَّرُورَاتِ **ثُمَّ** اعْتَبَرْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ كَيْفَ هُوَ فَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ عَلٰى ضَرْبَيْنِ **فَمِنْهَا** مَا الْمِلْكُ فِيهِ مُتَكَامِلٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ يُزِيلُ عَنْهُ شَيْئًا مِنْ أَحْكَامِ الْمِلْكِ كَالْعَبْدِ الَّذِي لَمْ يُدَبِّرْهُ مَوْلَاهُ وَكَالْأَمَةِ الَّتِي لَمْ تَلِدْ مِنْ مَوْلَاهَا وَكَالْبُدْنَةِ الَّتِي لَمْ يُوجِبْهَا صَاحِبُهَا فَكُلُّ ذٰلِكَ جَائِزٌ بَيْعُهُ وَجَائِزٌ الْانْتِفَاعُ بِهِ وَجَائِزٌ تَمْلِيكُ مَنَافِعِهِ بِالْأَبْدَالِ **وَمِنْهَا** مَا قَدْ دَخَلَهُ شَيْءٌ مَنَعَ مِنْ بَيْعِهِ وَلَمْ يُزِلْ عَنْهُ حُكْمَ الْانْتِفَاعِ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ أُمُّ الْوَلَدِ الَّتِي لَا يَجُوزُ لِمَوْلَاهَا بَيْعُهَا وَالْمُدَبَّرُ فِي قَوْلِ مَنْ لَا يَرٰى بَيْعَهُ فَذٰلِكَ لَا بَأْسَ بِالْانْتِفَاعِ بِهِ وَبِتَمْلِيكِ مَنَافِعِهِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا بِبَدَلٍ أَوْ بِلَا بَدَلٍ فَكَانَ مَا لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهِ فَلَهُ أَنْ يُمَلِّكَ مَنَافِعَهُ مَنْ شَاءَ بِأَبْدَالٍ وَبِلَا أَبْدَالٍ ثُمَّ رَأَيْنَا الْبُدْنَةَ إِذَا أَوْجَبَهَا رَبُّهَا فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُؤَاجِرَهَا وَلَا يَتَعَوَّضَ بِمَنَافِعِهَا بَدَلًا فَلَمَّا كَانَ لَيْسَ لَهُ تَمْلِيكُ مَنَافِعِهَا بِبَدَلٍ كَانَ كَذٰلِكَ لَيْسَ لَهُ الْانْتِفَاعُ بِهَا وَلَا يَكُونُ لَهُ الْانْتِفَاعُ بِشَيْءٍ إِلَّا شَيْءٌ لَهُ التَّعَوُّضُ بِمَنَافِعِهِ إِبْدَالًا مِنْهَا **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رح وَأَبِي يُوسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح **وَقَدْ** رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ ×

ترجمہ اس حدیث مین بہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی سواری مباح فرمائی مگر وہی ضرورت کے وقت اور غیر ضرورت کے وقت منع فرمایا پس ان آثار مین ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت ہدی پر سواری کرنا جائز ہے اور غیر ضرورت کے

وقت جائز نہیں اس کے بعد ہم بطریق نظر و قیاس کے اس مسئلہ پر نظر ڈالتے ہیں کہ بطریق نظر و قیاس ہدی پر سواری کرنے کا کیا حکم ہے تو اب ہم دیکھتے ہیں کہ مملوکات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض مملوکات وہ ہیں جنمیں ملک شرعًا کامل و مکمل ہوتی ہے کہ بدون کسی شرعی سبب کے ملک زائل نہیں ہو سکتی مثلاً عبد[ف] غیر مدبر اور وہ لونڈی جسکے اوس کے مالک سے بچہ پیدا نہ ہوا ہو اور اسیطرح وہ ہدی جو صاحب ہدی نے واجب کی ہو پس ان تینوں چیزوں کی بیع اور اون سے فایدہ اوٹھانا مالک کے لیے شرعًا جائز ہے اور اسیطرح جائز ہے کہ مگر وہ ان چیزوں سے خود فائدہ نہ اوٹھائے مگر دوسروں کو ان سے فائدہ اوٹھانیکی اجازت دیدے خواہ بعوض یا بغیر عوض اور بعض وہ مملوکات ہیں جنمیں شرعًا مالک کو ملکیت کاملہ حاصل نہیں ہوتی بایں معنے کہ مالک کو اون کی بیع جائز نہیں ہوتی ہے مگر مالک کو اون سے فائدہ اوٹھانے کا حق حاصل ہوتا ہے جیسے ام ولد اور بقول بعض عبد مدبر کہ مالک کے لیے ان دونوں کی بیع جائز نہیں ہے مگر اون سے نفع اوٹھانے کا حق مالک کو حاصل ہوتا ہی اور یہہ حق بھی اوسے حاصل ہوتا ہے کہ اون سے دوسروں کو نفع اوٹھانے کی اجازت دیدی خواہ عوض یا بلا عوض کیونکہ مالک کو جس چیز سے نفع اوٹھانے کا حق حاصل ہے تو اوس کے لئے جائز ہے کہ وہ دوسرے کو بھی نفع اوٹھانے کی اجازت دیدی خواہ عوض یا بلا عوض اور ہدی کو جب صاحب ہدی نے واجب کر دی تو اس صورت میں سب کا اتفاق ہے۔ صاحب ہدی نہ اوسی کرایہ پر دیسکتا ہے اور نہ کسی کو اوس سے نفع اوٹھانیکی اجازت دیسکتا ہے تو اب ظاہر ہے کہ وہ خود بھی اوس سے نفع حاصل نہیں کر سکتا ہے کیونکہ اوس چیز سے نفع اوٹھایا جا سکتا ہے کہ جس میں عوض معاوضہ درست ہو یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی ایک جماعت متقدمین علمائے کرام سے روایت کیا گیا ہے

۱۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ أُرَاهُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا يُشْرَبُ لَبَنُ الْبَدَنَةِ وَلَا يُرْكَبُهَا اِلَّا اَنْ يَضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے یعنے میرے گمان میں وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی رح سے فرمایا ہدی کا نہ دودھ پیا جائے اور نہ اوس پر سواری کی جائے مگر بحالت مجبوری

۱۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْبَدَنَةُ اِذَا احْتَاجَ اِلَيْهَا سَائِقُهَا رَكِبَهَا رُكُوْبًا غَيْرَ قَادِحٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام بن عروہ نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے فرمایا ہدی لیجانے والا جب مجبور ہو اور ہدی پر سوار ہو تو کوئی حرج کی بات نہیں

۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس سے وہ عطا رح سے مثل حدیث سابق کے وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى

۱۸ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَحِبَّانَ عَنْ حَمَّادٍ كِلَيْهِمَا عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالَ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَاَلْبَانِهَا وَاَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا حَتّٰى تَصِيْرَ بُدْنًا ترجمہ اسیطرح آیہ کریمہ لکم فیہا منافع الی اجل مسمی کے ذیل میں بعض علما سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے وہ روایت کرتے ہیں

[ف] عبد مدبر وہ غلام [illegible]

شعبہ سے وہ حکم سے وہ مجاہد سے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے وہ روایت کرتے ہین سفیان اور حبان سے وہ دونون حماد سے وہ ابن نجیح سے وہ مجاہد سے آیہ کریمہ لکم فیہا منافع الآیہ کے متعلق فرمایا کہ جانورون کی پیٹھوں اون کے دودہ اور اون کے صوف وغیرہ سے فائدہ ہے جبتک کہ وہ ہدی مین نہ لائی جائے

۱۹ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا ابن ابی نجیح عن مجاہد لکم فیہا منافع الی اجل مسمی قال ہی الابل ینتفع بہا حتی تقلد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی نجیح نے وہ روایت کرتے ہین مجاہد سے آیہ کریمہ لکم فیہا منافع الی اجل مسمی کے متعلق فرمایا کہ وہ اونٹ ہین جس سے نفع لیا جاتا ہے تاوقتیکہ پہنایا جائے

۲۰ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داؤد قال ثنا ورقاء عن منصور عن ابراہیم لکم فیہا منافع الی اجل مسمی قال ان احتاج الی ظہرہا رکب وان احتاج الی لبنہا شرب یعنی البدن ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ورقاء نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم سے آیہ کریمہ لکم فیہا منافع الی اجل مسمی کے تحت مین فرمایا ہے کہ آیت دلالت رکھتی ہے کہ اگر سواری کی ضرورت ہو تو ہدی پر سواری کرے اور دودہ پینے کی ضرورت ہو تو دودہ پئے یعنی اونٹون کا

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

بحالت احرام کن کن جانورون کا مارنا جائز ہے

۱ حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا ابن ابی مریم قال انا یحیی بن ایوب عن محمد بن العجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث مالک واللیث یعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خمس من الدواب یقتلن فی الحرم العقرب والحدأۃ والغراب والفارۃ والکلب العقور الا انہ قال فی حدیثہ والحیۃ والذئب والکلب العقور ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن ایوب نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عجلان سے وہ قعقاع بن حکیم سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک اور لیث کے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین کہ حرم مین مارے جائین بچھو۔ چیل۔ کوا۔ چوہا اور کٹنا کتا۔ بجز اس کے کہ انہون نے اپنی روایت مین سانپ بھیڑیے اور کٹنے کتے کا ذکر کیا ہے

۲ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا ابو حذیفۃ قال ثنا زہیر بن محمد عن زید بن اسلم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ رض قال الکلب العقور الاسد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوحذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ ابوصالح سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا پھاڑ کھانیوالا کتا شیر ہے

۳ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا حفص بن میسرۃ قال حدثنی زید بن اسلم عن ابن سیلان عن ابی ہریرۃ رض مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن میسرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زید بن اسلم نے وہ روایت کرتے ہین ابن سیلان سے وہ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے ۔

قول اہل العلم

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ الَّذِیْ اَبَاحَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهُ هُوَ الْاَسَدُ وَكُلُّ سَبُعٍ عَقُوْرٍ فَهُوَ دَاخِلٌ فِیْ ذٰلِكَ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ هُوَ الْكَلْبُ الْمَعْرُوْفُ وَلَيْسَ الْاَسَدُ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ وَقَالُوْا لَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُوْرَ هُوَ الْاَسَدُ وَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہی کہ کٹنے کتے سے جس کے حرم مین مارنے کی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے شیر مراد ہے اور اسیطرح ہر ایک درندہ اس حکم مین داخل ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کٹنا کتا تو مشہور و معروف ہے وہ شیر تو نہین سو یہہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قول تو ہے نہین بلکہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول ہے لہذا اسد اس حکم سے خارج ہے **وَقَدْ** وَجَدْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدْفَعُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِیُّ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ عَمَّارٍ اَخْبَرَهُ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ الضَّبُعِ فَقُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَصَيْدٌ هِیَ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ وَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ **ترجمہ** کیونکہ دوسری احادیث مین ہم دیکھتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کے درمیان بجو دکفتار کے مارنے پر دم لازم کیا ہے چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بکر البرسانی نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو عبداللہ بن عبید بن عمیر نے اونہین خبر دی عبدالرحمن بن ابی عمار نے کہا مین نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے بجو کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اوس کا کھانا جائز ہے فرمایا ہان مین نے کہا کیا وہ شکار ہے فرمایا ہان مین نے کہا آپنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا ہان

۵۵ **حَدَّثَنَا** يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ وَشَيْبَانُ وَهُدْبَةُ قَالُوْا ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا ثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هِیَ مِنَ الصَّيْدِ وَجَعَلَ فِيْهَا اِذَا اَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان اور شیبان اور ہدبہ تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن حازم نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوغسان نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عبید بن عمیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمار نے وہ روایت کرتے ہین جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بجو کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا وہ شکار مین سے ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ اور اوس کا م (جنایت) آپنے ایک مینڈھا مقرر کیا

۵۶ **حَدَّثَنَا** هٰرُوْنُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّ عَ[لِیَّ بْنَ]

عُبَیْدُ اللهِ بْنُ عُمَیْرٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَمَّارٍ اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رض عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَصَیْدٌ هِیَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَسَمِعْتَ ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن کامل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن ابی مریم نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن ایوب سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسمٰعیل بن امیہ - ابن جریج اور جریر بن حازم نے کہ ان تینون سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عبید بن عمیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن ابی عمار نے کہ اونہون نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے بجو کے متعلق دریافت کیا کہ کیا مین اسے کہاؤن فرمایا ہان مین نے کہا کیا وہ شکار ہے فرمایا ہان مین نے کہا آپ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرمایا ہان

۵۷ **حَدَّثَنَا** یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَا ثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ الصَّائِغِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ وَجَعَلَ فِیْهَا اِذَا اَصَابَهَا الْمُحْرِمُ کَبْشًا مُسِنًّا وَتُؤْکَلُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر الحوضی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن ابراہیم الصائغ نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ اوس کا کہانا جائز ہے اور کہ بحالت احرام اوس کے شکار کرنے مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کبشہ (مینڈھا) مقرر کیا

۵۸ **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَضٰی فِی الضَّبُعِ اِذَا قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ بِکَبْشٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہین منصور بن زاذان سے وہ عطا سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ اونہون نے فتوی دیا کہ جب محرم بجو کو مارے تو اوس پر دم لازم ہے یعنے ایک مینڈھا -

فَلَمَّا کَانَتِ الضَّبُعُ هِیَ سَبُعٌ وَلَمْ یَجْعَلِ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهَا وَجَعَلَهَا صَیْدًا وَجَعَلَ عَلٰی قَاتِلِهَا الْجَزَاءَ دَلَّنَا ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الْکَلْبَ الْعَقُوْرَ لَیْسَ هُوَ السَّبُعُ وَبَطَلَ بِذٰلِکَ مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رض وَکَانَ الْکَلْبُ الَّذِیْ تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ لِمَ لَا تُبِیْحُوْنَ قَتْلَ الذِّئْبِ **قِیْلَ** لَهُ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ فَذِکْرُهُ الْخَمْسَ مَا هُنَّ فَذِکْرُهُ الْخَمْسَ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ غَیْرَ الْخَمْسِ حُکْمُهُ غَیْرُ حُکْمِهِنَّ وَاِلَّا لَمْ یَکُنْ لِذِکْرِهِ الْخَمْسَ مَعْنًی فَالَّذِیْنَ اَبَاحُوْا قَتْلَ الذِّئْبِ اَبَاحُوْا قَتْلَ جَمِیْعِ السِّبَاعِ وَالَّذِیْنَ مَنَعُوْا قَتْلَ الذِّئْبِ حَظَرُوْا قَتْلَ سَائِرِ السِّبَاعِ غَیْرَ الْکَلْبِ الْعَقُوْرِ خَاصَّةً **وَقَدْ** ثَبَتَ خُرُوْجُ الضَّبُعِ مِنَ الْقَتْلِ وَلَمْ یَکُنْ کَلْبًا عَقُوْرًا وَثَبَتَ اَنَّ الْکَلْبَ الْعَقُوْرَ هُوَ الْکَلْبُ الَّذِیْ تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ **ترجمہ** پس جب بجو کو جو ایک چھوٹا سا درندہ ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے شکار ٹہرایا اور بحالت احرام اوس کے شکار کرنیوالے پر دم لازم کیا تو یہہ دلالت رکہتا ہے کہ کٹنا کتا سباع (درندون) سے نہین ہے تو اس سے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کا قول باطل ہو گیا اور کلب عقور سے وہی کٹنا کتا مراد ہے جو مشہور و معروف ہے اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ پہر آپ احرام کے درمیان بہیڑئے کو مارنے سے کس دلیل سے منع کرتے ہین تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آثار مین خصوصیت کے ساتھہ پانچ جانورون کے مارنے کا حکم فرمایا ہے کہ وحل وحرم دونون جگہ مارے جائین پس جب آپنے خصوصیت کے ساتھہ پانچ جانورون کا ذکر کیا تو پانچ کی تعداد خود دلالت کرتی ہے کہ ان کے ماسوا اَئی جانورونکا حکم ان کے برخلاف ہے والا پانچ کے ذکر کرنے کی کوئی وجہہ نہین یہی وجہہ ہے کہ جو لوگ محرم کو بھیڑیے کے شکار سے منع کرتے ہین وہ باقی درندون کے شکار سے بہی محرم کو منع کرتے ہین اور جن کے نزدیک بھیڑیے کا شکار محرم کے لئے جائز ہے ان کے نزدیک باقی درندون کا شکار بہی محرم کے لے جائز ہے اور مذکورہ بالا روایتون سے یہہ بہی ثابت ہوچکا ہے کہ بجو کے شکار مین محرم پر دم واجب ہے اس لئے وہ احرام کے درمیان کلب عقور وغیرہ پانچ جانورون کے حکم سے مستثنیٰ ہوا اور کلب عقور وہی کٹنا کتا ہے جسے عام خاص سب جانتے ہین **فاما** ما روی عن النبی

۹ صلے اللہ علیہ وسلم فیما یقتل فی الاحرام والحرم **فما** حدثنا عیسی بن ابراھیم الغافقی واحمد بن عبد الرحمن قالا ثنا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شھاب عن سالم عن ابیہ قال قالت حفصة رض قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خمس من الدواب یقتلھن المحرم الغراب والحداٴة والفارة والعقرب والکلب العقور **ترجمہ** اب رہین باقی او حدیثین جنمین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا پانچ جانورون کے احرام اور غیر احرام دونون حالتون مین مارنے کا حکم فرمایا ہے یہہ حدیثین ہین حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن ابراہیم الغافقی اور احمد بن عبد الرحمن نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ جانور ہین جن کا مارنا محرم کے لئے جائز ہے کوا چیل چوھا بچھو اور کٹنا کتا

۱۰ **حدثنا** ربیع الجیزی قال ثنا ابو زرعة قال انا یونس عن ابن شھاب عن سالم ان عبد اللہ بن عمر رض قال قالت حفصة رض قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ثم ذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو زرعہ نے کہا خبر دی ہمکو یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے بروایت حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۱۱ **حدثنا** محمد بن خزیمہ قال ثنا حجاج قال ثنا ابو عوانة قال ثنا زید بن جبیر رض ان رجلا سأل ابن عمر رض عما یقتل المحرم فقال اخبرنی احدی نسوة رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انہ کان یأمر ثم ذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن جبیر نے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے پوچھا کہ محرم کن کن جانورون کو مار سکتا ہے فرمایا مجھے بعض ازواج نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ان ان جانورون کے مارنے کا حکم فرماتے تہی پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۱۲ **حدثنا** محمد بن عمرو قال ثنا اسباط بن محمد عن عبید اللہ عن نافع عن ابن عمر رض قال سئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما یقتل المحرم فذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین عبید اللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا محرم کن کن جانور

۱۳ کو مار سکتا ہے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ ثَنَا اَیُّوْبُ ح وَحَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۱۴ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۱۵ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا شَیْبَانُ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۱۶ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے وہ روایت کرتے ہیں نافع اور عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

۱۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۱۸ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قعنبی نے کہا پڑھی میں نے امام مالک سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۱۹ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَهُوَ مَتْنًا قَالَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن دینار سے پوچھا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا ہاں پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی۔

۲۰ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر العقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ سعید بن المسیب سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے -

۵۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ الْغُرَابُ الْاَبْقَعُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ ان کی روایت مین بجائے غراب کے غراب ابقع ہے

۵۲۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْفَارَةُ وَالْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ فاسق جانور ہین وہ حل وحرم دونون جگہ مین مارے جائین کٹنا کتا چوہا چیل کوا اور بچہو

۵۲۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْفَارَةَ الْفُوَيْسِقَةَ قَالَ يَزِيْدُ وَسَمَّى غَيْرَ هٰذَا فَلَمْ اَحْفَظْ قَالَ قُلْتُ وَلِمَ سُمِّيَتِ الْفَارَةُ الْفُوَيْسِقَةَ قَالَ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ اَخَذَتْ فَارَةٌ فَتِيْلَةً لِتُحْرِقَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَقَامَ اِلَيْهَا فَقَتَلَهَا وَاَحَلَّ قَتْلَهَا لِكُلِّ مُحْرِمٍ اَوْ مُحِلٍّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اعین نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی زیاد سے وہ ابن ابی نعم سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ سانپ بچہوا ور چوہا فاسق بحالت احرام مارے جائین یزید بن ابی زیاد بیان کرتے ہین کہ ابن ابی نعم نے اور بہی کئی ایک جانور گنے مگر مجہے یاد نہین رہی اور مین نے اون سے اوس کی وجہ دریافت کی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے چوہے کو فویسق کیون فرمایا کہا ایک شب کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو دیکہا کہ جلتا ہوا فتیلہ منہ مین دبائے جا رہا ہے کہ گہر مین آگ لگا دے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اوٹہے اور اوسے مار ڈالا اور پہر حل وحرم دونون مین اوسے مارنے کا حکم دیا۔ فَهٰذَا مَا اَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَهُ فِيْ اِحْرَامِهٖ وَاَبَاحَ لِلْحَلَالِ قَتْلَهُ فِي الْحَرَمِ وَعَدَّ ذٰلِكَ خَمْسًا فَذٰلِكَ يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ مَا اَشْكَلَ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ كَحُكْمِ هٰذِهِ الْخَمْسِ اِلَّا مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَاهُ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَاَيْنَا الْحَيَّةَ مُبَاحًا قَتْلُهَا فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَكَذٰلِكَ جَمِيْعُ الْهَوَامِّ فَاِنَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَقْرَبَ خَاصَّةً فَجَعَلَ حُكْمَ كُلِّ الْهَوَامِّ كَذٰلِكَ فَمَا تُنْكِرُوْنَ اَنْ يَكُوْنَ السِّبَاعُ كَذٰلِكَ اَيْضًا فَيَكُوْنُ مَا ذَكَرَ اِبَاحَةَ قَتْلِهٖ مِنْهُنَّ اِبَاحَةً مِّنْهُ لِقَتْلِ جَمِيْعِهِنَّ قِيْلَ لَهٗ قَدْ وَجَدْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصًّا فِي الضَّبُعِ وَهِيَ مِنَ السِّبَاعِ اَنَّهَا غَيْرُ دَاخِلَةٍ فِيْمَا اَبَاحَ قَتْلَهُ مِنَ الْخَمْسِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لم یرد قتل سائر السباع باباحته قتل الکلب العقور وانما اراد بذلک خاصا من السباع **ثم** قد رأیناه اباح مع ذلک ایضا قتل الغراب والحدأة وهما من ذوی المخلب من الطیر وقد اجمعوا انه لم یرد بذلک کل ذی مخلب من الطیر لانهم قد اجمعوا ان العقاب والصقر والبازی ذو مخلب وانهم غیر مقتولین فی الحرم کما یقتل الغراب والحدأة وانما الاباحة من النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقتل الغراب والحدأة علیهما خاصة لا علی ما سواهما من کل ذی مخلب من الطیر واجمعوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اباح قتل العقرب فی الاحرام والحرم واجمعوا ان جمیع الهوام مثلها وان مراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باباحته قتل العقرب اباحة قتل جمیع الهوام فذو الناب من السباع بذی المخلب من الطیر اشبه منه بالهوام مع ما قد بین ذلک وشده ما رواه جابر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث الضبع **فان** قال قائل انما جعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حکما لضبع کما ذکرت لانها تؤکل فاما ما کان لا یؤکل من السباع فهو کالکلب **قیل** له قد غلطت فی التشبیه لانا قد رأینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اباح قتل الغراب والحدأة والفارة واکل لحوم هؤلاء مباح عندکم فلم یکن اباحة اکلهن مما یوجب حرمة قتلهن فکذلک الضبع لیس اباحة اکلها اوجب حرمة قتلها وانما منع من قتلها انها صید وان کانت سبعا فکل السباع کذلک الا الکلب الذی خصه النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما خصه به **فان** قال قائل فکیف تکون سائر السباع کذلک وهی لا تؤکل **قیل** له قد یکون من الصید ما لا یؤکل ومباح للرجل صیده لیطعمه کلابه اذا کان فی الحل حلالا

ترجمہ غرض یہہ پانچ جانور ہین جن کو گنا کر رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے احرام اور غیر احرام کی حالت مین مارنے کا حکم دیا پس ان جانورون کو گنوا کر اون کے مارنیکی اجازت دینا اس کی نفی کرتا ہے کہ انہین کے مثل اور جانور بھی انہین کا حکم رکھتے ہون بجز اس کے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی نے خود کسی جانور کے مارنے کا حکم بیان فرمایا ہو اب اگر کوی یہہ اعتراض کرے کہ ہم دیکھتے ہین کہ سانپ کا مارنا بہی حل وحرم دونون مین جائز ہے اور یہی حکم اور موذی کیڑون کا ہے حالانکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا حدیثون مین خاصکر بچھو کا ذکر کیا ہے تو جس طرح بچھو کے ذکر کرنے سے باقی موذی کیڑون کے مارنے کا حکم نکال لیا گیا اسیطرح کلب عقور کے ذکر سے باقی درندون کے مارنے کا حکم نکال لیا جائے تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ باقی سباع کے نہ مارنے کے متعلق نص[۱] وارد ہو چکی ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کے مارنے سے جو درندون مین داخل ہے منع فرمایا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ کلب عقور کے ذکر سے احرام کے درمیان ہر ایک درندہ کے شکار کرنیکی اباحت مقصود نہین ہے بلکہ خاص کلب عقور کی ماسوائے اس کے ہم کہتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے چیل کودن کو جو پنجہ سے پکڑ کر کہانے والی پرندون مین ہین احرام کے درمیان مارنے کی اجازت دی باوجود اس کے سب کا اتفاق ہے کہ ان کے ذکر سے ہر ایک پنجہ سے کہانیوالا پرندہ مراد نہین ہے چنانچہ عقاب[۲] صقر اور باز پنجہ سے پکڑ کر کہانیوالے پرندون مین سے ہین اور چیل کوے کیطرح حرم مین ان کا مارنا جائز نہین ہے بلکہ چیل کوے کو مارنیکی اباحت خود انہین تک محدود ہے اس پر بہی سب کا اتفاق ہے کہ یہہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کے درمیان بچھو کے مارنے کی اجازت دی تو اس سے آپ کی مراد تمام موذی کیڑون کو مارنیکی ہے چنانچہ احرام کے درمیان تمام موذی کیڑون کے مارنے پر سب کا

[۱] نص حکم ظاہر کو کہتے ہین جو کتاب یا سنت سے ثابت ہوا [۲] عقاب صقر اور باز تینون شکاری پرندہ ہین اور مشہور و معروف ہین صقر کو اہل عجم چرغ کہتے ہین اور باقی دونون پرندہ اپنے اصلی نام سے مشہور و معروف ہین ۱۲ منتخب سلطان تسب ۱۲

اتفاق ہے تو اب قیاس چاہتا ہے کہ درندون کی نسبت چیل کوئون کے مارنیکی اباحت سے تمام پنجہ سے کہانیوالی پرندون کے
مارنے کا حکم نکالا جانا زیادہ قرین قیاس ہے مگر نہین نکالا گیا بخلاف درندون کے کیونکہ حدیث جابر رضی اللہ تعالے عنہ مین
مذکور ہو چکا ہے کہ احرام کے درمیان بجو کے مارنے سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس لئے باقی درندے
کلب عقور کے حکم سے الگ ہو گئے اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کے درمیان
بجو کے مارنے سے جو منع فرمایا تو اس لئے کہ اوس کا گوشت حلال ہے سو باقی درندہ اوس کے حکم مین کیونکر داخل
ہو سکتے ہین ہان کلب عقور کے حکم مین داخل ہو سکتے ہین کیونکہ اون کا گوشت حلال نہین جسطرح کلب عقور کا تو
اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ معترض نے قیاس کرنے مین غلطی کی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
نے چیل کوؤن اور چوہون کے بحالت احرام مارنے کا حکم دیا ہے حالانکہ معترض کے زعم مین ان سب کا گوشت حلال ہے۔
تو اب جس طرح معترض کے نزدیک ان پرندون کی اباحت اکل حرم کے درمیان اون کے شکار سے مانع نہ ہو سکی تو معلوم
ہوا کہ حرم مین بجو کے شکار کی ممانعت اوس کے اباحت اکل کے سبب سے نہین ہے بلکہ بحیثیت شکار ہونیکے سو اس مین تمام
سباع یکسان ہین رہا کلب عقور سو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خصوصیت کے ساتھہ اوس کے مارنے کا حکم فرمایا
ہے اگر معترض اب بہی نہ سمجھا ہو اور پہر وہی اعتراض کرے کہ ضبع کے حکم مین باقی درندے کیونکر ہو سکتے ہین کیونکہ ضبع
کا گوشت تو حلال ہے اور درندون کا حرام تو دوسرے لفظون مین اسکے جواب مین کہا جائیگا کہ شکار دو قسم کا ہوتا ہے
حلال و حرام اور بسا اوقات ہم دیکھتے ہین کہ اون جانورون کے شکار کی بہی ضرورت واقع ہوتی ہے جن کا گوشت اگرچہ حلال نہین
لیکن کتے کو کہلانے کیلئے ان جانورون کے شکار کرنیکی ضرورت واقع ہوتی ہے پس بحیثیت شکار کرنے کے جس طرح حلال
جانورون کا شکار احرام مین منع ہے اسیطرح حرام جانورونکا بہی بجز اس کے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا
پانچ جانورون کے مارنے کا خصوصیت کے ساتھہ حکم فرمایا سو وہ مخصوص ہو گئے اور وہ جو ہم نے موذی کیڑون کے مارنے
کا حکم عام رکہا سو اس لئے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حرم مین سانپ کے مارنے کا حکم فرمایا ہے **وقد** رُوِیَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَتْلِ الْحَیَّۃِ اَیْضًا فِی الْحَرَمِ **مَا حدثنا** اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ
عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْحَیَّۃِ وَ
نَحْنُ بِمِنًی فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ سَائِرَ الْهَوَامِّ مُبَاحٌ قَتْلُهٗ فِی الْاِحْرَامِ وَالْحَرَمِ وَجَمِیْعُ مَا ذَکَرْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی غَیْرَ الذِّئْبِ فَاِنَّهُمْ جَعَلُوْہُ فِیْ ذٰلِكَ کَالْکَلْبِ سَوَاءً **ترجمہ** اور وہ یہہ حدیث ہے
جس مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپ کے مارنے کا حکم فرمایا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابوامیہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے موسیٰ بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے
وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہمین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منی مین سانپ مارنے کا حکم فرمایا
پس یہہ حدیث دلالت رکہتی ہے کہ تمام موذی کیڑون کا یہی حکم ہے کہ وہ حل و حرم دونون مین مارے جائین اور یہہ جو کچہہ ہم نے
بیان کیا یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے بجز اسکے کہ اونہون نے بہیڑیے کو بہی کلب عقور کے حکم مین شامل کیا

بَابُ الصَّیْدِ یَذْبَحُهُ الْحَلَالُ فِی الْحِلِّ هَلْ لِلْمُحْرِمِ اَنْ یَّاْکُلَ مِنْهُ اَمْ لَا

جو شکار غیر احرام مین کیا جائے محرم کے لئے اس کا گوشت کہانا جائز ہے یا نہین۔

حَدَّثَنَا رَبِیعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رض نَزَلَ قُدَیْدًا فَاُتِیَ بِالْحَجَلِ فِی الْجِفَانِ شَائِلَةً بِاَرْجُلِهَا فَاَرْسَلَ اِلٰی عَلِیٍّ رض فَجَاءَهُ وَالْخَبَطُ یَتَحَاتُّ مِنْ یَدَیْهِ فَاَمْسَكَ عَلِیٌّ رض فَاَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالَ عَلِیٌّ رض مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَشْجَعَ هَلْ عَلِمْتُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ اَعْرَابِیٌّ بِبَیْضَاتٍ وَتَتْمِیرِ اَوْ حَبِیرِ وَحْشٍ فَقَالَ اَطْعِمْهُنَّ اَهْلَكَ فَاِنَّا حُرُمٌ قَالُوْا نَعَمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین علی بن زید سے وہ عبداللہ بن حارث بن نوفل سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ قدید مین اترے ہوئے تہے اس مقام پر کبک (چکور) کٹہلون مین رکہکر آپکے سامنے لایا گیا آپنے حضرت علی رض کو بلوایا چنانچہ آپ آئے اور پتے آپکے ہاتہ سے گر رہے تہے آپ اس کے کہانے سے رک گئے آپ کے ساتہ اور لوگ بہی اس کے کہانے سے رک گئے حضرت علی رض نے فرمایا اس جگہ کوئی اشجع شخص ہے کیا آپ لوگون کو معلوم ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کہی ایک انڈے اور سوکہا یا ہوا گوشت یا حمار وحشی کا گوشت لایا گیا آپ نے فرمایا اسے تم اپنے اہل وعیال کو کہلا دو ہم لوگ تو احرام مین ہین سب نے کہا ہان جانتے ہین **قَالَ** اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالُوْا لَا یَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ اَنْ یَاْكُلَ لَحْمَ صَیْدٍ قَدْ ذَبَحَهُ حَلَالٌ لِاَنَّ الصَّیْدَ نَفْسَهُ حَرَامٌ عَلَیْهِ فَلَحْمُهُ اَیْضًا حَرَامٌ عَلَیْهِ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اس حدیث کی طرف گئی ہین اور کہا ہے کہ غیر محرم کے ہاتہ کا ذبح کیا ہوا گوشت بہی محرم کو کہانا جائز نہین کیونکہ جب محرم کے لئے خود شکار کرنا منع ہے تو شکار کا گوشت کہانا بہی اس کے لئے منع ہوا **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَحْمِ صَیْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ یَاْكُلْهُ **ترجمہ** مذکورہ بالا حدیث کے سوا قائلین قول اول نے اس حدیث سے بہی احتجاج کیا ہے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی لیلے نے وہ روایت کرتے ہین عبدالکریم سے وہ عبداللہ بن حارث بن نوفل سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین شکار گوشت لایا گیا اور آپ محرم تہے لہذا آپنے گوشت تناول نہین کیا

حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ الْجَدَلِیِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رض عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَ لَهُ وَشِیْقَةُ ظَبْیٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ یُوْنُسُ سَمِعْتُهُ كُلَّهُ مِنْ سُفْیَانَ غَیْرَ قَوْلِهِ وَشِیْقَةَ فَاِنِّیْ لَمْ اَفْهَمْ ذٰلِكَ مِنْهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عبدالکریم سے وہ قیس بن مسلم الجدلی سے وہ حسن بن علی رض سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہدیۃً ہرن کے گوشت کا ٹکڑا لایا گیا اور آپ چونکہ محرم تہے اس لئے آپنے وہ واپس کردیا یونس بیان کرتے ہین کہ یہہ پوری حدیث مینے سفیان سے سنی ہے بجز اس کے کہ وشیقہ کا لفظ مینے اون سے اچہی طرح نہین سنا۔ **وَ** ثَنَّیَهُ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْهُ وَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ذِكْرُ عِلَّةِ رَدِّهِ لَحْمَ الصَّیْدِ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ ذٰلِكَ لِعِلَّةِ الْاِحْرَامِ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ لِغَیْرِ ذٰلِكَ فَلَا دَلَالَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ لِاَحَدٍ

وقد رُوِیَ عن عائشۃ رض من رأیہا فی الصید یصیدہ الحلال فیذبحہ انہ لا بأس بأکلہ للمحرم **ترجمہ** اور بعض شیوخ نے مجھ سے یہی حدیث بیان کی تو اوس میں شکار کے گوشت کے واپس کرنیکی کوئی وجہ مذکور نہیں ہے لہذا محتمل ہے کہ آپنے احرام کے سبب سے گوشت واپس کیا ہو اور محتمل ہے کہ کسی اور وجہ سے تو اب اس صورت مین فریقین مین سے کسی کے قول پر اس حدیث مین دلالت نہین پائی گئی ماسوای اس کے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہ جو شکار غیر محرم کرکے لائی اور وہی اوس کو ذبح بہی کرے تو محرم کے لئے اوس کے کہانے مین کوئی حرج نہین

۵۴ **حدثنا** ابراهیم بن مرزوق قال ثنا عبد الصمد ابن عبد الوارث قال ثنا شعبۃ قال حدثنی شیخ من الشیوخ یقال لہ عبید اللہ بن عمران الفریعی قال سمعت عبد اللہ بن شماس یقول اتیت عائشۃ رض فسألتہا عن لحم الصید یصیدہ الحلال ثم یہدیہ للمحرم فقالت اختلف فیہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمنہم من حرمہ ومنہم من احلہ وما اری بشیء منہ بأسا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الصمد بن الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے بعض شیوخ یعنے عبید اللہ بن عمران الفریعی نے کہا سنی مین نے عبد اللہ بن شماس سے بیان کرتے تہے کہ مین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ سے شکار کے گوشت کے متعلق دریافت کیا جو غیر محرم نے کیا ہو کہ محرم کیلئے اسکا کہانا جائز ہے یا نہین فرمایا اس کے متعلق اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اختلاف کیاہے بعض جائز جانتے ہین اور بعض ناجائز اور مین بہی اس مین کوئی حرج نہین سمجہتی

۵۵ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبۃ عن عمران بن عبید اللہ او عبید اللہ بن عمران رجل من بنی تمیم عن عبد اللہ بن شماس عن عائشۃ رض مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عمران بن عبید اللہ یا عبید اللہ بن عمران سے جو بنی تمیم کے ایک شخص ہین وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن شماس سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مثل حدیث سابق کے **فہذہ** عائشۃ رض لم یکن رد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحم الصید علی الحلال عندہا علی ما قد دلہا علی حرمتہ علی المحرم **ترجمہ** پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ اون کے نزدیک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ گوشت اس لئے نہین واپس کیا تہا کہ محرم کے لئے اوس کا کہانا جائز نہین ورنہ آپ کیون فرماتیں کہ میرے نزدیک اوس کا کہانا حرج نہین۔ **واحتجوا** فی ذلک ایضا بما حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج عن الحسن

۵۶ بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس رض انہ قال لزید بن ارقم حدثنی انت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُہدی لہ عضو صید وہو محرم فلم یقبلہ قال نعم **ترجمہ** ماسوای اس کے قائلین قول اول نے اس حدیث سے بہی احتجاج کیاہے جو بیان کی ہم سے ابو بشر الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے وہ حسن بن مسلم سے وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپنے زید بن ارقم رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ کیا آپنے مجہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بحالت آپکے محرم ہونے کے شکار کا گوشت لایا گیا تو آپنے قبول نہین کیا کہا ہان

۵۷ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن الحسن بن مسلم عن طاؤس قال لما قدم زید بن ارقم اتاہ ابن عباس رض فقال اہدی رجل الی رسول اللہ صلی اللہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ صَیْدٍ فَرَدَّهٗ وَقَالَ اِنِّیْ حَرَامٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ابن جریج سے وہ حسن بن مسلم سے وہ طاؤس سے کہ جب زید بن ارقم رض آئے تو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے
۵۸ کہ کی خدمت مین شکار کا گوشت بھیجا آپنے اوسے واپس کر دیا اور فرمایا مین احرام مین ہون حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ
قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَیْسٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رض قَالَ لِزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَ لَهٗ عُضْوُ صَیْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ یَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع
المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین قیس سے
وہ عطا سے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے زید بن ارقم رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین شکار کا گوشت بحالت آپکے محرم ہونیکے ہدیۃ لایا گیا آپنے قبول نہین کیا فرمایا ہان -
قَالُوْا اَیْضًا مِثْلُ حَدِیْثِ عَلِیٍّ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا
رَدَّ ذٰلِكَ الْعُضْوَ عَلَی الَّذِیْ اَهْدَاهُ اِلَیْهِ لِاَنَّهٗ حَرَامٌ ترجمہ قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ حدیث علی رضی اللہ
تعالے عنہ کی طرح اس حدیث مین بھی مذکور ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے شکار کا گوشت اس لئے واپس
۵۹ کر دیا کہ آپ محرم تھے وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ
عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ ابْنِ جَثَّامَةَ قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ
اَنَا بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَاَهْدَیْتُ لَهٗ لَحْمَ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهٗ عَلَیَّ فَلَمَّا رَاَی الْكَرَاهَةَ فِیْ وَجْهِیْ قَالَ لَیْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَیْكَ
وَلٰكِنَّا حُرُمٌ ترجمہ ماسوای اس کے قائلین قول اول اس حدیث سے بھی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے یونس نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عُیینہ نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس
رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ صَعب بن جثامہ رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بمقام ابوا
یا کہا بمقام ودان میری پاس سے گذری مین حمار وحشی کا گوشت آپکی خدمت مین لایا آپنے واپس فرمایا پھر جب آپنے میرے
۶۰ چہرہ پر آزردگی ملاحظہ کی فرمایا مین یہہ گوشت واپس نہین کرتا مگر بات یہہ ہی کہ ہم محرم ہین حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ
قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے
سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے وہ روایت کرتے ہین اسحق
بن راشد سے وہ زہری سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی فَقِیْلَ لَهُمْ هٰذَا الْحَدِیْثُ مُضْطَرِبٌ
قَدْ رَوَاهُ قَوْمٌ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا وَرَوَاهُ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنَّمَا اَهْدٰی اِلَیْهِ حِمَارًا وَحْشِیًّا ترجمہ پس اس کے جواب مین کہا
جائیگا کہ یہہ حدیث مضطرب ہی بعض راویون نے یہہ حدیث اسیطرح بیان کی ہے جس طرح مذکور ہوئی اور بعض نے اسطرح
۶۱ بیان کی ہے کہ وہ حمار وحشی آپکی خدمت لایا تھا - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
حِمَارًا وَحْشِیًّا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِیْثِهٖ عَنْ سُفْیَانَ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے
اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباس رضی
اللہ تعالے عنہما سے کہ صعب بن جثامہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ہدیۃً حمار وحشی لائے پھر

۱۲ مثل حدیث سابق کے ذکر کی **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۱۳ **حدثنا** یونس قال ثنا شعیب ابن اللیث عن ابیہ عن الزھری فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے وہ زہری سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی **ففی** ھذہ الاحادیث ان الھدیۃ التی ردھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصعب بن جثامۃ کانت حمارا وحشیا فان کان ذلک کذلک فان ھذا لا یختلفا حلا فی حرمتہ علی المحرم غیر ان سعید بن جبیر قد روی ھذا الحدیث عن ابن عباس فزاد فیہ حرفا علی ما رواہ عبید اللہ بین ذلک الحرف ان الحمار کان مذبوحا **ترجمہ** پس ان آثار میں ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے یہہ گوشت جسکو صعب نے بہیجا تہا واپس کیا تہا کہ وہ حمار وحشی کا گوشت تہا اب اگر آپکی ہدیہ واپس کر نیکی یہی وجہہ ہو کہ حمار وحشی کا گوشت آپکی خدمت میں لایا گیا تہا اس لئے آپ نے اوسے واپس کیا تب تو اسمیں کوئی اختلاف نہیں کر سکتا تہا کہ محرم کیلئے گوشت حرام ہے مگر بات یہہ ہو کہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالے عنہ نے اس حدیث میں ایک لفظ زیادہ بیان کیا ہے اور وہ یہہ کہ یہہ حمار مذبوح تہا۔

۱۴ **حدثنا** حسین بن نصر قال ثنا الفریابی قال ثنا سفیان عن ابی الھذیل عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض ان الصعب بن جثامۃ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا فردہ وکان مذبوحا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہذیل سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ صعب بن جثامہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۃ حمار وحشی لائے آپنے اسے واپس کر دیا کیونکہ مذبوح تہا

۱۵ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبۃ عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض ان الصعب بن جثامۃ اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمارا وحشیا یقطر دما فردہ علیہ وقال انی حرام **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں حبیب بن ابی ثابت سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ صعب بن جثامہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں ہدیۃ حمار وحشی لائے اور اوس سے خون کے قطرہ ٹپک رہے تہے آپنے اوسے واپس فرمایا کہ میں محرم ہوں۔ **ففی** ھذا الحدیث ان ذلک کان مذبوحا وقد ردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ حرام **ترجمہ** پس اس حدیث میں ہے کہ یہہ مذبوح تہا۔ اور واپس فرمایا اسکو رسول مقبول علیہ وسلم نے کیونکہ آپ محرم تہے۔ **وقد** روی ایضا عن سعید بن جبیر رض عن ابن عباس انہ کان عجز حمار وحش او فخذ حمار **ترجمہ** اور سعید بن جبیر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا ہے کہ حمار وحشی کی پٹہ یا ران تہی

۱۶ **حدثنا** ابن مرزوق قال حدثنی ابو عامر ووھب عن شعبۃ عن الحکم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض ان الصعب بن جثامۃ اھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم عجز حمار وحش وھو یقطر دما فردہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی مجھے ابو عامر اور وہب نے وہ روایت

کرتے ہین شعبہ سے وہ حکم سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ صعب بن جثامہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جبکہ آپ قدید مین تھے ہدیۃً ایک ران بھیجی جس سے خون ٹپک رہا تھا آپنے وہ ران واپس کردی

۱۷ه حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ رِجْلَ حِمَارٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن منہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا سنی مین نے منصور سے وہ روایت کرتے ہین حکم بن عتیبہ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے اونہون نے بیان کیا ہے کہ وہ حمار وحشی کا پاوا تہا

۱۸ه حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَدُهُمَا عَجُزَ حِمَارٍ وَقَالَ الْآخَرُ فَخِذَ حِمَارٍ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا فَرَدَّهُ ترجمہ حدیث بیان ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم بن حبیب بن ابی ثابت سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ صعب بن جثامہ نے ہدیۃً رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حکم اور حبیب بن ابی ثابت مین سے ایک نے کہا حمار وحشی کی پٹھہ بھیجی اور دوسرے نے کہا حمار وحشی کا پاوا بھیجا جس سے خون ٹپک رہا تہا سو آپنے اوسے واپس کر دیا فَقَدِ اتَّفَقَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي حَدِيثِ الصَّعْبِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَدِّهِ الْهَدِيَّةَ عَلَيْهِ أَنَّهَا كَانَتْ فِي لَحْمِ صَيْدٍ غَيْرِ حَيٍّ فَذٰلِكَ حُجَّةٌ لِمَنْ كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ وَإِنَّهُ كَانَ الَّذِي تَوَلَّى صَيْدَهُ وَذَبْحَهُ حَلَالًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ ترجمہ پس ان تمام آثار مین مذکور ہے کہ صعب بن جثامہ کا ہدیہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے واپس کیا کیونکہ وہ مردہ جانور کا شکار تہا سو یہہ دلیل ہے اون لوگون کی جو محرم کے لئے شکار مکروہ جانتے ہین خواہ شکار کرنیوالا اور اوس کا ذبح کرنیوالا غیر محرم ہی کیون نہ ہو حالانکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا گیا ہے۔

۱۹ه حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَحْمُ الصَّيْدِ حَلَالٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادُ لَكُمْ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یعقوب بن عبد الرحمن اور یحیی بن عبد اللہ بن سالم نے وہ روایت کرتے ہین عمرو مولی المطلب سے وہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار کا گوشت تمہارے لئے بحالت احرام حلال ہے جبکہ نہ تم نے یہہ شکار کیا ہو اور نہ تمہارے لئے کیا گیا ہو

۲۰ه حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد الدراوردی نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن ابی عمرو سے وہ ایک شخص سے انصار مین سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ رسول مقبول اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال انا ابراهیم بن سوید قال حدثنی عمرو بن ابی عمرو عن المطلب عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن سوید نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے وہ روایت کرتے ہین مطلب سے وہ ابوموسیٰ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **فذهب** قوم الی هذا فقالوا کل صید صید من اجل محرم وان کان الذی صادہ حلالا فهو حرام علی ذلک المحرم کما یحرم علیه ان لو تولی هو صیدہ بنفسه **وخالفهم** فی ذلک اخرون فقالوا کل صید صادہ حلال فلحمه حلال لکل محرم و حلال **وکان** من الحجة لهم فی حدیث المطلب الذی ذکرنا ان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم او یصاد لکم یحتمل ان یکون اراد به او یصاد لکم بامرکم فان کان ذلک کذلک فانهم ایضا کذلک یقولون کل صید صادہ حلال لمحرم بامرہ فهو حرام علی ذلک المحرم **وقد** رویت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احادیث جاءت مجیئا متواترا فی اباحة لحم الصید الذی قد صادہ الحلال للمحرم اذا لم یکن صادہ بامرہ ولا بمعونته ایاہ علیه **ترجمہ** چنانچہ ایک گروہ انہین حدیثون کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ جو شکار کہ محرم کیلئے کیا جائے محرم کیلئے اوس کا کہانا درست نہین ہے جسطرح خود اوس کے ہاتہہ کا کیا ہوا شکار اوس کے لئے کہانا جائز نہین ہے اگرچہ وہ شکار غیر محرم ہی نے کیون نہ کیا ہو اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر ایک شکار جو غیر محرم نے کیا ہو جس طرح غیر محرم کے لئے اوس کا کہانا جائز ہے اسیطرح محرم کے لئے بہی مذکورہ بالاحدیثون کے جواب مین فرمایا ہے کہ حدیث مطلب مین جو رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبکہ یہہ شکار تمہارے لئے نہ کیا گیا ہو سو محتمل ہے کہ اس کے یہہ معنے ہون کہ یعنے تمہارے حکم سے پس اگر اس کے یہی معنے ہین تو ہم بہی کہتے ہین کہ جو شکار محرم کے حکم سے کیا جائے محرم کے لئے اوس کا کہانا جائز نہین چنانچہ بتواتر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ جو شکار غیر محرم نے کیا ہو مگر نہ محرم کے حکم سے اور نہ اوس کی اعانت سے محرم کیلئے اوس کا کہانا جائز ہے

۵۲۲ **حدثنا** ابو بشر الرقی قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج قال اخبرنی محمد بن المنکدر عن معاذ بن عبد الرحمن التیمی عن ابیه عبد الرحمن بن عثمان قال کنا مع طلحة بن عبید اللہ ونحن حرم فاهدی له طیر وطلحة راقد فمنا من اکل ومنا من تورع فلما استیقظ طلحة وقدم بین یدیه اکله فیمن اکله وقال اکلته مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبشر الرقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے کہا خبر دی مجھکو محمد بن المنکدر نے وہ روایت کرتے ہین معاذ بن عبد الرحمن التیمی سے وہ اپنے والد عبد الرحمن بن عثمان سے کہا ہم طلحہ بن عبید اللہ کے ساتہہ تہے اور ہم احرام مین تہے چنانچہ اون کے لئے ایک پرندہ ہدیۃً لایا گیا وہ تو اوس وقت سو رہے تہے لوگون مین سے بعض نے کہایا اور بعض نے پرہیز کیا جب وہ بیدار ہوئے تو اون کے سامنے بہی رکہا گیا تو اونہون نے بہی کہایا اور کہا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ کہایا ہے

۵۲۳ **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا یزید بن هارون قال انا یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم التیمی عن عیسی بن طلحة عن عمیر بن سلمة عن رجل من بهز ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بالروحاء فاذا هو بحمار وحش عقیر فیه سهم قد مات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ حتی یجیء صاحبه فجاء البهزی فقال یا رسول اللہ هی رمیتی فکلوہ فامر ابا بکر رض ان یقسمه

بَیْنَ الرِّفَاقِ وَھُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْاُثَابَةِ اِذَا ھُوَ بِظَبْیٍ مُسْتَظِلٍّ فِیْ حِقْفِ جَبَلٍ فِیْهِ سَھْمٌ وَھُوَ حَیٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ قِفْ ھٰھُنَا لَا یَرَاہُ اَحَدٌ حَتّٰی تَمْضِیَ الرِّفَاقُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ھارون نے کہا خبر دی ہمکو یحیے بن سعید نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن ابراہیم التیمی سے وہ عیسے بن طلحہ سے وہ عمیر بن سلمہ سے وہ قبیلہ بہز کے ایک شخص سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بمقام روحاء ایک حمار وحشی پر سے گذری جو تیر سے چہدا ہوا پڑا تہا اور ٹہنڈا ہوچکا تہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے مت چہیڑو جبکہ تیر لگانیوالا نہ آجاے پہر بہزی آئے تو عرض کیا یا رسول اللہ اسے کہا ئی مین نے اسکے تیر لگایا ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رض کو حکم کیا کہ اسے تمام رفقا کے درمیان تقسیم کر دین اور یہہ سب محرم تہے پہر آپ روانہ ہوکے اور مقام اثابہ پر پہنچے تو پہاڑ کی جڑ مین ایک ہرن تیر سے چہدا ہوا زندہ بیٹہا تہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا کہ اس پر آڑ کرکے کہڑے ہو جاؤ تاکہ رفقا رمین سے کوئی اسے دیکہنے لے پہر جب یہہ سب چلے جائین تو ہٹ جانا

۵۲۴ **حدثنا** یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ رض اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید سے کہا خبر دی مجھکو محمد بن ابراہیم نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۲۵ **حدثنا** رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ الْھَادِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِیِّ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ اَفْنَاءِ الرَّوْحَاءِ وَھُوَ مُحْرِمٌ اِذَا حِمَارٌ مَعْقُوْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْہُ فَیُوْشِکُ صَاحِبُهٗ اَنْ یَاْتِیَهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَھْزٍ ھُوَ الَّذِیْ عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنُکُمْ بِھٰذَا الْحِمَارِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ رض فَقَسَمَهٗ بَیْنَ النَّاسِ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ مَا فِیْ حَدِیْثِ یَزِیْدَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ ھَارُوْنَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاسود نے کہا خبر دی ہمکو نافع بن یزید نے وہ روایت کرتے ہین ابن الہاد سے اون سے حدیث بیان کی محمد بن ابراہیم نے وہ روایت کرتے ہین عیسے بن طلحہ سے وہ عمیر بن سلمۃ الضمری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ جبکہ آپ محرم تہے بمقام روحا رجارہے تہے کہ ایک حمار وحشی (جنگلی گدہا) تیر چہدا ہوا پڑا تہا آپنے فرمایا اسے ایسا ہی پڑا رہنے دو جبتک کہ تیر مارنے والا نہ آجاے چنانچہ بہزی شخص جنہون نے اس کے تیر لگایا تہا آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہہ آپکے واسطے ہے آپنے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو حکم کیا کہ وہ اوسے لوگوں کے درمیان تقسیم کر دین پہر مثل حدیث یزید بن ھارون کے ذکر کی

۵۲۶ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَفَھْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ الْھَادِ ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہسے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہسے ابن الہاد نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **ففی** حَدِیْثِ طَلْحَةَ وَعُمَیْرِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَبَاحَ لِلْمُحْرِمِیْنَ اَکْلَ لَحْمِ الصَّیْدِ الَّذِیْ تَوَلّٰی صَیْدَہُ الْحَلَالُ **فقل** خَالَفَ ذٰلِکَ حَدِیْثَ عَلِیٍّ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ طَلْحَةَ وَحَدِیْثَ عُمَیْرِ بْنِ سَلَمَةَ ھٰذَیْنِ

لَیْسَ فِیْهِمَا دَلِیْلٌ عَلٰی حُکْمِ الصَّیْدِ اِذَا اَرَادَ الْحَلَالُ بِهٖ الْمُحْرِمَ ترجمہ پس حدیث طلحہ و حدیث عمیر بن سلمہ مین مذکور ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شکار محرم کے لئے مباح فرمایا جو غیر محرم نے کیا ہو سو یہہ دونون حدیثین حدیث علی رضہ حدیث زید بن ارقم اور حدیث صعب بن جثامہ کے خلاف ہین البتہ حدیث طلحہ اور حدیث عمیر مین اس امر پہ کوی دلیل نہین کہ غیر محرم کا شکار محرم کے لئے اوس وقت بہی جائز ہے یا نہین جبکہ غیر محرم محرم کو دینے کی نیت سے شکار کرے **فَنَظَرْنَا** فِیْ ذٰلِكَ فَاِذَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَیَّاشُ بْنُ الْوَلِیْدِ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیَّ عَلَی الصَّدَقَةِ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ حَتّٰی نَزَلُوْا عُسْفَانَ فَاِذَا هُمْ بِحِمَارِ وَحْشٍ قَالَ وَجَاءَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَهُوَ حِلٌّ فَنَكَسُوْا رُءُوْسَهُمْ كَرَاهِيَةَ اَنْ يُحِدُّوْا اَبْصَارَهُمْ فَيَفْطُنَ فَرَاٰهُ فَرَكِبَ فَرَسَهٗ وَاَخَذَ الرُّمْحَ فَسَقَطَ مِنْهُ فَقَالَ نَاوِلُوْنِيْهِ فَقَالُوْا مَا نَحْنُ بِمُعِيْنِيْكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهٗ فَجَعَلُوْا يَشْوُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ وَكَانَ تَقَدَّمَهُمْ فَلَحِقُوْهُ فَسَاَلُوْهُ فَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَاْسًا ترجمہ لہذا ہم نے ان کے سوا اور روایتون کا تتبع کیا چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے عیاش بن الولید الرقام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الاعلے نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عیاض بن عبد اللہ سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو قتادہ انصاری رضہ کو صدقہ کے اونٹون کیطرف روانہ کیا اور آپ معہ اپنے اصحاب کے احرام باندہکر روانہ ہوئے یہانتک کہ جب آپ عسفان پر پہنچے تو ایک حمار وحشی جا رہا تہا اور ابو قتادہ بہی آ رہے تہے اور غیر محرم تہے لوگون نے اپنی نگاہیں نیچے کر لیں کہ کہین ابو قتادہ شکار کے متعلق پر کچہ اشارہ نہ سمجہین لیکن ابو قتادہ نے جب اوس حمار وحشی کو دیکہا تو وہ گہوڑی پر سوار ہوی اور نیزہ ہاتہ مین لیا تو وہ چہوٹکر نیچے گر گیا کہا یہہ مجہے اوٹہا دو لوگون نے کہا ہم محرم ہین اس مین مدد نہین دے سکتے غرض خود اونہون نے نیزہ اوٹہایا اور اوسے شکار کر لائے لوگ اوسے بہوننے لگے پہر کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تو کچہ آگے بڑہ گئے ہین چنانچہ لوگون نے آگے بڑہکر آپ سے دریافت کیا تو آپنے کوئی حرج نہین بتلایا **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ عَلٰی فَرَسٍ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مُحْرِمُوْنَ فَبَصُرَ بِحِمَارِ وَحْشٍ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعِيْنُوْهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَصَرَعَ اَتَانًا فَاَكَلُوْا مِنْهُ - ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عمر الحوضی نے کہا خبر دی ہمکو خالد بن عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن یحیے نے وہ روایت کرتے ہین عباد بن تمیم سے وہ ابو قتادہ سے کہ وہ گہوڑی پر سوار تہے اور غیر محرم تہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم معہ اپنے اصحاب کے احرام باندہے ہوئے جا رہے تہے ابو قتادہ نے ایک حمار وحشی دیکہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو منع کیا کہ کوئی ان کی اعانت نکرے غرض ابو قتادہ رضہ لپکے اور اوسے شکار کر لائے اور لوگون نے اسے کہایا **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ قَوْمٍ مُحْرِمِيْنَ وَلَيْسَ هُوَ مُحْرِمًا وَهُمْ يَسِيْرُوْنَ فَرَاٰی حِمَارًا فَرَكِبَ فَرَسَهٗ فَصَرَعَهٗ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَشَرْتُمْ اَوْ صِدْتُمْ اَوْ قَتَلْتُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا ترجمہ حدیث

۵۲۷

۵۲۸

۵۲۹

بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو عثمان بن عبداللہ بن وہب نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے کہ وہ محرم لوگون کے درمیان جارہے تھے اور اونہون نے ایک حمار وحشی دیکھا تو گھوڑی پر سوار ہوئے اور اوسے شکار کر لائے لوگ اوسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور آپنے دریافت کیا فرمایا تم نے اشارہ کیا تھا یا تم نے شکار کیا ہے یا ذبح کیا ہے عرض کیا نہین فرمایا تو پہر کہاؤ

۵۳۰ **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن ابی النضر عن نافع مولی ابی قتادة عن ابی قتادة بن ربعی انه کان مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکة تخلف مع اصحاب له محرمین وهو غیر محرم فرای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسه ثم سال اصحابه ان یناولوه سوطه فابوا فسالهم رمحه فابوا فاخذه ثم شد علی الحمار فقتله فاکل منه بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم وابی بعضهم فلما ادرکوا رسول الله صلی الله علیه وسلم سالوه عن ذلک فقال انما هی طعمة اطعمکموها الله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابوالنضر سے وہ نافع مولی ابی قتادہ سے وہ ابو قتادہ بن ربعی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جب مکہ کے بعض راستہ پر پہنچے تو کئی ایک اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو قتادہ پیچھے رہگئے یہہ لوگ تو محرم تھے ابو قتادہ غیر محرم تھے اسی اثنا مین انہون نے ایک حمار وحشی دیکھا تو یہہ گھوڑے پر جمکر بیٹھگئے اور لوگون سے کہا کہ وہ اون کا چابک پہر نیزا اوٹھا دین لوگون نے اوٹھانے سے انکار کیا غرض اونہون نے خود اوٹھایا اور لپک کر اوسے شکار کر لائے سو بعض لوگون نے کہایا اور بعض نے نہین جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچے تو آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا فرمایا یہہ ایک کہانا ہے جو اللہ تعالے نے تمہین کہلایا

۵۳۱ **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن زید بن اسلم عن عطاء بن یسار اخبره عن ابی قتادة مثله وزاد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال هل معکم من لحمه شئ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین زید بن اسلم سے وہ عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہین ابو قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ آپنے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس کا گوشت ہے۔

فقد علمنا ان ابا قتادة لم یصده فی وقت ما صاده ارادة منه ان یکون له خاصة وانما اراد ان یکون له ولاصحابه الذین کانوا معه **فقد** اباح رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلک له ولهم ولم یحرمه علیهم لارادته ان یکون لهم معه **وفی** حدیث عثمان بن عبدالله بن موهب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سالهم فقال اشرتم او صدتم او قتلتم قالوا لا قال فکلوا **فدل** ذلک انه انما یحرم علیهم اذا فعلوا شیئا من هذا ولا یحرم علیهم بما سوی ذلک **وفی** ذلک دلیل ان معنی قول رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حدیث عمرو مولی المطلب او یصاد لکم انما علی ما صید لهم بامرهم **فهذا** وجه هذا الباب من طریق الآثار المرویة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد قال بهذا القول ایضا عمر بن الخطاب رض **ترجمہ** پس ان آثار سے معلوم ہوا کہ ابو قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ نے وہ شکار خاص اپنے لئے نہین بلکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کے لئے کیا تھا سو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے مباح فرمایا کہ وہ بھی اور اور لوگ بھی کہائین اور ان پر

حرام نہین کیا کیونکہ اُس کا ارادہ تہا کہ یہ میرے اور ان سب کے لیے ہے اور عثمان بن عبد اللہ بن موہب کی حدیث مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے اشارہ کیا تہا یا شکار کیا تہا یا قتل کیا تہا ان سب نے کہا کہ نہین فرمایا پھر کہاؤ ۔

پس یہہ دلیل ہے اس امر پر کہ وہ جو حدیث عمرو مولیٰ طلحہ مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اور یا یہہ کہ تمہارے لئے شکار کیا جائے تو اس کے معنے یہہ ہین کہ　　تمہارے حکم سے یہہ بیان ہے اس باب کا بطریق آثار کے جو اس باب مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کئے گئے ایسا ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا گیا ہے ۔

۵۳۲ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا هرون بن اسمعيل قال ثنا علي بن المبارك قال ثنا يحيى عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان رجلا من اهل الشام استفتاه في لحم الصيد وهو محرم فامره باكله قال فلقيت عمر بن الخطاب رض فاخبرته بمسألة الرجل فقال بما افتيته فقلت باكله فقال والذي نفسي بيده لو افتيته بغير ذلك لعلوتك بالدرة انما نهيت ان تصطاده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن المبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ بن ابی سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اہل شام کے ایک شخص نے اون سے شکار کے گوشت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا کہ اوس کے لئے اوس کا کہانا جائز ہے یا نہین بحالیکہ وہ محرم تہا آپ نے اوسے کہانے کا حکم کیا ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ پھر جب مین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے ملاقی ہوا تو آپ سے مین نے اس شخص کا ذکر کیا فرمایا پھر تم نے اوسے کیا فتویٰ دیا مین نے کہا مین نے اوسے اوس کے کہانے کا فتویٰ دیا فرمایا قسم ہے اوس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر تم اس کے خلاف فتویٰ دیتے تو مین تمہارے اوپر دُرہ لیکر اوٹہتا کیونکہ تم کو شکار کرنے سے منع کیا گیا ہے

۵۳۳ **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى ابن سعيد انه سمع سعيد بن المسيب يحدث عن ابي هريرة فذكر مثله غير انه قال لفعلت بك يتواعده **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین یحیےٰ بن سعید سے اونہون نے سنی سعید بن المسیب سے وہ روایت کرتے ہین ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی بجز اس کے اس روایت مین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اونہین ڈرایا کہ اگر تم اس کے خلاف فتویٰ دیتے تو مین تمہارے ساتہہ اس طرح پیش آتا

۵۳۴ **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن سالم انه سمع اباهريرة يحدث عن عمر رض فذكر مثله **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے اونہون نے سنی ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ روایت کرتے ہین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے مثل حدیث سابق کے

۵۳۵ **حدثنا** نصر بن مرزوق وابن ابي داود قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب فذكر باسناده مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق اور ابن ابی داؤد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی ۔

فلم يكن عمر ليعاقب رجلا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في فتياه في هذا الاختلاف وايري والذي عنده في ذلك مما يخالف ما افتى به رايا ولكن ذلك عندنا والله اعلم لانه قد كان اخذ علم ذلك من

غَیْرِ جِهَةِ الرَّأْیِ ترجمہ پس حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مین سے کسی کو ایسے فتوے کے متعلق جو آپکے رای کے خلاف ہو منع نہین دی سکتے تہی جبتک کہ آپ کو اوس کا علم نص سے معلوم نہ ہوگیا ہو

۵۳۶ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ كَعْبًا سَاَلَ عُمَرَ عَنِ الصَّيْدِ يَذْبَحُهُ الْحَلَالُ فَيَاْكُلُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ عُمَرُ رض لَوْ تَرَكْتَهُ لَرَاَيْتُكَ لَا تَفْقَهُ شَيْئًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے کہ کعب رضہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اوس شکار کے گوشت کے متعلق دریافت کیا جو غیر محرم نے ذبح کیا ہو تو محرم اوسے کہا سکتا ہے یا نہین آپنے فرمایا اگر تم چہوڑ دو تو مین سمجہونگا تم کچہہ سمجہ نہین سکتے

وَقَدِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ الْمُخَالِفُوْنَ لِهٰذَا الْقَوْلِ بِمَا

۵۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ رض وَعَلِيٍّ رض حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا قُرِّبَ اِلَيْهِمْ طَعَامٌ قَالَ فَرَاَيْتُ جَفْنَةً كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَرَاقِيْبِ الْيَعَاقِيْبِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ رض قَامَ فَقَامَ مَعَهُ نَاسٌ قَالَ فَقِيْلَ وَاللّٰهِ مَا اَشَرْنَا وَلَا اَمَرْنَا وَلَا صِدْنَا فَقِيْلَ لِعُثْمَانَ رض مَا قَامَ هٰذَا وَمَنْ مَعَهُ اِلَّا كَرَاهِيَةً لِطَعَامِكَ فَدَعَاهُ فَقَالَ مَا كَرِهْتَ مِنْ هٰذَا فَقَالَ عَلِيٌّ رض اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ عَلِيٌّ رض اِلٰى اَنَّ الصَّيْدَ وَلَحْمَهُ حَرَامٌ عَلَى الْمُحْرِمِ ترجمہ اب آخر مین مین کہتا ہون کہ قائلین قول اول نے ایک اور حدیث سے بہی استدلال کیا ہے اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی زیاد سے وہ عبداللہ بن الحارث سے وہ اپنے والد سے کہا ہم حضرت عثمان رضہ اور حضرت علی رضہ کے ہمراہ تہے یہانتک کہ جب فلان مقام پر پہنچے اور کہانا رکہا گیا تو ہمین ایک کہٹلے مین بہنے ہوئے چکورون کے پیر نظر آئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ان پر نظر پڑی تو آپ اور آپکے ساتہہ کئی ایک لوگ اوٹہہ کہڑے ہوئے ہر چند کہا گیا واللہ نہ ہم نے انہین شکار کیا ہے اور نہ ہم نے انہین شکار کرنیکا اشارہ کیا ہے بعض لوگون نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ شاید حضرت علی آپ کے کہانے سی کراہت کرکے اوٹہہ گئے ہین چنانچہ آپنے اونہین بلاکر دریافت کیا کہ آپنے اس کے کہانے کو کیون مکروہ سمجہا تب حضرت علی رضہ نے یہہ آیت تلاوت کی اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ الاية یعنے حلال کیا گیا تم پر دریائے جانورون کا شکار کرنا اور اوس کا کہانا تمہارے اور مسافرون کے فائدہ کے لئے اور حرام لیا گیا تم پر بری جانورون کا شکار کرنا جبتک کہ تم محرم رہو یہہ آیت تلاوت کرکے آپ چلے گئے اس آیت کی تلاوت سے آپکا مطلب یہ تہا کہ محرم پر شکار کا گوشت حرام ہے (عراقیب عرقوب کی جمع ہے اور عرقوب بضم اول اُس ٹری کے موٹے پہٹے کو کہتے ہین جو کٹنے کے بعد موڑ کر رہجاتا ہے اور یعاقیب یعقوب کی جمع ہے چکور کو کہتے ہین جو ایک مشہور معروف پرندہ ہے

قِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعَائِشَةُ رض وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا يَحْتَمِلُ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ هُوَ اَنْ يَصِيْدُوْهُ اَلَا تَرٰى اِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَنْ قَتْلِ الصَّيْدِ وَاَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْجَزَاءَ فِيْ قَتْلِهِمْ اِيَّاهُ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الَّذِيْ

حُرِّمَ عَلَى الْمُحْرِمِينَ مِنَ الصَّيْدِ هُوَ قَتْلُهُ **وَقَدْ** رَأَيْنَا النَّظَرَ اَيْضًا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الصَّيْدَ يُحَرِّمُهُ الْاِحْرَامُ عَلَى الْمُحْرِمِ وَيُحَرِّمُهُ الْحَرَمُ عَلَى الْحَلَالِ وَكَانَ مَنْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَذَبَحَهُ فِي الْحِلِّ ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْحَرَمَ فَلَا بَأْسَ بِاَكْلِهِ اِيَّاهُ فِي الْحَرَمِ وَلَمْ يَكُنْ اِدْخَالُهُ لَحْمَ الصَّيْدِ الْحَرَمَ كَاِدْخَالِهِ الصَّيْدَ نَفْسَهُ وَهُوَ حَيٌّ الْحَرَمَ لِاَنَّهُ لَوْ كَانَ كَذٰلِكَ لَنُهِيَ عَنْ اِدْخَالِهِ وَلَمُنِعَ مِنْ اَكْلِهِ اِيَّاهُ فِيْهِ كَمَا يُمْنَعُ مِنَ الصَّيْدِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ وَلَكَانَ اِذَا اَكَلَهُ فِي الْحَرَمِ وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ **فَلَمَّا** كَانَ الْحَرَمُ لَا يَمْنَعُ مِنْ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِيْ صِيْدَ فِي الْحِلِّ كَمَا يُمْنَعُ مِنَ الصَّيْدِ الْحَيِّ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْاِحْرَامُ اَيْضًا يُحَرِّمُ عَلَى الْمُحْرِمِ الصَّيْدَ الْحَيَّ وَلَا يُحَرِّمُ عَلَيْهِ لَحْمَهُ اِذَا تَوَلَّى الْحَلَالُ ذَبْحَهُ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْحَرَمِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ طلحہ بن عبید اللہ رضہ ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی تعالے عنہم کے ماسوی اور بہی دیگر صحابہ کرام نے حضرت علی کے اس قول سے اختلاف کیاہے اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے جو اس باب مین بتواتر روایت کیا گیا ہے وہ بہی انہین کے قول کے موافق ہے اب رہی آیہ کریمہ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا سو محتمل ہے کہ صید سے اس آیت مین شکار کرنا مراد ہو یعنے صید اس آیت مین اسم جنس نہیں بلکہ مصدر واقع ہواہے، چنانچہ دوسری آیت مین اللہ تعالے نے اس طرح فرمایاہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا الآیہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے شکار مت کرو جبکہ تم احرام مین ہو سو جو کوئی تم مین قصدًا اس وقت شکار کرے سو اوس کا کفارہ اوسی کے مثل ہے اونٹ (گائے بکری وغیرہ) سے پس اس آیت مین اللہ تعالے نے شکار کرنے سے منع فرمایا اور جو شکار کرے اوس پر کفارہ واجب کیا سو یہ آیت دلالت رکہتی ہے کہ محرم پر شکار کرنا حرام کیا گیا ہے نہ شکار کا گوشت کہانا اب ہم بطریق نظر وقیاس اس مسئلہ پر نظر ڈالتے ہین تو وہ بہی ہمارے مذکورہ بالا بیان کی تائید کرتاہے چنانچہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ جسطرح احرام سے شکار کرنا حرام ہوجاتاہے اسیطرح حرم مین ہونا بہی شکار کرنے سے مانع ہوتا ہے لیکن کوئی شخص غیر حرم مین شکار کرے اور غیر حرم مین اوسے ذبح بہی کرے اور پہر حرم مین لیجائے تو اوس مین کوئی حرج نہین برخلاف حرم مین شکار کرنے یا حرم مین زندہ شکار لیجانیکے پس جس طرح حرم مین غیر حرم کا کیا ہوا شکار لیجانا منع نہین تو اسیطرح محرم کیلئے غیر محرم کا کیا ہوا شکار کہانے مین بہی کوئی حرج نہین یہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے کا قول ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

بیت اللہ شریف کو دیکھکر ہاتہہ اوٹہانے کے بیان مین

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُرْفَعُ الْاَيْدِيْ فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ الْبَيْتِ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِعَرَفَاتٍ وَبِالْمُزْدَلِفَةِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نعیم بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی لیلے نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر اور

سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سات موقعوں پر ہاتھ اوٹھائے جائیں تکبیر تحریمہ کے وقت رویت بیت اللہ کے وقت صفا و مروہ[ف] پر عرفات پر مزدلفہ پر اور جمرتین پر **حدثنا** فہد قال ثنا الحمانی قال ثنا المحاربی عن ابن ابی لیلے عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محاربی نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلے سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

بیان المسئلۃ

قال ابو جعفر فکان ھذا الحدیث ماخوذا بہ لا نعلم احدا خالف شیئا منہ غیر رفع الیدین عند البیت فان قوما ذھبوا الی ذلک واحتجوا بھذا الحدیث **وخالفھم** فی ذلک آخرون فکرھوا رفع الیدین عند رؤیۃ البیت **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ شک نہین کہ یہہ حدیث معمول بہ ہے کیونکہ ہمین نہین معلوم کہ کسی نے اس حدیث سے اختلاف کیا ہے بجز اس کے کہ رویت بیت اللہ کے متعلق اختلاف کیا گیا ہے چنانچہ ایک گروہ اس طرف گیا ہے اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اس سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھ اوٹھانا مکروہ ہے **واحتجوا** فی ذلک بما حدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا وھب بن جریر قال ثنا شعبۃ عن ابی قزعۃ الباھلی عن المھاجر عن جابر بن عبد اللہ رض انہ سئل عن رفع الایدی عند البیت فقال ذاک شئ یفعلہ الیھود قد حججنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یفعل ذلک **ترجمہ** اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو قزعۃ الباہلی سے وہ مہاجر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ اون سے رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھ اوٹھانے کے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا رویت بیت اللہ کے وقت یہود ہاتھ اوٹھایا کرتے ہین ہم نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ نے ہاتھ نہین اوٹھائے **فھذا** جابر بن عبد اللہ رض یخبر ان ذلک من فعل الیھود ولیس من فعل اھل الاسلام وانھم قد حجوا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یفعل ذلک فان کان ھذا الباب یوخذ من طریق الاسناد فان ھذا الاسناد احسن من اسناد الحدیث الاول وان کان ذلک یوخذ من طریق تصحیح معانی الآثار فان جابرا قد اخبر ان ذلک من فعل الیھود فقد یجوز ان یکون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امر بہ علی الاقتداء منہ بھم اذ کان حکمہ ان یکون علی شریعتھم لانھم اھل کتاب حتی یحدث اللہ عز وجل لہ شریعۃ تنسخ شریعتھم ثم حج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فخالفھم فلم یرفع یدیہ اذا من مخالفتھم فحدیث جابر اولی لان فیہ مع تصحیح ھذین الحدیثین النسخ لحدیث ابن عباس رض...... وابن عمر رض وان کان یوخذ من طریق النظر فانا قد رأینا الرفع المذکور فی ھذا الحدیث علی ضربین فمنہ رفع لتکبیر الصلوۃ ومنہ رفع للدعاء **فاما** الصلوۃ فرفع الیدین عند افتتاح الصلوۃ **واما** الدعاء فرفع الیدین عند الصفا والمروۃ وبجمع وعرفۃ وعند الجمرتین **فھذا** متفق علیہ **ترجمہ** پس حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ خبر دیتے ہین کہ رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھ اوٹھانا یہود کا فعل ہے نہ اہل اسلام کا اور کہا اونہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج

[ف] صفا و مروہ باب مسجد الحرام کے نزدیک دو ٹیلے مقامات کا نام ہے جن کے درمیان طواف خانہ کعبہ کی سعی کی جاتی ہے اور عرفات وسیع میدان کا نام ہے جہاں نویں ذالحجہ کو تمام حاجی وقوف کرتے ہین یہ مقام مکہ معظمہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے اور جمرتین یعنی دو مقامات کا نام ہے جہاں عرفات سے لوٹتے وقت رمی جمار کی جاتی ہے ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالے

کیا تو آپ نے رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھ نہین اوٹھایا پس اگر یہہ مسئلہ بطریق اسناد کے اخذ کیا جائے تو یہہ حدیث
پہلی حدیث کی نسبت احسن الاسناد ہے اور اگر بطریق تصحیح معانی آثار کے اخذ کیا جائے تو حضرت جابر خبر دیتے ہین کہ
رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھہ اوٹھانا یہود کا فعل ہے پس جائز ہے کہ ابتدائے اسلام مین رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم نے اون کی اس فعل کی اقتدار کا حکم کیا ہو کیونکہ وہ بہی آخر اہل کتاب تہے یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے اون کا حکم
منسوخ کیا اس کے بعد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حج کیا تو پہر آپ نے رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھہ نہین
اوٹھایا پس حدیث جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر عمل کرنا اولیٰ ہے کیونکہ اوس سے دونون حدیثون کی تصحیح ہو جاتی ہے اور وہ
یہہ کہ حدیث ابن عباس اور حدیث عمر رض منسوخ ہے اور اگر بطریق نظر وقیاس کے اخذ کیا جائے تو ہم دیکہتے ہین کہ اس
حدیث مین جو ہاتھہ اوٹھانے کا ذکر ہے سو وہ دو قسم پر ہے کہ ہاتھہ یا تو نماز کے وقت اوٹھائے جاتے ہین یا دعا کے وقت
سو نماز مین تکبیر تحریمہ کے وقت اوٹھائے جاتے ہین اور دعا کے لئے صفا و مروہ ۔ مزدلفہ اور جمرتین کے وقت اور ان
مواضع پر ہاتھہ اوٹھانا متفق علیہ ہے **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا فِیْ رَفْعِ الْیَدَیْنِ
بِعَرَفَۃَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ اَنَا حَمَّادٌ عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِعَرَفَۃَ وَکَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ نَحْوَ ثَنْدُوَتِہٖ **ترجمہ** رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص عرفہ مین ہاتھہ اوٹھانیکے متعلق بہی روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا خبر دی ہمکو حماد نے وہ روایت کرتے ہین بشر بن حرب سے وہ ابو سعید الخدری
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عرفہ مین دعا مانگتے ہوئے سینہ تک ہاتھہ اوٹھایا کرتے تہے

۵۷

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِیْ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ رُؤْیَۃِ الْبَیْتِ ہَلْ ہُوَ کَذٰلِکَ اَمْ لَا فَرَأَیْنَا الَّذِیْنَ ذَہَبُوْا اِلٰی ذٰلِکَ
ذَہَبُوْا اَنَّہٗ لَا لِعِلَّۃِ الْاِحْرَامِ وَلٰکِنْ لِتَعْظِیْمِ الْبَیْتِ **وَقَدْ** رَأَیْنَا الرَّفْعَ بِعَرَفَۃَ وَالْمُزْدَلِفَۃَ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ وَعَلَی
الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ اِنَّمَا اُمِرَ بِذٰلِکَ مِنْ طَرِیْقِ الدُّعَاءِ فِی الْمَوْطِنِ الَّذِیْ جُعِلَ ذٰلِکَ الْوُقُوْفُ فِیْہِ لِعِلَّۃِ الْاِحْرَامِ **وَقَدْ**
رَأَیْنَا مَنْ صَارَ اِلٰی عَرَفَۃَ اَوْ مُزْدَلِفَۃَ اَوْ مَوْضِعِ رَمْیِ الْجِمَارِ اَوِ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَہُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ اَنَّہٗ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ لِتَعْظِیْمِ
شَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ **فَلَمَّا** ثَبَتَ اَنَّ رَفْعَ الْیَدَیْنِ لَا یُؤْمَرُ بِہٖ فِیْ ہٰذِہِ الْمَوَاطِنِ اِلَّا لِعِلَّۃِ الْاِحْرَامِ وَلَا یُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْیَدَیْنِ
لِرُؤْیَۃِ الْبَیْتِ فِیْ غَیْرِ الْاِحْرَامِ **فَاِذَا** ثَبَتَ اَنْ لَا یُؤْمَرَ بِذٰلِکَ فِیْ غَیْرِ الْاِحْرَامِ ثَبَتَ اَنْ لَا یُؤْمَرَ بِہٖ اَیْضًا فِی الْاِحْرَامِ
وَحُجَّۃٌ اُخْرٰی اَنَّا قَدْ رَأَیْنَا مَا یُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَہٗ فِی الْاِحْرَامِ مَا کَانَ مَأْمُوْرًا بِالْوُقُوْفِ عِنْدَہٗ مِنَ
الْمَوَاطِنِ الَّتِیْ ذَکَرْنَا وَقَدْ رَأَیْنَا جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ جَمْرَۃً کَغَیْرِہَا مِنَ الْجِمَارِ غَیْرَ اَنَّہٗ لَا یُوْقَفُ عِنْدَہَا فَلَمْ یَکُنْ ہُنَاکَ
رَفْعٌ **فَالنَّظَرُ** عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ الْبَیْتُ لَمَّا لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ وُقُوْفٌ اَنْ لَا یَکُوْنَ عِنْدَہٗ رَفْعٌ
قِیَاسًا وَنَظَرًا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِنْ ذٰلِکَ وَہٰذَا الَّذِیْ ثَبَتْنَاہُ بِالنَّظَرِ ہُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَہُمُ
اللّٰہُ تَعَالٰی **ترجمہ** اب ہم اس امر پر نظر ڈالتے ہین کہ رویت بیت اللہ کے وقت جو ہاتھہ اوٹھائے جاتے ہین دعا کے لئے
اوٹھائے جاتے ہین یا کس لئے تو جو لوگ رویت بیت اللہ کے وقت ہاتھہ اوٹھانے کیطرف گئے ہین وہ بیان کرتے ہین کہ
رویت بیت اللہ کے وقت تعظیماً ہاتھہ اوٹھائے جاتے ہین اور عرفہ ۔ مزدلفہ ۔ جمرتین اور صفا و مروہ پر دعا کے طور پر ہاتھہ
اوٹھائے جاتے ہین نہ تعظیماً اور وہ بہی بحالت احرام چنانچہ اگر کوئی شخص احرام کی حالت مین ان مقامات پر جائے تو ان

ہین سے کسی مقام پر بہی تعظیماً اوس کے لئے ہاتہہ اوٹہانا جائز نہین تو رویت ..... بیت اللہ کے وقت بہی تعظیماً ھاتہہ
اوٹہانا جائز نہین نہ بحالت احرام نہ بحالت غیر احرام دوسری دلیل یہہ ہی کہ مذکورہ بالا مقامات مین سے جہان جہان
ھاتہہ اوٹہایا جاتا ہے وہان وقوف بہی کیا جاتا ہے اور جہان وقوف نہین کیا جاتا ہے وھان ھاتہہ بہی نہین اوٹہایا
جاتا چنانچہ جمرہ عقبہ مین وقوف نہین کیا جاتا تو ھاتہہ بہی نہین اوٹہایا جاتا بخلاف جمرتین کے کہ وھان احرام کے درمیان وقوف
کیا جاتا ہے اور ھاتہہ بہی اوٹہایا جاتا ہے پس اسی قیاس پر بیت اللہ شریف کا حکم ہے کہ وھان وقوف نہین تو ھاتہہ بہی
نہین اوٹہایا جاتا یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے **وَقَدْ** رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ

۵۵ النَّخَعِیِّ مَا حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رح عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ مُصَرِّفٍ
عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ وَفِی التَّکْبِیْرِ لِلْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ وَفِی
الْعِیْدَیْنِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَیْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ قَالَ اَبُوْیُوْسُفَ
فَاَمَّا فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْوِتْرِ وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَیَجْعَلُ ظَھْرَ کَفَّیْہِ اِلٰی وَجْھِہٖ وَاَمَّا فِی الثَّلٰثِ
الْاُخَرِ فَیَسْتَقْبِلُ بِبَاطِنِ کَفَّیْہِ وَجْھَہٗ **فَاَمَّا** مَا ذَکَرْنَا فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ جَمِیْعًا
وَاَمَّا التَّکْبِیْرَۃُ فِی الْقُنُوْتِ فِی الْوِتْرِ فَاِنَّھَا تَکْبِیْرَۃٌ زَائِدَۃٌ فِیْ تِلْکَ الصَّلٰوۃِ وَقَدْ اَجْمَعَ الَّذِیْنَ یَقْنُتُوْنَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ عَلَی
الرَّفْعِ مَعَھَا **فَالنَّظَرُ** عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِکَ کُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ زَائِدَۃٍ فِیْ کُلِّ صَلٰوۃٍ فَتَکْبِیْرُ الْعِیْدَیْنِ الزَّائِدُ فِیْھِمَا عَلٰی سَائِرِ
الصَّلٰوۃِ کَذٰلِکَ اَیْضًا **وَاَمَّا** عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَاِنَّ ذٰلِکَ جُعِلَ تَکْبِیْرًا یُفْتَتَحُ بِہِ الطَّوَافُ کَمَا یُفْتَتَحُ بِالتَّکْبِیْرِ الصَّلٰوۃُ
وَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا **ترجمہ** ایسا ہی ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت کیا گیا ہے حدیث
بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب بن سلیمان نے وہ اپنے والد سے وہ امام ابویوسف سے وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے
وہ طلحہ بن مطرف سے وہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے فرمایا ھاتہہ سات موقعون پر اوٹہائے جاتے ہین تکبیر تحریمہ مین تکبیر قنوت
مین تکبیرات عیدین مین حجر اسود چومتے وقت صفا و مروہ پر مزدلفہ پر عرفات پر اور مقامات جمرتین پر۔ امام ابویوسف
فرماتے ہین کہ تکبیر تحریمہ تکبیر عیدین تکبیر قنوت اور حجر الاسود چومتے وقت پشت کف منہ کیطرف کرنا چاہئے اور باقی تین موقعون
پر باطن کف منہ کیطرف کرنا چاہئے۔ سو تکبیر تحریمہ مین ھاتہہ اوٹہانے مین تو جمیع مسلمین کا اتفاق ہے اور تکبیر قنوت دیگر تکبیرات
صلوۃ کی نسبت ایک زائد تکبیر ہے سو تکبیر قنوت مین ھاتہہ اوٹہانے پر اون لوگون کا اتفاق ہے جو قنوت رکوع سے
پہلے پڑہتے ہین تو اب معلوم ہوا کہ اسی قیاس پر نماز کی ہر ایک تکبیر زائد پر ھاتہہ اوٹہانا چاہئے چنانچہ تکبیرات عیدین بہی
تکبیرات زائدہ ہین لہذا تکبیر قنوت کیطرح ان مین بہی ھاتہہ اوٹہایا جاتا ہے اور حجر اسود چومتے وقت ہاتہہ اسلئے اوٹہایا
جاتا ہے کہ طواف تکبیر کے ساتہہ شروع کیا جاتا ہے جس طرح نماز تکبیر کے ساتہہ شروع کی جاتی ہے اور خود رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی حجر اسود چومتے تکبیر کہنے کا حکم فرمایا ہے **حَدَّثَنَا** یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ

۵۶ الْعَبْدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَمِیْرًا کَانَ عَلٰی مَکَّۃَ مُنْصَرَفَ الْحَجَّاجِ عَنْھَا سَنَۃَ ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ یَقُوْلُ کَانَ عُمَرُ رض رَجُلًا
قَوِیًّا وَکَانَ یُزَاحِمُ عَلَی الرُّکْنِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا حَفْصٍ اَنْتَ رَجُلٌ قَوِیٌّ وَاِنَّکَ تُزَاحِمُ عَلَی
الرُّکْنِ فَتُؤْذِی الضَّعِیْفَ فَاِذَا رَاَیْتَ خَلْوَۃً فَاسْتَلِمْہُ وَاِلَّا فَکَبِّرْ وَامْضِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ابو یعفور عبدی سے کہا سنی مین نے امیر مکہ سے جو ۷۳ھ مین حجاج کیطرف

سے امیر مکہ تھے بیان کرتے تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ ایک قوی شخص تھے اور حجر اسود پر لوگون سے مزاحمت کر کے آگے بڑھ جایا کرتے تھے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابو حفص تم ایک توانا شخص ہو سو ضعیف لوگون کو ایذا نہ دو جب دیکھو کہ حجر اسود خالی ہے تو چوم لیا کرو ورنہ تکبیر کہکر گذر جایا کرو **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ قَالَ وَكَانَ الْحَجَّاجُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجّاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو یعفور سے وہ بنی خزاعہ کے ایک شخص سے جنہین حجاج نے مکہ کا عامل مقرر کیا تھا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی **فَلَمَّا** جُعِلَ ذٰلِكَ التَّكْبِيرُ يُفْتَتَحُ بِهِ الطَّوَافُ كَالتَّكْبِيرِ الَّذِي جُعِلَ يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلٰوةُ أُمِرَ بِالرَّفْعِ فِيهِ كَمَا يُؤْمَرُ بِالرَّفْعِ فِي التَّكْبِيرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَلَا سِيَّمَا إِذْ قَدْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ صَلٰوةً **ترجمہ** پس جس طرح نماز تکبیر تحریمہ کے ساتھ شروع کی جاتی ہے اسیطرح طواف بھی تکبیر کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے لہذا نماز سے مشابہ ہوا اور تکبیر تحریمہ مین تو ہاتھ اوٹھایا ہی جاتا ہے لہذا تکبیر استلام مین بھی اور خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی طواف کو نماز سے مشابہ فرمایا ہے **حَدَّثَنَا** رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَلَّ لَكُمُ الْمَنْطِقَ فَمَنْ نَطَقَ فَلَا يَنْطِقُ إِلَّا بِخَيْرٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المودن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن عیاض نے وہ روایت کرتے ہین عطاء بن السائب سے وہ طاوس سے وہ ابن عبّاس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا طواف بیت اللہ بھی نماز ہے بجز اسکے کہ اُسکے درمیان اللہ تعالےٰ نے بولنا مباح کیا ہے سو طواف کے درمیان کوئی شخص نہ بولے مگر اچھی بات **فَهٰذِهِ** الْعِلَّةُ الَّتِي لَهَا وَجَبَ الرَّفْعُ فِيمَا زَادَ عَلَى مَا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَأَمَّا الرَّفْعُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَ مَنْصُوصًا فِي الْخَبَرِ الْأَوَّلِ وَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الَّتِي ثَبَّتْنَاهَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** پس یہہ وجہ ہی کہ ماسوای اون موقعون کے جو اس باب کی پہلی حدیث مین مذکور ہین تکبیر قنوت اور تکبیرات عیدین مین بھی ہاتھ اوٹھانا واجب ہے اور صفا و مروہ مزدلفہ عرفات اور جمرتین پر ہاتھ اوٹھانا تو پہلی حدیث مذکور ہین ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

بَابُ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ

طواف مین تیز چلنے کے بیان مین

حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوا وَكَذَبُوا قُلْتُ مَا صَدَقُوا وَمَا كَذَبُوا قَالَ صَدَقُوا رَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَكَذَبُوا لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ إِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ دَعُوا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ حَتّٰى يَمُوتُوا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوهُ عَلٰى أَنْ يَجِيءَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ

فیقیموا ثلثة ایام بمکة فقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ والمشرکون علی جبل قعیقعان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ ارملوا بالبیت ثلثا ولیست بسنة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو عاصم الغنوی سے وہ ابو الطفیل سے کہا مین نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف کیا ہے اور کہ وہ مسنون ہے فرمایا راست کہتے ہین اور غلط بہی مین نے کہا راست کسطرح اور غلط کسطرح فرمایا جنگ حدیبیہ کے موقعہ پر قریش نے کہا تہا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اون کے رفقا کو اس طرح چہوڑ دو کہ یہانتک کہ وہ بیماری سے مرجائین پہر جب اونہون نے آپ سے صلح کی تو کہا کہ آئندہ سال آکر تین دن مکہ مین قیام کر سکتے ہین چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے مکہ تشریف لائے (یعنے بیت اللہ کا طواف کیا) اور مشرکین جبل قعیقعان پر سے دیکہہ رہے تہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اصحاب سے فرمایا کہ تین دفعہ بیت اللہ کا تیز رفتاری کے ساتہہ چکر لگاؤ اور یہہ سنت نہین ہے

بیان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الی ان الرمل فی الطواف لیس بسنة واحتجوا فی ذلک بهذا الحدیث وقالوا انما کان الرمل لیری المشرکون ان بهم قوة وانهم لیسوا بضعفاء لا ان ذلک سنة ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ رمل فی الطواف مسنون نہین اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور کہا ہے کہ یہہ جو صلح حدیبیہ مین آپ نے رمل فی الطواف کیا تہا سو وہ صرف اس لئے کہ مشرکین کو معلوم ہوجائے کہ آپ کے اصحاب کمزور نہین بلکہ قوت رکہتے ہین واحتجوا فی ذلک ایضا بما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد عن ایوب عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رض قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة واصحابه فقال المشرکون انه یقدم علیکم قوم قد وهنتهم حمی یثرب فلما قدموا قعد المشرکون مما یلی الحجر فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابه ان یرملوا الاشواط الثلثة وان یمشوا ما بین الرکنین قال ابن عباس رض ولم یمنعه ان یامرهم بان یرملوا الاشواط الاربعة الا الابقاء علیهم ترجمہ ماسوی اسکے اونہون نے اس حدیث سے احتجاج کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مع اپنے اصحاب کے جب مکہ کیطرف روانہ ہوئے تو مشرکین نے کہا کہ تمہارے پاس وہ قوم آنیوالی ہے جسے یثرب کی تپ نے لاغر کر دیا ہے پہر جب آپ تشریف لائے تو مشرکین حجر اسود کے قریب ہی بیٹہے ہوئے تہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا تیز رفتاری کے ساتہہ بیت اللہ شریف کے تین چکر لگائین اور رکنین کے درمیان آہستہ چلین ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین کہ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ چکر لگانے کا حکم شفقت کے سبب سے نہین کیا حدثنا ابن مرزوق قال ثنا حجاج بن نصیر قال ثنا فطر بن خلیفة عن ابی الطفیل قال قلت لابن عباس رض زعم قومک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمل بالبیت وانها سنة قال صدقوا وکذبوا قد رمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت ولیست بسنة ولکن قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکة والمشرکون علی قعیقعان وبلغه انهم یقولون ان به وباصحابه هزالا فقال لاصحابه ارملوا اروهم ان بکم

ف۱ رمل بفتحتین تیز رفتاری کو کہتے ہین جو دوڑنے اور چلنے کے درمیان ہے [illegible]

ف۲ [illegible]

ف۳ [illegible]

قُوَّةً فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيْ فَاِذَا تَوَارٰى عَنْهُمْ مَشٰى ×

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن نصیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فطر بن خلیفہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو الطفیل سے کہا مینے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہا کہ لوگ بیان کرتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف کیا ہے اور کہ وہ مسنون ہے فرمایا راست کہتے ہو اور غلط بہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف کیا ہے مگر وہ سنت نہین ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو مشرکین جبل قیقعان پر سے دیکہہ رہے تہے آپ کو معلوم ہوا کہ یہہ لوگ کہہ رہے ہین کہ آپ کو اور آپکے اصحاب کو بیماری نے لاغر کر دیا ہے تو آپنے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دوڑ کر ان لوگون کو اپنی طاقت دکہلا دو چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے رکن یمانی تک رمل فی الطواف کرتے تہے اور جب ان کی نگاہون سے چہپ جلاتے تہے تو آہستہ چلنے لگتے تہے۔ **قَالُوْا** اَفَلَا تَرٰى اَنَّهٗ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْشُوْا فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ فِيْمَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ حَيْثُ لَا يَرَاهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوْا فِيْمَا بَقِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْوَاطِ لِيَرَوْهُمْ فَلَمَّا كَانَ قَدْ اَمَرَهُمْ بِالرَّمَلِ حَيْثُ يَرَوْنَهُمْ وَبِتَرْكِهٖ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُمْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّمَلَ كَانَ مِنْ اَجْلِهِمْ لَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ سُنَّةٌ **قَالُوْا** وَمِمَّا دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ لَمَّا حَجَّ **ترجمہ** پس قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ دیکہو ان چکرون مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو رکنین کے درمیان جہان مشرکین کی نگاہین نہیں پڑتی تہین آہستہ چلنے کا حکم فرمایا تہا اور ماسوای رکنیں کے تیز رفتاری کا اس سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کے دکہلانے کے لئے رمل فی الطواف کا حکم فرمایا تہا نہ اس لئے کہ وہ سنت ہی چنانچہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیا ہے تو اس مین بہی آپنے رمل فی الطوف نہین کیا **وَذَكَرُوْا** فِيْ ذٰلِكَ

۵۴ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ فِي الْعُمْرَةِ وَمَشٰى فِي الْحَجِّ **ترجمہ** جیسا کہ اس حدیث مین مذکور ہے جو بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ الحمانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے قیس نے وہ روایت کرتے ہین مجاہد سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ عمرہ کا طواف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تیز رفتاری کے ساتہہ کیا او حج کا آہستہ چلکر۔

اَفَلَا تَرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِيْ حَجِّهٖ حَيْثُ عُدِمَ الَّذِيْنَ مِنْ اَجْلِهِمْ رَمَلَ فِيْ عُمْرَتِهٖ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالَ الرَّمَلُ فِي الْاَشْوَاطِ الثَّلٰثَةِ الْاُوَلِ سُنَّةٌ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهَا فِي الْحَجِّ وَلَا فِي الْعُمْرَةِ **ترجمہ** تو اب دیکہو کہ حج مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف نہین کیا کیونکہ اس وقت دشمن موجود نہ تہی اور عمرہ مین کیا کیونکہ عمرہ مین دشمن موجود تہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے پہلے تینون چکرون مین تیز رفتاری حج و عمرہ دونون مین مسنون ہے **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ

۵۵ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَشْوَاطٍ **ترجمہ** باقی اہل علم نے ان حدیثون سے احتجاج کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عثمان بن خیثم سے وہ ابو الطفیل سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا پہر طواف کرتے ہوئے تین چکر تیز رفتاری کے ساتھہ کئے اور چار آہستہ چلکر۔ فَفِی هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا وَقَدْ كَانَ فِی بَعْضِهَا حَیْثُ یَرَاهُ حَیْثُ لَا یَرَوْنَهُ فَفِی رَمَلِهِ حَیْثُ لَا یَرَوْنَهُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهُ لَیْسَ مِنْ اَجْلِهِمْ رَمَلَ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى اٰخَرَ ترجمہ اس حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے تین چکروں میں اوّل سے...... آخر تک رمل فی الطواف کیا اور یہہ تو پہلی حدیث میں مذکور ہو چکا ہے کہ مشرکین کی نگاہ نصف چکر میں پڑتی تہی اور نصف میں نہیں اس سے معلوم ہوا کہ آپنے مشرکین کے دکہانے کیلئے رمل فی الطواف نہیں کیا تہا بلکہ کسی اور وجہ سے (یعنے بطریق مشروعیت)

۵۷ وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ فَهٰذَا الْحَدِیْثُ مِثْلُ الَّذِیْ قَبْلَهٗ ترجمہ کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان الواسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن المبارک نے وہ روایت کرتے ہیں عُبید اللہ بن ابی زیاد سے وہ ابو الطفیل رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل فی الطواف کیا۔ یہہ حدیث بہی اگلی حدیث کیطرح ہے کیونکہ اوس میں بہی یہی مذکور ہے کہ پہلے تین چکروں میں اول سے آخر تک تیز رفتاری کی تہی

۵۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رض یَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَیَمْشِیْ اَرْبَعًا عَلٰی هَیْئَتِهٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رض وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے وہ روایت کرتے ہیں عُبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکر تیز رفتاری کے ساتھہ لگاتے تہے اور چار معمولی رفتاری کے ساتھہ ابن عمر رض فرماتے ہیں اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بہی ایسا ہی کیا کرتے تہے

۵۹ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا سُلَیْمُ بْنُ اَخْضَرَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیم بن اخضر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عُبید اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے حجر اسود تک تیز رفتاری کے ساتھہ چکر لگاتے تہے فَهٰذَا مِثْلُ الَّذِیْ قَبْلَهٗ اَیْضًا وَقَدِ اسْتَدَلَّ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رض عَلٰی مَا ذَكَرْنَا فَفَعَلَهٗ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ فِیْ حَجٍّ وَلَا فِیْ عُمْرَةٍ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَاجٌّ فَخَالَفَ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنْهُ مُجَاهِدٌ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِیْ عُمْرَةٍ فَیَكُوْنُ مَذْهَبُهٗ كَانَ اَنْ یَرْمُلَ فِی الْعُمْرَةِ وَلَا یَرْمُلُ فِی الْحَجَّةِ وَمِمَّا یَدُلُّ اَیْضًا عَلٰی ثُبُوْتِ الرَّمَلِ وَاَنَّهٗ سُنَّةٌ مَاضِیَةٌ فِی الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهٗ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَیْثُ لَا عَدُوَّ یُرِیْهِ قُوَّتَهٗ ترجمہ یہہ حدیث بہی مثل حدیث اول کے ہے پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے رمل فی الطواف کیا تو معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے رمل فی الطواف سے آپنے بہی وہی استدلال کیا جو ہم نے اور وہ یہہ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل فی الطواف بطریق

مشروعیت کیا تہا نہ دشمنون کے دکہلانے لئے لہذا وہ مسنون ہوا زیادہ سے زیادہ یہہ کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی
اس روایت سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ آپکی یہہ روایت حج کے تعلق ہے یا عمرہ کے اگر حج کے متعلق ہے تو اس صورت
مین جو مجاہد نے آپ سے روایت کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا طواف تیز رفتاری کے ساتہ
کیا اور حج کا آہستہ چلکر سو یہہ اس روایت کے خلاف ہوا اور اگر عمرہ کے متعلق ہے تو اس صورت مین آپکا یہہ مذہب
ثابت ہوگا کہ عمرہ مین رمل فی الطواف کرنا چاہئے اور حج مین نہین مگر ماسوای ان آثار کے اور بہی احادیث مین جو دلالت
رکہتی ہین کہ حج وعمرہ دونون مین رمل فی الطواف کرنا سنّت قدیمہ ہے اور کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
مین رمل فی الطواف کیا تہا ظاہر ہے کہ حجۃ الوداع مین آپکا کوئی دشمن تو تہا نہین **فمما** روی عنہ فی ذلک ما حدثنا

۹ یزید بن سنان قال ثنا ابوبکر الحنفی قال ثنا عبد اللہ بن نافع عن ابیہ عن ابن عمر رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سعی ثلثۃ ومشی اربعۃ حین قدم فی الحج والعمرۃ حین کان اعتمر **ترجمہ** ازانجملہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے ایک ور حدیث بہی روایت کی گئی ہے اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو بکر الحنفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن نافع نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ ابن
عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج مین جبکہ آپنے حج کیا اور عمرہ مین جبکہ آپ نے عمرہ کیا پہلے
تین چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر آہستہ چلکر **حدثنا** اسمٰعیل بن یحیی المزنی قال ثنا محمد بن ادریس عن انس بن

۱۰ عیاض عن موسی بن عقبۃ عن نافع عن ابن عمر رض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل معناہ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحیی المزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس وہ روایت کرتے ہین انس بن عیاض
سے وہ موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل
حدیث سابق کے **فہذا** خلاف ما روی مجاہد عن ابن عمر رض **وقد** روی عن جابر بن عبد اللہ عن رسول
صلی اللہ علیہ وسلم انہ رمل فی حجۃ الوداع **ترجمہ** سو یہہ روایت بہی مجاہد کی مذکورہ بالا روایت کے خلاف ہے
جو اونہون نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے ماسوئ اس کے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے بہی روایت کیا
گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین رمل فی الطواف کیا تہا **حدثنا** محمد بن خزیمۃ و

۱۱ فہد قالا حدثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن الہاد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن
جابر بن عبد اللہ قال طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع سبعا رمل منہا ثلثا ومشی
اربعا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ
بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے ابن الہاد نے وہ روایت کرتے ہین جعفر بن
محمد سے وہ اپنے والد سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع
مین طواف کرتے ہوئے سات چکر لگائے دوڑ کر اور چار آہستہ چلکر **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا

۱۲ حاتم بن اسمٰعیل قال ثنا جعفر بن محمد فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے پہر اون
کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** یونس قال انا ابن وہب ان مالکا اخبرہ عن جعفر بن

۱۳

مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ فِيْ ثَلٰثَةٍ مِنْهُنَّ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اونہین خبر دی مالک نے وہ روایت کرتے ہین جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے سات چکر لگائے اور تین چکر حجر الاسود سے حجر اسود تک تیز رفتاری کے ساتھہ کیئے **فَلَمَّا** ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَمَلَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَا عَدُوَّ وَثَبَتَ اَنَّهُ لَمْ يَفْعَلْهُ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ وَلَوْ كَانَ فَعَلَهُ اِذَا كَانُوْا مِنْ اَجْلِهِمْ لَمَا فَعَلَهُ فِيْ وَقْتِ عَدَمِهِمْ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّمَلَ فِي الطَّوَافِ مِنْ سُنَنِ الْحَجِّ الْمَفْعُوْلَةِ فِيْهِ الَّتِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهَا **وَقَدْ** فَعَلَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ ترجمہ پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ نے حجۃ الوداع مین رمل فی الطواف کیا تو ثابت ہوا کہ عمرہ مین آپ نے رمل فی الطواف دشمنون کے دکھانے کے لیئے نہین کیا تہا لہذا رمل فی الطواف سنن حج سے ہے اور اس کا ترک کرنا جائز نہین کیونکہ اگر عمرہ کا طواف کرتے وقت دشمن دیکھہ رہے تہے تو حجۃ الوداع مین تو آپ کا کوئی دشمن نہ تہا (اسلیئے کہ حجۃ الوداع آپ نے فتح مکہ کی سال کیا ہے اور یہہ آپ کا آخری حج تہا) پہر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپکے اصحاب نے بہی رمل فی الطواف کیا ہے۔

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ فِيْمَا الرَّمَلُ الْاٰنَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ **وَقَدْ** نَفَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الشِّرْكَ وَاَهْلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا عَمِلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن ابراہیم الحنینی نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن سعد سے وہ زید بن اسلم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا اب رمل فی الطواف اور کشف کس کے لیئے ہے کیونکہ اب تو اللہ تعالے نے شرک اور اہل شرک کو یہان سے نکال دیا لیکن جو فعل ہم نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا ہے اوسے ترک نہین کرین گے۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ لَمَّا حَجَّ عُمَرُ رَمَلَ ثَلٰثًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن عیسے نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلے سے وہ عطا سے وہ یعلے بن امیہ سے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے حج کیا تو تین چکر دوڑ کر لگائے **وَهٰذَا** بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ اَحَدٌ ترجمہ اور ظاہر ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بحضر صحابہ کرام حج کیا تہا اور کسی نے آپکے فعل سے اختلاف نہین کیا (تو معلوم ہوا کہ تمام اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے اتفاق تہا) **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فَتَبِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضہ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن عیاض نے وہ روایت کرتے ہین منصور بن المعتمر سے وہ شقیق سے وہ مسروق سے کہا مین عمرہ کا احرام باندہکر مکہ گیا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھہ جا رہا تہا کہ وہ مسجد الحرام مین داخل ہوئے اور طواف کیا تو تین چکر دوڑ کر لگائے اور چار آہستہ چلکر **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضہ كَانَ اِذَا قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَرَمَلَ

ثُمَّ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِذَا لَبَّى بِهَا مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَرْمُلْ بِالْبَيْتِ وَأَخَّرَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ وَكَانَ لَا يَرْمُلُ يَوْمَ النَّحْرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ وہ جب مواقیت سے احرام باندھکر مکہ آتے تو رمل فی الطواف کرتے اور طواف کر کے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے اور جب مکہ سے ہی احرام باندھتے تو رمل فی الطواف نہ کرتے اور سعی صفا و مروہ مین یوم النحر تک تاخیر کرتے اور یوم النحر کے دن آپ رمل فی الطواف نہین کیا کرتے تہے **فَفِي** هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ يَرْمُلُ فِي الْحَجَّةِ إِذَا كَانَ إِحْرَامُهُ بِهَا مِنْ غَيْرِ مَكَّةَ **فَهٰذَا** خِلَافُ مَا رَوَاهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَخْلُو مَا رَوَاهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ مَنْسُوخًا فَمَا نَسَخَهُ فَهُوَ أَوْلَى مِنْهُ أَوْ يَكُونَ غَيْرَ صَحِيحٍ عَنْهُ فَهُوَ أَحْرَى أَنْ لَا يُعْمَلَ بِهِ وَأَنْ يَجِبَ الْعَمَلُ بِخِلَافِهِ **وَلَمَّا** ثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الرَّمَلِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ عَدَمِ الْمُشْرِكِينَ وَعَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ فِي الْأَشْوَاطِ الْأُوَلِ الثَّلَاثَةِ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ سُنَّةِ الطَّوَافِ عِنْدَ الْقُدُومِ وَأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ تَرْكُهُ إِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی ترجمہ اس حدیث مین ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما مواقیت سے حج کا احرام باندہتے تہے تو رمل فی الطواف کیا کرتے تہے سو یہہ حدیث ہی مجاہد کی مذکورہ بالا روایت کے خلاف ہی لہذا روایت مجاہد دو حال سے خالی نہین یا منسوخ ہے تو جو روایتین اوس کی ناسخ ہین اون پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور یا یہہ کہ وہ روایت صحیح نہین ہے تو اس صورت مین ہی لائق عمل نہین ہے بہر کیف جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع مین جہان آپکا کوئی دشمن نہ تہا اور پہر آپکے بعد آپکے اصحاب سے پہلے تین چکرون مین رمل فی الطواف کرنا ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ سنن طواف سے ہے اور مردون کو جبتک کہ اوس پر قدرت ہو ترک کرنا جائز نہین ہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالےٰ کا قول ہے ۔

بَابُ مَا يُسْتَلَمُ مِنَ الْأَرْكَانِ فِي الطَّوَافِ

طواف کرتے وقت ارکان بیت اللہ مین سے کون سے رکن کو چومنا چاہیئے

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الزبیر نے وہ روایت کرتے ہین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا ہم چارون رکنون کو چوما کرتے تہے **وَحَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رض مِثْلَهُ ترجمہ اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وکیع نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن طہمان سے وہ ابو الزبیر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مثل حدیث سابق کے ۔

بیان المسئلۃ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْتَلِمَ أَرْكَانَهُ كُلَّهَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا

الحدیث وخالفھم فی ذلک آخرون فقالوا لا ینبغی ان یستلم من الارکان فی الطواف غیر الرکنین الیمانیین ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرے تو چاہیے کہ چارون رکنون کو چومے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ طواف کرتے وقت بجز رکنین یمانین کے اور کسی رکن کو نہین چومنا چاہیے

۵۳ واحتجوا فی ذلک بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن ابی رواد عن نافع عن ابن عمر رض ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یکن یمر بھذین الرکنین الاسود والیمانی الا استلمھما فی الطواف ولا یستلم ھذین الآخرین ترجمہ انھون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی رواد سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم طواف کرتے ہوئے رکن اسود اور رکن یمانی پر سے نہین گذرتے تہے مگر یہہ کہ اونہین چومتے تہے اور ماسوای ان کے کسی اور رکن کو نہین چومتے تہے

۵۴ حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابو عاصم فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے پہراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۵ حدثنا یزید بن مرزوق قالا ثنا ابو الولید الطیالسی ح وحدثنا یزید قال ثنا ابو صالح قال ثنا اللیث عن ابن شہاب عن سالم عن ابیہ قال لم ار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسح من البیت الا الرکنین الیمانیین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید ابن سنان نے اور ابن مرزوق نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید الطیالسی نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یزید ابن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے فرمایا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو بجز رکنین الیمانیین کے اور کسی رکن کو چومتے ہوئے نہین دیکہا

۵۶ حدثنا یونس قال انا ابن وھب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب عن سالم عن ابیہ قال لم یکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یستلم من ارکان البیت الا الرکن الاسود والذی یلیہ من نحو دار الجمحیین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بجز رکن اسود اور اوس رکن کے جو دار الجمحیین کے جانب ہی اور کسی رکن کو نہین چومتے تہے

۵۷ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا ابن وھب عن اللیث عن ابن شہاب فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہین لیث سے وہ ابن شہاب سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۸ حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن سعید ابن ابی سعید المقبری عن عبید بن جریج انہ قال لعبد اللہ بن عمر رض رأیتک لا تمس من الارکان الا الیمانیین فقال رأیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یمس من الارکان الا الیمانیین ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن ابی سعید المقبری سے وہ عبید بن جریج سے کہ اونہون نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ مین آپ کو دیکہتا ہون کہ بجز رکنین یمانیین کے اور کسی رکن کو ہاتہہ نہین لگاتے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو

ہیں نے دیکھا ہے کہ بجز رکنین یمانیین کے اور کسی رکن کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا
زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثنا عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ
أَبِي سُفْيَانَ طَافَ بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ فَجَعَلَ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لِمَ تَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ
وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ مَهْجُورٌ فَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ رض لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ صَدَقْتَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن عباد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عتاب بن بشیر الجزری نے وہ روایت کرتے
ہیں خصیف سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالے عنہ نے بیت
اللہ شریف کا طواف کرنا شروع کیا تو چاروں رکنوں کو چومتے جاتے تھے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ آپ
ان دونوں رکنوں کو کیوں چومتے ہیں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تو انہیں نہیں چوما کرتے تھے معاویہ بن سفیان رض
نے کہا کہ بیت اللہ کا کوئی رکن چھوڑا نہیں جائیگا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ
حسنۃ تمہارے لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے تو انہوں نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں
فَهٰذِهِ الْآثَارُ كُلُّهَا تُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ فِي طَوَافِهِ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ
وَمَعَ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَيْسَ مَعَ الْأَثَرِ الْأَوَّلِ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا وَاللهُ أَعْلَمُ لِمَنْ ذَهَبَ
إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى مَا خَالَفَهَا أَنَّ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ هُمَا مَبْنِيَّانِ عَلَى مُنْتَهَى الْبَيْتِ ثُمَّ يَلِيهِمَا
وَالْآخَرَانِ لَيْسَا كَذٰلِكَ لِأَنَّ الْحِجْرَ وَرَاءَهُمَا وَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ لَا يُسْتَلَمُ
لِأَنَّهُ لَيْسَ بِرُكْنٍ لِلْبَيْتِ فَكَانَ يَجِيءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الرُّكْنَانِ الْآخَرَانِ لَا يُسْتَلَمَانِ لِأَنَّهُمَا لَيْسَا بِرُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ
ترجمہ پس ان تمام آثار میں مذکور ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم طواف خانہ کعبہ میں بجز رکنین یمانیین کے اور
کسی رکن کو نہیں چومتے تھے پس یہ آثار متواترہ ہیں اور حجت ہیں بخلاف اگلے آثار کے جو اہل علم ان آثار کیطرف گئے ہیں
ان کی ایک دلیل یہہ بھی ہے کہ رکنین یمانیین منتہای بیت میں بنی ہوئی ہیں بخلاف دوسری رکنوں کے کہ وہ رکن اسود
سے دور ہیں اور رکن اسود بیت میں داخل ہے اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ مابین رکن یمانی و رکن اسود چوما نہیں
جاتا کیونکہ وہ رکن بیت سی نہیں ہے پس اس قیاس پر دوسری رکنوں کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے کیونکہ وہ بھی درحقیقت
ارکان بیت سے نہیں ہیں **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجْرِ أَنَّهُ الْبَيْتُ مَا **حدثنا**
رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ
الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ فَقَالَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ
فَقُلْتُ مَا مَنَعَهُمْ أَنْ يُدْخِلُوهُ فِيهِ قَالَ عَجَزَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ **ترجمہ** اور حجر اسود کے متعلق تو رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ بیت اللہ میں داخل ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المودن نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شیبان بن عبد الرحمن ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہیں اسود بن یزید
سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے حجر اسود کے
متعلق دریافت کیا فرمایا وہ بیت اللہ میں داخل ہے میں نے کہا پھر لوگوں نے اسے بیت اللہ کے اندر کیوں داخل نہیں

کرلیا فرمایا خرچ کی کمی کے سبب سے ۵۱۱ **حدثنا** فہد قال ثنا الحسن بن الربیع قال ثنا ابو الاحوص عن الاشعث عن الاسود بن یزید قال قالت عائشۃ رض سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحجر امن البیت هو قال نعم قلت ما لھم لم یدخلوہ فی البیت قال ان قومک قصرت بھم النفقۃ فقلت ما شان بابہ مرتفع قال فعل قومک لیدخلوا من شاءوا ویمنعوا من شاءوا ولولا ان قومک حدیث عھد ھم بجاھلیۃ فاخاف ان تنکر قلوبھم ذلک لنظرت ان ادخل الحجر فی البیت وان الزق بابہ بالارض **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسن بن ربیع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہیں اشعث سے وہ اسود بن یزید سے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا حجر الاسود بیت اللہ میں داخل ہے فرمایا ہاں میں نے کہا پھر سے بیت اللہ کے اندر داخل کیوں نہیں کر لیا فرمایا قوم کے پاس خرچ نہیں تہا میں نے کہا پھر اونہوں نے اس کا دروازہ اتنا کیوں اونچا کیا ہے فرمایا تاکہ لوگ جسے چاہیں اندر لیجا سکیں پہر فرمایا اگر قوم عنقریب ہی جاہلیت کے زمانہ میں سے نکلی ہوئی نہ ہوتی اور مجھے اون کے انکار کا خوف نہ ہوتا تو میں حجر اسود کو بیت اللہ کے اندر داخل کر دیتا اور دروازہ نیچا کر دیتا

۵۱۲ **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا ابو داؤد قال ثنا سلیم بن حیان قال ثنا سعید ابن میناء قال حدثنی عبد اللہ بن الزبیر قال حدثنی عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھا لولا ان قومک حدیث عھد بالجاھلیۃ لھدمت الکعبۃ والزقتھا بالارض فجعلت لھا بابین بابا شرقیا وبابا غربیا وزدت ستۃ اذرع من الحجر فی البیت ان قریشا استقصرت لما بنت البیت **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیم بن حیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن میناء نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن زبیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ ابھی عنقریب ہی زمانہ جاہلیت سے نکلے ہوئے نہ ہوتے کعبہ کی بنا نیچے کر دیتا اور اوس کے دو دروازہ بناتا ایک شرقی ایک غربی اور حجر اسود سے آگے چھہ گز بناتا اور بڑھاتا کیونکہ قریش نے جب خانہ کعبہ کو بنایا تو اون کے پاس خرچ کی کمی تہی

۵۱۳ **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا عبد اللہ بن بکر السھمی قال ثنا حاتم بن ابی صغیرۃ عن ابی قزعۃ ان عبد الملک بن مروان بینما ھو یطوف بالبیت اذ قال قاتل اللہ عبد اللہ بن الزبیر حیث یکذب علی ام المؤمنین یقول سمعتھا وھی تقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ لولا حدثان قومک بالکفر لنقضت البیت حتی ازید فیہ من الحجر فقال الحارث بن عبد الرحمن بن ابی ربیعۃ لا تقل ذلک یا امیر المؤمنین فانا سمعت ام المؤمنین تقولہ قال وددت انی کنت سمعت ھذا منک قبل ان اھدمہ فترکتہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن بکر السہمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن ابی صغیرہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو قزعہ سے کہ عبد الملک بن مروان بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے کہ کہنے والے نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا پر جھوٹ باندھتے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا کہ اے عائشہ اگر لوگ ابھی عنقریب ہی زمانہ جاہلیت سے نکلے ہوئے نہ ہوتے تو میں بیت اللہ کی بنا توڑ کر حجر اسود سے آگے تک بنا دیتا تو حارث بن عبد الرحمن

بن ابی ربیعہ نے کہا کہ ای امیر المومنین اسطرح نہ کہو میں نے خود ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو اسے
فرماتے ہوئے سنا ہے تو خلیفہ عبد الملک بن مروان نے کہا کہ کاش میں تمسے یہ حدیث بنانے کعبہ توڑنے سے پہلے سنتا تو
ہرگز نہ توڑتا۔ **فلما** ثبت ان الحجر من البيت وان الركنين اللذين يليانه ليسا بركنين للبيت ثبت انهما كما بين
الركنين اليمانيين فكما كان بين الركنين اليمانيين لا يستلم فكذلك هذان ايضا في النظر لا يستلمان **وقد** استدل
عبد الله بن عمر رض بما استدللنا به من هذا في ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم استلام ذينك الركنين
ترجمہ پس جب ثابت ہوا کہ حجر اسود بیت اللہ کی بنا میں داخل ہے اور وہ دونوں رکن جو اوس کے قریب ہیں رکن بیت اللہ
نہیں ہیں تو ثابت ہوا کہ جو حکم مابین رکنین یمانین کا ہے وہی حکم اون دونوں کا ہے کہ جس طرح مابین رکنین یمانیین چوما نہیں
جاتا اسیطرح وہ دونوں رکن بھی نہیں چومے جانے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بھی رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے ان دونوں کو نہ چومنے سے بھی استدلال کیا ہے جو ہم نے کیا کہ وہ بنائے بیت اللہ میں داخل نہیں ہیں
اسلیئے وہ نہیں چومے جاتے **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن ابن شهاب عن سالم
بن عبد الله ان عبد الله بن محمد بن ابي بكر الصديق رض اخبر عبد الله بن عمر رض عن عائشة رض ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال الم تري ان قومك حين بنوا الكعبة اقتصروا عن قواعد ابراهيم عليه السلام قالت
قلت يا رسول الله افلا تردها على قواعد ابراهيم قال لولا حدثان قومك بالكفر قال فقال عبد الله بن
عمر لئن كانت عائشة سمعت ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ارى رسول الله صلى الله عليه و
سلم ترك استلام الركنين اللذين يليان الحجر الا ان البيت لم يتمم على قواعد ابراهيم عليه السلام **ترجمہ**
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اوسے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب
سے وہ سالم بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن عمر رض کو عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر الصدیق رض نے خبر دی وہ روایت کرتے
ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری قوم نے جب خانہ
کعبہ بنایا تو وہ اوسے ارکان ابراہیم علیہ السلام تک نہ لا سکے میں نے کہا یا رسول اللہ پھر آپ اوسے ارکان ابراہیم تک
کیوں نہیں لے آتے فرمایا اگر قوم کفر کے زمانہ سے ابھی عنقریب ہی نکلی ہوئی نہ ہوتی (تو یعنے میں اوسے وہاں تک لے آتا)
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رض نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا ہے تو میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکنوں کا بوسہ ترک کرتے نہیں دیکھا تھا جو حجر سے ملے ہوئے
ہیں سو بیشک بیت اللہ کی بنا ارکان ابراہیم تک پوری نہیں کی گئی۔ **فثبت** بهذه الآثار ما ذكرنا وانه لا ينبغي
ان يستلم من اركان البيت الا الركنين اليمانيين وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى
ترجمہ پس ان آثار سے ثابت ہوا کہ ارکان بیت اللہ سے بجز رکنین یمانیین کے اور کسی رکن کو نہیں چومنا چاہیئے یہی امام
ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔

باب الصلوة للطواف بعد الصبح وبعد العصر

نماز فجر و نماز عصر پڑھ لینے کے بعد دوگانہ طواف پڑھنے کے بیان میں

۵۱ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنِ ابْنِ بَابَاہُ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَفَعَہٗ اَنَّہٗ قَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا یَطُوْفُ بِھٰذَا الْبَیْتِ وَیُصَلِّیْ اَیَّ سَاعَۃٍ شَاءَ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَھَارٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبدالاعلےٰ نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے وہ ابن باباہ سے وہ جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ حدیث مرفوع کرکے بیان کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای بنی عبدالمطلب کسی کو اس بیت کے طواف سے منع مت کرو شب و روز میں جس وقت چاہے نماز پڑہے۔

۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِی الشَّوَارِبِ قَالَ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ مَرْدَانِبَۃَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اِنْ وُلِّیْتُمْ ھٰذَا الْاَمْرَ فَلَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِھٰذَا الْبَیْتِ وَصَلّٰی اَیَّ سَاعَۃٍ شَاءَ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَھَارٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابی اشوارب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسان بن ابراہیم بن زید بن مردانبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عطار سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای بنی عبدمناف اگر تم اس خانہ کعبہ کے متولی ہو تو کسی کو طواف کرنے سے منع مت کرنا شب و روز میں جس وقت چاہے نماز پڑہے۔

بیان المسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِبَاحَۃِ الصَّلٰوۃِ لِلطَّوَافِ فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ فَلَا یُمْنَعُ مِنْ ذٰلِکَ عِنْدَھُمْ وَقْتٌ مِنَ الْاَوْقَاتِ الْمَنْھِیِّ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْھَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذِہِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَھُمْ** فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا حُجَّۃَ لَکُمْ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ لِاَنَّ مَا اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا وَاَمَرَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اَنْ لَا یَمْنَعُوْا اَحَدًا مِنْہُ مِنَ الطَّوَافِ وَالصَّلٰوۃِ ھُوَ الطَّوَافُ عَلٰی سَبِیْلِ مَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُطَافَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَبِیْلِ مَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُصَلّٰی فَاَمَّا عَلٰی مَا سِوٰی ذٰلِکَ فَلَا **اَلَا تَرٰی** اَنَّ رَجُلًا لَوْ طَافَ بِالْبَیْتِ عُرْیَانًا اَوْ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ اَوْ جُنُبًا اَنَّ عَلَیْھِمْ اَنْ یَمْنَعُوْہُ مِنْ ذٰلِکَ لِاَنَّہٗ طَافَ عَلٰی غَیْرِ مَا یَنْبَغِی الطَّوَافُ عَلَیْہِ وَلَیْسَ ذٰلِکَ بِدَاخِلٍ فِیْمَا اَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا یَمْنَعُوْا مِنْہُ مِنَ الطَّوَافِ فَکَذٰلِکَ قَوْلُہٗ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا یُصَلِّیْ ھُوَ عَلٰی مَا قَدْ اُمِرَ اَنْ یُصَلِّیَ عَلَیْہِ مِنَ الطَّھَارَۃِ وَسَتْرِ الْعَوْرَۃِ وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَۃِ فِی الْاَوْقَاتِ الَّتِیْ تَحِلُّ الصَّلٰوۃُ فِیْھَا فَاَمَّا مَا سِوٰی ذٰلِکَ فَلَا **وَقَدْ** نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھْیًا عَامًّا عَنِ الصَّلٰوۃِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِھَا وَنِصْفَ النَّھَارِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ **وَتَوَاتَرَتْ** بِذٰلِکَ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ بِاَسَانِیْدِھَا فِیْ غَیْرِ ھٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ ھٰذَا الْکِتَابِ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ طواف کرنے والا شب و روز میں سے جس وقت چاہے دوگانہ پڑہسکتا ہے خواہ اوقات مکروہہ میں ہی میں کیوں نہ پڑہے اوسے منع نہیں کیا جا سکتا اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس حدیث میں اس امر پر کوئی دلیل نہیں کہ دوگانہ طواف اوقات مکروہہ میں ہی پڑہنا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مباح فرمایا ہے کیونکہ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کا مطلب تو یہ ہے کہ جو شخص طواف کے طریقہ کے مطابق طواف کرے اور نماز پڑہنے کے طریقہ کے مطابق نماز پڑہی تو اوسے طواف کرنے اور نماز پڑہنے سے مت روکو خواہ کسی وقت طواف کرے چنانچہ فرض کرو اگر

کوئی شخص برہنہ ہو کر طواف کرے یا بلا وضو یا بلا غسل جنابت طواف کرے تو اوسے طواف کرنے سی منع کیا جائیگا یا نہین اور
کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ بفحوائی مذکورہ بالا ان دونون حدیثون کے اس شخص کو طواف سے منع نہین کرنا چاہیے پس لا محالہ کہا جائیگا
کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا کہ کسی کو طواف کرنے اور نماز سے منع مت کرو یہی مطلب ہے کہ جو شخص طہارت
ستر عورت اور استقبال قبلہ کے ساتھہ اوقات غیر مکروہ مین نماز پڑہی تو اس کے لئے نماز پڑہنا مباح ہے اور جو اس کے سوائے طریقون
کے ساتھہ نماز پڑہی تو اس کے لئی نماز جائز نہین چنانچہ اوقات مکروہ مثلاً طلوع و غروب شمس اور زوال کے وقت اور اسیطرح بعد نماز
فجر و بعد نماز عصر عام طور سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہنے سی منع فرمایا ہے چنانچہ یہ حدیثین ہم معدان کی اسناد
کے باب مواقیت الصلوٰۃ مین ذکر کر چکے ہین **فکان** مما احتج بہ اھل المقالۃ الاولی لقولھم فی ذلک ما حدثنا احمد
بن داؤد قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا بشر بن السری عن ابراھیم بن طھمان عن ابی الزبیر عن عبد اللہ
بن باباہ قال طاف ابو الدرداء بعد العصر وصلی قبل مغارب الشمس فقلت انتم اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم تقولون لا صلوٰۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس فقال ان ھذا البلد لیس کسائر البلدان **ترجمہ**
اب ایک اور حدیث سے بہی قائلین قول اوّل احتجاج کرتے ہین اور وہ یہہ حدیث ہے جو بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن السری نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم
بن طہمان سے وہ ابو الزبیر سے وہ عبد اللہ بن باباہ سے کہا ابو الدرداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بعد نماز عصر طواف کیا اور
غروب آفتاب سی پہلے نماز دوگانہ طواف پڑہی عبد اللہ بن باباہ بیان کرتے ہین کہ مین نے آپ سے بیان کیا کہ آپ لوگ
اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہین آپ تو بیان کرتے ہین کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑہنا جائز نہین
فرمایا اس شہر یعنے مکہ کا دوسری شہرون جیسا حکم نہیں ہے **فقالوا** فقد دل قول ابی الدرداء علی ان الصلوٰۃ
للطواف لم یدخل فیما نھی عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الصلوٰۃ فی الاوقات التی ذکر ثم **قیل لھم**
وانتم لا تقولون بھذا الحدیث لانا قد رأینا کم تکرھون الصلوٰۃ بمکۃ فی الاوقات المنھی عن الصلوٰۃ فیھا
اجبر الطواف لنھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فی تلک الاوقات ولا تخرجون حکم مکۃ فی ذلک من
حکم سائر البلدان وابو الدرداء فقد اخرج فی الحدیث الذی احتججتم بہ حکم مکۃ من حکم سائر البلدان سواھا
فی المنع من الصلوات فی ذلک واخبر ان النھی لم یدخل حکمھا فیہ وانہ انما ارید بہ ما سواھا مع انہ
قد خالف ابا الدرداء فی ذلک عمر بن الخطاب **ترجمہ** قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ ابو الدرداء رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کا قول مذکور دلالت کہتا ہے کہ دوگانہ طواف کا حکم اوس ممانعت مین داخل نہین ہے جس مین رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے اوقات مکروہہ مین نماز پڑہنے سے منع فرمایا ہے تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ قائلین قول اوّل خود ہی
تو ابو الدرداء رضی اللہ تعالےٰ کے قول پر پورا عمل نہین کرتے کیونکہ دوگانہ طواف کے ماسوا باقی نماز مکہ ہی مین اوقات کروہ
مین پڑہنے سے منع کرتے ہین اور مکہ کو ان نمازون کے متعلق دوسری شہرون کے حکم سے مستثنےٰ نہین کرتے حالانکہ ابو الدرداء
رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ اس شہر کا حکم دوسرے شہرون کا حکم نہین یعنے اوقات مکروہ مین نماز پڑہنے کی ممانعت
سے مکہ مستثنےٰ ہے ماسوای اس کے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابو الدرداء رض کے خلاف عمل کیا ہے **حدثنا** یونس
قال ثنا سفیان عن الزھری عن عروۃ عن عبد الرحمن بن عبد القاری قال طاف عمر رض بالبیت بعد الصبح

فَلَمْ يَرْكَعْ فَلَمَّا صَارَ بِذِي طُوًى وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ عروہ سے وہ عبدالرحمٰن بن عبد قاری سے کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا بعد نماز فجر اور دوگانہ طواف نہین پڑھا جب ذی[1] طوی مین پہنچے اور آفتاب طلوع ہو گیا تب دوگانہ پڑھا **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ مِثْلَهُ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ حمید بن عبد قاری سے مثل حدیث سابق کے **فَهٰذَا** عُمَرُ رض لَمْ يَرْكَعْ حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَقْتُ صَلٰوةٍ وَأَخَّرَ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَهٰذَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ عِنْدَهُ وَقْتَ صَلٰوةٍ لِلطَّوَافِ لَصَلّٰى وَلَمَّا أَخَّرَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ طَافَ بِالْبَيْتِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ حِينَئِذٍ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ مِثْلُ ذٰلِكَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ **وَقَدْ** رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض **ترجمہ** پس حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بعد نماز فجر دوگانہ طواف نہین پڑھا جبتک کہ نماز کا وقت نہ ہوگیا اور ظاہر ہے کہ یہہ بحضور صحابہ کرام واقع ہوا اور کسی نے اس سے انکار نہین کیا پس جب حضرت عمر فاروق رضہ نے دوگانہ طواف مین تاخیر کی اور وقت مکروہ مین نہین پڑھا تو کسی کو جائز نہین کہ بیت اللہ کا طواف کرکے دوگانہ طواف وقت مکروہ مین پڑہے ایسا ہی معاذ بن عفرا رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے اور یہہ حدیث ہی مین اوپر کسی باب مین بیان کرچکا ہون اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے بہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَدِمَ مَكَّةَ عِنْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَطَافَ وَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا بَعْدَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمام نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نماز فجر کے وقت مکہ پہنچے تو نماز فجر کے بعد اونہون نے طواف کیا اور دوگانہ طواف طلوع شمس کے بعد پڑھا **وَالنَّظَرُ** يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْبُلْدَانِ سَوَاءٌ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيهَا فِي سَائِرِ الْبُلْدَانِ كُلِّهَا عَلَى السَّوَاءِ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى إِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ لِلطَّوَافِ فِي الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيهَا **ثُمَّ** اخْتَلَفَ الَّذِينَ خَالَفُوا أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى فِي ذٰلِكَ عَلٰى فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ لَا يُصَلّٰى فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَوْقَاتِ لِلطَّوَافِ كَمَا لَا يُصَلّٰى فِيهَا لِلتَّطَوُّعِ مِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **وَقَدْ** وَافَقَهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنْ عُمَرَ رض وَمُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَابْنِ عُمَرَ رض وَقَالَتْ فِرْقَةٌ يُصَلّٰى لِلطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا يُصَلّٰى لِذٰلِكَ فِي الْأَوْقَاتِ الثَّلٰثَةِ الْبَوَاقِي الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ مُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَطَاءٌ **ترجمہ** نظر و قیاس بہی اس کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدین کے دن روزہ رکہنے سے منع فرمایا ہے سو اس حکم مین جمیع اہل بلدان یکسان ہین اور کسی شہر کے لوگ اس حکم سے مستثنےٰ نہین ہین پس اسی قیاس پر اوقات مکروہہ مین نماز پڑہنے کی ممانعت کا حکم ہے کہ سب شہرون مین یکسان ہے اور کوئی شہر اوس سے

[1] ذی طوی بابِ مکہ کے نزدیک ایک جنگل کا نام ہے جو عمرہ کے راستے مین واقع ہے [illegible] کذا فی مجمع البحار [illegible] مترجم [illegible]

مستثنٰے نہین کیا گیا ہے لہذا اون لوگون کا قول باطل ہوا جو کہتے ہین کہ ملہ اوقات مکروہہ کی ممانعت مین داخل نہین ہے اب جو اہل علم اوقات مکروہہ مین دوگانہ طواف پڑہنے سے منع کرتے ہین اون مین بہی دو فریق ہین ایک فریق کا قول ہے کہ مذکورہ بالا اوقات خمسہ مکروہہ مین سے کسی وقت بہی دوگانہ طواف پڑہنا جائز نہین ہے جسطرح دیگر نوافل ان اوقات مین پڑہنا جائز نہین ہے چنانچہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ اس قول کیطرف گئے ہین اور حضرت عمر اور معاذ بن عفرا رضی اللہ تعالے عنہما سے ہم نے جو روایت کیا ہے وہ اون کے قول کے موافق ہے اور دوسرے فریق کا قول ہے کہ دوگانہ طواف عصر کے بعد آفتاب زرد ہونے سی پہلے پہلے پڑہ لینا چاہیے اور بعد نماز فجر آفتاب طلوع ہونے سی پہلے پہلے اور باقی تین اوقات (طلوع وغروب آفتاب اور زوال کے وقت) نہین پڑہنی چاہیے چنانچہ مجاہد ابراہیم نخعی اور عطار رحمہم اللہ کا یہی قول ہے

۵۷ **حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا هشیم عن مغیرة عن ابراهیم قال طف وصل ما كنت فی وقت فاذا ذهب الوقت فامسك **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہین مغیرہ سے وہ ابراہیم نخعی رح سے فرمایا طواف کرو اور دوگانہ پڑھلو جبتک کہ وقت باقی رہے پہر جب وقت نکل جائے تو ٹہر جاو

۵۸ **حدثنا** احمد قال ثنا یعقوب قال ثنا ابن ابی غنیة عن عبد الملك بن ابی سلیمن عن عطاء مثله **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی غنیہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد الملک بن ابی سلیمان سے وہ عطار سے مثل حدیث سابق کے

۵۹ **حدثنا** احمد قال ثنا یعقوب قال ثنا عبد الله بن رجاء وعبید الله بن رجاء وعبید الله بن موسی عن عثمان بن الاسود عن مجاهد قال طف قال عبید الله بعد الصبح وبعد العصر وصل ما كنت فی وقت وقال ابن رجاء فی وقت صلوة **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجار اور عبید اللہ بن موسےٰ نے وہ روایت کرتے ہین عثمان بن الاسود سے وہ مجاہد سے فرمایا طواف کرو عبید اللہ بیان کرتے ہین یعنے بعد نماز فجر اور نماز عصر کے تو اوسی وقت دوگانہ بہی پڑھلو اور عبد اللہ بن رجار بیان کرتے ہین کہ جبتک نماز کا وقت باقی رہے **وقد** روی مثل ذلك ایضا عن ابن عمر رض **ترجمہ** ایسا ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیا ہے

۵۱۰ **حدثنا** احمد قال ثنا یعقوب قال ثنا ابن ابی غنیة عن عمر بن ذر عن مجاهد قال كان ابن عمر رض یطوف بعد العصر ویصلی ما كانت الشمس بیضاء حیة فاذا اصفرت وتغیرت طاف طوافا واحدا حتی یصلی المغرب ثم یصلی ویطوف بعد الصبح ویصلی ما كان فی غلس فاذا اسفر طاف طوافا واحدا ثم یجلس حتی ترتفع الشمس ویمكن الركوع **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی غنیہ نے وہ روایت کرتے ہین عمر بن ذر سے وہ مجاہد رح سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما بعد نماز عصر طواف کرتے تہی تو جبتک آفتاب مین زردی نہ آئی ہوتی دوگانہ پڑھلیتے پہر جب آفتاب زرد ہوجاتا تو طواف کرکے ٹہر جاتے اور مغرب کی نماز پڑہکر دوگانہ طواف پڑہتے پہر نماز فجر کے بعد طواف کرتے اور نماز فجر آپ غلس مین پڑہا کرتے تہی پہر جب اسفار ہوجاتا تو طواف کرتے اور ٹہر جاتے جب آفتاب بلند ہوتا تو دوگانہ پڑہتے

۵۱۱ **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا موسی بن عقبة عن سالم وعطاء ان ابن عمر رض كان یطوف بعد الصبح وبعد العصر اسبوعا ویصلی ركعتین ما كان فی وقت صلوة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو موسیٰ بن عقبہ نے وہ روایت کرتے ہین سالم اور عطار سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما ہفتہ بین نماز صبح اور نماز عصر کے بعد طواف کیا کرتے تہے اور پہر جبتک نماز کا وقت رہتا دوگانہ پڑھلیا کرتے تہے **فھذا** عطاءٌ قد قال برایہ ما قد ذکرنا **وقد** روی عن ابن عباس رض عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم انہ قال لا تمنعوا احدا یطوف بھذا البیت و یصلی ای ساعۃ شاء من لیل او نھار **فقد** حمل ذلک علی خلاف ما ذھب الیہ اھل المقالۃ الاولی **وکان** النظر فی ذلک لما اختلفوا اھل الاختلاف انا رأینا طلوع الشمس و غروبھا و نصف النھار یمنع من قضاء الصلوۃ الفائتات و بذلک جاءت السنۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم فی ترکہ قضاء الصبح التی نام عنھا الی ارتفاع الشمس و بیاضھا فاذا کان ما ذکرنا ینھی عن قضاء الفرائض الفائتات فھو عن الصلوۃ للطواف انھی وقد قال عقبۃ بن عامر ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ینھانا ان نصلی فیھن و ان نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع و حین یقوم قائم الظھیرۃ حتی یمیل و حین تضیف الشمس للغروب حتی تغرب وقد ذکرنا ذلک باسنادہ فیما تقدم من کتابنا ھذا فاذا کانت ھذہ الاوقات تنھی عن الصلوۃ علی الجنائز فالصلوۃ للطواف ایضا کذلک و کذلک کانت الصلوۃ بعد العصر قبل تغیر الشمس و بعد الصبح قبل طلوع الشمس مباحۃ علی الجنائز و مباحۃ فی قضاء الصلوۃ الفائتۃ و مکروھۃ فی التطوع وکان الطواف یوجب الصلوۃ حتی یکون وجوبھا کوجوب الصلوۃ علی الجنائز **فالنظر** علی ما ذکرنا ان یکون حکمھا بعد وجوبھا کحکم الفرائض التی قد وجبت و حکم الصلوۃ علی الجنازۃ التی قد وجبت فتکون الصلوۃ للطواف تصلی فی کل وقت یصلی فیہ علی الجنازۃ و تقضی فیہ الصلوۃ الفائتۃ و لا تصلی فی کل وقت لا یصلی فیہ الجنازۃ و لا تقضی فیہ صلوۃ فائتۃ **فھذا** ھو النظر عندنا فی ھذا الباب علی ما قال عطاء و ابراھیم و مجاھد و علی ما قد روی عن ابن عمر رض و الیہ نذھب و ھو قول سفیان و ھو خلاف قول ابی حنیفۃ و ابی یوسف و محمد رحمھم اللہ تعالےٰ

ترجمہ اس روایت بین عطار ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے نماز کا وقت باقی رہنے تک دوگانہ طواف پڑھلینا روایت کرتے ہین اور اس باب کی دوسری حدیث بین انہون نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اور انہون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ ای بنی عبد مناف اگر تم اس خانہ کعبہ کے متولی ہو جاو تو کسی کو طواف کرنے سی منع مت کرنا کہ شب و روز بین جس وقت چاہے دوگانہ طواف پڑہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اونہون نے یہہ حدیث قائلین قول اول کے خلاف معنے پر محمول کی ۔ بہر کیف جب باقی اہل علم کے درمیان ہی دو فریق ہوگئے تو ہم نے چاہا کہ اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر و قیاس نکالین چنانچہ ہم دیکہتے ہین کہ طلوع و غروب کے وقت (نماز وقت پڑہنا) اور نماز قضا ادا کرنا منع ہے اور ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے چنانچہ جس سفر بین آپسے نماز فجر قضا ہوی تو آپنے آفتاب اونچا ہو جانیکے بعد نماز قضا ادا کی پس جب طلوع و غروب کے وقت نماز پڑہنا حتے کہ نماز قضا ادا کرنا ہی منع ہے تو دوگانہ طواف پڑہنا بدرجہ اولی منع ہوگا اور عقبہ بن عامر نے روایت کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہمین تین اوقات بین نماز پڑہنے اور جنازہ دفن کرنے سی منع فرمایا کرتے تہی طلوع آفتاب کے وقت جبتک کہ آفتاب اونچا نہ ہو جائے اور زوال کے وقت کہ جبتک آفتاب ڈہل نہ جائے اور غروب آفتاب کے وقت جبتک کہ آفتاب ڈوب نہ جائے چنانچہ یہہ حدیثین ہم معہ اون کے اسناد کے باب مواقیت الصلوٰۃ بین ذکر کر چکے ہین پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تینون اوقات بین نماز جنازہ پڑہنے سے منع فرمایا تو یہی حکم دوگانہ طواف کا ہے اور نماز فجر کے بعد طلوع

آفتاب سے پہلے اور نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب سے پہلے نماز جنازہ پڑہنا مباح ہے اگرچہ نماز نفل اور نماز قضا ادا کرنا منع ہے
مگر دوگانہ طواف تو بعد طواف واجب ہو جاتا ہے جس طرح نماز جنازہ تو جو حکم نماز جنازہ کا ہے وہی دوگانہ طواف کا بہی ہونا چاہیے
کہ جب نماز جنازہ نماز فجر و عصر کے بعد نماز کے وقت باقی رہنے تک پڑہنا جائز ہے اسیطرح دوگانہ طواف بہی جہان جن اوقات میں
نماز جنازہ پڑہنا مکروہ ہے اون اوقات مین دوگانہ طواف پڑہنا بہی مکروہ ہے (یعنے طلوع وغروب اور زوال کے وقت) یہہ
حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے اور یہی عطار ابراہیم نخعی اور مجاہد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے روایت کیا گیا ہے سو ہم اس قول کو اختیار کرتے ہین اگرچہ یہہ قول امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ
کے قول کے خلاف ہے

بَابُ مَنْ اَحْرَمَ بِحَجَّةٍ فَطَافَ لَهَا قَبْلَ اَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ

احرام حج باندہکر وقوف عرفہ سے پہلے طواف کرنیکے بیان مین

۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رضـ كَانَ
يَقُوْلُ لَا يَطُوْفُ اَحَدٌ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُهُ اِلَّا حَلَّ بِهِ قُلْتُ لَهُ مِنْ اَيْنَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضـ يَاْخُذُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ قَوْلِ
اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَقُلْتُ لَهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضـ يَرَاهُ قَبْلَ الْمُعَرَّفِ
وَبَعْدَهُ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضـ يَاْخُذُهَا مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَحِلُّوْا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَهَا لِيْ غَيْرَ
مَرَّةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن الہیثم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن
جریج نے کہا خبر دی مجہکو عطا نے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرمایا کرتے تہے کہ جو کوئی طواف کرے تو وہ احرام سے
باہر ہو گیا خواہ حاجی ہو یا معتمر ابن جریج بیان کرتے ہین کہ مین نے عطار رحمہ اللہ سے پوچہا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ
عنہما یہہ قول کہان سے اخذ کرتے تہے فرمایا آیہ کریمہ ثم محلہا الی البیت العتیق سے مین نے کہا یہہ تو وقوف عرفہ کے بعد کا حکم
ہے فرمایا ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما وقوف عرفہ سے پہلے اور بعد دونوں طریق پر طواف کرنا جائز رکہتے تہے فرمایا اور
ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اوس قول سے بہی اخذ کرتے تہے جو آپنے حجۃ الوداع مین لوگون
سے فرمایا تہا کہ طواف کرکے احرام سے باہر ہو جائین اور ایک بار نہین بلکہ کئی دفعہ فرمایا تہا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا

۵۲ اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّ عُرْوَةَ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رضـ اَضْلَلْتَ النَّاسَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ
قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا عُرَيَّةُ قَالَ تُفْتِي النَّاسَ اَنَّهُمْ اِذَا طَافُوْا بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلُّوْا وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضـ يَجِيْئَانِ مُلَبِّيَيْنِ بِالْحَجِّ
فَلَا يَزَالَانِ مُحْرِمَيْنِ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِهٰذَا ضَلَلْتُمْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتُحَدِّثُوْنِيْ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رضـ وَعُمَرَ رضـ فَقَالَ عُرْوَةُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رضـ وَعُمَرَ رضـ كَانَا اَعْلَمَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے
وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ ابو ملیکہ سے کہ عروہ بن زبیر رضـ نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہا کہ ای ابن عباس آپ
لوگون کو کیون گمراہ کرتے ہو فرمایا وہ کسطرح ای عریہ کہا لوگون کو آپ فتویٰ دیتے ہین کہ جب وہ طواف کرلین تو احرام سے
باہر ہو گئے حالانکہ حضرت ابو بکر رضـ اور حضرت عمر رضـ جب حج کا احرام باندکر آتے تہے تو قربانی کے دن تک احرام سے باہر نہین
ہوتے تہے فرمایا اسی سے تم گمراہ ہوگئے ہین تم سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے حدیث بیان کرتا ہون او

لوگ حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر سے تو عروہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر آپکی نسبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حال سے زیادہ واقف تہے

۵۳ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانٍ الرَّقَاشِيَّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رض يَا اَبَا عَبَّاسٍ مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَفَشَّغَتْ عَنْكَ اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ قَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ رَغِمْتُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمٰن بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمٰن بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجہ کو قتادہ نے کہا سنی مین نے ابو حسان الرقاشی سے کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہا کہ ای ابن عباس یہہ کیسا فتوی ہی جو آپ کی جانب سے لوگون کے درمیان شائع ہوا ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرلے (یعنے وقوف عرفہ سے پہلے) تو وہ احرام سے باہر ہوگیا فرمایا سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی اگرچہ تم اوسے مکروہ جانو

۵۴ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَحِلَّ فَفَعَلْتُ فَاَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِي فَكُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ زَمَانُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي رَجُلٌ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدًا بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقُلْتُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ فِيْهِ فَاَتَمُّوْا فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ اَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِي عُمَرُ رض اِنْ نَاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمٰن بن زیاد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین قیس بن مسلم سے کہا سنی مین نے طارق بن شہاب سے وہ روایت کرتے ہین ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا آپ بطحا (یعنے محصب) مین اپنی اونٹنی بٹہائی ہوئی تہے فرمایا تم نے کس کا احرام باندہا ہے (یعنے حج کا یا عمرہ کا) عرض کیا جس کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندہا ہے فرمایا تم نے اچہا کیا سو اب بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرکے احرام سے باہر ہو جاو چنانچہ مین طواف کرکے احرام سے باہر ہوگیا او رقبیلہ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا جس نے میرے سر کی جوئین نکالین سو لوگون کو بہی مین یہی فتوے دینے لگا یہانتک کہ حضرت عمر فاروق رضہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو ایک شخص نے مجہہ سے کہا کہ ای عبداللہ بن قیس اب تم اپنے بعض فتوون پر عمل چہوڑ دو تمہین نہین معلوم کہ امیر المؤمنین نے تمہارے بعد حج کا طریقہ کیا جاری کیا تب مین نے لوگون سے کہا کہ جنکو ہم فتویٰ دیا کئے ہین انکی بات تو یہہ ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آئے تو مین نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے مجہہ سی فرمایا کہ اگر ہم یہہ مسئلہ کتاب اللہ سے اخذ کرین تو کتاب اللہ ہمین اتمام حج کا حکم کرتی ہے اور اگر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اخذ کرین تو آپ ہی احرام سے باہر نہین ہوئے جبتک کہ ہدی قربانی کی جگہ نہ پہنچ گئی

۵۵ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ

بن موسیٰ قال ثنا حاتم بن اسمٰعیل المدینی قال ثنا جعفر بن محمد عن ابیہ قال دخلنا علی جابر بن عبد اللہ فسألتہ عن حجۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکث تسع سنین لم یحج ثم اذن فی الناس فی العاشرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاج فقدم المدینۃ بشر کثیر یلتمس ان یأتم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجنا حتی اذا اتینا ذا الحلیفۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد ثم رکب القصواء حتی اذا استوت بہ علی البیداء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا وعلیہ ینزل القرآن وھو یعرف تأویلہ ما عمل من شئ عملنا بہ فاھل بالتوحید واھل الناس بھذا الذی یھلون بہ ولم یزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ولزم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیتہ قال جابر لسنا ننوی الا الحج لسنا نعرف العمرۃ حتی اذا کنا آخر طواف علی المروۃ قال انی لو استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الھدی ولجعلتھا عمرۃ فمن کان لیس معہ ھدی فلیحلل ولیجعلھا عمرۃ فحل الناس وقصروا الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن کان معہ الھدی فقام سراقۃ بن مالک بن جعشم فقال یا رسول اللہ عمرتنا ھذہ لعامنا ھذا ام للابد فقال فشبک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابعہ فی الاخری فقال دخلت العمرۃ ھکذا فی الحج مرتین فحل الناس کلھم وقصروا الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومن کان معہ ھدی۔ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل المدینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے کہا ہم حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو مین نے آپ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق دریافت کیا فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نو برس تک رکے رہے اور حج نہین کر سکے پھر دسوین سال آپ نے لوگون کو اعلان کیا کہ اس سال آپ حج کرین گے تو تمام لوگ مدینہ مین آن حاضر ہوئے تاکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ حج کرنے جائیں چنانچہ ہم حج کیلئے نکلے جب ذا الحلیفہ پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد ذی الحلیفہ مین دوگانہ احرام ادا کیا پھر (احرام باندہکر) اپنی اونٹنی قصوا پر سوار ہوئے جب آپ کی سواری بیدا مین پہنچے اور آپ اس وقت ہم لوگون کے درمیان تہے اور قرآن (یعنے آیات حج وعمرہ) آپ پر نازل ہو رہی تہین آپ ہی اوس کے معنے خوب سمجھتے تہے سو جس پر آپنے عمل کیا اوسی پر ہم نے بہی یعنے آپنے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور اسی کا اور لوگون نے بہی احرام باندھا تہا اور احرام حج پر اور کچھہ آپنے زیادہ نہین کیا تہا بلکہ صرف حج کا احرام باندھا تھا جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ بس ہم لوگون نے بجز حج کے اور کسی شی کی نیت نہین کی تہی کیونکہ عمرہ ہم جانتے ہی نہ تہے۔ یہانتک کہ جب ہم نے طواف کرکے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجہے اول سے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا (یعنے عمرہ کا حکم) تو مین ہدی نہ لاتا اور احرام حج کو احرام عمرہ کر دیتا سو جس کسی کے ساتہہ ہدی نہ ہو وہ (طواف کرکے) احرام سے باہر ہو جائے اور احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہہ عمرہ اسی سال کیلئے ہے یا اس کا حکم ہمیشہ کیلئے باقی ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتہون کی اونگلیین ایک دوسری مین داخل کرکے فرمایا کہ عمرہ حج مین . . . . . اس طرح داخل کیا گیا ہے جس طرح یہہ انگلیان آپس مین ملی ہوئی ہین دو دفعہ فرمایا چنانچہ سب لوگ (طواف کرکے) احرام سے باہر ہوگئے اور بال کتروائے اور صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور جن لوگون کے ساتہہ ہدی تہی احرام سے باہر نہین ہوئے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ وَقَوْلُ سُرَاقَةَ هٰذِهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٖ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ لِلْاَبَدِ اَوْ لِعَامِنَا هٰذَا لِاَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْرِفُوْنَ الْعُمْرَةَ فِيْمَا مَضٰى فِي اَشْهُرِ الْحَجِّ وَيَعُدُّوْنَ ذٰلِكَ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هِيَ لِلْاَبَدِ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ سُراقہ بن مالک کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہہ سُوال کرنا کہ یہہ عمرہ اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے محتمل ہے کہ اوس عمرہ کے متعلق سوال کیا ہو جو حج کے مہینون مین کیا جائے کیونکہ زمانہ جاہلیت سے یہہ طریقہ جاری تہا کہ اہل جاہلیت حج کے مہینون مین عمرہ نہین کرتے تہے بلکہ حج کے مہینون مین عمرہ کرنا افخر فجور جانتے تہے اسی سبب سے سُراقہ بن مالک نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یہہ اسی سال کا حکم ہے یا ہمیشہ کا فرمایا ہمیشہ کے لئے

۵۶ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ سُرَاقَةَ وَلَا جَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین ابن الہاد سے وہ جعفر بن محمد سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے اونہون نے سُراقہ بن مالک کا سُوال اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا جواب ذکر نہین کیا ہے

۵۷ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طَافُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ لَبَّوْا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوْا فَطَافُوْا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین قیس بن سعد سے وہ عطاء سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم چوتہی ذی الحجہ کو مکہ پہنچے جب لوگون نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دو لوگون نے ترویہ[سلہ] کے دن پہر احرام باندہ لیا اور قربانی کے دن جب عرفات سے واپس آئے تو بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہین کی

۵۸ **حَدَّثَنَا** اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ فَاَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ قُلْنَا اَيُّ حِلٍّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْحِلُّ كُلُّهٗ فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِيْ تَصْنَعُوْنَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن بشار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم چوتہی ذی الحجہ کی صبح کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مکہ پہنچے تو آپ نے ہمین حکم کیا کہ ہم لوگ احرام سے باہر ہو جائین ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کس قسم کا احرام سے باہر ہونا فرمایا بالکلیہ احرام سے باہر ہونا (یعنے اس طرح کہ سب چیزین تمہارے لئے حلال ہو جائین) پہر فرمایا اگر مجہے اول سے معلوم ہوتا جواب معلوم ہوا تو مین ہدی نہ لاتا اور جس طرح تم احرام سے باہر ہوگئے ہین بہی احرام سے باہر ہو جاتا

۵۹ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ

سلہ جن لوگون نے احرام نہین باندھا ہے یا جو عمرہ کر کے احرام سے باہر ہو جاتے ہین اونہین پر آٹھوین ذالحجہ کو مسجد الحرام سے حج کا احرام باندھنا ہوتا ہے اور چونکہ اس دن اونٹون کو تین چار روز کا پانی اکھٹا پلا دیا جاتا تھا اس لئے یہہ دن یوم الترویہ کے نام سے موسوم ہے کیونکہ ترویہ کے معنے پانی پلانے کے ہین اور یوم النحر دسوین ذالحجہ کا دن ہے اسی دن منےٰ مین آکر قربانی کی جاتی ہے اور پہر طواف کر کے احرام سے باہر ہو جاتے ہین ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالے۔

ثنا موسى بن أعين عن خصيف عن عطاء عن جابر بن عبد الله رض قال لما قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم مكة في حجة الوداع سأل الناس بماذا أحرمتم فقال أناس أهللنا بالحج وقال آخرون قدمنا متمتعين
وقال آخرون أهللنا بإهلالك يا رسول الله فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان قدم ولم
يسق هديا فليحلل فإني لو استقبلت من أمري ما استدبرت لما سقت الهدي حتى أكون حلالا فقال سراقة بن
مالك بن جعشم يا رسول الله عمرتنا هذه لعامنا أم للأبد فقال لأبد لا بل لأبد الأبد ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد
بن حمید الرعینی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسیٰ بن اعین نے وہ روایت
کرتے ہین خصیف سے وہ عطاء سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا جب ہم حجۃ الوداع کی سال رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مکہ پہنچے تو لوگون نے ہم سے پوچھا کہ تم نے کاہے کا احرام باندھا ہے تو بہت لوگون نے کہا ہم
نے حج کا احرام باندھا ہے اور کئی ایک لوگون نے کہا ہم نے تمتع کیا ہے (یعنے عمرہ کا احرام باندھا ہے) اور کئی ایکنے کہا کہ یا
رسول اللہ جس کا آپنے احرام باندھا ہے اوسی کا ہم نے بھی آپ نے فرمایا کہ جو لوگ ہدی اپنے ساتھہ نہین لائے ہین وہ
احرام سے باہر ہو جائین اور اگر مجھے اول سے معلوم ہوتا جو بعد مین معلوم ہوا ہے تو مین ہدی نہ لاتا اور احرام سے باہر ہو جاتا
سراقہ بن مالک بن جعشم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم اسی سال کیلئے ہی یا ہمیشہ کیلئے فرمایا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حدثنا فهد قال ثنا
عبد الله بن صالح قال حدثني الليث قال حدثني ابن جريج عن عطاء ابن أبي رباح عن جابر بن عبد الله رض أنه
قال أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهللنا معه بالحج خالصا حتى إذا قدمنا مكة رابعة ذي الحجة فطفنا
بالبيت وبالصفا والمروة ثم أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يكن ساق هديا أن يحل قال ولم
يعزم في أمر النساء قال جابر رض فقلنا تركنا حتى إذا لم يكن بيننا وبين عرفة إلا خمس ليال أمرنا أن نحل فنأتي
عرفات والمذي يقطر من مذاكيرنا ولم يحلل هو فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ساق الهدي فبلغ
قولنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام فخطب الناس فحمد الله وأثنى عليه ثم ذكر الذي بلغه من قولهم
فقال لقد علمتم أني أصدقكم وأتقاكم لله وأبركم ولولا أني سقت الهدي أحللت ولو استقبلت من أمري ما استدبرت
ما أهديت قال جابر رض فسمعنا وأطعنا فحللنا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ
بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے ابن جریج نے وہ روایت کرتے ہین عطاء بن ابی
رباح سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور آپ
کے ساتھہ ہم نے بھی حج کا احرام باندھا پھر جب ہم چوتھی ذالحجہ کو مکہ معظمہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان
سعی کی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اپنے ساتھہ ہدی نہین لائے ہین وہ احرام سے باہر ہو جائین
جابر رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ باوجودیکہ احرام سے باہر ہو جانے سے آپنے عورتون کے ساتھہ ہم بستر ہونے کا قصد نہین
کیا تھا لیکن پھر بھی ہم لوگون مین سے بہتون نے کہا کہ اتنے دن تو ہم احرام مین رہے اب عرفات پہنچنے مین چار پانچ دن
باقی رہتے ہین تو ہمین احرام سے باہر ہونے کا حکم دیا گیا اور خود آپ احرام سے باہر اسلئے نہین ہوئے کہ آپ اپنے ساتھہ ہدی
لائے ہین تو کیا اب ہم عرفات مین عورتون سے جماع کرکے جائین گے آپ کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ خطبہ کہنے کھڑے ہوئے اول
آپنے اللہ تعالے کی حمد و ثنا کی پھر جس امر کی آپ کو خبر پہنچی تھی اوس کا ذکر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ مین تمہارے درمیان سب سے

زیادہ راست گو اور سب سے زیادہ اللہ تعالےٰ سے ڈرنیوالا اور تم سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنیوالا ہون اگر مین اپنے ساتھہ ہدی نہ لایا ہوتا تو مین بہی احرام سے باہر ہوجاتا اور اگر مجھے اول سے معلوم ہوتا جواب معلوم ہوا ہے تو ہدی اپنے ساتھہ نہ لاتا حضرت جابر رضہ فرماتے ہین کہ پہر ہم لوگ آپکی حکم کے مطابق احرام سے باہر ہوگئے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا مكي قال ثنا ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابرا وهو يخبر عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم قال امرنا بعد ما طفنا ان نحل وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اردتم ان تنطلقوا الى منى فاهلوا فاهللنا من البطحاء **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی (بن ابراہیم) نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے ابوالزبیر نے اونہون نے سنی جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان کرتے ہوئے خبر دیتے ہین کہ ہم لوگ جب طواف کرچکے تو ہمین حکم کیا گیا کہ ہم لوگ احرام سے باہر جائین ساتہہ ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ بہی فرمایا تہا کہ پہر جب منیٰ جانے لگو تو پہر احرام باندھ لینا چنانچہ بطحا سے ہم نے پھر احرام باندھا **حدثنا** محمد بن عبد الله بن ميمون قال ثنا الوليد بن مسلم عن الاوزاعي عن عطاء انه سمعه يحدث عن جابر بن عبد الله قال اهللنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بذي الحليفة بالحج خالصا لا نخلطه بعمرة فقدمنا مكة لاربع ليال خلون من ذي الحجة فلما طفنا بالبيت وسعينا بين الصفا والمروة امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نجعلها عمرة وان نحل الى النساء فقلنا ليس بيننا وبين عرفة الا خمس ليال فنخرج اليها وذكر احدنا يقطر منيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لابركم واصدقكم فلولا الهدي لحللت فقام سراقة ابن مالك بن جعشم فقال يا رسول الله متعتنا هذه لعامنا هذا ام للابد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل لابد الابد **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے وہ روایت کرتے ہین اوزاعی سے وہ عطار سے اونہون نے سنی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا ہم نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ذا الحلیفہ سے حج کا احرام باندھا کیونکہ ہم لوگ حج کو عمرہ کے ساتھہ نہیں ملاتے تہی جب چوتہی ذالحجہ کو مکہ معظمہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف کرکے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو آپنے ہمین حکم کیا کہ ہم احرام حج کو عمرہ سے بدلدین اور احرام سے باہر ہوجاوین اور عورتون سے ہم بستر ہون ہم لوگون نے کہا کہ اب تو عرفات مین جانیکے صرف پانچ دن ہی باقی رہگئے ہین سو کیا ہم عورتون سے جماع کرکے عرفات مین جائین گے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین تمہارے درمیان تم سب سے زیادہ راست گو اور تم سب سے زیادہ تقویٰ اختیار کرنیوالا ہون اگر مین اپنے ساتھہ ہدی نہ لایا ہوتا تو مین بہی احرام سے باہر ہوجاتا اس کے بعد سراقہ بن مالک بن جعشم نے کہڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا یہہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے فرمایا ہمیشہ کے لئے ہمیشہ کے لئے **فكان** سؤال سراقة لرسول الله صلى الله عليه وسلم المذكور في هذا الحديث انما هو على المتعة اي انا قد صادفت حجتنا التي كنا دخلنا فيها اولا عمرة ثم قد احرمنا بعد حلنا منها بحجة فسرنا متمتعين فمتعتنا هذه لعامنا هذا خاصة ام نفعل ذلك فيما بعد ام للابد فنتمتع بالعمرة الى الحج كما تمتعنا في عامنا هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل للابد وليس ذلك على ان لهم فيما بعد ان يحلوا من حجة قبل عرفة ليطوافهم بالبيت وليسعيهم بين الصفا والمروة وسنذكر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما بعد هذا من هذا الكتاب ما يدل على ان ذلك الاحلال

الَّذِي كَانَ مِنْهُمْ قَبْلَ عَرَفَةَ خَاصًّا لَهُمْ أَيْسَ لِمَنْ بَعْدَهُمْ وَنَصِفُهُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى **ترجمہ** ان آثار سے ظاہر ہے کہ سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ تعالے عنہ کا سوال رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے تمتع کے متعلق تہا کہ ہم لوگوں نے جو احرام حج کو احرام عمرہ سے بدلکر تمتع کیا ہے سو یہہ تمتع اس سال کے لئے ہی یا ہمیشہ کے لئے کہ آیندہ بہی تمتع کر سکتے ہیں جس طرح اس سال کیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ہمیشہ کیلئے ہو سو سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ کے اس سوال کے یہہ معنے نہیں ہیں کہ آیندہ ہم احرام حج میں طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کر کے احرام سے باہر ہو جایا کریں چنانچہ ہم اسی کتاب میں آگے چلکر جہاں اس مسئلہ کا موقع آئیگا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے ثابت کریں گے انشاء اللہ

١٣ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ قَدِمُوا مَكَّةَ مُلَبِّينَ بِالْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حمید نے وہ روایت کرتے ہیں بکر بن عبد اللہ سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب حج کا احرام باندہے ہوئے جب مکہ پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہے احرام حج کو عمرہ سے بدل دے ہاں جس کسی کے ساتہہ ہدی ہو وہ احرام سے باہر نہ ہو

١٤ **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے . . . . . . اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ روانہ ہوئے اور ہمارا ارادہ بجز حج کے اور کچہہ نہ تہا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم مکہ پہنچے اور طواف کیا تو آپ احرام سے باہر نہیں ہوئے کیونکہ آپکے ساتہہ ہدی تہی پہر جب آپکے بعد اور مرد و عورتوں نے طواف کیا جو آپ کے ہمراہ تہے تو ان میں سے جن جن کے ساتہہ ہدی نہیں تہی احرام سے باہر ہو گئے

١٥ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا طُفْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَ عَشِيَّةُ عَرَفَةَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو نضرہ سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم مدینہ طیبہ سے حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکلے پہر جب ہم نے مکہ پہنچکر بیت اللہ کا طواف کیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احرام حج کو عمرہ سے بدل دو البتہ جس شخص کے ساتہہ ہدی ہو وہ محرم رہے چنانچہ (ہم لوگ احرام سے باہر ہو گئے) پہر عرفہ کی

١٦ **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضـ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ الْهَدْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحْلِلْ قَالَتْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِي عَامِئِذٍ هَدْيٌ فَأَحْلَلْتُ

حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ عبد الرحمن سے وہ اپنے والد سے وہ اسما بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب حج کا احرام باندھکر مکہ آئے اور زبیر (بن العوام) رضہ کے ساتھ ہدی ہی تھی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جن لوگون کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام سے باہر ہو جائین چنانچہ اس سال میرے ساتھ بھی ہدی نہ تھی اس لئے مین بھی احرام سے باہر ہو گئی۔ **حدثنا** ابراهيم بن مرزوق قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا وهيب قال ثنا ايوب عن ابي قلابة عن انس رضه ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذي الحليفة ركعتين وبات بها حتى اصبح فلما صلى الصبح ركب راحلته فلما انبعثت به سبح وكبر حتى اذا استوت به على البيداء جمع بينهما فلما قدمنا مكة امرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يحلوا فلما كان يوم التروية اهلوا بالحج **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب نے وہ روایت کرتے ہین ابو قلابہ سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ سلم نے ظہر کی چار رکعتین مدینہ مین پڑہین پھر دو رکعتین ذی الحلیفہ آکر پڑہین اور شب کو یہان رہے صبح کو جب سواری پر بیٹھے اور وہ کھڑی ہوئی تو تسبیح و تکبیر کہی اور جب آپکی سواری بیدا مین پہونچی تو حج و عمرہ دونون کا تلبیہ کہا پھر جب مکہ آئے تو آپ نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ وہ احرام سے باہر ہو جائین اور پھر ترویہ کے دن یعنے آٹھوین ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھلین **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا مكي بن ابراهيم قال ثنا عبيد الله بن ابي حميد عن ابي مليح عن معقل بن يسار قال حججنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فوجدنا عائشة تنزع ثيابها فقال لها ما لك قالت انبئت انك قد احللت واحللت اهلك فقال احل من ليس معه هدي فاما نحن فلم نحلل لان معنا هديا حتى نبلغ عرفات **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن ابی حمید نے وہ روایت کرتے ہین ابو ملیح سے وہ معقل بن یسار سے کہا ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو ہم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو کپڑے نکالتے ہوئے دیکھا رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا کپڑے کیون نکالتے ہو کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے احرام سے باہر ہونے کا حکم کیا ہے، فرمایا مین نے ان لوگون کو احرام سے باہر ہونے کا حکم کیا ہے جن کے ساتھ ہدی نہیں ہے اور ہمارے ساتھ تو ہدی ہے سو ہم احرام سے باہر نہین ہونگے

بیان المسئلہ

قال ابو جعفر فذهب قوم الى هذه الآثار فقلدوها وقالوا من طاف بالبيت قبل وقوفه بعرفة ولم يكن ساق هديا فقد حل **وخالفهم** في ذلك آخرون فقالوا ليس لاحد دخل في حجة ان يخرج منها الا بتمامها ولا يحل منها شيء قبل يوم النحر من طواف ولا غيره وقالوا اما ما ذكرتموه من قول الله عز وجل ثم محلها الى البيت العتيق فهذا في البدن ليس في الحاج ومعنى البيت العتيق ههنا هو الحرم كله كما قال في الآية الاخرى يبلغ الهدي محله فالحرم هو محل الهدي لانه ينحر فيه فاما بنو آدم فانما محلهم في حجهم يوم النحر **واما** ما احتجوا به من الآثار التي ذكرناها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في امره اصحابه بالحل من حجهم بطوافهم الذي طافوه قبل عرفة فان ذلك عندنا كان خاصا لهم في حجتهم تلك دون سائر الناس بعدهم **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی

فرماتے ہین ایک گروہ انہین آثار کیطرف گیا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص وقوف عرفہ سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرلے تو وہ احرام سے باہر ہوگیا بشرطیکہ اوسکے ساتھہ ہدی نہ ہو اور باقی اہل علم نے ادن سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص حج کا احرام باندہے تو جبتک کہ وہ حج پورا نکرلے تبتک یعنی یوم النحر تک (قربانی کے دن تک) وہ احرام سے باہر نہیں ہوسکتا نہ طواف کرنے سے نہ سعی صفا و مروہ کرنے سے نہ قصر کرنے سے (یعنے بال کتروانے سے) اور قائلین قول اول کے استدلال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ جو اونہون نے آیہ کریمہ ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ سے استدلال کیا ہے سو یہہ آیت ہدی کے متعلق وارد ہوئی ہے کہ اوسکے لیجانیکی جگہ بیت اللہ ہے اور بیت سے ہی اس جگہ حرم مراد ہے جیساکہ اس آیت حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ مین فرمایا ہے کہ یہانتک کہ ہدی اپنی جگہ پہنچ جائے یعنے وہ وہان قربانی کی جائے اور بنی آدم کا منتہای احرام سو وہ قربانی کا دن ہے اور وہ جو مذکورہ بالا آثار سے استدلال کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو وقوف عرفہ سے پہلی طواف کرکے احرام سے باہر ہونے کا حکم کیا سو یہہ ہمارے نزدیک خاص اوسی وقت کیلیے تہا اور بعد کو اوس کا (احرام حج فسخ کرنے کا حکم باقی نہین رہا۔ **والدلیل** عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ فَسْخَ حَجِّنَا هٰذَا لَنَا خَاصَّةً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً **ترجمہ** چنانچہ یہہ حدیثین اس امر کی دلیل ہین حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور اور اسحق بن ابی اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین عبدالعزیز بن محمد سے وہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے وہ ابن بلال بن الحارث سے وہ اپنے والد سے کہا مین نے عرض کیا یارسول اللہ یہہ جو ہم نے فسخ حج کیا خاص ہمارے لئے ہی یا سب لوگون کے لئے عام ہے فرمایا نہین بلکہ خاص تمہارے لئے ہے ۔ ۵۱۹

حدثنا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرٌ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی داؤد اور صالح بن عبدالرحمن نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے دراوردی نے کہا سنی مین نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے وہ روایت کرتے ہین حارث بن بلال بن الحارث المزنی سے وہ اپنے والد سے مثل حدیث سابق کے ۔ ۵۲۰

حدثنا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّمَا كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ لِلرَّكْبِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن ابی اسرائیل نے کہا خبردی ہمکو عیسے بن یونس نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید الانصاری سے وہ مرقع بن صیفی سے وہ ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فسخ حج کا حکم خاص اونہین لوگون کیلیے تہا جو (حجۃ الوداع مین) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آئے تہے ۔ ۵۲۱

حدثنا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْمُرَقَّعِ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ مَا اَمَرَنَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلْنَا مَكَّةَ اَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اَنَّ تِلْكَ كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً رُخْصَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ النَّاسِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہسے لیث نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید سے ۔ ۵۲۲

وہ مرقع الاسدی سے وہ ابو ذر الغفاری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا وہ جو (حجۃ الوداع میں) مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں احرام حج کو احرام عمرہ کرنے کا حکم فرمایا تھا اور کہا طواف کرکے ہم احرام سے بالکلیہ باہر ہو جائیں سو یہہ رخصت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خاص ہماری لئے تہی نہ عام لوگون کے لئے

۲۳ھ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ هُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُرَقَّعُ الْاَسَدِيُّ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا كَانَ لِاَحَدٍ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ اِلَّا الرَّكْبَ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حفص بن غیاث نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید سے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے مرقع الاسدی نے کہا ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں کسی کو جائز نہیں ہے کہ حج کا احرام باندہکر اوسے عمرہ کے ساتھہ فسخ کرے بجز اس کے اس کی صرف اون لوگون کو اجازت دی گئی تہی جو (حجۃ الوداع مین) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ آئی تہی۔

۲۴ھ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْمُرَقَّعُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ مَا كَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَنَا اَنْ يُّحْرِمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَفْسَخَهُ بِعُمْرَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوھاب الثقفی نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید سے کہا خبر دی مجھکو مرقع نے وہ روایت کرتے ہین ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم لوگون کے بعد کسی جائز نہین کہ حج کو عمرہ کے ساتہہ فسخ کرے

۲۵ھ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْاَكْرَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ فِيْ مُتْعَةِ الْحَجِّ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ مِنْهَا فِيْ شَيْءٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد الاکرم سے وہ ابراہیم التیمی سے وہ اپنے والد سے کہ اونہون نے بیان کیا کہ متعہ حج صرف ہم لوگون کے لئے تہا تمہارے لئے اس کی اجازت باقی نہین رہی

۲۶ھ حَدَّثَنَا فَهْدٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةَ الْحَجِّ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اعمش نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے ابراہیم التیمی نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے کہا ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ متعہ حج خاص ہم اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تہا

۲۷ھ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ وَهُوَ الْاَعْمَشُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ يَعْنِي الْفَسْخَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بشر رقی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے وہ روایت کرتے ہین سلیمان بن مہران الاعمش سے پہر اون کی اسناد ذکر مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہہ زیادہ بیان کیا کہ یعنے فسخ حج

۲۸ھ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رض عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ كَانَتْ لَنَا لَيْسَتْ لَكُمْ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین معاویہ بن اسحق سے وہ ابراہیم التیمی سے وہ اپنے والد سے کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ سے متعہ حج کے متعلق پوچہا گیا فرمایا ہمارے لئے تہا تمہارے لئے جائز نہین ہے حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

سنانٍ قال ثنا سعيد بن منصورٍ قال ثنا ابو عوانة وصالح بن موسى الطلحي عن معاوية بن اسحٰق فذكر باسناده مثله غير انه قال سئل عثمان رضہ او سألته **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ اور صالح بن موسیٰ الطلحی نے وہ روایت کرتے ہین معاویہ بن اسحٰق سے پھراون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔

۳۳۰ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا يزيد بن زريع قال ثنا داؤد قال ثنا ابو نضرة انه سمع ابا سعيد الخدري يقول قام عمر رضي الله عنه خطيباً حين استخلف فقال ان الله عز وجل كان رخص لنبيه صلى الله عليه وسلم ما شاء الا وان نبي الله صلى الله عليه وسلم قد انطلق به فاحصنوا فروج هذه النساء واتموا الحج والعمرة لله كما امركم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونضرہ نے اونہون نے سنی ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرماتے تہے کہ حضرت عمر رضہ جب خلیفہ کیے گیے تو آپ نے خطبہ کے درمیان کہا کہ اللہ تعالے نے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تہی جو چاہے اکو وہ اجازت اب باقی نہین رہی سو تم احرام کے درمیان عورتون سے ہم بستر نہ ہو اور حج و عمرہ اوسیطرح پورا کرو جس طرح اللہ تعالے نے حکم فرمایا ہے

۳۳۱ **حدثنا** فهد قال ثنا احمد بن يونس قال ثنا ابو شهاب عن داؤد بن هند عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم نصرخ بالحج صراخا فلما قدمنا مكة طفنا بالبيت وبالصفا والمروة فلما كان يوم التروية احرمنا بالحج فلما كان عمر رضہ قال ان الله عز وجل كان يرخص لنبيه صلى الله عليه وسلم فيما شاء فاتموا الحج والعمرة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوشہاب نے وہ روایت کرتے ہین داؤد بن ابی ہند سے وہ ابونضرہ سے وہ ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے نکلے جب مکہ معظمہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف کرکے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی (یعنے احرام سے باہر ہوگیے) پہر ترویہ کے دن (یعنے آٹہوین ذی الحجہ کو) حج کا احرام باندہا جب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ خلیفہ ہوئے تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالے اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو رخصت دیتا تہا جس کی چاہتا تہا پس تم

قال ابو جعفر ويدخل في هذا ايضا حديث ابي موسى الذي قد ذكرناه في اول هذا الباب **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ اس حدیث مین ابوموسیٰ اشعری کی وہ حدیث بہی داخل ہے جو شروع باب مین مذکور ہوئی (اور وہ اس باب کی چوتہی حدیث ہے)

۳۳۲ **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا سليمن بن حرب قال ثنا حماد عن عاصم عن ابي نضرة عن جابر رضہ قال متعتان فعلناهما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عنهما عمر رضہ فلن نعود اليهما **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ ابونضرہ سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین ہم نے دو متعون پر عمل کیا ہے (یعنے متعہ نساء اور متعہ حج) اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ان دونون سے منع کیا سو اب ہم اون کا اعادہ نہین کرتے

۳۳۳ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا عبد الوهاب عن يحيى بن سعيد قال اخبرني كثير بن عبد الله رجل من مزينة عن بعض اجداده او اعمامه انه قال ما كان لاحد بعدنا ان يحرم بالحج ثم يفسخه بعمرة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے

کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالوہاب الثقفی نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن منصور سے کہا خبر دی مجھکو کثیر بن عبداللہ
نے وہ قبیلہ مزینہ کے ایک شخص تہے وہ روایت کرتے ہین اپنے بعض اجداد یا اپنے بعض اعمام سے کہ اونہون نے کہا کہ ہماری بعد
کسی کو جائز نہین کہ حج کا احرام باندہکر اوسے عمرہ کے ساتہہ فسخ کرے **حدثنا** ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثنا اِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَرْوِیُّ ۳۴
قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحٰق بن محمد الفروی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن حفص نے وہ روایت کرتے ہین کثیر بن عبداللہ سے وہ بکر بن عبدالرحمن سے وہ عبداللہ بن ہلال صحابی رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے **فقد** بَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ
ذٰلِكَ الْفَسْخَ الَّذِيْ كَانَ اَمَرَ بِهٖ اَصْحَابَهٗ خَاصًّا لَهُمْ لَيْسَ لِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ بَعْدَهُمْ وَخَلَطْنَا بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَاهُ عَمَّنْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ مِنْ اَصْحَابِهٖ لِاَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا مِمَّا لَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا
قَالُوْهُ بِاٰرَائِهِمْ وَاِنَّمَا قَالُوْهُ مِنْ جِهَةِ مَا وَقَفُوْا عَلَيْهِ فَهُمْ فِيْمَا قَالُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَمَنْ اَضَافَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فقد ثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ الْخُرُوْجَ بِالْحَجِّ لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ **ترجمہ** پس ان حدیثون مین رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ فسخ حج خاص اوسی وقت اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ خاص تہا اور
بعد ازان کسی کے لئے جائز نہین رہا ان آثار مین جو کچہہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب سے روایت کیا گیا ہے وہ
سب ہم نے ملاکر اس لئے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک جائز نہین کہ اصحابہ کرام اس قسم کے مسائل کے متعلق محض اپنی رائے سے کہتے ہون
بلکہ ضرور ہے کہ اونہون نے اوس کا علم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل کرکے بیان کیا ہے تو یہہ آثار بہی اونہین
آثار کے مثل ہوے جو خاص رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب کئے گئے ہین بہر کیف ان آثار سے ثابت ہوا احرام
حج باندہکر اوس کا فسخ کرنا جائز نہین **وقد** اَنْكَرَ قَوْمٌ فَسْخَ الْحَجِّ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثنا يَعْقُوْبُ ۳۵
بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا فَمَا حَلَلْنَا مِنْ شَيْءٍ اَحْرَمْنَا بِهٖ حَتّٰى كَانَ يَوْمَ النَّحْرِ **ترجمہ** بعض اہل علم نے اس سے انکار کیا
ہے کہ صحابہ کرام مین سے کسی نے بہی احرام حج فسخ کیا ہو حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
یعقوب بن حمید بن کاسب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن رجا نے وہ روایت کرتے ہین عُبیداللہ سے وہ نافع
سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا ہم جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حج کا احرام باندہکر نکلے تہے تو بجز
قربانی کے دن کے ہم مین سے کوئی بہی احرام سے باہر نہین ہوا **فمن** الْحُجَّةِ عَلٰى مَنْ اَحْتَجَّ بِهٰذَا اَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ قَدِمُوْا مَكَّةَ مُلَبِّيْنَ بِالْحَجِّ فَقَالَ مَنْ شَاءَ
اَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْ هٰذَا الْبَابِ **ففی** هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لَهُمْ اَنْ يَحِلُّوْا اِنْ شَاءُوْا اِلَّا اَنَّهٗ عَزَمَ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا لَمْ يَحِلُّوْا وَقَدْ كَانَ
لَهُمْ اَنْ يَحِلُّوْا فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اِلٰى فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ شَاءَ اَنْ يَفْسَخَهٗ اِلٰى عُمْرَةٍ **ترجمہ** سو جن اہل علم نے اس حدیث سے استدلال
کرکے فسخ حج سے انکار کیا ہے اون پر وہ روایت حجت ہے جو بکر بن عبداللہ نے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت
کی ہے وہ یہہ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب حج کا تلبیہ کہتے ہوے مکہ معظمہ آئے تو رسول مقبول صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے احرام حج کو عمرہ سے بدل لے مگر وہ لوگ جن کے ساتھہ ہدی ہو (وہ احرام سے باہر نہ ہو) چنانچہ
یہہ حدیث مع اوس کے اسناد کے اس باب مین ہم اوپر بیان کر چکے ہین (اور وہ اس باب کی تیرہوین حدیث ہے) پس اس
حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو نہ صرف حکم دیا بلکہ بالجزم فرمایا کہ جو لوگ احرام سے باہر ہونا
چاہین وہ احرام سے باہر ہو جاوین جائز ہے کہ وہ احرام سے باہر نہ ہوئے ہون تا ہم اون کے لیے جائز تو ہو گیا تھا کہ جو لوگ
احرام حج کو احرام عمرہ سے فسخ کرنا چاہین فسخ کردین **وقد** روی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ایضاً فی ذلک ما حدثنا ابن مرزوق
قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالک عن محمد بن عبد الرحمن ابن نوفل عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ قالت خرجنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اہل بعمرۃ ومنا من اہل بحج وعمرۃ ومنا من
اہل بالحج واہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج فاما من اہل بعمرۃ فحل واما من اہل بالحج او جمع
الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے بہی ایسا ہی ثابت
کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
مالک نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے وہ عروہ بن زبیر سے وہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا حجۃ الوداع کے سال جب ہم رسول مقبول صلے اللہ وسلم کے ساتھہ روانہ ہوئی تو ہم مین سے
کسی نے عمرہ کا احرام باندھا تہا کسی نے حج و عمرہ دونون کا کسی نے صرف حج کا اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی
حج کا احرام باندھا تہا سو جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندھا تہا وہ تو احرام سے باہر ہو گئے اور جن لوگون نے حج و عمرہ دونون
کا احرام باندھا تہا وہ قربانی کے دن تک احرام سے باہر نہین ہوئے **فقد** یجوز ان یکون ذلک عندہا کما کان عند
ابن عمر رضی اللہ عنہ علی ما قد ذکرنا فہذا وجہ ہذا الباب من طریق تصحیح معانی الآثار **واما** وجہ ذلک من طریق النظر
فانا قد وجدنا الاصل ان من احرم بعمرۃ وطاف لہا وسعی انہ قد فرغ منہا ولہ ان یحلق ویحل ہذا اذا لم یکن
ساق ہدیا ورأیناہ اذا کان قد ساق ہدیا للمتعۃ فطاف لعمرتہ وسعی لم یحل من عمرتہ حتی یوم النحر فیحل
منہا ومن حجتہ احلالا واحدا وبذلک جاءت السنۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوابا لحفصۃ
لما قالت لہ ما بال الناس حلوا ولم تحل انت من عمرتک قال انی لبدت راسی وقلدت ہدیی فلا احل حتی
النحر فکان الہدی الذی ساقہ لمتعتہ التی لا یکون علیہ فیہا ہدی الا بان یحج بعدہا یمنعہ من ان
یحل بالطواف حتی یوم النحر لان عقد احرامہ ہکذا کان ان یدخل فی عمرۃ فیتمہا فلا یحل منہا حتی یحرم
بحجۃ ثم یحل منہا ومن العمرۃ التی قدمہا قبلہا معا وکانت العمرۃ لو احرم بہا منفردۃ حل منہا بفراغہ منہا
اذا حلق ولم ینتظر بہ یوم النحر وکان اذا ساق الہدی لحجۃ یحرم بہا بعد فراغہ من تلک العمرۃ بقی علی احرامہ
الی یوم النحر فلما کان الہدی الذی ہو من سبب الحج یمنعہ الاحلال بالطواف بالبیت قبل یوم النحر کان دخولہ
فی الحج احری ان یمنعہ من ذلک الی یوم النحر **فہذا** ہو النظر ایضا عندنا وہو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف و
محمد رحمہم اللہ تعالے **ترجمہ** سو جائز ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے نزدیک بہی وہی ثابت
ہوا ہو جو ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہا کے نزدیک جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا یہہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی
آثار کے اور اوس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہین کہ جو شخص عمرہ کا احرام باندہے اور طواف و سعی صفا و مروہ

٣٦

کرلے تو وہ عمرہ سے فارغ ہوگیا اور اوسے جائز ہے کہ بال اوتروا کر احرام سے باہر ہوجائے بشرطیکہ وہ اپنے ساتھ ہدی نہ لایا ہو اور جب تمتع کیا (یعنے حج و عمرہ دونون کا احرام ایک ساتھ باندھا ہو) اور اپنے ساتھ لایا ہو تو اگرچہ طواف اور سعی صفا و مروہ کرے تب بھی وہ حلال نہین ہوسکتا جبتک کہ قربانی نکرے پھر قربانی کے دن حج و عمرہ دونون کے احرام سے باہر ہوجائیگا ایسا ہی سنت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے چنانچہ جب ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا نے آپ سے پوچھا کہ اور لوگ تو احرام سے باہر ہوگئے اور آپ ابھی تک احرام سے باہر نہین ہوئے فرمایا مین نے سر پر گوند ملا ہے اور اپنے ساتھ ہدی لایا ہون سو مین قربانی کے دن تک احرام سے باہر نہین ہوسکتا پس یہہ جو آپ ہدی لائے تھے ہدی تمتع تھی اور تمتع میں ہدی نہین لائی جاتی مگر حج کی نیت سے سو اس ہدی کے ساتھ قربانی کے دن تک احرام سے باہر ہونا جائز نہین ہے کیونکہ جس تمتع مین ہدی لائی جاتی ہے احرام ہی اس نیت سے باندھا جاتا ہے کہ وہ طواف کرکے احرام سے باہر نہ ہوگا جبتک کہ قربانی نکرلے پھر قربانی کے دن حج و عمرہ دونون کے احرام سے ایک ساتھ باہر ہوجائیگا اور اگر صرف عمرہ کا احرام باندھا ہو تو عمرہ سے فارغ ہوتے ہی بال اوتروا کر احرام سے باہر ہوجائیگا اور قربانی کے دن تک انتظار نکرنا پڑیگا بخلاف اوس صورت کے کہ حج کے ارادہ سے اپنے ساتھ ہدی لایا ہو تو فراغت عمرہ کے بعد بھی یوم النحر تک احرام کے ساتھ رہیگا بہرکیف جب ہدی حج کے اسباب سے ہے احرام سے باہر ہونے سے مانع ہوتی ہے جبتک کہ قربانی نکرلی جائے تو اسی قیاس پر احرام حج کا حکم ہے تو احرام حج بدرجہ اولی یوم النحر تک احرام سے باہر ہونے سے مانع ہوگا یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے کا قول ہے۔

بَابُ الْقَارِنِ كَمْ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ

قارن (یعنے حج و عمرہ دونون کا ایک احرام باندھنے والے) کو کتنے طواف کرنا چاہئیں ایک یا دو

حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن الانصاری اور محمد بن ادریس المکی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص حج و عمرہ دونون کا ایک ساتھ احرام باندھے اوس کے لئے ایک ہی طواف اور ایک ہی دفعہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا کافی ہے۔

بیان المسئلة

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا عَلَى الْقَارِنِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَوَافٌ وَاحِدٌ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ غَيْرُهُ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَطُوْفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَيَسْعٰى لَهُمَا سَعْيًا **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ خَطَاٌ اَخْطَاَ فِيْهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اَصْلُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَفْسِهِ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَهُمْ مَعَ هٰذَا فَلَا يَحْتَجُّوْنَ بِالدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَصْلًا فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهِ فِيْ هٰذَا **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسی حدیث کیطرف

کیاہے اور کہاہے کہ قارن کیلئے ایک ہی طواف کافی ہے وبس اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیاہے اور فرمایاہے کہ قارن کو دو طواف کرنا چاہئے ایک عمرہ کے لئے اور ایک حج کے لئے ھان دونون کے لئے سعی ایک ہی کافی ہے ان کی دلیل یہہ ہے کہ حدیث مذکور دراوردی نے غلطی سے مرفوع کر کے بیان کی ہے اور دراصل وہ مرفوع نہین ہے بلکہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا قول ہے چنانچہ حفاظ حدیث نے یہہ حدیث اسیطرح روایت کی ہے ماسوای اس کے محدثین دراوردی کی حدیث سے جو انہون نے عبید اللہ سے روایت کی ہو احتجاج نہین کرتے پہر اس حدیث سے کیونکر احتجاج کیا جاسکتا ہے۔

۵۲ فَاَمَّا مَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا قَرَنَ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَاِذَا فَرَّقَ طَافَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا وَسَعْيًا **ترجمہ** چنانچہ حفاظ حدیث نے یہہ حدیث بروایت عبید اللہ بن عمر اس طرح روایت کی ہے حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ نے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ آپ فرمایا کرتے تہے کہ جب قران کرے تو عمرہ حج دونون کے لئے ایک ہی طواف کافی ہے اور جب دونون کا احرام الگ الگ باندہے تو ہر ایک کے لئے طواف بہی الگ الگ کرے اور سعی ایک ہی کرے **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوٰى اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى وَمُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَعُوْدُ مَعْنَاهُ اِلٰى مَعْنٰى مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ **ترجمہ** اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ ایوب بن موسیٰ اور موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے اونہون نے ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے اونہون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث روایت کی ہے وہ بہی تو حدیث دراوردی کی ہم معنے ہے۔

۵۳ **وَقَدْ** ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رضـ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ مُهِلًّا بِعُمْرَةٍ فَخَافَ الْحَصْرَ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمَا اِلَّا وَاحِدًا اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ قَرَنْتُ اِلٰى عُمْرَتِيْ حَجَّةً ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین ایوب بن موسیٰ سے وہ نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما مدینہ طیبہ سے باین خوف کہ کہین روک ندی جائین عمرہ کا طواف باندہکر روانہ ہوئے پہر فرمایا حج وعمرہ کا یکسان حال ہے مین تمہین گواہ کرتاہون کہ مین نے عمرہ کے ساتہہ حج کا احرام بہی باندہ لیا پہر مکہ آکر حج وعمرہ کا ایکہی طواف کیا اور فرمایا ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کیاہے

۵۴ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ نَحْوَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے مثل حدیث سابق کے **قَالُوْا** فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** قائلین قول اول بیان کرتے ہین کہ یہی دراوردی نے عبید اللہ سے اونہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر رضـ سے اونہون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیاہے **قِيْلَ** لَهُمْ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ تَقْبَلُوْا هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ **وَقَدْ** حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ

وابن ابی داؤد قالا ثنا عبد الله ابن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنی سالم ان عبد الله بن عمر رضہ قال تمتع رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی حجۃ الوداع بالعمرۃ الی الحج واھدی وساق الھدی من ذی الحلیفۃ وبدا رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاھل بالعمرۃ ثم اھل بالحج وتمتع الناس مع رسول الله صلی الله علیہ وسلم بالعمرۃ الی الحج **ترجمہ** تواس کے جواب مین کہا جائیگا کہ کیونکہ یہہ حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے قبول کی جاسکتی ہے حالانکہ حدیث بیان کی ہمسے یزید بن سنان اور ابن ابی داؤد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہمسے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجہسے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجہسے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے کہا خبر دی مجہکو سالم نے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین تمتع کیا تہا کیونکہ ذی الحلیفہ سے آپ اپنے ساتہہ ہدی لائے تہے اول آپنے عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ کے بعد حج کا پہر آپ کے ساتہہ لوگون نے بہی تمتع کیا۔ **فهذا** ابن عمر رضہ یخبر عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم انہ کان فی حجۃ الوداع متمتعا وانہ بدا فاحرم بالعمرۃ **ترجمہ** اس حدیث مین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہین کہ حجۃ الوداع مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تہا کیونکہ اول عمرہ کا احرام باندہا تہا **وقد** حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا حمید عن بکر بن عبد الله عن ابن عمر رضہ ان النبی صلی الله علیہ وسلم واصحابہ قدموا مکۃ ملبین بالحج فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من شاء فلیجعلھا عمرۃ الا من کان معہ الھدی **ترجمہ** اور حدیث بیان کی ہمسے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہمسے حماد نے کہا خبر دی ہمکو حمید الطویل نے وہ روایت کرتے ہین بکر بن عبد اللہ سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب حج کا تلبیہ کہتے ہوئے جب مکہ معظمہ پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دے مگر وہ شخص جو اپنے ساتہہ ہدی لایا ہو **فاخبر** ابن عمر رضہ فی حدیث بکر ھذا ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قدم مکۃ وھو ملب بالحج وقد اخبر فی حدیث سالم ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم بدا فاحرم بالعمرۃ **فهذا** معناہ عندنا واللہ اعلم انہ کان احرم اولا بحجۃ علی انھا حجۃ ثم فسخھا فصیرھا عمرۃ فلبی بالعمرۃ ثم تمتع بھا الی الحج حتی یصح حدیث سالم وبکر ھذین ولا یتضادان وفسخ رسول الله صلی الله علیہ وسلم الحج الذی کان فعلہ وامر بہ اصحابہ ھو بعد طوافھم بالبیت قد ذکرنا ذلک فی باب فسخ الحج فاغنانا ذلک عن اعادتہ ھھنا فاستحال بذلک ان یکون الطواف الذی کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم فعلہ للعمرۃ التی انقلبت الیھا حجتہ مجزیا عنہ من طواف حجتہ التی احرم بھا بعد ذلک ولکن وجہ ذلک عندنا واللہ اعلم انہ لم یطف لحجتہ قبل یوم النحر لان الطواف الذی یفعل قبل یوم النحر فی الحجۃ انما یفعل للقدوم لا لانہ من صلب الحجۃ فاکتفی ابن عمر رضہ بالطواف الذی کان فعلہ بعد القدوم فی عمرتہ عن اعادتہ فی حجتہ **وھذا** مثل ما قد روی عن ابن عمر رضہ ایضا من فعلہ **ترجمہ** اس حدیث مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ معظمہ آئے اور حدیث سالم مین آپنے خبر دی ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اول عمرہ کا احرام باندھا تہا تو اب ان دونون روایتون کے ہمارے نزدیک یہہ

معنے ہین واللہ اعلم کہ اوّل آپ نے صرف حج کا احرام باندھا تہا پھر حج کا احرام آپ نے فسخ کرکے عمرہ کا احرام باندھا پھر عمرہ کے بعد حج کا احرام باندہکر تمتع کیا اس صورت مین سالم اور بکر بن عبد اللہ کی حدیثین متفق ہو جاتین ہین اور اون کے درمیان تضاد و تخالف نہین رہتا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام حج فسخ کرنیکی دلیل یہہ بہی ہے کہ آپنے اپنے اصحاب کو بہی فسخ حج کا حکم کیا تہا کہ وہ احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دین اور احرام سے باہر ہو جائین اور یہ اوس وقت کا ذکر ہے کہ آپ کے اصحاب طواف بیت اللہ کر چکے تہے اور ہم اس کا بیان مفصل طور پر باب فسخ الحج مین (جو اس باب سے پہلے گذر چکا ہے) بیان کر چکے ہین لہذا اس جگہ اوس کی اعادہ کی ضرورت نہین پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کرنیکے بعد اپنے اصحاب کو احرام حج فسخ کرنے کا حکم کیا تو ناممکن ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف عمرہ کے طواف پر اکتفا کیا ہو اور طواف حج نہ کیا ہو اب وہ جو ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک طواف کرنا روایت کیا ہے سو ممکن ہے کہ اوس کا مطلب یہی کہ وہ طواف جو حج سے پہلے کیا جاتا ہے وہ طواف قدوم ہے اور ارکان حج سے تو ہی نہین اس لئے حج مین اوس کے اعادہ کی ضرورت نہین لہذا قارن کو بہی حج مین ایک طواف کرنا چاہیئے اور طواف قدوم سو وہ اس کے ماسوا ہی اور حج سے پہلے کیا جاتا ہے نہ بعد چنانچہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے اون کے حج کے متعلق جو فعل روایت کیا گیا ہے وہ اس تاویل پر دلالت رکہتا ہے ہذا واللہ اعلم **حدثنا** محمد

٥٧

بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ایوب عن نافع ان ابن عمر رضی کان اذا قدم مکۃ رمل بالبیت ثم طاف بین الصفا والمروۃ واذا لبی من مکۃ بہا لم یرمل بالبیت واخر الطواف بین الصفا والمروۃ الی یوم النحر وکان یرمل یوم النحر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ احرام باندہکر مکہ معظمہ آتے تو طواف کرتے اور صفا و مرہ کے درمیان سعی کرتے اور جب مکہ سے ہی حج کا احرام باندہتے تو طواف کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے پر موقوف رکہتے قربانی کے دن تک اور قربانی کے دن طواف نکرتے **فدل** ماذکرنا ان ابن عمر رضی کان اذا احرم بالحجۃ من مکۃ لم یطف لہا الی یوم النحر فکذلک ما روی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من احرامہ بالحجۃ التی احرم بہا بعد فسخ حجتہ الاولی لم یکن طاف لہا الی یوم النحر فلیس فی حدیث ابن عمر رضی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم من حکم طواف القارن لعمرتہ وحجتہ شیئ **و** **ثبت** بما ذکرنا ایضا خطأ الدراوردی فی حدیث عبید اللہ الذی وصفناہ **ترجمہ** پس جب خود ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما مکہ سے حج کا احرام باندہتے تو قربانی کے دن تک طواف نہین کرتے تہے اسیطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام حج کے متعلق جو انہون نے روایت کیا ہے تو اوس کے بہی یہی معنے ہین کہ فسخ احرام حج کے بعد عمرہ کرکے جو آپنے حج کا احرام باندھا تو طواف حج قربانی کے بعد کیا پس اس تاویل کے مطابق ابن عمر رضہ کے قول مین اس امر پر کوئی دلیل نہین کہ قارن کو صرف ایک طواف حج کرنا چاہیئے اور طواف قدوم نہ کرنا چاہیئے پہر کیفما اس بیان سے دراوردی کی خطا ثابت ہوئی جو انہون نے حدیث مرفوع کرکے بیان کی ہے (حالانکہ وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا قول ہے)۔

٥٨

واحتج اہل المقالۃ الاولی لقولہم ایضا بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالک ح وحدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ رضی قالت خرجنا

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَاَھْلَلْنَا بِعُمْرَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُھِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَا یَحِلَّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا جَمِیْعًا فَقَدِمْتُ مَکَّۃَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَیْتِ وَلَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَشَکَوْتُ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِیْ رَاْسَکِ وَامْتَشِطِیْ وَاَھِلِّیْ بِالْحَجِّ وَدَعِی الْعُمْرَۃَ فَلَمَّا قَضَیْتُ الْحَجَّ اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رض اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ ھٰذِہٖ مَکَانَ عُمْرَتِکِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِیْنَ اَھَلُّوْا بِالْعُمْرَۃِ بِالْبَیْتِ وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًی لِحَجِّھِمْ وَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّمَا طَافُوْا لَھُمَا طَوَافًا وَاحِدًا **ترجمہ** ماسوائے حدیث دراوردی کے قائلین قول اول اس حدیث سے بہی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا ہم حجۃ الوداع مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ عمرہ کا احرام باندہ کر روانہ ہوئے اس کے بعد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگون کے ساتہہ ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتہہ حج کا بہی احرام باندہ لین اور پہر دونون کے احرام سے ایک ساتہہ باہر ہون (یعنے قربانی کے دن) پہر جب مکہ پہنچے تو مین حائضہ ہوگئی اور اس لئے نہ طواف کر سکی نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کر سکی مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی فرمایا تم اپنے بال کہول ڈالو اور کنگہی وغیرہ کر لو بعد ازان حج کا احرام باندہ لو اور عمرہ رہنے دو پہر جب مین حج پورا کر چکی تو عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ کے ساتہہ مجہے تنعیم[ف] بہیجا وہان سے مین عمرہ کا احرام باندہکر آئی تو آپنے فرمایا یہہ تمہارے اوس عمرہ کا بدل ہے اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ جن لوگون نے عمرہ کا احرام باندہا تہا وہ تو طواف اور سعی صفا مروہ کر کے احرام سے باہر ہوگئے اور جن لوگون نے حج کے ساتہہ عمرہ کا بہی احرام باندہا تہا اونہون نے حج و عمرہ دونون کا ایک ہی طواف کیا **قَالُوْا** فَھٰذِہٖ عَائِشَۃُ رض قَدْ قَالَتْ فَاَمَّا الَّذِیْنَ جَمَعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا وَھُمْ کَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِاَمْرِہٖ کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ **فَفِیْ** ذٰلِکَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ عَلَی الْقَارِنِ لِحَجَّتِہٖ وَعُمْرَتِہٖ طَوَافًا وَاحِدًا لَیْسَ عَلَیْہِ غَیْرُ ذٰلِکَ فَکَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَیْھِمْ لِمُخَالِفِھِمْ اَنَّا قَدْ رَوَیْنَا عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رض فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَہٗ وَالْمُتَمَتِّعُ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّہُ الَّذِیْ یُھِلُّ بِحَجَّۃٍ بَعْدَ طَوَافِہٖ لِلْعُمْرَۃِ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَۃُ رض فِیْ حَدِیْثِ مَالِکٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَاَھْلَلْنَا بِعُمْرَۃٍ فَاَخْبَرَتْ اَنَّھُمْ دَخَلُوْا فِیْ اِحْرَامِھِمْ کَمَا یَدْخُلُ الْمُتَمَتِّعُوْنَ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ مَعَہٗ ھَدْیٌ فَلْیُھِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَۃِ ثُمَّ لَا یَحِلَّ حَتّٰی یَحِلَّ مِنْھُمَا وَلَمْ یُبَیِّنْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ الْمَوْضِعَ الَّذِیْ قَالَ لَھُمْ ھٰذَا الْقَوْلَ فِیْہِ **فَقَدْ** یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ قَالَ لَھُمْ قَبْلَ دُخُوْلِ مَکَّۃَ اَوْ بَعْدَ دُخُوْلِ مَکَّۃَ قَبْلَ الطَّوَافِ فَیَکُوْنُوْنَ قَارِنِیْنَ بِتِلْکَ الْحَجَّۃِ الْعُمْرَۃَ الَّتِیْ کَانُوْا اَحْرَمُوْا بِھَا قَبْلَھَا وَیَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ قَالَ لَھُمْ ذٰلِکَ بَعْدَ طَوَافِھِمْ لِلْعُمْرَۃِ فَیَکُوْنُوْنَ مُتَمَتِّعِیْنَ بِتِلْکَ الْحَجَّۃِ الَّتِیْ اَمَرَھُمْ بِالْاِحْرَامِ بِھَا **فَنَظَرْنَا** فِیْ ذٰلِکَ فَوَجَدْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رضہ وَاَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَخْبَرَا فِیْ حَدِیْثِھِمَا اللَّذَیْنِ رَوَیْنَاھُمَا عَنْھُمَا فِیْ بَابِ فَسْخِ الْحَجِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِکَ الْقَوْلَ فِیْ اٰخِرِ طَوَافٍ عَلَی الْمَرْوَۃِ فَعَلِمْنَا اَنَّ قَوْلَ عَائِشَۃَ رض فِیْ حَدِیْثِ

[ف] تنعیم ایک مشہور و معروف مقام ہے اور مکہ سے شام کے راستہ مین قریبا تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور حرم سے بہت ہی نزدیک ہے اس لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو تنعیم جاکر احرام باندہنے کا حکم فرمایا یہی مقام مسجد عائشہ رضہ کے نام سے بہی مشہور ہے قالہ العلی القاری کذا افادہ المولوی وصی احمد محشی ہذا الکتاب ۱۲ منہ عفی اللہ عنہ

مَالِكٍ وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ اِنَّهَا تَعْنِي جَمْعَهُمْ مُتْعَةً لَاجَمْعَ قِرَانٍ قَالَتْ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا اَيْ فَاِذَا طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ جَمْعِهِمْ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ الَّتِيْ قَدْ كَانُوْا طَافُوْا لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا اِلَّا اَنَّ حَجَّتَهُمْ تِلْكَ الْمَضْمُوْمَةَ مَعَ الْعُمْرَةِ كَانَتْ مَكِّيَّةً وَالْحَجَّةُ الْمَكِّيَّةُ لَا يُطَافُ لَهَا قَبْلَ عَرَفَةَ اِنَّمَا يُطَافُ لَهَا بَعْدَ عَرَفَةَ عَلٰى مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رض فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَمَا صَحَّحْنَا مِنْ ذٰلِكَ لِنَفْيِ التَّضَادِّ عَنْهُ اِلٰى مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض وَمَا صَحَّحْنَا مِنْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ شَيْءٌ مِّنْ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى حُكْمِ الْقَارِنِ بِحَجَّةٍ كُوْفِيَّةٍ مَعَ عُمْرَةٍ كُوْفِيَّةٍ كَيْفَ طَوَافُهُ لَهُمَا هَلْ هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ اَوْ طَوَافَانِ **ترجمہ** قائلین قول اوّل بیان کرتے ہین کہ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بیان کرتی ہین کہ جن لوگون نے حج کے ساتھہ عمرہ کابھی احرام باندھا اونہون نے دونون کا طواف ایک ہی کیا اور یہہ تو ظاہر ہے کہ یہ سب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے تو آپکے حکم واشارہ سے ہی ایسا کیا ہوگا نہ اپنی رای سے تو ان کا یہہ فعل اس امر پر دلیل ہوا کہ قارن کو ایک ہی طواف کرنا چاہئے نہ دو تو ہم اسکے جواب ہین کہینگے کہ ہم اس باب سے پہلے (یعنے باب احرام النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہین) بروایت عقیل عن الزہری عن عروۃ عن عائشہ رض روایت کرچکے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھہ آپکے اصحاب نے تمتع کیا تھا اور معلوم ہے کہ تمتع ہین عمرہ کے بعد حج کا احرام باندھا جاتا ہے پھر حدیث مالک ہین جو انہون نے زہری سے اونہون نے عروہ سے روایت کی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ ہم حجۃ الوداع ہین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ عمرہ کا احرام باندھکر روانہ ہوئی اس حدیث ہین آپنے خبر دی کہ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر اسی حدیث ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے یہہ بھی بیان کیا ہے کہ پھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگون کے ساتھہ ہدی ہو وہ عمرہ کے ساتھہ حج کابھی احرام باندہ لین اور پھر ایک ساتھہ دونون کے احرام سے باہر ہون البتہ اس حدیث ہین یہہ نہین بیان کیا گیا کہ یہہ آپنے کس جگہ فرمایا مگر حدیث جابر رض اور حدیث ابی سعید الخدری ہین جو باب فسخ الحج ہین بیان کی جاچکی ہین مذکور ہے کہ آپنے یہہ اوس وقت فرمایا تھا کہ لوگ صفا ومروہ کے درمیان سعی کررہے تھے پس معلوم ہوا کہ حج وعمرہ کو جمع کرنے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی مراد تمتع کرنے سے ہی نہ یہہ کہ ان لوگون نے قران کیا تھا اور اس لئے اونہون نے ایک ہی طواف کیا پس جب اونہون نے تمتع کیا تھا تو عمرہ کا طواف تو کرہی چکے تھے باقی رہا حج کا طواف وہ وقوف عرفہ کے بعد کیا اور وہ جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا ہے اونہون نے دونون کا ایک ہی طواف کیا سو اس کا یہہ ہی مطلب ہے کہ جب اون لوگون نے طواف عمرہ کے بعد عمرہ کے ساتھہ حج کو بھی ملایا تو اس جمع بین الحج والعمرۃ کے بعد اونہون نے ایک ہی طواف کیا نہ دو کیونکہ ان کا حج مکی تھا یعنے مکہ سے اس کا احرام باندھا تھا اور مکہ سے جب احرام باندھا جائے تو پھر وقوف عرفہ کے بعد ہی ایک طواف حج کیا جاتا ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کیا کرتے تھے تو اب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قول بھی اسی معنے کی طرف عائد ہوا کہ یعنے اون لوگون نے وقوف عرفہ کے بعد طواف حج کے ساتھہ طواف عمرہ کا اعادہ نہین کیا پس اس تصحیح سے جو ہم نے ابن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے قول کے متعلق بیان کی ظاہر ہے کہ اون کے قول ہین اس امر پہ کوئی دلیل نہین کہ قارن کو ایک طواف کرنا چاہئے یا دو۔ **وَاحْتَجَّ** الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اَنَّ الْقَارِنَ يُجْزِئُهُ لِعُمْرَتِهٖ وَحَجَّتِهٖ طَوَافٌ وَاحِدٌ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا رَجَعْتِ اِلٰى مَكَّةَ فَاِنَّ طَوَافَكِ يَكْفِيْكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ

٥٩

ماسوا ئے اس کے قائلین قول اوّل نے اس حدیث سے ہی استدلال کیا ہے جو بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن ابی نجیح سے وہ عطاء سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ جب وہ تنعیم سے واپس آئین تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تمہارا طواف حج وعمرہ دونون کے لئے کافی ہے **قالوا** فقد اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذى عليها لحجتها وعمرتها طواف واحد **قيل** لهم ليس هكذا لفظ هذا الحديث الذى رويتموه انما لفظه انه قال طوافك لحجك يجزئك لحجك وعمرتك فاخبر ان الطواف المفعول للحج يجزيك عن الحج والعمرة وانتم لا تقولون هذا انما تقولون ان طواف القارن طواف لقرانه لا لحجته دون عمرته ولا لعمرته دون حجته مع ان غير ابن ابى نجيح من اصحاب عطاء قد روى هذا الحديث بعينه عن عطاء على معنى غير هذا المعنى **ترجمہ** قائلین قول اوّل بیان کرتے ہین کہ اس حدیث مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ حج وعمرہ دونون کے لئے ایک ہی طواف کرنا کافی ہے تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ یہہ حدیث ان الفاظ کے ساتھہ نہین روایت کی گئی ہے جن الفاظ کے ساتھہ قائلین قول اوّل روایت کرتے ہین بلکہ طواف کے بعد حج کا لفظ ہی روایت کیا گیا ہے تو اب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے یہہ معنے ہوے کہ تمہارا طواف حج حج وعمرہ دونون کے لئے کافی ہے (یعنے طواف حج کے ساتھہ طواف عمرہ کی اعادہ کی ضرورت نہین) اور قائلین قول اوّل یہہ نہین کہتے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ قارن کا طواف اوس کے قران کرنیکے سبب سے ہوتا ہے نہ حج وعمرہ کے سبب سے (اس لئے یعنے قران مین اون کے نزدیک ایک ہی طواف کرنا چاہئے) بخلاف عمرہ کے کہ عمرہ مین طواف عمرہ کے سبب سے لازم ہوتا ہے نہ حج کے سبب سے (یعنے اس لئے اون کے نزدیک تمتع مین دونون کا طواف الگ الگ کیا جاتا ہے) حالانکہ ابو نجیح کے ماسوا عطا کے اور شاگردون نے یہہ حدیث اوسی معنے کے ساتھہ روایت کی ہے جو ہم نے بیان کئے اور وہ یہہ حدیث ہے **حدثنا** صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا حجاج وانا عبد الملك عن عطاء عن عائشة رض انها قالت قلت يا رسول الله اكل اهلك يرجع بحجة وعمرة غيرى قال انفرى فانه يكفيك قال حجاج فى حديثه عن عطاء قال الحت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها ان تخرج الى التنعيم فتهل منه بعمرة وبعث معها اخاها عبد الرحمن بن ابى بكر رض فاهلت منه بعمرة ثم قدمت فطافت وسعت وقصرت وذبح عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الملك عن عطاء ذبح عنها بقرة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو حجاج اور عبد الملک نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا آپ کے گھر کے تمام لوگ حج وعمرہ کر کے واپس ہونگے اور مین صرف حج کے ساتھہ فرمایا چلو تمہارے لئے صرف حج ہی کافی ہے حجاج اپنی حدیث مین بروایت عطا بیان کرتے ہین کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بہت اصرار کیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا تم تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھ آؤ چنانچہ آپ نے اونہین اون کے بہائی عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رض کے ساتھہ تنعیم روانہ کیا اور آپ وہان سے عمرہ کا احرام باندھکر آئین اور بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کی اور بال کتروائے اور رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کیطرف سے قربانی کی اور عبدالملک نے اپنی حدیث مین بیان کیا ہے کہ آپنے اون کیطرف سے گائے ذبح
کی **فاخبر** عبد الملک عن عطاء عن عائشۃ رض بقصتھا بطولھا وانھا انما احرمت بالعمرۃ فی وقت ما کان
لھا ان تنفر بعد فراغھا من الحجۃ والعمرۃ وان الذی ذکر انہ یکفیھا ھو الحج من الحجۃ والعمرۃ لا الطواف فقد
یدل ان یکون فی حدیث عطاء ھذا الحجۃ فی حکم طواف القارن کیف ھو **ترجمہ** پس عبدالملک عطا رح سے پورا قصہ
روایت کرتے ہوئے خبر دیتے ہین کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے تنعیم جاکر عمرہ کا احرام اوسوقت باندھا تہا جبکہ حج و
عمرہ دونون سے فارغ ہوکر واپسی کا وقت آگیا اور کہ وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ تمہارے لیئے یہی کافی
ہے سو وہ آپکے طواف کے متعلق نہین بلکہ حج کے متعلق فرمایا تہا کہ تمہارے لیئے صرف حج ہی کافی ہے تو اب حدیث عطا سے
اس مسلہ پر استدلال کرنا باطل ہوگیا کہ قارن کو ایک ہی طواف کرنا چاہیے **واحتج** من ذھب ایضا فی القارن
انہ یطوف لعمرتہ وحجتہ طوافا واحدا بما حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا عثمان بن الھیثم قال ثنا ابن جریج
قال واخبرنی ابو الزبیر رض ان جابر بن عبد اللہ رض یقول دخل النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی عائشۃ رض وھی
تبکی فقال ما لک تبکین قالت ابکی لان الناس حلوا ولم احلل وطافوا بالبیت ولم اطف وھذا الحج قد حضر کما
تری فقال ھذا امر کتبہ اللہ علی بنات ادم فاغتسلی واھلی بالحج ثم حجی واقضی ما یقضی الحاج غیر ان لا تطوفی
بالبیت ولا تصلی قالت ففعلت ذلک فلما طھرت قال طوفی بالبیت وبین الصفا والمروۃ ثم قد حللت من حجک
وعمرتک فقلت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی من عمرتی انی لم اکن طفت حتی حججت فامر عبد الرحمن فاعمرھا
من التنعیم **ترجمہ** ماسوای اسکے قائلین قول اول اس حدیث سے بہی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان الہیثم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج اور ابوالزبیر نے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے
عنہ فرمایا کرتے تہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے پاس آئے آپ رو رہی
تہین فرمایا کیون روتی ہو عرض کیا کہ لوگ طواف کرکے احرام سے باہر ہوگئے اور مین طواف نہین کرسکتی اور یہہ حج جسقدر
افضلیت رکہتا ہے آپ کو معلوم ہے فرمایا جو مانع تمہین (طواف کرنے سے) پیش آیا (یعنے حیض) وہ ایک ایسا امر ہے جو اللہ
تعالے نے تمام عورتون پر لازم کیا ہے سو تم غسل کرکے حج کا احرام باندھ لینا پہر جو ارکان حاجی ادا کرتے ہین ادا کرنا بجز اسکے
کہ نہ طواف بیت اللہ کرنا نہ دوگانہ طواف ادا کرنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ مین نے ایسا ہی کیا
پہر جب مین حیض سے پاک ہوگئی تو آپنے فرمایا کہ اب طواف بیت اللہ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرلو اسکے بعد تم حج و
عمرہ کے احرام سے باہر ہوجاؤگی مینے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے عمرہ کے فوت ہونیکا رنج ہے کہ مین حج کرنے تک طواف
عمرہ نکرسکی تو آپنے عبدالرحمن بن ابی بکر رض کے ساتھ اونہین عمرہ کا احرام باندہنے کیلئے تنعیم روانہ کیا **حدثنا** یونس
قال انا ابن وھب قال اخبرنی اللیث عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ رض عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجہکو لیث نے وہ روایت کرتے ہین ابوالزبیر سے
وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **قالوا** فقد امرھا
النبی صلے اللہ علیہ وسلم وھی محرمۃ بالعمرۃ والحجۃ ان تطوف بالبیت وتسعی بین الصفا والمروۃ ثم
تحل **فدل** ذلک علی ان حکم القارن فی طوافہ لحجتہ وعمرتہ ھو کذلک وانہ طواف واحد لا شیء علیہ

مِنَ الطَّوَافِ غَيْرَهُ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى اَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ رض هٰذَا قَدْ رُوِيَ عَلٰى غَيْرِ مَا ذَكَرْنَا **ترجمہ** پس وہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو جبکہ آپ حج وعمرہ کا احرام باندھی ہوئی تھیں حکم کیا کہ آپ طواف بیت اللہ اور سعی صفا ومروہ کرکے احرام سے باہر ہو جائیں تو یہ دلالت رکھتا ہے کہ قارن کا یہی حکم ہے کہ حج وعمرہ کا ایک ہی طواف کرے تو اس کے جواب میں یہی کہا جائیگا کہ یہہ حدیث بہی دوسری لفظوں کے ساتھہ روایت کی گئی ہے

۱۳ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا قَالَتْ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِالْحَجِّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُهِلَّ بِالْعُمْرَةِ قَالَتْ فَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْقُضَ رَأْسِيْ وَاَمْتَشِطَ وَاَدَعَ عُمْرَتِيْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے اور محمد بن خزیمہ نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن الہیثم نے کہا خبر دی مجھکو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو ہشام بن عروہ نے وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا ہمیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ جو شخص چاہے حج کا احرام باندہے اور چاہے عمرہ کا احرام باندہے چنانچہ میں ان لوگوں میں سے تہی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تہا بعد ازاں میں حائضہ ہوگئی اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تو آپنے مجھے حکم کیا کہ میں سر کے بال کہول ڈالوں اور کنگھی وغیرہ کروں اور عمرہ ترک کروں

۱۴ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہیں اسرائیل سے وہ زید بن الحسن سے وہ عکرمہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے

۱۵ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض مِثْلَهٗ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن عدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے **فَفِيْ** هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا حِيْنَ حَاضَتْ اَنْ تَدَعَ عُمْرَتَهَا وَذٰلِكَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا فَكَيْفَ يَكُوْنُ طَوَافُهَا فِيْ حَجَّتِهَا الَّتِيْ اَحْرَمَتْ بِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ يُجْزِئُ عَنْهَا مِنْ حَجَّتِهَا تِلْكَ وَمِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِيْ قَدْ رَفَضَتْهَا هٰذَا مُحَالٌ **ترجمہ** پس اس حدیث میں رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو عمرہ ترک کرنے کا حکم کیا جبکہ آپ حائضہ ہوئیں اور یہہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے طواف عمرہ کرنے سے پہلے کا ذکر ہے تو اب اس کے بعد جو آپنے حج کا طواف کیا تو طواف حج اور عمرہ کے لئے کیونکر کافی ہو سکتا تہا جو ترک کیا جاچکا تہا یہہ تو ایک ناممکن بات ہی بس آپکا طواف حج حج کیلئے کافی تہا نہ عمرہ کے لئے کیونکہ عمرہ تو آپ نے ترک کر دیا تہا **وَقَدْ** رُوِيَ الْاَسْوَدُ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا

۱۶ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا اَتَيْنَا مَكَّةَ طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَاَصْحَابِهِ فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ قَالَ وَحَاضَتْ هِيَ قَالَتْ فَقَضَيْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَرْجِعُ اَصْحَابُكَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَاَرْجِعُ اَنَا بِحَجٍّ قَالَ اَمَا كُنْتِ طُفْتِ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا قَالَتْ قُلْتُ لَا
قَالَ انْطَلِقِيْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا ترجمہ ماسوای اس کے اسود نے اس کے
متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے اس طرح روایت کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود
سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ روانہ ہوی اور
ہمارا ارادہ حج کے سوا اور کچھہ نہ تھا جب مکہ معظمہ پہنچے تو آپ نے طواف کیا اور احرام سے باہر نہین ہوے اور اسیطرح آپکی
ازواج اور آپ کی اصحاب جن کے ساتھہ ہدی تہی احرام سے باہر نہین ہوی اور جن کے ساتھہ ہدی نہ تہی وہ احرام سے باہر
ہو گئے اسود بیان کرتے ہین کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بیان کیا کہ آپ حائضہ ہو گئین تاہم
فرمایا ہم نے مناسک حج پوری کئے پہر جب ہم روانگی کی شب یعنے ایام التشریق کے بعد محصب مین پہنچے تو مین نے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ آپکی اصحاب تو حج وعمرہ کے ساتھہ واپس ہون گے اور مین صرف حج کے ساتھہ فرمایا
ہم جب مکہ آئے تو تم نے بیت اللہ کا طواف نہین کیا تہا مین نے کہا نہین فرمایا اچہا اپنے بہائی عبد الرحمن بن ابی بکر رض کے
ساتھہ تنعیم جاکر وہان سے عمرہ کا احرام باندکر آؤ سو یہہ عمرہ تمہاری اوس عمرہ کا بدل ہوگا۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ
عَلٰى اَنَّهَا قَدْ كَانَتْ خَرَجَتْ مِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِيْ صَارَتْ مَكَانَ حَجَّتِهَا بِفَسْخِ الْحَجِّ بِمُضِيِّهَا اِلٰى عَرَفَةَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا
لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا اَيْ لَوْ كُنْتِ طُفْتِ كَانَتْ قَدْ تَمَّتْ
لَكِ عُمْرَتُكِ مَعَ حَجَّتِكِ الَّتِيْ قَدْ فَرَغْتِ مِنْهَا فَلَمَّا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ طَافَتْ لَيَالِيَ قَدِمُوْا جَعَلَهَا بِمَا فَعَلَتْ بَعْدَ
ذٰلِكَ لِحَجِّهَا مِنْ وُقُوْفِهَا بِعَرَفَةَ اَوْ تَوَجُّهِهَا اِلَيْهَا خَارِجَةً مِنْ عُمْرَتِهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَمِرَ اُخْرٰى مَكَانَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ
فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِقَائِلٍ اَنْ يَقُوْلَ اِنَّ طَوَافَهَا بِالْبَيْتِ لِحَجَّتِهَا هِيَ فِيْهَا يَكُوْنُ لِتِلْكَ الْحَجَّةِ وَلِعُمْرَةٍ اُخْرٰى قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا
قَبْلَ ذٰلِكَ هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ ترجمہ پس اس حدیث مین ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض احرام عمرہ سے باہر ہو چکین تہین
چنانچہ طواف عمرہ سے پہلے حج کا احرام باندھا اور عمرہ حج کے بعد قضا کیا اور وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے
پوچھا تھا کہ مکہ آنیکے بعد تم نے طواف نہین کیا تو اس کا یہہ مطلب تہا کہ اگر تم نے طواف کیا ہوتا تو اس وقت حج کے ساتھہ
تمہارا عمرہ بہی پورا ہو گیا ہوتا مگر جب آپ نے خبر دی کہ آپ نے طواف عمرہ نہین کیا تو آپ نے اونہین حج کے بعد عمرہ کرنے کا حکم کیا کہ تنعیم سے
عمرہ کا احرام باندہکر آئین اور عمرہ کرین تو اب ہم نہین سمجہتے کہ کوی شخص کیونکر کہہ سکتا ہے کہ طواف حج اوس عمرہ کیلئے بہی کافی
ہوگا جس کے احرام سے بالقصد حضرت عائشہ صدیقہ رض کو الگ ہونا پڑا اور پہر بعد حج جس کی قضا ادا کی یہہ ہمارے نزدیک محال ہی وقد
ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَلَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ
مَا يُبْكِيْكِ فَقُلْتُ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَحُجَّ الْعَامَ اَوْ لَمْ اَخْرُجِ الْعَامَ قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ فَلَمَّا جِئْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَهُ مَعَ

اَبِی بَکرٍ رض وَعُمَرَ رض وَعُثمَانَ رض وَذِی الیَسَارَۃِ ثُمَّ اَھَلُّوا بِالحَجِّ فَلَمَّا کَانَ یَومُ النَّحرِ طَھُرتُ فَاَرسَلَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاَفَضتُ فَاُتِیَ بِلَحمِ بَقَرٍ فَقُلتُ مَا ھٰذَا فَقَالُوا اَھدٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَن نِسَائِہِ البَقَرَ حَتّٰی اِذَا کَانَت لَیلَۃُ الحَصبَۃِ قُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ یَرجِعُ النَّاسُ بِحَجَّۃٍ وَعُمرَۃٍ وَاَرجِعُ بِحَجَّۃٍ فَاَمَرَ عَبدَ الرَّحمٰنِ ابنَ اَبِی بَکرٍ فَاَردَفَنِی خَلفَہٗ فَاِنِّی لَاَذکُرُ اَنِّی کُنتُ اَنعَسُ فَیَضرِبُ وَجھِی مُؤخِرَۃَ الرَّحلِ حَتّٰی جِئنَا التَّنعِیمَ فَاَھلَلتُ بِعُمرَۃٍ جَزَاءَ عُمرَۃِ النَّاسِ الَّتِی اِعتَمَرُوا بِھَا **ترجمہ** اور قاسم بن محمد نے اس کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اسطرح روایت کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ روانہ ہوئے اور بجز حج کے اور کچھہ ارادہ نہین رکھتے تھے جب مقام سرف تک پہنچے (جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے) تو مین حائضہ ہوگئی پھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے تو مین رو رہی تہی فرمایا کیون روتی ہو مین نے کہا کاش مین اس سال حج کیلئے نہ آتی فرمایا شاید تم حائضہ ہوگئی ہو مین نے کہا جی ہان فرمایا پھر یہہ تو ایک ایسا امر ہے جو اللہ تعالے نے تمام عورتون پر لازم کر دیا ہے۔ سو جو ارکان حاجی ادا کرتے ہین تم بہی ادا کرو بجز اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نکرنا فرمایا جب ہم مکہ پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ احرام حج کو احرام عمرہ کر دو چنانچہ لوگ احرام سے باہر ہوگئے البتہ جن لوگون کے ساتھہ ہدی تہی وہ احرام سے باہر نہین ہوئے چنانچہ ابو بکر الصدیق رض حضرت عمر رض حضرت عثمان رض اور ذو الیسارہ رض کے ساتھہ ہی ہدی تہی پھر جو لوگ احرام سے باہر ہوگئے تہے بعد کو انہون نے حج کا احرام باندھا اور مین جو حائضہ ہوگئی تہی سو قربانی کے دن پاک ہوئی پھر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تنعیم بہیجا وہان سے مین عمرہ کا احرام باندہکر آئی اور طواف افاضہ کیا (یعنے طواف رخصت) بعد ازان میرے پاس گای کا گوشت لایا گیا مین نے کہا یہہ کیسا گوشت ہے لوگون نے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کیطرف سے گای ذبح کی ہے پھر جب ہم محصب مین پہنچے تو مین نے کہا یا رسول اللہ لوگ حج و عمرہ کے ساتھہ واپس ہون گے اور مین صرف حج کے ساتھہ تو آپ نے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم کیا کہ وہ مجھے اونٹ پر اپنے پیچھے بیٹھا کر تنعیم لیگئے اور مجھے یاد ہے کہ مین اونگتی تہی تو مؤخر الرحل میری (منہ پر) الگ جاتا تہا جب ہم تنعیم پہنچے تو وہان سے عمرہ کا احرام باندہکر آئی اور اوس عمرہ کی قضا ادا کی جو لوگ پہلے کر چکے تہے **فصل** اِمثلُ الحَدِیثِ الَّذِی قَبلَہٗ وَقَد رَوَاہُ عُروَۃُ عَن عَائِشَۃَ رض اَبیَنَ مِن ذٰلِکَ **ترجمہ** سو یہہ مثل حدیث اول کے ہے جو ابہی گذر چکی ہے ماسوای اس کے عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے یہہ حدیث اس سے بہی زیادہ واضح لفظون مین روایت کی ہے اور یہہ حدیث ہے **حدثنا** رَبِیعُ المُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بنُ سَلَمَۃَ عَن ھِشَامِ بنِ عُروَۃَ عَن اَبِیہِ عَن عَائِشَۃَ قَالَت خَرَجنَا مُوَافِینَ لِلھِلَالِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن شَاءَ اَن یُھِلَّ بِالحَجِّ فَلیُھِلَّ وَمَن شَاءَ اَن یُھِلَّ بِالعُمرَۃِ فَلیُھِلَّ فَاَمَّا اَنَا فَاِنِّی اُھِلُّ بِالحَجِّ لِاَنَّ مَعِیَ الھَدیَ قَالَت عَائِشَۃُ رض فَمِنَّا مَن اَھَلَّ بِالحَجِّ وَمِنَّا مَن اَھَلَّ بِالعُمرَۃِ وَاَمَّا اَنَا فَاِنِّی اَھلَلتُ بِالعُمرَۃِ فَوَافَانِی یَومُ عَرَفَۃَ وَاَنَا حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ دَعِی عَنکِ عُمرَتَکِ وَانقُضِی شَعرَکِ وَامتَشِطِی ثُمَّ لَبِّی بِالحَجِّ فَلَبَّیتُ بِالحَجِّ فَلَمَّا کَانَت لَیلَۃُ الحَصبَۃِ وَطَھُرتُ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَبدَ الرَّحمٰنِ بنَ اَبِی بَکرٍ فَذَھَبَ بِی اِلَی التَّنعِیمِ فَلَبَّیتُ بِالعُمرَۃِ قَضَاءً لِعُمرَتِھَا

ثلاثہ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا ہم ذیقعد کا چاند پورا کرکے مکہ روانہ ہوتے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہے حج کا احرام باندہے اور جو چاہے عمرہ کا اور خود بین تو حج کا احرام باندہونگا کیونکہ میرے ساتھہ ہدی ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہین کہ پہر ہم مین سے کسی نے حج کا احرام باندھا کسی نے عمرہ کا اور مین نے عمرہ کا احرام باندھا تہا پہر عرفہ کے دن جونکہ مین حائضہ تہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عمرہ ترک کردو اور بال کہول کر کنگہی وغیرہ کرلو اور حج کا احرام باندھلو چنانچہ مین نے حج کا احرام باندا پہر جب محصب مین پہنچے تو مین حیض سے پاک ہوگئی تو پہر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن ابی بکر رض کو حکم کیا وہ مجہی تنعیم لیگئے اور وہان سے مین قضائے عمرہ کا احرام باندہکر آئی **فبینت** عائشۃ رض ان حجتہا کانت مفصولۃ من عمرتہا وانہا قد کانت فیما بینہما نقضت شعرہا وامتشطت فکیف یجوز ان یکون طوافہا لحجتہا التی بینہا وبین عمرتہا ماذکرنا من الاحلال یجزی عنہا لعمرتہا ولحجتہا ہذا محال فہو اولی من حدیث ابی الزبیر عن جابر لان ذلک انما اخبر فیہ جابر رض بقصۃ عائشۃ رض وانہا لم تکن حلت بین عمرتہا وحجتہا واخبرت عائشۃ رض فی ہذا بامر النبی صلے اللہ علیہ وسلم ایاہا قبل دخولہا فی حجتہا ان تدع عمرتہا وان تفعل ما یفعل الحلال مما ذکرت فی حدیثہا **ودل** ذلک ایضا علی ان حدیث عطاء عن عائشۃ کما رواہ عنہ الحجاج وعبدالملک لا کما رواہ عنہ ابن ابی نجیح ترجمہ پس اس حدیث مین حضرت عائشہ صدیقہ رض بیان فرماتی ہیں کہ اون کا حج وعمرہ الگ الگ تہا کیونکہ پہلے عمرہ کا احرام تو اونہین مجبورا توڑنا پڑا تہا چنانچہ کنگہی وغیرہ کرکے پہر حج کا احرام باندہا تہا تو پہر یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جب اونہون نے حج وعمرہ الگ الگ کیا تو دونون کے لئے ایک طواف کیونکر کافی ہوسکتا ہے یہہ ایک ناممکن بات ہے لہذا یہہ حدیث ابی الزبیر سے جو اونہون نے حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے اولی ہے اور وہ اس باب کی گیارہوین حدیث ہے کیونکہ حضرت جابر رض نے ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے قصہ سے خبردی ہے لیکن اونہون نے یہہ نہین بیان کیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا عمرہ اور حج کے درمیان احرام سے باہر ہوگئین تہین بخلاف اس حدیث کے کہ اس حدیث مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے خود بیان کردیا ہے کہ اونہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام حج باندہنے سے پہلے ترک عمرہ کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ جو ارکان حاجی اداکرتے ہین وہ ہی اداکرین بجز اسکے کہ خانہ کعبہ کا طواف نکرین اس حدیث سے یہہ ہی معلوم ہوگیا کہ حدیث عائشہ رض اوسیطرح ہے جس طرح حجاج اور عبدالملک نے روایت کی ہے نہ اوسطرح کہ ابن ابی نجیح نے روایت کی ہے جیسا کہ ہمنے اوپر بیان کیا۔

واحتج ایضا الذین قالوا یطوف القارن لحجتہ وعمرتہ طوافا واحدا بما حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا یعقوب بن حمید قال ثنا محمد بن حازم قال ثنا الحجاج بن ارطاۃ عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ رض ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قرن بین الحج والعمرۃ فطاف لہما طوافا واحدا ترجمہ ماسوای اس کے قائلین قول اول اس حدیث سے بہی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حازم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ارطاۃ نے وہ روایت کرتے ہین ابوالزبیر سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قران کرتے ہوئے حج وعمرہ کو جمع کیا اور

٥٩

دونون کا ایک ہی طواف کیا **قِيْلَ** لَهُمْ مَا أَعْجَبَ هٰذَا أَنَّكُمْ تَحْتَجُّوْنَ بِمِثْلِ هٰذَا وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رضـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رضـ أَنَّهُمْ قَدِمُوْا صُبْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً وَهُوَ عَلَى الصَّفَا فِيْ آخِرِ طَوَافٍ فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَتَدَعُوْنَ مِثْلَ هٰذَا **ترجمہ** اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ تعجب ہے کہ قائلین قول اول اس حدیث سے استدلال کرتے ہین حالانکہ روایت جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر رضـ (باب احرام النبی صلے اللہ علیہ وسلم مین) وہ روایت کر چکے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و سلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور ابن جریج رہ امام اوزاعی رہ عمرو بن دینار رہ اور قیس بن سعد نے عطا سے اور اُنسے جابر رضـ نے روایت کیا ہے کہ جب چوتھی ذالحجہ کی صبح کو اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ معظمہ آئے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین حکم کیا کہ وہ احرام حج کو احرام عمرہ سے بدل دین اور یہہ اوس وقت کا ذکر ہے جبکہ وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہے تہی تو اب ان اجلہ رواۃ کے مقابلہ مین حجاج بن ارطاۃ کی روایت کیونکر قبول کی جا سکتی ہے۔

۲۰ **فَإِنِ** احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رضـ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى طَوَافٍ وَاحِدٍ **ترجمہ** اور اگر وہ اس حدیث سے استدلال کرین جو بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رباح بن ابی معروف نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک طواف سے زیادہ نہین کیا (یعنے حجۃ الوداع مین) **قِيْلَ** لَهُمْ إِنَّمَا يَعْنِيْ جَابِرٌ رضـ بِهٰذَا الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ **وَقَدْ** بَيَّنَ ذٰلِكَ عَنْهُ أَبُو الزُّبَيْرِ **ترجمہ** تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی مراد اس طواف سے سعی صفا و مروہ ہے جیسا کہ ابو الزبیر نے اپنی حدیث مین بیان کیا ہے

۲۱ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے وہ ابو الزبیر سے کہ اونہون نے جابر رضی اللہ تعالے عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب نے صفا و مروہ کے درمیان ایک دفعہ سے زیادہ طواف نہین کیا۔

وَإِنَّمَا أَرَادَ جَابِرٌ رضـ بِهٰذَا أَنْ يُخْبِرَهُمْ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَا يُفْعَلُ فِيْ طَوَافِ يَوْمِ النَّحْرِ وَلَا فِيْ طَوَافِ الصَّدْرِ كَمَا يُفْعَلُ فِيْ طَوَافِ الْقُدُوْمِ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا عَلَى الْقَارِنِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَوْ طَوَافَانِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ صَحَّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ فِي الْقَارِنِ أَنَّهُ يَطُوْفُ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا فَإِلٰى قَوْلِ مَنْ تُخَالِفُوْنَ قَوْلَهُ فِيْ ذٰلِكَ **قِيْلَ** لَهُ إِلٰى قَوْلِ عَلِيٍّ رضـ وَعَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** اس سے حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ کا مطلب یہہ ہی کہ سعی صفا و مروہ قربانی کے دن نہین کی جاتی اور نہ طواف زیارت مین کی جاتی ہے بلکہ طواف قدوم مین کی جاتی ہے پس اس روایت مین بہی اس امر پر کوئی دلیل نہین کہ قارن کو ایک طواف کرنا چاہئے یا دو اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے قول مین اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ آپ فرماتے تہی کہ قارن کو حج و عمرہ کا ایک ہی طواف کرنا چاہئے تو اب آپ ان کے قول سے کس دلیل سے

اختلاف کرسکتے ہین تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے قول کے ساتھہ

[۵۲۲] حدثنا یُونُسُ قَالَ ثنا سُفیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَوْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ نَصْرٍ قَالَ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَاَدْرَكْتُ عَلِیًّا فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّیْ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ اَفَاَسْتَطِیْعُ اَنْ اُضِیْفَ اِلَیْهِ عُمْرَةً قَالَ لَا لَوْ كُنْتَ اَهْلَلْتَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَرَدْتَ اَنْ تَضُمَّ اِلَیْهَا الْحَجَّ ضَمَمْتَهٗ قَالَ قُلْتُ كَیْفَ اَصْنَعُ اِذَا اَرَدْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَصُبُّ عَلَیْكَ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُحْرِمُ بِهِمَا جَمِیْعًا وَتَطُوْفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا طَوَافًا **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم یا مالک بن الحارث سے وہ نصر سے کہا مین نے حج کا احرام باندھا پھر حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملاقی ہوا تو مین نے آپ سے دریافت کیا کہ مین نے حج کا احرام باندھا ہے تو کیا مین اس پر عمرہ کا احرام اضافہ کرسکتا ہون فرمایا نہین ھان اگر تم نے عمرہ کا احرام باندھا ہوتا تو اوس پر حج کا احرام اضافہ کرسکتے تھے ابونصر بیان کرتے ہین کہ پھر مین نے آپ سے پوچھا کہ پھر جب میرا حج وعمرہ دونون کا ارادہ ہو تو مجھے کیا کرنا چاہئے فرمایا اول اپنے اوپر ایک چھاگل پانی بہا لو (یعنے غسل کرلو) اور پھر دونون کا ایک ساتھہ احرام باندھو اور ہر ایک کے لئے ایک ایک طواف کرو

[۵۲۳] حدثنا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثنا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثنا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ نَصْرٍ السُّلَمِیِّ عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ ...... قَالَ مَنْصُوْرٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنَّا نُفْتِی النَّاسَ اِلَّا بِطَوَافٍ وَّاحِدٍ فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو منصور نے وہ روایت کرتے ہین مالک بن الحارث سے وہ ابو نصر السلمی سے وہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مثل حدیث سابق کے ابوداؤد بیان کرتے ہین کہ منصور کہتے ہین مین نے اسکا ذکر مجاہد رحمہ اللہ سے کیا تو اونہون نے فرمایا کہ پہلے تو ہم بھی ایک ہی طواف کا فتویٰ دیا کرتے تھے مگر اب ایک طواف کا فتویٰ نہین دیتے

[۵۲۴] حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثنا الْخُصَیْبُ قَالَ ثنا یَزِیْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ وَمَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَیْنَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن الحجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن عطا نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ ابراہیم اور مالک بن الحارث سے وہ عبدالرحمن بن اذینہ سے کہا مین نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے پوچھا پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی

[۵۲۵] حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ قَالَ ثنا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمٰنَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے وہ روایت کرتے ہین سلمان سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

[۵۲۶] حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ قَالَ ثنا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ نَصْرٍ مِثْلَهٗ قَالَ مَنْصُوْرٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُفْتِی النَّاسَ اِلَّا بِطَوَافٍ وَّاحِدٍ فَاَمَّا الْاٰنَ فَلَا **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوعوانہ نے وہ روایت کرتے ہین منصور سے وہ ابراہیم سے وہ مالک سے وہ ابونصر سے مثل حدیث سابق کے منصور بیان کرتے ہین کہ مین نے اس کا ذکر مجاہد رحمہ اللہ سے کیا تو انہون نے فرمایا کہ پہلے مین ایک طواف کا فتویٰ دیا کرتا تھا مگر اب نہین دیتا

[۵۲۷] حدثنا ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثنا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وحدثنا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثنا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ثنا هُشَیْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ

عن زياد ابن مالك عن علي رض وعبد الله قالا القارن يطوف طوافين ويسعى سعيين **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
ابن ابی عمران نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن مخلد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہیں منصور بن
زاذان سے وہ حکم سے وہ زیاد بن مالک سے وہ حضرت علی اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ اون دونوں نے
فرمایا کہ قارن دو طواف کرے اور دو دفعہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے **فهذا** علي رض وعبد الله قد ذهبا
في طواف القارن الى خلاف ما ذهب اليه ابن عمر رض **واما** وجه ذلك من طريق النظر فانا رأينا الرجل اذا احرم
بحجة وجبت عليه بما فيها من طواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ووجب عليه في انتهاك ما قد حرم عليه
باحرامه بها من الكفارات ما يجب عليه في ذلك وكذلك اذا احرم بعمرة وجبت عليه ايضا بما فيها من الطواف
بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ووجب عليه في انتهاك ما حرم عليه باحرامه بها من الكفارات ما يجب عليه في
ذلك وكان اذا جمعهما فكل قد اجمع انه في حرمتين حرمة حج وحرمة عمرة فكان يجيء في النظر ان يجب عليه لكل
واحدة منهما من الطواف والسعي وغير ذلك من الكفارات في انتهاك الحرم التي حرمت عليه بها ما كان
يجب عليه لها لو افردها **فادخل** على هذا القول فقيل فقد رأينا الحلال يصيب الصيد في الحرم فيجب
عليه الجزاء لحرمة الحرم ورأينا المحرم يصيب صيدا في الحل فيجب عليه الجزاء لحرمة الاحرام ورأينا المحرم
اذا اصاب صيدا في الحرم وجب عليه جزاء واحد لحرمة الاحرام ودخل فيه حرمة الجزاء لحرمة الحرم
فهو في وقت ما اصاب ذلك الصيد في حرمتين في حرمة احرام وحرمة حرم فلم يجب عليه لكل واحدة
من الحرمتين ما كان يجب عليه لها لو افردها قالوا فكذلك القارن فيما كان يجب عليه لكل واحدة من عمرته
وحجته لو افردها لا يجب عليه في ذلك لما جمعهما الا مثل ما يجب عليه في احدهما ويدخل ما كان يجب
عليه للاخرى لو كانت مفردة في ذلك **فقيل** له انكم لم تقطعون انما يجب على المحرم في قتله الصيد في
الحرم جزاء واحد **وقد** قال ابو حنيفة رح وابو يوسف رح ومحمد رح ان القياس كان عندهم في ذلك انه يجب
عليه جزاءان جزاء لحرمة الاحرام وجزاء لحرمة الحرم فانهم انما خالفوا ذلك استحسانا ولكنا لا نقول
في ذلك كما قالوا بل القياس عندنا في ذلك ما ذكروا انهم استحسنوه وذلك انا رأينا الاصل المجتمع عليه انه يجوز
للرجل ان يجمع بين حجة وعمرة ولا يجمع بين حجتين ولا بين عمرتين فكان له ان يجمع باحرام واحد
بين شكلين مختلفين فيدخل بذلك فيهما ولا يجمع بين شيئين من صنف واحد فلما كان ما ذكرنا كذلك كان
له ان يجمع ايضا باداثه جزاء واحدا ما يجب عليه بحرمتين مختلفين وهما حرمة الحرم التي لا يجزئ فيها
الصوم وحرمة الاحرام التي يجزئ فيها الصوم ويكون بذلك الجزاء الواحد مؤديا عما يجب عليه فيهما
فلم يكن له ان يجمع باداثه جزاء واحدا عما يجب عليه في انتهاك حرمتين مؤتلفتين من شكل واحد وهما
حرمة العمرة وحرمة الحج كما لم يكن له ان يدخل باحرام واحد في حرمة شيئين مؤتلفين **ولما** كان
ما ذكرنا ايضا كذلك وكان الطواف للحجة والطواف للعمرة من شكل واحد لم يكن بطواف واحد داخلا فيهما
ولم يكن ذلك الطواف مجزيا عنهما واحتيج ان يدخل في كل واحد منهما دخولا على حدة قياسا ونظرا على

مَا ذَكَرْنَا مِمَّا يَجْمَعُهُ بِإِحْرَامٍ وَاحِدٍ مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ الْمُخْتَلِفَتَيْنِ وَمِمَّا ذَكَرْنَا لَا يَجْمَعُهُ مِنَ الْحَجَّتَيْنِ الْمُؤْتَلِفَتَيْنِ وَالْعُمْرَتَيْنِ الْمُؤْتَلِفَتَيْنِ **فَإِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَأَيْنَاهُ يَحِلُّ مِنْ حَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا يَطُوفُ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَيَسْعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ **قِيلَ** لَهُ قَدْ رَأَيْنَاهُ يَحِلُّ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْ إِحْرَامَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ لَا يُجْزِيهِ فِيهِمَا إِلَّا طَوَافَانِ مُخْتَلِفَانِ وَذٰلِكَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ لَهَا وَسَعَى وَسَاقَ الْهَدْيَ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ فَصَارَ بِذٰلِكَ مُتَمَتِّعًا أَنَّهُ كَانَ حُكْمُهُ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَحْلِقَ حَلْقًا وَاحِدًا فَيَحِلُّ بِذٰلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَكَانَ يَحِلُّ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْ إِحْرَامَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ قَدْ كَانَ دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا مُتَفَرِّقًا وَلَمْ يَكُنْ مَا وَجَبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْحَلْقِ مُوجِبًا أَنَّ حُكْمَ الطَّوَافِ لَهُمَا كَانَ كَذٰلِكَ وَأَنَّهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَلْ هُوَ طَوَافَانِ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَلْقِ الْقَارِنِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ حَلْقًا وَاحِدًا لَا يَجِبُ بِهِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ حُكْمُ طَوَافِهِ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا إِذْ لَمَّا كَانَ قَدْ يَحِلُّ فِي الْإِحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا مُتَفَرِّقًا بِحَلْقٍ وَاحِدٍ كَانَ فِي الْإِحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا وَاحِدًا أَحْرَى أَنْ يَحِلَّ مِنْهُمَا كَذٰلِكَ **فَهٰذَا** هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رض وَعَبْدِ اللّٰهِ مِنْ وُجُوبِ الطَّوَافِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ وَعَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ النَّظَرِ عَلَى ذٰلِكَ فِي وُجُوبِ الْجَزَاءِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتِهِمَا فَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** پس حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما قارن کے طواف کرنے کے متعلق حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے قول سے اختلاف رکھتے ہیں اب رہا اس مسئلہ کا بیان بطریق نظر وقیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص حج کا احرام باندہے تو حج کے ساتھ طواف بیت اللہ اور سعی صفا و مروہ بھی اوس پر واجب ہوتی ہے پھر واجبات احرام میں سے جن امور کو ترک کرے تو اوس پر کفارات واجب ہوتے ہیں اسیطرح جب عمرہ کا احرام باندھا جائے تب بھی طواف بیت اللہ اور سعی صفا و مروہ لازم ہوتی ہے اور اسیطرح عمرہ کے احرام میں جن امور واجبہ کو ترک کرے تو وہی کفارات واجب ہوتی ہیں جو حج کے احرام میں ہیں اور جب احرام واحد میں حج و عمرہ کو جمع کیا جائے تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ جامع بین الحج والعمرۃ دو حرمتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ حرمت حج و حرمت عمرہ پس نظر و قیاس چاہتا ہے کہ ان دونوں کے لیے طواف اور سعی صفا و مروہ بھی الگ الگ کی جائے جس طرح اون دونوں کے درمیان کفارات الگ الگ واجب ہوتے ہیں جبکہ اون دونوں کا احرام الگ الگ باندھا جائے اب اس پر اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر غیر محرم حرم کے درمیان شکار کرے تو حرمت حرم کے سبب سے اوس پر کفارہ واجب ہوگا اسیطرح محرم غیر حرم میں شکار کرے تو اس پر حرمت احرام کے سبب سے کفارہ واجب ہوتا ہے (حاصل اس تقریر کا یہ ہے کہ محرم جب حرم کے اندر ہو تو وہ دو حرمتوں کے درمیان ہوتا ہے حرمت احرام و حرمت حرم) اب ہم دیکھتے ہیں کہ اگر محرم حرم کے اندر شکار کرے تو اوس پر ایک ہی کفارہ واجب ہوتا ہے حالانکہ حرم کے اندر شکار کرنیکی صورت میں وہ دو حرمتوں کا توڑنیوالا ہوگا پس جب باوجود دو حرمتوں کے درمیان ہونے کے محرم پر حرم کے اندر شکار کرنے کا کفارہ ایک ہی واجب ہوا تو نظر و قیاس چاہتا ہے کہ احرام واحد میں حج و عمرہ جمع کرنیکی ضرورت میں طواف و سعی صفا و مروہ بھی ایک ہی لازم ہو تو اوس کے جواب میں کہا جائیگا کہ جب بحث نظر و قیاس کی ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ جب حرم کے اندر محرم شکار کرے تو قائلین قول اول کیوں اوس پر صرف ایک ہی کفارہ واجب کرتے ہیں چنانچہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ یوں ہے

(قائلین قول اول کے) قول کے مطابق نظر وقیاس چاہتا ہے کہ اس پر دو کفارے واجب ہوں ایک حرمت حرم کے سبب سے اور ایک حرمت احرام کے سبب سے سو انہوں نے استحسانا اس جگہ خلاف قیاس کیا ہے (یعنے اس لئے کہ نص سے ایک ہی کفارہ ثابت ہوا ہے) لیکن ہم یہہ نہیں کہتے بلکہ ہمارے نزدیک اس مسئلہ کا قیاس اسطرح ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص ایک احرام میں دو حج یا دو عمرہ جمع کرنا چاہے تو یہہ اوس کے لئے جائز نہیں اس سے معلوم ہوا کہ احرام واحد میں دو مختلف عبادتیں تو جمع کی جاسکتی ہیں اور ایک ہی قسم کی دو عبادتیں جمع نہیں کی جاسکتیں اور جب احرام واحد میں دو مختلف عبادتیں جمع کی جاسکتی ہیں تو جائز ہے کہ ایک بدل (یعنے ایک کفارہ) کے ساتھہ دو مختلف حرمتیں جمع کی جائیں اور وہ دو مختلف حرمتیں حرمت حرم وحرمت احرام ہیں کیونکہ حرمت حرم کے کفارہ میں تو روزہ کافی نہیں ہو سکتا اور حرمت احرام میں کافی ہو جاتا ہے (جبکہ قربانی دینے کی مقدرت نہ ہو) اسیطرح جب احرام واحد میں ایک قسم کی دو عبادتیں جمع کرنا جائز نہیں تو ثابت ہوا کہ بدل واحد کے ساتھہ ایک قسم کی دو حرمتیں جمع کرنا بھی جائز نہیں ہے اور یہہ دو حرمتیں حرمت عمرہ وحرمت حج ہیں اور بدل سے اس جگہ طواف حج و طواف عمرہ مراد ہے تو اب معلوم ہوا کہ طواف واحد کے ساتھہ ایک قسم کی دو حرمتیں جمع کرنا جائز نہیں اور یہہ دو حرمتیں حرمت حج اور حرمت عمرہ ہیں پس ایک طواف ان دونوں کیلئے کافی نہیں بلکہ دونوں کے لئے الگ الگ طواف کرنیکی نیت کرکے احرام باندہنا چاہیے قیاسا ونظرا علی ما بینا اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ محرم حج وعمرہ حلق واحد سے دونوں کے احرام سے باہر ہو جاتا ہے اور دوسری دفعہ اوسے بال اتروانیکی ضرورت باقی نہیں رہتی سو اسیطرح جائز ہے کہ ایک طواف وسعی صفا ومروہ کے ساتھہ حج وعمرہ دونوں کے احرام سے باہر ہو جاوے تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دو مختلف احراموں میں بھی حلق واحد کے ساتھہ محرم احرام سے باہر ہو جاتا ہے باوجود اس کے باتفاق اہل علم طواف اون میں دو ہی کرنے پڑتے ہیں مثلا ایک شخص اول عمرہ کا احرام باندہے اور طواف عمرہ وسعی صفا ومروہ کرکے ہدی بھی ساتھہ لیلے اور پھر اسی سال حج کرے تو اب اس صورت میں یہہ شخص متمتع ہوگا (یعنے یکے بعد دیگرے حج وعمرہ کو جمع کرنے والا) اور قربانی کے دن حلق واحد کے ساتھہ حج وعمرہ دونوں کے احرام سے الگ ہو جائیگا بخلاف اس کے کہ طواف اوسے دو ہی کرنے پڑیں گے پس جس طرح اس صورت میں حلق واحد سے اس شخص پر ایک طواف کرنا لازم نہیں آیا اسیطرح قران کی صورت میں بھی اس پر حلق واحد کے سبب سے حج وعمرہ کیلئے ایک طواف کرنا لازم نہیں آئیگا بخلاف حلق کے کہ تمتع کی صورت میں جب دو متفرق احراموں سے باہر ہونے کے لئے حلق واحد کافی ہے تو قران کی صورت میں حج وعمرہ کے احرام واحد سے باہر ہونے کیلئے حلق واحد بدرجہ اولی کافی ہوگا یہہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے ایسا ہی حضرت علی رض اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا گیا ہے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْوُقُوفِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

عرفات سے لوٹتے ہوئے مزدلفہ میں وقوف کرنے کا بیان

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِیْ مِنْ حَجٍّ وَقَدْ اَنْضَيْتُ رَاحِلَتِیْ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَقَدْ وَقَفَ مَعَنَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَاَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ ترجمہ

حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابی خالد نے وہ روایت کرتے ہین شعبی سے وہ عروہ بن مضرس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا مین بمقام جمع (یعنے مزدلفہ) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا میرا حج پورا ہوگیا کیونکہ مین نے اپنی سواری تہکا ڈالی ہے . . . . . (یعنے سفر کرتے ہوئے) فرمایا جس شخص نے ہماری ساتہہ اس وقت نماز فجر پڑہی اور اس سے پہلے ہماری ساتہہ دن کو یا رات کو عرفہ مین وقوف کر چکا ہے اوس نے اپنا حج پورا کر لیا اور وہ احرام سے باہر ہونے کا مستحق ہو گیا حدثنا

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ اَنَا وَهْبٌ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ وَاِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاؤُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا خبر دی ہمکو وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی السفر اور اسمٰعیل بن ابی خالد سے وہ شعبی سے اور زکریا سے وہ شعبی سے اور داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ عروہ بن مضرس رضہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حدثنا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ

ثنا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثنا سُفْيَانُ قَالَ ثنا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاؤُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُزْدَلِفَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيٍّ وَاللّٰهِ مَا جِئْتُ حَتّٰى اَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاَنْضَيْتُ رَاحِلَتِيْ وَمَا تَرَكْتُ جَبَلًا مِنْ هٰذِهِ الْجِبَالِ اِلَّا وَقَدْ وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ زَكَرِيَّا فِيْهِ وَكَانَ اَحْفَظَ الثَّلٰثَةِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَيْتُ هٰذِهِ السَّاعَةَ مِنْ جَبَلَيْ طَيٍّ قَدْ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيْضَ وَقَدْ كَانَ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ دَاؤُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حامد بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے وہ روایت کرتے ہین شعبی اور ابن ابی زائدہ سے وہ شعبی اور زکریا سے وہ شعبی اور داؤد بن ابی ہند سے کہا سُنی مین نے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے بیان کرتے ہی کہ مین بمقام مزدلفہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ مین قبیلہ طیؔ کی پہاڑیون سے آرہا ہون یہانتک کہ مین نے اپنی سواری تہکا دی اور ان پہاڑیون مین سے کوئی پہاڑی وقوف کئے بغیر نہین چہوڑی کیا میرا حج ادا ہوا یا نہین فرمایا جس شخص نے ہماری ساتہہ اس وقت صبح کی نماز پڑہی اور ہماری ساتہہ وقوف کیا اور اس سے پہلے عرفات مین وقوف کر چکا ہو دن کو یا رات کو تو اوس نے اپنا حج پورا کیا اور وہ احرام سے باہر ہونے کا مستحق ہوگیا سفیان بیان کرتے ہین کہ زکریا نے جو اس حدیث کو اپنے تینوں استاذ بہائیون سے زیادہ حفظ رکہنے والے تہے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ عروہ بن مضرس نے بیان کیا کہ مین نے عرض کیا یارسول اللہ مین اس وقت قبیلہ طی کی پہاڑیون سے آرہا ہون اور مین نے اپنی سواری تہکا ڈالی

کیا میرا حج پورا ہوا یا نہیں فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ اس وقت صبح کی نماز میں شریک ہو اور ہمارے ساتھ وقوف کرے یہانتک کہ ہم یہاں سے واپس ہوں اور اوس سے پہلے (یعنی عرفہ کے) دن کو یا شام کو عرفات میں وقوف کر چکا ہے تو اوس کا حج پورا ہوا اور وہ احرام سے باہر ہونے کا مستحق ہوگیا سفیان بیان کرتے ہیں کہ اور داؤد بن ابی ہند نے اتنا زیادہ بیان کیا ہے کہ عروہ بن مضرس نے کہا کہ میں صبح کی پو پھوٹے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى اَنَّ الْوُقُوْفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَرْضٌ لَا يَجُوْزُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ **وَاحْتَجُّوْا** فِىْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ وَقَالُوْا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِىْ كِتَابِهٖ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ كَمَا ذَكَرَ عَرَفَاتٍ وَذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سُنَّتِهٖ فَحُكْمُهُمَا وَاحِدٌ لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهِمَا **وَخَالَفَهُمْ** فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ فَهُوَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ الَّذِىْ لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ وَاَمَّا الْوُقُوْفُ بِمُزْدَلِفَةَ فَلَيْسَ كَذٰلِكَ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْوُجُوْبِ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا ذَكَرَ الذِّكْرَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقُوْفَ وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ لَوْ وَقَفَ بِمُزْدَلِفَةَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ حَجَّهٗ تَامٌّ فَاِذَا كَانَ الذِّكْرُ الْمَذْكُوْرُ فِى الْكِتَابِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ فَالْمَوْطِنُ الَّذِىْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الذِّكْرُ فِيْهِ الَّذِىْ لَمْ يُذْكَرْ فِى الْكِتَابِ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ فَرْضًا **وَقَدْ** ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَشْيَاءَ فِىْ كِتَابِهٖ مِنَ الْحَجِّ وَلَمْ يُرِدْ بِذِكْرِهَا اِيْجَابَهَا حَتّٰى لَا يُجْزِئَ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهَا فِىْ قَوْلِ اَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ **مِنْ** ذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ لَوْ حَجَّ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنَّ حَجَّهٗ قَدْ تَمَّ وَعَلَيْهِ دَمٌ مَّكَانَ مَا تَرَكَ مِنْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فِىْ كِتَابِهٖ لَيْسَ فِىْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اِيْجَابِهٖ حَتّٰى لَا يُجْزِئَ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ **وَاَمَّا** مَا فِىْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ اَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ فِيْهِ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا صَلٰوتَنَا هٰذِهٖ وَقَدْ كَانَ اَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ فَذَكَرَ الصَّلٰوةَ وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى اَنَّهٗ لَوْ بَاتَ بِهَا وَوَقَفَ وَنَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يُصَلِّهَا مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى فَاتَتْهُ اَنَّ حَجَّهٗ تَامٌّ فَلَمَّا كَانَ حُضُوْرُ الصَّلٰوةِ مَعَ الْاِمَامِ الْمَذْكُوْرِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ الَّذِىْ لَا يُجْزِئُ الْحَجُّ اِلَّا بِاِصَابَتِهٖ كَانَ الْمَوْطِنُ الَّذِىْ يَكُوْنُ فِيْهِ تِلْكَ الصَّلٰوةُ الَّذِىْ لَمْ يُذْكَرْ فِى الْحَدِيْثِ اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ كَذٰلِكَ فَلَمْ يَتَحَقَّقْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الْفَرْضِ اِلَّا لِعَرَفَةَ خَاصَّةً **وَقَدْ** رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيْلِىُّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ **ترجمہ** امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ وقوف مزدلفہ فرض اور منجملہ ارکان حج سے ہے جن کے بدون حج پورا نہیں ہوتا اور استدلال حدیث مذکور اور آیہ کریمہ فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام[1] کیا ہے یعنے جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام (یعنے مزدلفہ میں) ذکر اللہ کرو اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے عرفات کے ساتھ مشعر الحرام[2] کا بھی ذکر کیا ہے اسیطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں وقوف کرنے کا حکم فرمایا ہے تو وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ دونوں کا حکم ایک ہوا کہ بدون

[1] مشعر عربی وہ جگہ کو کہتے ہیں اس جگہ مشعر الحرام سے مزدلفہ مراد ہے اور شعائر سے ارکان حج مراد ہیں شعیرہ کی جمع ہے اور شعیرہ علامت کو کہتے ہیں کذا فی مجمع البحار ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالیٰ

اون کے حج صحیح نہین اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وقوف عرفہ تو ارکان فریضہ حج سے ہے اور
وقوف مزدلفہ ارکان فریضہ حج سے نہین ہے اور دلیل یہہ بیان کی ہے کہ اللہ تعالے نے آیہ کریمہ مین ذکر اللہ کرنے کا حکم فرمایا
ہے نہ وقوف کا حالانکہ اس امر پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مزدلفہ مین وقوف کرے اور ذکر اللہ نکرے تو اوس کا حج تمام و کامل ہے
پس جب باتفاق اہل علم مزدلفہ مین ذکر اللہ کرنا ارکان حج سے نہین ہے تو اب وقوف مزدلفہ جس کا آیہ کریمہ مین ذکر نہین
بدرجہ اولی ارکان فریضہ حج سے نہ ہوگا ماسوای اس کے اور بہی کئی ایک امور کا اللہ تعالے نے کتاب اللہ مین ذکر کیا ہے۔
اور اس سے ان امور کا ایجاب یا اون کی فرضیت مقصود نہین ہے چنانچہ اگر یہہ امور ترک کر دئے جائین تو حج سب کے
نزدیک تمام کامل ہو جاتا ہے ازانجملہ سعی صفا و مروہ ہے چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الآیۃ یعنے صفا
و مروہ اللہ تعالے کی نشانیون مین سے ہین سو جو شخص حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو چاہئے کہ وہ صفا و مروہ کے درمیان
سعی بہی کرے اور سب کا اتفاق ہے کہ جو شخص حج کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو اوس کا حج تمام و کامل ہے
بجز اس کے کہ سعی صفا و مروہ ترک کرنیکے سبب سے اوس پر قربانی واجب ہے پس یہی حکم مزدلفہ مین ذکر اللہ کرنے کا ہے کہ وہ فرض
نہین کہ اوس کے ترک کرنے سے حج ناقص و ناتمام رہے اب رہی حدیث عروہ بن مضرس کی سو اوس مین بہی وقوف مزدلفہ کی رکنیت
پر کوئی دلیل نہین کیونکہ اوس مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ہی ذکر فرمایا ہے کہ جو شخص ہمارے ساتہہ
اس وقت صبح کی نماز پڑہی اور اس سے پہلے وہ عرفہ مین وقوف کر چکا ہے دن کو یا رات کو تو اوس نے اپنا حج پورا کر لیا اور وہ
احرام سے باہر ہونے کا مستحق ہوگیا اور سب کا اتفاق ہے کہ جو شخص شب کو مزدلفہ مین رہے اور صبح کو مزدلفہ مین وقوف
بہی کرے مگر نماز کے وقت وہ سو گیا ہو (کیونکہ مزدلفہ مین نماز غلس مین یعنے اندہیرے سے پڑہی جاتی ہے) تو اوس کا حج تمام و کامل
ہے پس جب نماز جماعت جس کا حدیث عروہ مین ذکر ہے ارکان حج سے نہین گنی گئی کہ اوس کے فوت ہو جانے سے حج پورا نہ
ہو تو اوس مقام پر وقوف کرنے کا بہی یہی حکم ہوگا جہان یہہ نماز ادا کی جاتی ہے پس ثابت ہوا کہ حدیث عروہ سے وقوف
عروہ کی رکنیت ثابت نہین ہوتی ہے چنانچہ عبد الرحمن بن یعمر الدیلی نے جو حدیث نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے وہ اوس پر دلالت رکہتی ہے **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثنا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ ثنا سُفْیَانُ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ
عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمَرَ الدِّیلِیِّ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَاتٍ فَاَقْبَلَ
أُنَاسٌ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ فَسَأَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ یَوْمُ عَرَفَةَ وَمَنْ اَدْرَکَ جَمْعًا قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَدْ اَدْرَکَ
الْحَجَّ اَیَّامُ مِنًی ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ ثُمَّ
اَرْدَفَ خَلْفَهٗ رَجُلًا یُنَادِیْ بِذٰلِکَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعلے
بن عبید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین بکیر بن عطا سے وہ عبد الرحمن بن یعمر الدیلی
رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو عرفات مین کہڑی ہوئی دیکہا کہی ایک شخص
اہل نجد سے آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور حج کے متعلق دریافت کیا فرمایا حج عرفہ کے دن ہے سو جو شخص نماز فجر سے
پہلے (یعنے شام کو عرفات سے لوٹنے کے بعد) مزدلفہ پہنچ گیا اوس نے ایام منے مین حج پورا کر لیا اور ایام منے ایام تشریق
کے تین دن ہین (دسوین ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک) سو جو شخص دو دن ہی مین لوٹ جاے تو کوئی حرج نہین
اور جو ایک دن کی تاخیر کرے تو اوس پر بہی کوئی حرج نہین پہر آپنے ایک شخص کو اپنے ساتہہ اونٹنی کے اوپر بٹہا لیا

وہ اس کا اعلان کرتا جاتا تہا - **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا شبابة بن سوار قال ثنا شعبة عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن بن يعمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر مثله ولم يذكر سؤال اهل نجد ولا ان ذا انه الرجل **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شبابہ بن سوار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین بکیر بن عطار سے وہ عبد الرحمن بن یعمر سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی بجز اس کے کہ اہل نجد کے سوال کرنے کا اور اوس شخص کو اپنے ساتہہ ونٹنی کے اوپر بٹہانے کا ذکر نہیں کیا ہے **ففی** هذا الحديث ان اهل نجد سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحج فكان جوابه لهم الحج يوم عرفة **وقد** علمنا ان جوابه رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الجواب التام الذي لا نقص فيه ولا فضل لان الله تعالى قد آتاه جوامع الكلم وخواتمه فلو كان عند ما سألوه عن الحج ارادوا بذلك ما لا بد منه في الحج لكان يذكر عرفة والطواف ومزدلفة وما يفعل من الحج فلما ترك ذكر ذلك في جوابه اياهم علمنا ان ما ارادوا بسؤالهم اياه عن الحج هو ما اذا فات فات الحج فاجابهم بان قال الحج يوم عرفة فلو كانت مزدلفة كعرفة لذكر لهم مزدلفة مع ذكره عرفة ولكنه ذكر عرفة خاصة لانها صلب الحج الذي اذا فات فات الحج ثم قال كلاما مستانفا ليعلم الناس من ادرك جمعا قبل طلوع الفجر فقد ادرك الحج ليس على معنى انه ادرك جميع الحج لانه قد ثبت في اول كلامه الحج عرفة فاوجب بذلك ان فوت عرفة فوت الحج ثم قال ومن ادرك جمعا قبل صلوة الصبح فقد ادرك الحج ليس على معنى انه لم يبق عليه من الحج شيء لان بعد ذلك طواف الزيارة وهو واجب لا بد منه ولكن فقد ادرك الحج بما تقدم له من الوقوف بعرفة **فهذا** احسن ما خرج من معاني هذه الآثار وصحت عليه ولم تتضاد **واما** وجه ذلك من طريق النظر فانا قد رأينا الاصل المجتمع عليه ان للضعفة ان يتعجلوا من جمع بليل وكذلك امر رسول الله صلى الله عليه وسلم اغيلمة بني عبد المطلب وسنذكر ذلك في موضعه من كتابنا هذا ان شاء الله تعالى وقد رخص لسودة في ترك الوقوف بها **ترجمہ** پس حدیث عبد الرحمن بن یعمر مین ہے کہ جب اہل نجد نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے حج کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا حج عرفہ کے دن ہوتا ہے (یعنے عرفہ کے دن پورا ہوتا ہے) اور یہہ تو ہم جانتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم عطا کیے گئے تہے آپ ناقص جواب نہین دیسکتے تہے اس سے معلوم ہوا کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل نجد کے سوال کے جواب مین جو عرفات کا ذکر کیا تو ان کے سوال کا مطلب یہہ تہا کہ کون سے رکن فوت ہونے سے حج فوت ہو جاتا ہے وہی آپنے جواب مین کہا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہے جس سے عرفہ کا دن فوت ہو جائے اوس سے حج فوت ہو گیا اور اگر اون کا مطلب حج کے دریافت کرنے سے جمیع ارکان حج مراد ہوتے تو آپ عرفہ کے ساتہہ طواف اور مزدلفہ کا بہی ذکر کرتے لیکن آپنے تو فرمایا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہے معلوم ہوا کہ اگر وقوف عرفہ فوت ہو جائے تو حج فوت ہو گیا اور جسنے وقوف عرفہ پا لیا اوسنے حج پا لیا مگر ابہی حج پورا نہین ہوا باین معنے کہ ابہی اور بہی ارکان ادا کرنے باقی ہین لیکن نہ بطریق فرضیت بلکہ بطریق وجوب یا استحباب لہذا آپنے جواب مین یہہ بہی فرمایا کہ اور وقوف عرفہ کے بعد جو شخص نماز فجر سے پہلے مزدلفہ مین آگیا تو اوس نے حج پا لیا یعنے وقوف عرفہ کرکے رکن فرض ادا کر چکا والا یون تو وقوف مزدلفہ کے علاوہ ابہی طواف زیارت بہی باقی رہتا ہے جو واجب و ضروری ہے یہہ حکم ہے

اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی الآثار کے اور اوس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہین کہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ ضعیف و ناتوان لوگون کیلئے جائز ہے کہ وہ مزدلفہ سے شب کو ہی منے واپس آجائین ایسا ہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد المطلب کے لڑکون بچون کے لئے حکم فرمایا تھا چنانچہ یہہ حدیث ہم اسی کتاب مین انشاء اللہ تعالے آگے ذکر کرینگے اسیطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالے عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ وقوف مزدلفہ سے پہلے ہی روانہ ہوجائین حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه عن عائشة رض قالت کانت سودة امرأة ثبطة ثقیلة فاستأذنت النبی صلی الله علیه وسلم ان تفیض من جمع قبل ان تقف فاذن لها ولوددت انی کنت استأذنته فاذن لی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرحمن القاسم نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا سودہ چونکہ ایک موٹی اور ابوجہل عورت تھین اس لئے اونہون نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ مزدلفہ سے روانگی کے وقت سے پہلے روانہ ہوجائین تو آپنے اونہین اجازت دیدی (حضرت عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہین کہ کاش مین آپسے اجازت مانگتی اور آپ مجھے اجازت دیتے قال ابو جعفر فسقط عنهما الوقوف بمزدلفة للعذر ورأینا عرفة لا بد من الوقوف بها ولا یسقط ذلك لعذر فهو الذی لیس من صلب الحج وما لا بد منه فلا یسقط بعذر ولا بغیره فهو الذی من صلب الحج الا ترى ان طواف الزیارة هو من صلب الحج وانه لا یسقط عن الحائض لعذر وان طواف الصدر لیس من صلب الحج وهو یسقط عن الحائض بالعذر وهو الحیض فلما كان الوقوف بمزدلفة مما یسقط بالعذر كان من شكل ما لیس بفرض فثبت بذلك ما وصفنا وهو قول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد رحمهم الله تعالی ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ضعف و ناتوانی وغیرہ عذر کے سببسے وقوف مزدلفہ ساقط ہوجاتا ہے بخلاف وقوف عرفہ کے کہ وہ عذر و بلا عذر کسی سببسے ساقط نہیں ہوسکتا لہذا وقوف عرفہ فرائض حج سے ہے اسیطرح طواف زیارت بھی ارکان حج سے ہے اور وہ بھی کسی عذر کے سببسے ساقط نہین ہوسکتا مثلاً حائضہ عورتون سے حیض کے سببسے بخلاف طواف صدر کے کہ وہ عذر حیض کے سببسے ساقط ہوجاتا ہے بہرکیف جب وقوف مزدلفہ ضعف و بیماری وغیرہ عذر کے سببسے ساقط ہوجاتا ہے تو وہ ارکان فریضہ حج سے نہین ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے کا قول ہے۔

باب الجمع بین الصلاتین بجمع کیف هو

وقوف عرفہ کے بعد مزدلفہ مین نماز مغرب و عشا جمع کر کسطرح پڑھنی چاہئے بدون اذان و اقامت یا بیک اذان و اقامت

حدثنا علی بن شیبة قال ثنا عبید الله بن موسى قال انا اسرائیل عن ابی اسحق عن عبد الرحمن بن یزید قال خرجت مع عبد الله ابن مسعود رض الى مكة فلما اتى جمعا صلى الصلاتين كل واحدة منهما باذان واقامة ولم یصل بینهما ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحق سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے کہا مین حضرت عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوا جب آپ مزدلفہ میں واپس آئے (یعنے عرفات سے) تو دونوں نمازیں پڑھیں ہر ایک نماز اذان واقامت کے ساتھ پڑہی اور اون دنون کے درمیان سنتیں وغیرہ نہیں پڑہیں۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا اسرائیل عن منصور عن ابراھیم عن الاسود انہ صلے مع عمر بن الخطاب صلاتین مرتین یجمع کل صلوۃ باذان واقامۃ والعشاء بینھما ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہمسے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے کہ اونہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ دونوں نمازوں میں ہر ایک نماز اذان واقامت کے ساتھ پڑہی اور کہانا ان دونوں کے درمیان کہایا۔

بیان المسئلة

القول الاول والثانی

قال ابوجعفر فذھب قوم الی ھذین الحدیثین فزعموا ان المغرب والعشاء یجمع بینھما بمزدلفۃ باذانین واقامتین وخالفھم فی ذلک اخرون فقالوا اما الاولی منھما فتصلی باذان واقامۃ واما الثانیۃ فتصلی بلا اذان ولا اقامۃ وقالوا اما ما کان من فعل عمر رض ومن تاذینہ للثانیۃ فانما فعل ذلک لان الناس قد کانوا انفرقوا لعشائھم فاذن لیجمعھم وکذلک نقول نحن اذا تفرق الناس عن الامام لعشاء او لغیرہ امر المؤذن فاذن لیجتمعوا لاذانہ فھذا معنی ما روی فی ھذا عن عمر والذی روی عن عبد اللہ فھو مثل ھذا ایضا ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسیطرف گیاہے کہ مزدلفہ میں نماز مغرب وعشاء میں سے ہر ایک نماز اذان واقامت کے ساتھ پڑہنا چاہئے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایاہے کہ نماز مغرب تو اذان واقامت کے ساتھ پڑہنی چاہئے اور نماز عشا بلا اذان واقامت اور وہ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے نماز عشا باذان واقامت پڑہی تو اس کا سبب یہہ تہا کہ لوگ کہانا کہانیکے لئے منتشر ہوگئے تہے اس لئے اون کی اطلاع کیلئے اذان دلوائی سو ہم بہی یہی کہتے ہیں کہ جب لوگ منتشر ہوجائیں خواہ کہانا کہانے کیلئے یا کوئی اور کام کے لئے تو اذان دی جائے تاکہ وہ جمع ہوجائیں یہہ معنے ہیں اس روایت کے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی گئی ہے اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کی روایت کے یہی معنے ہیں حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن ابی اسحق الھمدانی عن عبد الرحمن ابن یزید قال کان ابن مسعود رض یجعل العشاء بالمزدلفۃ بین الصلاتین ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحق الہمدانی سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے کہا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ مزدلفہ میں رات کا کہانا دونوں نمازوں کے درمیان کہایا کرتے تہے فقد عاد معنی ما روی عن عبد اللہ فی ھذا الی معنی ما روی عن عمر رض ایضا ثم نظرنا فیما روی فی ذلک اذا اصلینا معا کیف نفعل فیھما پس اس حدیث کے معنے بہی اوسی حدیث عمر رض کی طرف عائد ہوگئے اس کے بعد ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالیں کہ ہم یہہ دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑہنا چاہیں تو اس کا کیا حکم ہے آیا دو اذان واقامت کے ساتھ پڑہی جاتی ہیں یا ایک اذان وایک اقامت کے ساتھ فاذا ابن مرزوق قد حدثنا قال ثنا ابو عامر العقدی قال ثنا شعبۃ عن الحکم انہ صلی مع سعید بن جبیر یجمع المغرب ثلثا والعشاء رکعتین باقامۃ واحدۃ ثم حدث ان ابن عمر رض صنع مثل ذلک وحدث ابن عمر رض ان النبی صلی اللہ

۳۵

۴۷

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے ابو عامر العقدی نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے کہ اونہون نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھہ باقامت واحد
مغرب کی تین اور عشار کی دو رکعتین پڑہین اس کے بعد اونہون نے بیان کیا کہ ایسا ہی ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے
کیا اونہون نے بیان کیا کہ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا اس جگہ (یعنے مزدلفہ مین)

۵۵ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے کہ اونہون نے سعید بن جبیر رہ کے ساتھہ مغرب کی تین رکعتین
اور عشار کی دو رکعتین ایک اقامت کے ساتھہ جمع کر کے پڑہین اس کے بعد سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ایسا ہی
ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کیا اور فرمایا کہ ایسا ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا اس جگہ (یعنے مزدلفہ مین) —

۵۶ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَا صَلّٰى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِإِقَامَةٍ الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْعِشَاءِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ بِهِمْ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو حکم بن عتیبہ نے اور سلمہ بن کہیل نے دونون نے کہا ہمین سعید بن جبیر
رحمہ اللہ نے اقامت واحدہ کے ساتھہ مغرب کی تین رکعتین پڑھائین پہر سلام پہیر کر کہڑے ہوکے تو دو رکعتین عشار کی
پڑھائیں (یعنے بلا اقامت) پہر بیان کیا کہ اسیطرح اونہین ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے یہہ نمازین پڑھائی تہین اس
جگہ (یعنے مزدلفہ مین) اور بیان کیا تہا کہ اونہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح یہہ نمازین پڑھائی تہین اس
جگہ (یعنے مزدلفہ مین)

۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَقَامَ بِجَمْعٍ الصَّلٰوةَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ أَذَّنَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِالْإِقَامَةِ الْأُولٰى وَحَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض صَنَعَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ هٰذَا وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے کہا مین سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے ساتھہ نماز مزدلفہ مین موجود تہا مجھے یاد ہے کہ اونہون
نے آذان کہی پہر مغرب کی تین رکعتین پڑہین پہر کہڑے ہوئے اور وہی پہلی تکبیر کے ساتھہ دو رکعتین عشار کی پڑہین اور
بیان کیا کہ اس جگہ مزدلفہ مین ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بھی یہہ نمازین اسیطرح پڑہیں اور فرمایا کہ رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا

۵۸ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہین سلمہ سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا کہ رسول

مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب وعشاء بمقام مزدلفہ ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہی

۵۹ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے وہ روایت کرتے ہین شعبہ سے وہ ابو اسحق سے وہ عبداللہ بن مالک سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۶۰ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدِ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رض الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَیْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقِیْلَ لَهٗ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا هٰذَا فَقَالَ صَلَّیْتُهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن النصر نے کہا سنی مینے یزید بن ہارون سے کہا خبر دی ہمکو سفیان بن سعید الثوری نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحق سے وہ عبداللہ بن مالک سے کہا مین نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھہ مغرب کی تین اور عشا کی دو رکعتین ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہیں آپ سے پوچھا گیا کہ ای ابو عبدالرحمن یہہ آپنے کسطرح نماز پڑھائی فرمایا مین نے یہہ دونون نمازین اس جگہ (یعنے مزدلفہ مین) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اسیطرح ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہین ہین

۶۱ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ بِاِقَامَةٍ لَیْسَ مَعَهَا اَذَانٌ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّی الْعِشَاءَ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ خَالِدُ بْنُ مَالِكٍ الْحَارِثِیُّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ صَلَّیْتُهُمَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ لَیْسَ مَعَهُمَا اَذَانٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن خالد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق نے وہ روایت کرتے ہین خالد بن مالک الحارثی سے کہا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے مزدلفہ مین نماز مغرب کی تین رکعتین بلا اذان ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہین پہر سلام پہیر کر الصلوۃ کہا اور نماز عشا کی دو رکعتین پڑہین خالد بن مالک الحارثی نے کہا ای ابو عبدالرحمن یہہ آپنے کس طرح نماز پڑھائی فرمایا مین نے یہہ دونون نمازین اس جگہ مزدلفہ مین اسیطرح بلا آذان کے پڑہی ہین

۶۲ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ ثِقَةٌ مِنْهُمْ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَعَلِیٌّ الْاَزْدِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهٗ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے چار شخصون نے اور یہہ چارون ثقہ شخص ہین جنمین سے دو سعید بن جبیر اور علی الازدی ہین چارون روایت کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپنے مغرب وعشاء مزدلفہ مین ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہی

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رض یُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلَّاهُمَا وَلَمْ یُؤَذِّنْ بَیْنَهُمَا وَلَمْ یُقِمْ وَقَدْ رَوٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض فِیْ هٰذَا شَیْءٌ بِلَفْظٍ غَیْرِ هٰذَا اللَّفْظِ ترجمہ پس ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خبر دیتے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ دونون نمازین بیک آذان واقامت پڑہین چنانچہ یہی حدیث ابن عمر رضی اللہ

تعالٰی عنہا سے دوسری لفظون مین بہی روایت کی گئی ہے **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب قال اخبرنی ابن ابی ذئب عن ابن شھاب عن سالم بن عبد اللہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفۃ جمیعا لم ینادِ فی واحدۃ منھما الا بالاقامۃ ولم یسبح بینھما ولا علی اثر واحدۃ منھما **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم بن عبد اللہ سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ مین نماز مغرب وعشار ملا کر پڑہی اور اون دونون مین سے ایک مین (یعنے عشار مین) نہین کہلوائی مگر تکبیر (یعنے نماز عشار کیلئے آپنے آذان نہیں دلوائی) اور اون دونون کے درمیان تسبیح نہین کی (یعنے سنتین نہین پڑہین) **حدثنا** اسمٰعیل بن یحیی المزنی قال ثنا محمد بن ادریس الشافعی عن عبد اللہ ابن نافع عن ابن ابی ذئب فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ لم ینادِ بینھما ولا علی اثر واحدۃ منھما الا باقامۃ وھکذا احفظ عن یونس عن ابن وھب غیر انی وجدتہ فی کتابی کما نصصتہ فی الحدیث الذی قبل ھذا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن یحیے المزنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس الشافعی رحہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن نافع سے وہ ابن ابی ذئب سے پہلاون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اس کے کہ اونہون نے بیان کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون نمازون کے درمیان یا (یون کہا) کہ اون دونون مین سے ایک کے بعد نہین کہی مگر تکبیر (یعنے نماز مغرب کے بعد عشار کے لئے اذان نہین دلوائی) یہہ حدیث یونس عن ابن وہب کی روایت سے ہی مجھے اسیطرح یاد ہے مگر مین نے اپنی بیاض مین حدیث یونس اسطرح نہین پائی بلکہ اوسطرح جس طرح مین نے بیان کی **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا ابو عامر قال ثنا ابن ابی ذئب عن الزھری عن سالم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الصلاتین بجمع لم ینادِ فی کل واحدۃ منھما الا باقامۃ ولم یسبح بینھما **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ مین دونون نمازین جمع کرکے پڑہین اور دونون نمازون مین سے ہر ایک نماز کیلئے نہین کہی مگر ایک تکبیر اور دونون کے درمیان تسبیح نہین کی یعنے سنتین نہین پڑہین **فقولہ** فی ھذا الحدیث ولم ینادِ فی کل واحدۃ منھما الا باقامۃ فذلک یحتمل ان یکون اراد بذلک الا قامۃ التی اقامھا لکل واحدۃ منھما ویحتمل الاقامۃ التی اقامھا لھما غیر ان اولی الاشیاء بنا ان نحمل ذلک علی الاقامۃ التی اقامھا لھما لیتفق معنی ذلک ومعنی ما رویناہ قبل ذلک عن سعید بن جبیر عن ابن عمر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **وقد** روی عن ابی ایوب الانصاری وعن براء بن عازب ما یوافق من ذلک ایضا **ترجمہ** پس اس حدیث مین ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہہ قول کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون نمازون مین سے ایک کے لیے نہین کہی مگر تکبیر محتمل ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک ہی تکبیر کہنا مراد ہو اور محتمل ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک ہی تکبیر کہنا مراد ہو یعنے آپنے ہر ایک کیلئے ایک ہی تکبیر کہی اور مناسب یہی ہے کہ ہم اس حدیث کو اسی معنے پر محمول کرین تاکہ یہہ روایت اور ابن جبیر کی روایت دونون متفق ہو جائین کیونکہ دونون ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے ہی روایت کی گئی ہین ماسوای اس کے ابو ایوب انصاری اور براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بہی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ

۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶

قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الرُّوْمِيِّ قَالَ اَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ اَنَا غَيْلَانُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن الرومی نے کہا خبر دی ہمکو قیس بن الربیع نے کہا خبر دی ہمکو غیلان نے وہ روایت کرتے ہیں عدی بن ثابت الانصاری سے وہ عبداللہ بن یزید الانصاری سے وہ ابوایوب الانصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز مغرب وعشا ایک تکبیر کے ساتھہ پڑہی

۱۷ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون نے کہا خبر دی ہمکو ابو یوسف نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبدالرحمن سے وہ عدی بن ثابت سے وہ عبداللہ بن یزید سے وہ براء بن عازب سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُصَلِّي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّالثَّانِيَةَ بِاِقَامَةٍ بِلَا اَذَانٍ +

القول الثالث

اور باقی اہل علم نے ان سے بہی اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ پہلی نماز تو باذان واقامت پڑہی جائے اور دوسری باقامت وبلا اذان

۱۸ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّاِقَامَتَيْنِ ترجمہ اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے وہ روایت کرتے ہیں جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب مزدلفہ واپس آئے تو مغرب وعشا بیک اذان ودو اقامت پڑہی ۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوٰى مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِعَرَفَةَ يُؤَذَّنُ لَهَا وَيُقَامُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِجَمْعٍ ترجمہ پس اس حدیث میں ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے (مزدلفہ میں) نماز مغرب وعشا بیک اذان ودو اقامت پڑہی سو یہہ مالک بن الحارث کی حدیث کے خلاف ہی جو انہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے اور یہہ تو بلا اختلاف ثابت ہے کہ عرفات میں جو ظہر وعصر کی نماز جمع کر کے پڑہی جاتی ہے تو اوس میں صرف پہلی نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے اور دوسری کے لئے اقامت تو اب نظر وقیاس چاہتا ہے کہ مزدلفہ میں جو نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑہی جاتی ہے تو اوس کا بہی یہی حکم ہو

۱۹ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَنَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ

اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهٗ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے وہ روایت کرتے ہین موسیٰ بن عقبہ سے وہ کریب مولیٰ عبداللہ بن عباس رضہ سے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ آپ فرمایا کرتے تہی کہ . . رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوتے ہوئے جب دونون پہاڑیون تک پہنچے تو اونر کر آپنے پیشاب کرکے وضو کیا بلا اسباغ کے مین نے کہا یا رسول اللہ نماز فرمایا نماز آگے چلکر پہر سوار ہو کر آپ مزدلفہ آئے اور اوتر کر اسباغ کے ساتہہ وضو کیا پہر اذان کہی گئی اور آپنے نماز مغرب پڑہی اس کے بعد سب نے اپنی سواریئین اپنی اپنی جگہ باندہین اور پہر نماز عشا کی تکبیر کہی گئی اور آپنے نماز عشا پڑہی اور ان دونون کے درمیان سنتین وغیرہ نہین پڑہین **قَالَ** اُخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ هَلْ صَلَّاهُمَا مَعًا اَوْ عَمِلَ بَيْنَهُمَا عَمَلًا فَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رضہ وَاُسَامَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ كَيْفَ صَلَّاهُمَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَيْسَ مَعَهُمَا اَذَانٌ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ تُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِمُزْدَلِفَةَ وَهُمَا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ كَمَا يُجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَهُمَا الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ فَكَانَ هٰذَا الْجَمْعُ فِيْ هٰذَيْنِ الْمَوْطِنَيْنِ جَمِيْعًا لَا يَكُوْنُ اِلَّا لِمُحْرِمٍ فِيْ حُرْمَةِ الْحَجِّ فَلَا يَكُوْنُ لِحَلَالٍ وَلَا لِمُعْتَمِرٍ غَيْرِ حَاجٍّ وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ بِعَرَفَةَ تُصَلّٰى اِحْدٰىهُمَا فِيْ اَثَرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلٌ وَكَانَتَا يُؤَذَّنُ لَهُمَا اَذَانًا وَاحِدًا وَيُقَامُ لَهُمَا اِقَامَتَيْنِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ الصَّلَاتَانِ بِمُزْدَلِفَةَ كَذٰلِكَ وَاَنْ يَكُوْنَ اِحْدٰىهُمَا تُصَلّٰى فِيْ اَثَرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلٌ وَاَنْ يُؤَذَّنَ لَهُمَا اَذَانًا وَاحِدًا وَيُقَامَ لَهُمَا اِقَامَتَيْنِ كَمَا يُفْعَلُ بِعَرَفَةَ سَوَاءً **هٰذَا** هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ رحہ وَمُحَمَّدٍ رحہ وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَذْهَبُوْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ اِلٰى مَا ذَكَرْنَا وَيَذْهَبُوْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ اِلٰى اَنْ يَجْعَلُوْا ذٰلِكَ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ **وَيَحْتَجُّوْنَ** فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَذْهَبُ فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يُصَلِّيَهُمَا بِاِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَا اَذَانَ مَعَهُمَا عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ رضہ مِنْ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيْنَا لِمَا يَشْهَدُ لَهٗ مِنَ النَّظَرِ ثُمَّ وَجَدْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ رضہ قَدْ عَادَ اِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ جَابِرٍ رضہ **ترجمہ** پس جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے مین اختلاف کیا گیا کہ آپنے مزدلفہ مین دونون نمازین ایک ساتہہ پڑہین یا ان کے درمیان مین کوئی اور کام بہی کیا جیساکہ حدیث اسامہ بن زید مین مذکور ہے کہ درمیان مین لوگون نے اپنی سواریئین اپنی اپنی جگہ باندہدین بخلاف حدیث ابن عمر رضہ کے کہ انہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دونون نمازون کا ایک ساتہہ پڑہنا درست کیا ہے پہر اس مین بہی اختلاف کیا گیا کہ یہہ دونون نمازین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کسطرح پڑہین بعض نے روایت کیا کہ بیکاذان ویک اقامت بعض نے روایت کیا بیک اذان ودو اقامت اور بعض نے روایت کیا کہ آپنے دونون نمازین بلا اذان وبیک اقامت پڑہین جیساکہ ہم نے اوپر بیان کیا اور یہہ تو ظاہر ہے کہ جس طرح مزدلفہ مین ظہر وعصر کی نماز ظہر کے وقت مین جمع کرکے پڑہی جاتی ہے اسیطرح مغرب عشاء کی نماز مزدلفہ مین عشا کے وقت مین جمع کرکے پڑہی جاتی ہے اور یہہ حکم اگرچہ خاص حاجیون کے لئے ہے غیر حاجیون کے لئے نہین تاہم جمع کرنیکی حثیت سی تو ان

دونوں مقاموں کا ایک حکم ہونا چاہئے یعنے جس طرح عرفات میں دو نمازیں بیک اذان دو دو اقامت پڑہی جاتی ہیں اسیطرح مزدلفہ میں بہی دونوں نمازیں بیک اذان دو دو اقامت پڑہی جائیں یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس[۵] ہے اور یہہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے کیونکہ وہ اس مسئلہ میں قول ثانی کیطرف گئے ہیں کہ مزدلفہ میں دونوں نمازیں بیک اذان و بیک اقامت پڑہی جائیں چنانچہ اونہوں نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی روایت سے تمسک کیا ہے اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالے اس مسئلہ میں قول اول کیطرف گئے ہیں کہ مزدلفہ میں دونوں نمازیں بلا اذان و بیک اقامت پڑہی جائیں جیساکہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے لیکن ہمارے ...... نزدیک جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ زیادہ بسند یدہ ہے کیونکہ نظر و قیاس بہی اسی کی تائید کرتا ہے ماسوای اس کے ایک حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی گئی ہے اوس میں ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں نمازوں کیلئے اقامت کہی **وَذٰلِكَ** اَنَّ هٰرُوْنَ بْنَ كَامِلٍ وَفَهْدًا حَدَّثَانَا قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَهِيَ الْمُزْدَلِفَةُ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثًا ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ ...... **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن کامل اور فہد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن خالد بن مسافر نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم بن عبد اللہ سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع یعنے مزدلفہ میں مغرب و عشا ملاکر پڑہی اول مغرب کی تین رکعتین پڑہیں پہر عشاء کی تکبیر کہی اور عشا کی دو رکعتین پڑہکر سلام پہیرا اور دونوں کے درمیان تسبیح نہیں کی (یعنے سنتین نہیں پڑہیں) **فَهٰذَا** يُخْبِرُ اَنَّهُ صَلَّاهُمَا بِاِقَامَتَيْنِ **وَقَدْ** وَجَدْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَفْسِهِ فِيمَا لَمْ يَرْفَعْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَذَّنَ لَهُمَا **ترجمہ** اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں نمازوں کیلئے اقامت کہلوائی[۶] اب رہا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث سے اذان کا ثبوت سو اس حدیث میں خود آپ سے دونوں نمازوں کے لئے (ایک) اذان کہنا روایت کیا گیا ہے۔ **حَدَّثَنَا** يُوسُفُ ابْنُ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاَذَانٍ وَاِقَامَةٍ وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن یزید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ابراہیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو ابو بشر نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ نے (مزدلفہ میں) بیک اذان و یک اقامت مغرب و عشاء ملاکر پڑہی اور اون دونوں کے درمیان فصل نہیں کیا **فَكَانَ** مُحَالًا اَنْ يَكُوْنَ اَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ اِذَا نَالَا وَقَدْ عَلِمَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ رض مِنْ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيْنَا لِمَا شَهِدَ لَهُ مِنَ النَّظَرِ **ترجمہ** پس ناممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے نے یہہ اذان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم کئے بغیر کہی ہو مگر (اقامت کے متعلق امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہہ نہیں فرمایا بلکہ اقامت کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ ہم) اقامت کے متعلق ہمیں وہ زیادہ پسند ہے جو حضرت جابر رض سے روایت کیا گیا ہے اسلئے کہ نظر و قیاس (وہی) کی تائید کرتا ہے۔

[illegible] ہوں کہ پہر آپنے نماز عشاء پڑہی جیساکہ ایک روایہ میں ہے ... اور چونکہ ثم اقامت العشاء سے یہہ نہیں معلوم ہوا تہا کہ آپنے کتنی رکعتین پڑہیں اسلئے اسکے بعد آپنے کہا فصلاها رکعتین یعنے آپنے نماز عشاء کی دو رکعتین پڑہیں ہذا واللہ اعلم ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالے۔

بَابُ وَقْتِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لِلضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ يُرَخَّصُ لَهُمْ فِيْ تَرْكِ الْوُقُوْفِ بِمُزْدَلِفَة

جن ضعیف و ناتوان لوگوں کو ترک وقوف مزدلفہ کی رخصت دیگئی ہے اون کے لئے رمی الجمرۃ العقبہ کا وقت -

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ بَعَثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ مَعَ الْفَجْرِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ذئب سے وہ شعبہ مولی ابن عباس رض سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا مین بہی اونہین لڑکون بچون مین سے تہا جنہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (مزدلفہ سے) روانگی کے وقت سے پہلے منی بہیجدیا تہا سو رمی جمرۃ العقبہ ہم نے نماز فجر کے بعد کی --

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الصُّفَيْرِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اِذْهَبْ بِضُعَفَائِنَا وَنِسَائِنَا فَلْيُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمِنًى وَلْيَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهُمْ دَفْعَةُ النَّاسِ قَالَ فَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ بَعْدَ مَا كَبُرَ وَضَعُفَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خلاد بن یحیے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن عبد الملک بن ابی الصفیر نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے کہا خبردی مجھکو ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے فرمایا کہ آپ لڑکون بچون اور بوڑہے ضعیف مرد عورتون کو لیکر پہلے سے روانہ ہوجاین کہ یہہ لوگ نماز فجر منے مین جا پڑہین اور اور لوگون کے پہنچنے سے پہلے رمی جمرۃ العقبہ کرلین اسمعیل بن عبد الملک بیان کرتے ہین کہ عطا رحمہ اللہ جب ضعیف ہوگئے تو وہ بہی ایسا ہی کیا کرتے تہے قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ لِلضَّعَفَةِ اَنْ يَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يَرْمُوْهَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِنْ رَمَوْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ اَجْزَاَتْهُمْ وَقَدْ اَسَاؤُا وَقَالُوْا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ عَبَّاسٍ رضہ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ مَوْلَاهُ اَنَّهُمْ رَمَوُا الْجَمْرَةَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ بِذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ بِالتَّوَهُّمِ مِنْهُمْ اَنَّهُ وَقْتُ الرَّمْيِ لَهَا وَوَقْتُهُ فِي الْحَقِيْقَةِ غَيْرُ ذٰلِكَ وَاَمَّا مَا رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنْهُ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَقْتَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ هَلْ هُوَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ ضعیف لوگون کو رمی جمرۂ عقبہ نماز فجر کے بعد کرنا چاہئے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے رمی جمرۃ العقبہ نہین کرنی چاہئے اور اگر طلوع آفتاب سے کرلی جائے تو کافی ہے مگر بہتر نہین اور حدیث مذکور کے جواب مین فرمایا ہے کہ اس حدیث مین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے یہہ بیان نہین فرمایا کہ پہر اون لوگون نے نماز کے بعد رمی جمرۃ العقبہ کی یا نہین ممکن ہے کہ ان لوگون نے اپنی فہم کے مطابق طلوع آفتاب سے پہلے رمی جمرۃ العقبہ کی ہو اور نہ یہی بیان کیا ہے کہ رمی جمرۃ العقبہ کا درحقیقت وہی وقت ہے حالانکہ اوس کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے اور وہ جو عطا رحمہ اللہ سے روایت کیا گیا ہے کہ جب وہ ضعیف ہو گئے

تو وہ ہی ایسا ہی کیا کرتے تہے سو اُن سے بہی یہہ روایت نہین کیا گیا کہ وہ طلوع شمس سے پہلے رمی جمرۃ العقبہ کرتے تہے یا بعد طلوع شمس۔ وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ اَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ الْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَّقِفَ الْاِمَامُ وَقَبْلَ اَنْ يَّدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّقْدِمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقْدِمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَدِمُوْا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَقُوْلُ رَخَّصَ فِيْ اُوْلٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ قائلین قول اول اس حدیث سے بہی احتجاج کرتے ہین جو بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجہکو یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ سالم سے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما ضعیف لوگون کو آگے بہیجدیتے تہے چنانچہ وہ رات سے ہی مشعر الحرام اور مزدلفہ مین وقوف اور ذکر اللہ کرکے لوگون کی روانگی سے پہلے چلے جاتے تہے بعض نماز فجر کے وقت ہی پہنچ جاتے تہے اور بعض اس کے بعد پہر منی پہنچکر رمی جمرۃ العقبہ کرتے تہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرمایا کرتے تہے کہ ان لوگون کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت سے پہلے منی پہنچ جانیکی اجازت دیدی تہی فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُخْرٰى اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ فِيْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ حِيْنَئِذٍ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ تِلْكَ الرُّخْصَةُ الَّتِيْ كَانَ رَخَّصَهَا لَهُمْ هِيَ الدَّفْعُ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ بِلَيْلٍ خَاصَّةً ترجمہ اس حدیث کے جواب مین کہا جاسکتا ہے کہ اس حدیث مین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے یہہ تو نہین بیان کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے روانگی کے وقت سے پہلے منے پہنچ جانیکے ساتہہ اوسی وقت رمی جمرۃ العقبہ کرنیکی ہی اجازت دیدی تہی وَاحْتَجُّوْا اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى اَسْمَاءَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رض اَنَّهَا قَالَتْ اَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَهِيَ تُصَلِّيْ وَنَزَلَتْ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ قَالَ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ اَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ وَقَدْ غَابَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوْا اِذًا فَارْتَحَلْنَا ثُمَّ مَضَيْنَا بِهَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا يَا بُنَيَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ ترجمہ ماسوای اس کے اس حدیث سے بہی احتجاج کیا ہے جو بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سالم نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے کہا خبر دی مجہکو عبد اللہ مولی اسماء نے وہ روایت کرتے ہین اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ اونہون نے مزدلفہ کی شب کو ان سے دریافت کیا کہ ای برخوردار کیا چاند چہپ گیا یہہ اس وقت نماز پڑہ رہی تہین مین نے کہا نہیں پہر اونہون نے تہوڑی دیر اور نماز پڑہی اور پوچہا برخوردار اب چاند چہپ گیا یا نہین مین نے کہا ہان اب چہپ گیا فرمایا تو اب کوچ کرو چنانچہ ہم منے آئے اور اونہون نے رمی جمرۃ العقبہ کی پہر اپنے جگہ آکر نماز پڑہی مین نے کہا اجی آپنے تو ہمین بڑی اندہیرے سے جگایا فرمایا برخوردار عورتون کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اندہیرے سے منے آجانیکی اجازت دیدی ہے فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ التَّغْلِيْسَ فِي الدَّفْعِ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ وَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ التَّغْلِيْسَ فِي الرَّمْيِ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لَهُمْ فِي التَّغْلِيْسِ لَمَّا سَاَلَهَا عَنِ التَّغْلِيْسِ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ پس جائز ہے کہ اس حدیث مین

عبد اللہ مولیٰ اسماء بنت ابی بکر الصدیق کے سوال مین تغلیس اندہیری سے رد انکی مراد ہو اور محتمل ہے کہ رمی جمرۃ العقبہ
مراد ہو کہ آپنے اتنے اندہیرے سی کیون رمی جمرۃ العقبہ کی جس کا جواب انہون نے دیا کہ عورتون کے لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ
۵۵ وسلم نے اسکی اجازت دیدی ہے وَکَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ لِلَّذِیْنَ ذَهَبُوْا اِلٰی اَنَّ وَقْتَ رَمْیِہِمْ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مَا حَدَّثَنَا
ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسٰی بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ اَنَا کُرَیْبٌ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رضہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ نِسَاءَہٗ وَثَقَلَہٗ صَبِیْحَۃَ جَمْعٍ اَنْ یُّفِیْضُوْا مَعَ اَوَّلِ الْفَجْرِ بِسَوَادٍ
وَلَا یَرْمُوا الْجَمْرَۃَ اِلَّا مُصْبِحِیْنَ ترجمہ اور جو اہل علم اس قول کیطرف گئے ہین کہ ان لوگون کی رمی کا وقت بعد صبح شمس کے
بعد ہے انہون نے استدلال ان حدیثون سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی مجھسے موسیٰ بن عقبہ نے کہا خبر دی ہمکو
کریب نے وہ روایت کرتے ہین ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات اپنی بعض
ازواج کو حکم فرمایا کہ وہ مع اپنے سامان کے وہ اول وقت نماز فجر سے ہی کوچ کرین اور (منیٰ پہنچکر) رمی جمرۃ العقبہ نکرین
مگر صبح کو (یعنے دن نکلے) فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِالْاِفَاضَۃِ مَعَ اَوَّلِ
الْفَجْرِ وَاَنْ لَّا یَرْمُوْا حَتّٰی یُصْبِحُوْا فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِیْ اَمَرَهُمْ بِالرَّمْیِ فِیْہِ لَیْسَ اَوَّلُہٗ طُلُوْعَ الْفَجْرِ
وَلٰکِنْ اَوَّلُہُ الْاِصْبَاحُ الَّذِیْ بَعْدَ ذٰلِکَ ترجمہ پس اس حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون
کو مزدلفہ سے اول وقت روانہ ہونے کا حکم فرمایا تہا اور کہ رمی جمرۃ العقبہ صبح کو کرین معلوم ہوا کہ ان لوگون کی رمی کا
۵۶ وقت بہی صبح کے بعد ہے اور یہی رمی کا اوّل وقت ہے نہ کہ طلوع فجر حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ
قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ
فِی الثَّقَلِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجِمَارَ حَتّٰی تُصْبِحُوْا فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ الْاِصْبَاحُ هُوَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ وَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ
قَبْلَ ذٰلِکَ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی
اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین سامان واسباب کے ساتہہ منے روانہ کیا اور فرمایا
کہ رمی جمار نکرنا مگر بعد صبح - اب سوال یہہ ہی کہ صبح سے کون سا وقت مراد ہے محتمل ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد کا وقت مراد
۵۷ ہو اور محتمل ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے کا لہذا ہم نے چاہا کہ اس احتمال کو رفع کرین فَاِذَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا
قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبَنِیْ هَاشِمٍ یَا بَنِیْ اَخِیْ تَعَجَّلُوْا قَبْلَ زِحَامِ النَّاسِ وَلَا
تَرْمُوا الْجَمْرَۃَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
احمد بن عبد اللہ بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ حکم
سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم سے فرمایا
۵۸ کہ تم لوگ ازدحام سے پہلے منے روانہ ہو جاؤ اور رمی جمرہ نکرنا جبتک کہ آفتاب طلوع نہ ہو جائے حَدَّثَنَا
سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعَفَۃَ اَھْلِہٖ لَیْلَۃَ جَمْعٍ قَالَ فَاَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْسَانًا مِنْھُمْ فَضَرَبَ فَخِذَہٗ وَقَالَ لَا تَرْمِیَنَّ جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات (اندھیری سے ہی) بوڑھے ضعیف لوگوں کو آگے بھیجدیا اور ایک شخص کے پاس آکر اوس کی ران ہلاکر (کیونکہ وہ سواری پر بیٹھا ہوگا) فرمایا کہ اور رمی جمرہ آفتاب طلوع ہونیکے بعد ہی کرنا

۹ه حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ عِیْسٰی ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُغَیْلِمَۃَ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ فَجَعَلَ یَلْطَخُ اَفْخَاذَنَا وَیَقُوْلُ اُبَیْنِیَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن عیسیٰ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان ہم سے محمد بن کثیر نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن النصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم تینوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن کہیل سے وہ حسن العرنی سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم سب بنی عبد المطلب کے لڑکوں بچوں کو مزدلفہ کی رات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے ہی منے روانہ کردیا تھا اور ہمارے رانوں پر ہاتھ مار کر فرماتے جاتے تھے کہ ای برخوردار و رمی الجمرہ طلوع آفتاب کے بعد کرنا

۱۰ه حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَکَانَ یَاْخُذُ بِعَضُدِ کُلِّ اِنْسَانٍ مِنَّا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمران بن ابی لیلے نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے والد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن ابی لیلی نے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ مقسم سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے اس روایت میں اس طرح ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے ہر شخص کا بازو پکڑ کر فرماتے تھے

۱۱ه حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اَفَضْنَا مِنْ جَمْعٍ فَلَمَّا اَنْ صِرْنَا بِمِنًی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمُوْا جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَبَیَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھُمْ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ وَقْتَ الْاِصْبَاحِ الَّذِیْ اَمَرَھُمْ بِالرَّمْیِ فِیْہِ فِی الْحَدِیْثِ الَّذِیْ فِی الْفَصْلِ الَّذِیْ قَبْلَ ھٰذَا وَاِنَّہٗ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَھٰذَا الْحَدِیْثُ ھُوَ اَوْلٰی مِنْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رض لِاَنَّ ھٰذَا اَقَلُّ تَوَاتُرًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاھُمْ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَلِاَنَّ الْاِفَاضَۃَ مِنْ مُزْدَلِفَۃَ اِنَّمَا رُخِّصَ لِلضُّعَفَاءِ فِیْھَا لَیْلًا لِئَلَّا یُصِیْبَھُمْ حَطْمَۃُ النَّاسِ فِیْ وَقْتِ اِفَاضَتِھِمْ فَاِذَا صَارُوْا اِلٰی مِنًی اَمْکَنَھُمْ مِنْ رَمْیِ جَمْرَۃِ الْعَقَبَۃِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَبْلَ مَجِیْءِ النَّاسِ مَا یُمْکِنُ غَیْرَ الضُّعَفَاءِ اِذَا جَاؤُا لِاَنَّ غَیْرَ الضُّعَفَاءِ اِنَّمَا یَاْتُوْنَھُمْ فِیْ وَقْتٍ مَا یُفِیْضُوْنَ وَذٰلِکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ھٰکَذَا اَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ سلمہ بن کہیل سے وہ حسن العرنی سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم لوگ مزدلفہ سے واپس

ہوکے جب منی پہنچے تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمی جمرہ نکرنا جبتک کہ آفتاب طلوع نہ ہوجائے۔ اس حدیث مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا کہ اوس حدیث مین جسکا اوپر ذکر گذر چکاہے صبح کے وقت سے بعد طلوع آفتاب کا وقت مراد ہے اور یہہ حدیث اوس حدیث سے اولی ہی ہے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے بتواتر روایت کی گئی ہے اسکے علاوہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بوڑہے اور ضعیف لوگونکو اندہیرے سے ہی کوچ کرنیکی اجازت دی تو اس لئے کہ اونہیں لوگون کی ازدحام سے تکلیف نہ پہنچے اور لوگون کے آتے آتے طلوع آفتاب کے بعد وہ اسیطرح سے رمی کرلین کیونکہ وہ لوگ جو آئین گے تو اپنی روانگی کے وقت ہی آئین گے چنانچہ مزدلفہ سے عام روانگی طلوع آفتاب سے پہلے پہلے ہی اسیطرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو حکم فرمایا ہے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق ح وحدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابو عاصم عن سفیان عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون قال کنا وقوفا مع عمر رض بجمع فقال ان اھل الجاھلیۃ کانوا لا یفیضون حتی تطلع الشمس ویقولون اشرق ثبیر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفھم فافاض قبل طلوع الشمس **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحٰق سے ح اور حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ ابو اسحٰق سے وہ عمرو بن میمون سے کہا ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے ساتھہ مزدلفہ مین کہڑے ہوئے تہے آپنے بیان کیا کہ جاہلیت کی زمانہ کے لوگ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے مزدلفہ سے کوچ نہین کیا کرتے تہے اور کہا کرتے تہے اشرق ثبیر کہ ای مزدلفہ کے پہاڑ آفتاب کی شعاعوں سے چمک اوٹہہ کہ ہم یہان سے کوچ کرین لہذا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے خلاف طلوع شمس سے پہلے کوچ کیا **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا اسد ح وحدثنا فھد قال ثنا ابو غسان قالا ثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون قال کنا وقوفا مع عمر رض بجمع فقال ان اھل الجاھلیۃ کانوا لا یفیضون حتی تطلع الشمس و یقولون اشرق ثبیر کیما نغیر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفھم فافاض قبل طلوع الشمس بقدر صلوۃ المسفر بصلوۃ الصبح **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحٰق سے وہ عمرو بن میمون سے کہا ہم مزدلفہ مین حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھہ کہڑے ہوئے تہے آپنے فرمایا کہ اہل جاہلیت طلوع شمس سے پہلے مزدلفہ سے کوچ نہین کرتے تہے اور کہا کرتے تہے اشرق ثبیر کیما نغیر کے پہاڑ آفتاب کی شعاعون سے چمک اوٹہہ تاکہ یہان سے کوچ کرین لہذا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف طلوع آفتاب سے بقدر نماز مسافر یعنے نماز فجر کی دو رکعتون سے پہلے کوچ کیا **فلما کان** غیر الضعفاء انما یفیضون من مزدلفۃ قبل طلوع الشمس بھذہ المدۃ الیسیرۃ امکن الضعفاء الذین قد تقدموھم الی منی ان یرموا الجمرۃ بعد طلوع الشمس قبل مجیء الآخرین الیھم فلم یکن الرخصۃ للضعفاء ان یرموا قبل طلوع الشمس معنی لان الرخصۃ انما تکون فی مثل ھذا للضرورۃ وھھنا لا ضرورۃ فیہ **فثبت** بذلک ما ذکرنا من حدیث ابن عباس الذی بدأناہ فی تاخیر رمی جمرۃ العقبۃ الی طلوع الشمس وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی **ترجمہ** پس جب یہہ لوگ مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے کچہہ پہلے منی روانہ ہونگے تو وہ بوڑہے اور ضعیف لوگ

جوان سے پہلے منیٰ چلے گئی طلوع آفتاب کے بعد ان لوگون پہنچنے سے پہلے فراغت کے ساتھ رمی جمرہ کرلین کے یہہ وجہ ہے بوڑہون اور ضعیفون کو پہلے سے منیٰ روانہ کرنیکی باب ہی طلوع فجر کے بعد ہی رمی رجمرہ کرنیکی اجازت حاصل ہونا جیساکہ قائلین قول اول بیان کرتے ہین تو اوس کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہے کیونکہ اجازت و رخصت کی آخر کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ قول منصور اس باب مین وہی ہے جو حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے ثابت ہوا کہ جمرہ عقبہ بوڑہون اور ضعیفون کو بہی طلوع آفتاب کے بعد کرنی چاہیے یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ رَمْیِ جَمْرَةِ الْعُقْبَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

کیا رمی جمرۃ العقبۃ صبح صادق ہونے سے پہلے بہی جائز ہے یا نہین۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ يَوْمَ أُمِّ سَلَمَةَ دَارَ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ أَنْ تُفِيضَ فَرَمَتْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن محمد التیمی نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ عروہ سے کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی باری کا دن قربانی کے دن پڑا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین حکم دیا کہ وہ رات سے ہی مکہ روانہ ہو جائین چنانچہ (مزدلفہ سے روانہ ہوئین اگر) اونہون نے رمی جمرۃ العقبہ کی اور نماز فجر مکہ آکر پڑہی۔

بیان المسئلۃ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ رَمْیَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ جَائِزٌ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ صَلَّتِ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ إِلَّا وَقَدْ كَانَ رَمْيُهَا لِجَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لِبُعْدِ مَا بَيْنَ الْمَوْضِعَيْنِ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْمِيَهَا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ وَمَنْ رَمَاهَا قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَهُوَ فِي حُكْمِ مَنْ لَمْ يَرْمِ وَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيدَ الرَّمْيَ فِي وَقْتِ الرَّمْيِ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ كَانَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ دَمٌ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَرَوَى عَ[illegible]لَى خِلَافِ ذٰلِكَ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ اگر رمی جمرۃ العقبہ صبح صادق ہونے سے پہلے کرلی جائے تو جائز ہے اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے جو مکہ جاکر نماز فجر پڑہی تو ضرور ہی کہ رمی جمرۃ العقبہ آپنے طلوع فجر سے پہلے کی ہوگی کیونکہ منے مکہ سے فاصلہ رکہتا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ صبح صادق ہونے سے پہلے رمی جمار جائز نہیں اور جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے رمی جمار کرے تو گویا اوس نے رمی جمار کی ہی نہین لہذا اوسے پہر دوبارہ رمی جمار کرنا چاہیے اور حدیث مذکور کے جواب مین فرمایا ہے کہ اس حدیث کے متن مین اختلاف کیا گیا ہے عروہ کے بعض شاگرد تو یہہ حدیث اسیطرح روایت کرتے ہین جس طرح اوپر مذکور ہوئی اور بعض اس کے خلاف روایت کرتے ہین **حَدَّثَنَا** رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ تُوَافِيَ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے

کی ہم سے محمد بن حازم نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ زینب بنت ابی سلمہ سے وہ ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ قربانی کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ وہ (مکہ) نماز فجر مکہ چلکر آپکے ساتھہ پڑہین ۔ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِمَا أَمَرَهَا بِهِ مِنْ هٰذَا يَوْمَ النَّحْرِ فَذٰلِكَ عَلَى صَلٰوةِ الصُّبْحِ فِي يَوْمِ الَّذِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ وَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَقَدْ عَجَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ أَزْوَاجِهِ أُمَّ سَلَمَةَ رض فَكَانَ مُضِيُّهُمْ إِلَى مِنًى وَبِهَا صَلَّوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَلَمْ يَتَوَجَّهُوا حِينَئِذٍ إِلَى مَكَّةَ ترجمہ پس اس حدیث مین ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن حکم کیا تہا کہ وہ صبح کی نماز مکہ چلکر آپکے ساتھہ پڑہین اور یہہ حدیث اول کے خلاف ہی (اسوی اس کے دوسری حدیثون سے ثابت ہی کہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چونکہ موٹے جسم کی تہین اس سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے خود اجازت مانگی تہی کہ وہ روانگی کے وقت سے پہلے منیٰ چلے جائین اور نماز فجر وہین جاکر پڑہین چنانچہ اونہون نے اور جو لوگ آپکے ساتھہ گئے تہے اون سب نے منے جاکر نماز فجر پڑہی اور اوسی وقت مکہ نہیں چلے گئے ۔ فِيمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ اسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصَلِّيَ يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى فَأَذِنَ لَهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً فَوَدِدْتُ أَنِّي اسْتَأْذَنْتُهُ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ ترجمہ جیسا کہ اس حدیث مین ہے جو بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعقوب بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین عبید اللہ بن عمر سے وہ عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ سودہ بنت زمعہ یعنے ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے قربانی کے دن نماز فجر منے مین پڑہنے کی اجازت مانگی تو آپنے اونہین اجازت دیدی کیونکہ وہ موٹے جسم کی تہین کاش مین اجازت مانگتی اور آپ مجہے اجازت دیتے جس طرح اونہین اجازت دی حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ حَبِيبَةَ رض تَقُولُ كُنَّا نُغَلِّسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ سالم بن شوال سے کہ اونہون نے ام حبیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین مزدلفہ سے غلس مین منے روانہ ہوجاتے تہے ۔ غلس کہتے ہین صبح کے اندہیرے کو ۔ فَفِي هٰذَا أَنَّهُمْ كَانُوا يُفِيضُونَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَهٰذَا أَبْعَدُ لَهُمْ مِمَّا فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ أَنَّهَا رَمَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْزِلِهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ غَلَّسْنَا فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلظُّعُنِ فَأَخْبَرَتْ أَنَّ مَا قَدْ كَانَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ لِلظُّعُنِ هُوَ الْإِفَاضَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي وَقْتٍ مَا يَصِيرُونَ إِلَى مِنًى فِي حَالٍ مَا لَهُمْ أَنْ يُصَلُّوا صَلٰوةَ الصُّبْحِ وَلَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيثُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا لَمْ يَكُنِ الْعَمَلُ بِمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَوْلَى مِمَّا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ وَقَدْ ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِتَعْجِيلِهِ أُمَّ سَلَمَةَ رض إِلَى حَيْثُ عَجَّلَهَا لِأَنَّهُ يَوْمُهَا أَيْ لِيُصِيبَ مِنْهَا فِي يَوْمِهَا ذٰلِكَ مَا يُصِيبُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَلَمْ يَبْرَحْ بِمِنًى وَلَمْ يَطُفْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ ترجمہ پس اس حدیث مین ہے کہ

۴۶

۴۷

لوگ غلس مین یعنے طلوع فجر کے بعد منے روانہ ہوتے تہی سو یہہ بہی حدیث مذکور کے خلاف ہی اور اس بابسے اگلے باب مین حدیث اسماء بنت
ابی بکر الصدیق رض مین ہم روایت کر چکے ہین کہ جب وہ رمی جمار کر کے اپنی جگہ واپس آ ہین تو ان کے غلام عبد اللہ نے کہا آپنے تو ہمین
بڑے اندہیرے سی جگایا تو اونہون نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عوتون کو اس کی اجازت دی ہے پس اسماء
بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہا خبر دیتی ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین جس امر کی اجازت دی تہی
وہ مزدلفہ سے منے رخصت ہونے سے تعلق رکہتا تہا تاکہ لوگ نماز فجر منے جاکر پڑہین بہر کیف جب حدیث ہشام بن عروہ مین
اضطراب واقع ہوا تو محمد بن حازم کی روایت کی نسبت حماد بن سلمہ کی روایت قابل عمل نہین ہو سکتی کیونکہ حماد بن سلمہ تو
اپنی حدیث مین روایت کرتے ہین کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی باری کا دن قربانی کے دن پڑا اسلئے آپکو رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم نے تعجیل کا حکم فرمایا حالانکہ قربانی کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم منے ہی مین رہے اور شام تک مکہ آکر طواف
زیارت نہین کیا **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا یحیی بن سعید القطان قال ثنا سفیان الثوری قال حدثنی محمد ۵۵
بن طارق عن طاؤس وابو الزبیر عن عائشۃ رض وابن عباس رض ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخر طواف
الزیارۃ الی اللیل **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید القطان نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سی محمد بن طارق نے وہ روایت کرتے ہین طاوس سے وہ ابو
الزبیر سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت
شام کو کیا **حدثنا** فہد بن سلیمن قال ثنا احمد بن حمید قال ثنا ابو خالد الاحمر عن محمد بن اسحق عن عبد الرحمن ۵٦
بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ رض انہا قالت افاض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من آخر یومہ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو خالد الاحمر نے
وہ روایت کرتے ہین محمد بن اسحق سے وہ عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے فرمایا منٰے سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم شام کو روانہ ہوئے **فلما** کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یطف
طواف الزیارۃ یوم النحر الی اللیل استحال ان یکون بہ الی حضور ام سلمۃ رض الی مکۃ قبل ذلک حاجۃ لانہ انما یریدھا
لانہ فی یومہا ولیصیب منہا ما یصیب الرجل من اھلہ وذلک لا یحل لہ منہا الا بعد الطواف فاشبہ الاشیاء عندنا
واللہ اعلم ان یکون امرھا ان توافی صلوۃ الصبح بمکۃ فی غد یوم النحر فی وقت یکون فیہ حلالا بمکۃ وقد علم المسلمون
وقت رمی جمرۃ العقبۃ فی یوم النحر بفعل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** پس جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
نے قربانی کے دن طواف زیارت شام کو کیا تو پہر ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی باری کا دن ہونیکے سببسے اونہین آگے بہیجنے
سے فائدہ کیونکہ آخر آپ اپنی ازواج کے پاس تو طواف زیارت کے بعد ہی جا سکتے تو لہذا اسسے معلوم ہوا کہ آپنے اونہین قربانی
کی دوسری صبح مکہ مین آپکی ساتہہ نماز فجر پڑہنے کا حکم فرمایا تہا کیونکہ اس روز آپ احرام سے باہر ہو گئے تہے.. ماسوی اس کے رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جس وقت رمی جمار کی تہی وہ تو سب کو معلوم ہے کہ کس وقت کی **حدثنا** یونس قال ثنا ابن وھب ۵۷
قال اخبرنی ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد اللہ رض ان رسول اللہ صلے اللہ وسلم رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر
ضحی ورماسواھا بعد الزوال **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہبنے کہا خبر دی مجہکو ابن
جریج نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزبیر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول اللہ علیہ وسلم نے رمی

۵۸ جمرہ قربانی کے دن دہوپ نکلنے کی اور باقی دو دن زوال کے بعد **حدثنا** احمد بن داؤد قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد بن سلمۃ عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۹ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد قال انا ابن جریج عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزبیر سے وہ جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے۔

فعلم المسلمون بذلک ان الوقت الذی رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ الجمار ھو وقتھا **فاردنا** ان ننظر ھل رخص للضعفۃ فی الرمی قبل ذلک، ام لا فوجدنا ہ صلی اللہ علیہ وسلم قد تقدم الی ضعفۃ بنی ھاشم حین قدمھم الی منی ان لا ترموا الجمرۃ الا بعد طلوع الشمس فعلمنا بذلک ان الضعفۃ لم یرخص لھم فی ذلک ان یتقدموا علی غیر الضعفۃ وان وقتہ فیھم جمیعا وقت واحد وھو بعد طلوع الشمس فھذا ھو وجہ ھذا الباب من طریق الآثار **واما** من طریق النظر فانا قد رأیناھم اجمعوا ان من رمی جمرۃ العقبۃ للیوم الثانی بعد یوم النحر فی اللیل قبل طلوع الفجر ان ذلک لا یجزیہ حتی یکون رمیہ لھا فی یومھا فالنظر علی ذلک ان یکون کذلک ھی فی یوم النحر لا یجوز ان ترمی الا فی یومھا وان کان بعض یومھا فی ذلک افضل من بعض کما ان بعض الیوم الثانی الرمی فیہ افضل من الرمی فی بعضہ وھذا قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالی **ترجمہ** تو اب معلوم ہوا کہ رمی کا وقت مسنون وہی ہے جس وقت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمی جمار کی اس کے بعد ہم نے چاہا کہ آیا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑہون اور ضعیفون کو اس وقت سے پہلے رمی جمار کرنیکی اجازت دی یا نہین تو اس کے متعلق ہم اوپر روایت کر چکے ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے بوڑہون کو کوچ کے وقت ہی پہلے منے روانہ کرتے ہوئے فرمایا تہا کہ اور رمی جمار طلوع شمس کے بعد تو اوس سے معلوم ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑہون اور ضعیفون کو بہی اس وقت سے پہلے رمی جمار کرنیکی اجازت نہین دی پس ثابت ہوا کہ ان کا سب کی رمی کا وقت طلوع افتاب کے بعد ہے یہہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق معانی آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکہتے ہین کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جو شخص قربانی کے دوسرے دن صبح صادق ہونے سے پہلے رمی جمار کرلے تو یہہ اوس کے لیے کافی نہین جبتک کہ خاص وہی دن رمی جمار نکرے پس اسی قیاس پر قربانی کے دن رمی جمار کرنے کا حکم ہے کہ دن کو کی جائے اگرچہ دن کو بہی بعض وقت بعض سے افضل ہے اسیطرح دوسرے دن بہی گو دن کو رمی جائز ہے مگر وقت افضل زوال کے بعد ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے **وقد** وجدت فی کتاب اللہ عبد اللہ بن سوید بخطہ عن الاثرم ما ذکر لنا عبد اللہ بن سوید ان الاثرم اجازہ لمن کتبہ من خطہ ذلک واجازہ لنا عبد اللہ بن سوید عن الاثرم یعنی ابا بکر قال قال لی ابو عبد اللہ یعنی احمد بن حنبل

۶۰ **حدثنا** ابو معاویۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن زینب عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرھا ان توافیہ یوم النحر بمکۃ ولم یسند ذلک غیر ابی معاویۃ وھو خطأ قال احمد وقال وکیع عن ھشام عن ابیہ مرسل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرھا ان توافیہ صلوۃ الصبح یوم النحر بمکۃ او نحو ھذا قال

وَهٰذَا اَيْضًا عَجَبٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصْنَعُ بِمَكَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ كَاَنَّهٗ يُنْكِرُ ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُ اِلٰى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تُوَافِيَ لَيْسَ تُوَافِيْهِ قَالَ وَبَيْنَ ذِيْ فَرَقٍ يَوْمَ النَّحْرِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ بِالْاَبْطَحِ قَالَ وَقَالَ لِيْ يَحْيَى سَلْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ تُوَافِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَحْيَى مَا كَانَ اَضْبَطَهٗ وَاَشَدَّهٗ كَانَ مُحَدِّثًا وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَاَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ **ترجمہ** ماسوای اس کے عبداللہ بن سوید کی بیاض ہین جو خاص اون کی قلم کی لکہی ہوئی تہی مین نے یہہ حدیث اس طرح پائی اور اس کی اونہون نے مجہی اجازت بہی دی وہ خود روایت کرتے ہین ابوبکر الاثرم اور اون کی بیاض سے کہا ابوعبداللہ (الدما) احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجہہ سے بیان کیا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابومعاویہ نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت زینب کف سے وہ ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ وہ قربانی کے دن آپکے ساتہہ رہین (عبداللہ بن سوید بیان کرتے ہین کہ) اور یہہ حدیث بایں الفاظ بجز ابومعاویہ کے اور کسی نے مسند کرکے نہین بیان کی ادر کہ یہہ حدیث خطا ہی کیونکہ امام احمد بن حنبل رح نے بیان کیا ہے کہ اور وکیع نے یہہ حدیث ہشام سے اور وہ اپنی والد سے ارسال کرکے روایت کرتے ہین کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ وہ صبح قربانی کے دن مکہ جاکر آپکے ساتہہ نماز پڑہیں یا اسی کے قریب در لفظ بیان کیے سو یہہ بہی عجیب بات ہے چنانچہ امام احمد بن حنبل رح نے فرمایا کہ آخر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن مکہ آکر کیا کرتے مطلب یہہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رح اس حدیث پر نقص وارد کرتے تہی عبداللہ بن سوید بیان کرتے ہین کہ پہر مین نے یہہ حدیث یحیے بن سعید رحمہا اللہ سے پوچہی تو اونہون نے بیان کیا کہ یہہ حدیث ہشام بن عروہ سے بروایت اون کے والد کے اس طرح روایت کی گئی ہی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ وہ آپکے ساتہہ رہین سو یہہ بہی آپکے شایان شان نہین تہا اور فرمایا کہ قربانی کے دن نماز فجر ابطح (یعنے محصب) مین بمقام ذی فرق پڑہی جائیگی عبداللہ بن سوید بیان کرتے ہین کہ پہر یحیے بن سعید رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ تم یہہ حدیث عبدالرحمن بن مہدی سے بہی دریافت کرو چنانچہ مین نے اون سے دریافت کی تو اونہون نے فرمایا کہ سفیان ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے (بجائے توافیہ کے) توافی روایت کرتے ہین اس کے بعد امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجہہ سے بیان کیا کہ یحیے بن سعید رحمہ اللہ اگرچہ عبدالرحمن بن مہدی کی نسبت اضبط واشد نہ تہی تاہم وہ بہت بڑی محدث تہی اس کے بعد امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے اور بہی آپکی بہت کچہہ تعریف و توصیف کی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدَعُ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمِيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

جس شخص سے قربانی کے دن رمی جمرة العقبہ رہجائے تو اوس کے بعد رمی کرنے کا بیان۔

حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاعِيْ يَرْعٰى بِالنَّهَارِ وَيَرْمِيْ بِاللَّيْلِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبدالاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عمر بن قیس نے وہ روایت کرتے ہین عطاء سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ریوڑ چرانیوالا دن کو ریوڑ چرائے اور شام کو رمی جمار کرلے۔

قول اہل العلم

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رح اِلٰى اَنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةً عَلٰى اَنَّ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقْتٌ وَاحِدٌ لِلرَّمْيِ فَقَالَ اِنْ تَرَكَ

رجل رمی جمرة العقبة فی یوم النحر ثم رماها بعد ذلک فی اللیلة التی بعده فلا شیء علیه وان لم یرمها حتی اصبح من غد
رماها وعلیه دم لتاخیره ایاها الی خروج وقتها وهو طلوع الفجر من یومئذ **وخالفه** فی ذلک ابو یوسف و
محمد فقالا اذا ذکرها فی شیء من ایام الرمی رماها ولا شیء علیه غیر ذلک من دم ولا غیره وان لم یذکرها حتی مضت
ایام الرمی فذکرها لم یرمها کان علیه فی ترکها دم **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالے
اسی حدیث کیطرف گئے ہین اور فرمایا ہے کہ یہہ حدیث دلالت رکہتی ہے کہ رمی جمار کا وقت شب کو بہی باقی رہتا ہے پس جس شخص
سے قربانی کے دن رمی رہجائے وہ شب کو رمی جمار کرے اور اوس پر کوئی کفارہ وغیرہ نہین اور جو شخص شب کو بہی رمی جمار نکرے
یہانتک کہ صبح ہو جائے تو اوس پر قربانی واجب ہے کیونکہ اوسنے رمی مین اسقدر تاخیر کی کہ اوس کا وقت نکل گیا کیونکہ رمی کا وقت دوسرے
دن کی صبح تک رہتا ہے اور صاحبین یعنے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے اس سے خلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب
قربانی کے دن رمی رہجائے تو ایام رمی مین جس دن یاد آئے رمی کرلے اور اوس پر قربانی وغیرہ کچہہ نہین اور اگر ایام رمی مین یاد نکرے
یہانتک کہ ایام رمی گذر جائین اور پہر یاد کرے تب تو اوس پر قربانی لازم ہے۔

۵۲ **واحتج** محمد بن الحسن فی ذلک علی ابی حنیفة بما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج قال اخبرنی
محمد بن ابی بکر عن ابیه عن ابی البداح عن عاصم بن عدی ان النبی صلی الله علیه وسلم رخص للرعاء ان یتعاقبوا فکانوا
یرمون غداة یوم النحر ویدعون لیلة ویوما ثم یرمون من الغد **ترجمہ** اور محمد بن الحسن نے امام ابو حنیفہ رہ کے برخلاف اسحدیث سے احتجاج کیا ہے
جو بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے کہا خبر دی مجہکو محمد
بن ابی بکر نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ ابو البداح سے وہ عاصم بن عدی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے
اللہ علیہ وسلم نے ریوڑ چرانے والون کو اجازت دی کہ وہ یوم النحر کے بعد رمی کر لیا کرین چنانچہہ یہہ لوگ قربانی کی دوسری صبح یعنے
ایک دن ایک رات کے بعد رمی کیا کرتے تہے اسیطرح دوسرے دن کی رمی تیسرے دن **ففی** هذا الحدیث انهم کانوا یرمون
غداة یوم النحر ثم یدعون یوما ولیلة ثم یرمون الغد فقد کانوا یرمون رمی الیوم الثانی فی الیوم الثالث ولم یکن
ذلک بموجب علیهم دما ولا موجبا ان حکم الیوم الثالث فی الرمی للیوم الثانی خلاف حکم الیوم الرابع ففی ذلک
دلیل ان من ترک رمی جمرة العقبة فی یوم النحر فذکرها فی شیء من ایام التشریق انه یرمی ولا شیء علیه **ثم** النظر فی
ذلک یشهد لهذا القول ایضا وذلک انا رأینا اشیاء تفعل فی الحج الدهر کله وقت لها منها السعی بین الصفا والمروة وطواف
الصدر ومنها اشیاء تفعل فی وقت خاص هو وقتها خاصة منها رمی الجمار فکان ما الدهر وقت له من هذه الاشیاء متی
فعل فلا شیء علی فاعله مع فعله ایاه من دم ولا غیره وما کان منها له وقت خاص من الدهر اذا لم یفعل فی وقته وجب
علی تارکه الدم فکان ما کان منها یفعل لبقاء وقته فلا شیء علی فاعله غیر فعله ایاه وما کان منها لا یفعل لعدم وقته
وجب مکانه الدم وکانت جمرة العقبة اذا رمیت من غد یوم النحر قضاء عن رمی یوم النحر فقد رمیت فی یوم هو من
وقتها ولولا ذلک لما امر برمیها کما لا یؤمر تارکها الی بعد انقضاء ایام التشریق برمیها بعد ذلک فلما کان الیوم الثانی
من ایام النحر هو وقت لها وقد ذکرنا ما قد اجمعوا علیه ان ما فعل فی وقته من امور الحج فلا شیء علی فاعله کان کذلک
هذا الرمی لها لما رماها فی وقتها فلا شیء علیه **فان** قال قائل انما اوجبنا علیه الدم بترکه رمیها یوم النحر وفی اللیلة
التی بعده للاساءة التی کانت منه فی ذلک **قیل** له فقد رأینا تارک طواف الصدر حتی یرجع الی اهله وتارکه

السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِهِ مُسِيئًا أَنَّكَ تَقُوْلُ إِنَّهُمَا إِذَا رَجَعَا فَفَعَلَا مَا كَانَا تَرَكَا مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا أَسَاءَتَهُمَا
لَا تُوْجِبُ عَلَيْهِمَا دَمًا لِأَنَّهُمَا قَدْ فَعَلَا مَا فَعَلَا مِنْ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِهِ فَكَذٰلِكَ الرَّامِيْ الْيَوْمَ الثَّانِيْ مِنْ أَيَّامِ مِنًى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ
لَمَّا كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ رَامِيًا لَهَا فِيْ وَقْتِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ غَيْرُ رَمْيِهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَوْلُ
أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ اس حدیث مین ہو کہ یہ لوگ ایک دن ایک رات کے بعد قربانی کے دن رمی دوسری صبح
کو لیا کرتے تھے اور دوسری تیسرے دن اور اسے اون پر قربانی دینی لازم نہین آئی کیونکہ تیسرا دن بھی ایام رمی سے ہی بخلاف چوتھے
دن کے اسسے معلوم ہوا کہ جس شخص سے قربانی کے دن رمی رہجائے اور ایام رمی کے باقی دونون مین رمی کرے تو اوس پر قربانی
دینی لازم نہین آئیگی اور نظر وقیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے کہ حج کے درمیان بعض افعال وہ ہین جو ہمیشہ
کئے جا سکتے ہین مثلا سعی صفا مروہ اور طواف صدر (یعنے طواف رخصت) اور بعض افعال وہ ہین جو خاص حج مین کئے جاتے
ہین مثلا رمی جمار تو جو شخص اون افعال کو جو ہمیشہ کئے جا سکتے ہین غیر موسم مین عمل مین لائے تو اوس پر قربانی لازم نہین آتی
اور جو خاص حج مین کئے جاتے ہین اگر اون کے درمیان وقت مقررہ سے تاخیر کی جائی تو اس صورت مین قربانی لازم آتی ہی
تو اب معلوم ہوا کہ جن ارکان حج مین اون کے وقت تک تاخیر کی جائے تو اس تاخیر سے قربانی لازم نہین آتی ہان اگر اوس کا وقت گذر
جائے تو قربانی لازم آئیگی پس جب رمی جمرۂ عقبہ قربانی کے دن رہجائے اور دوسرے دن کی جائے تو دوسرے دن ہی وہ رمی کے
وقت ہی مین کی گئی ورنہ تارک رمی جمرۃ العقبہ کو دوسرے دن رمی کرنے کا حکم کیون کیا جاتا چنانچہ ایام تشریق مین جس سے رمی رہجائے
تو جائز نہین کہ وہ ایام تشریق کے بعد رمی اجمار کرے یہہ بھی ہم اوپر کسی جگہ بیان کر چکے ہین کہ افعال حج کے درمیان اون کے اوقات
تک کرلے جائین تو وہ ادا ہو گئے اور اون کے فاعل پر کوئی کفارہ وغیرہ واجب نہین اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ ہم جو قربانی
کے دن کی شام تک رمی جمرۃ العقبہ ترک کرنے پر قربانی لازم کرتے ہین تو یہہ اوس غلطی کے سبب سے لازم کرتے ہین کیونکہ اوسنے اوس
کے وقت مسنون سے انحراف کیا تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ جو شخص طواف صدر اور سعی صفا و مروہ چھوڑ کر اپنے گھر واپس آجائے
تو وہ خاطی ہے لیکن اگر پھر واپس آنیکے بعد ہی کرے تو اس اسائت وخطا کے سبب سے اوس پر قربانی واجب نہین کیونکہ اگرچہ اس
نے ان افعال مین تاخیر کی تاہم ادا نہین کو یا اوسنے اون کے اوقات ہی مین ادا کیا پس اسی قیاس پر رمی جمرۃ العقبہ کا حکم ہے کہ اگرچہ رمی
جمرۃ العقبہ قربانی کے دن واجب ہے لیکن جب دوسرے دن کر لی گئی تو گویا اوسکے وقت ہی مین ادا کی گئی لہذا دوسرے دن تک رمی جمرۃ
العقبہ مین تاخیر کرنے مین قربانی وغیرہ کچھہ لازم نہین آئیگی یہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق نظر وقیاس کے یہی امام ابو یوسف اور
امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ مَتٰى يَقْطَعُهَا الْحَاجُّ

حاجی کو تلبیہ کہنا کب ختم کرنا چاہیئے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ هُوَ الْمَاجِشُوْنُ
عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَةَ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُهِلُّ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ فَأَمَّا نَحْنُ فَكُنَّا نُكَبِّرُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ الْعَجَبُ لَكُمْ كَيْفَ لَمْ تَسْأَلُوْهُ مَاذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِيْ ذٰلِكَ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو عبد العزیز

محمد بن عبد اللہ بن ابی سلمۃ الماجشون نے وہ روایت کرتے ہین عمر بن حسین سے وہ عبد اللہ بن ابی سلمہ سے وہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے وہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپنے فرمایا کہ ہم عرفہ کی صبح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کوئی ہم مین سے تسبیح وتہلیل کرتا تھا کوئی تکبیر کہتا تھا چنانچہ ہم ہی تکبیر ہی کہتے جاتے تھے اور ہم اس وقت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عبد اللہ بن ابی سلمہ بیان کرتے ہین کہ مین نے (عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ افسوس آپنے اپنے والد سے یہہ دریافت نہین کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت کیا کہہ رہے تہے۔

۵۲ حدثنا محمد بن عمرو بن یونس قال انا ابو معاویۃ الضریر عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن اسامۃ بن زید انہ قال کنت ردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فکان لا یزید علی التکبیر والتہلیل وکان اذا وجد فجوۃ نص ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ الضریر نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ اونہون نے فرمایا کہ مین عرفہ کی شام کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹنی پر بیٹھا ہوا تھا آپ تکبیر وتہلیل کے سوا اور کچھہ نہین کہتے تھے اور جہان مقام وسیع پاتے جلدی کرتے۔

۵۳ حدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن محمد بن ابی بکر الثقفی انہ سأل انس بن مالک وہما غادیان الی عرفۃ کیف کنتم تصنعون فی ہذا الیوم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یہل المہل منا فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر فلا ینکر علیہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن ابی بکر الثقفی سے کہ اونہون نے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہما سے جبکہ وہ دونون عرفات کو جارہے تھے دریافت کیا کہ آج کے دن آپ لوگ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے فرمایا کوئی تسبیح وتہلیل کرتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا اور کوئی ایک دوسرے پر اعتراض نہین کرتا تھا۔

۵۴ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا احمد بن صالح قال ثنا ابن ابی فدیک قال حدثنی عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر قال ادرکت انس بن مالک ونحن غادیان من منی الی عرفات فقلت لہ کیف کنتم تصنعون فی ہذہ الخرجۃ فقال سأخبرک کنت فی رکب فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یہل المہل فلا ینکر علیہ ویکبر المکبر فلا ینکر علیہ ولست اثبت ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذلک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی فدیک نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے کہا جب ہم منے سے عرفات جارہے تھے تو میری ملاقات انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہما سے ہوئی مین نے اون سے دریافت کیا کہ آج کی دن آپ لوگ کیا کرتے تھے فرمایا مین تمسے بیان کرتا ہون مین آج کے دن اون سواریون مین تھا جنمین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بہی تھے تو کوئی ہم مین سے تسبیح وتہلیل کرتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا اور کوئی ایک دوسرے پر اعتراض نہین کرتا تھا البتہ مین یہہ یاد نہین رکھتا کہ خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس روز کیا کہہ رہے تھے

۵۵ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی ابن لہیعۃ عن ابی الزبیر قال سألت جابر بن عبد اللہ عن الاہلال یوم عرفۃ فقال کنا نہل ما دون عرفۃ ونکبر یوم عرفۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو الزبیر سے کہا مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے عرفہ کے دن تسبیح وتہلیل کرنے کے متعلق دریافت کیا فرمایا عرفہ کے ماسوا تو ہم تسبیح وتہلیل کرتے تھے

اور عرفہ کے دن تکبیر کہتے تھے　|　بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْحَاجَّ لَا یُلَبِّیْ بِعَرَفَةَ وَاخْتَلَفُوْا فِیْ قَطْعِهٖ لِلتَّلْبِیَةِ مَتٰی یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ فَقَالَ قَوْمٌ حِیْنَ یَتَوَجَّهُ اِلٰی عَرَفَاتٍ وَقَالَ قَوْمٌ حِیْنَ یَقِفُ بِعَرَفَاتٍ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ یُلَبِّی الْحَاجُّ حَتّٰی یَرْمِیَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لَکُمْ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِی احْتَجَجْتُمْ بِهَا عَلَیْنَا لِاَنَّ الْمَذْکُوْرَ فِیْهَا اَنَّ بَعْضَهُمْ کَانَ یُکَبِّرُ وَبَعْضَهُمْ کَانَ یُهَلِّلُ لَا یَمْنَعُ اَنْ یَّکُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَهُمْ اَنْ یُّلَبُّوْا فَاِنَّ الْحَاجَّ فِیْمَا قَبْلَ یَوْمِ عَرَفَةَ لَهٗ اَنْ یُّکَبِّرَ وَلَهٗ اَنْ یُّهَلِّلَ وَلَهٗ اَنْ یُّلَبِّیَ فَلَمْ یَکُنْ تَکْبِیْرُهٗ وَتَهْلِیْلُهٗ یَمْنَعَانِهٖ مِنَ التَّلْبِیَةِ فَکَذٰلِكَ مَا ذَکَرْتُمُوْهُ مِنْ تَهْلِیْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَکْبِیْرِهٖ یَوْمَ عَرَفَةَ لَا یَمْنَعُ ذٰلِكَ مِنَ التَّلْبِیَةِ **وَقَدْ** جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ بِتَلْبِیَتِهٖ بَعْدَ عَرَفَةَ اِلٰی اَنْ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیاہے کہ عرفات مین تلبیہ نہین کہنا چاہئے اور اختلاف کیاہے کہ تلبیہ کہنا کب ختم کرنا چاہئے بعض نے کہاہی کہ جب عرفات کیطرف متوجہ ہو تو تلبیہ موقوف کرے اور بعض نے کہاہے کہ جب عرفات مین جاکر کہڑا ہو تب تلبیہ موقوف کرے اور حتجاج انہین آثار سے کیاہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیاہے اور فرمایاہے کہ رمی جمرۃ العقبہ تک جو قربانی کے دن کی جاتی ہے تلبیہ کہنا چاہئے اور مذکورہ بالا آثار کے جواب مین فرمایاہے کہ ان آثار سے یہہ کیونکر ثابت ہوا کہ عرفہ کے دن تلبیہ کہنا ختم کرنا چاہئے اس لئے کہ اون آثار مین تو صرف اس امر کا ذکر ہے کہ بعض تسبیح وتہلیل کرتے تہی بعض تکبیر کہتے تہی سو جائز ہے کہ اونہون نے ایساہی کیاہو باوجود اس کے اون کیلئے جائز تہاکہ وہ تلبیہ ہی کہتے کیونکہ آخر عرفہ سے پہلے تو باتفاق حاجی کیلئے تلبیہ کہنا جائز ہے وہ تسبیح وتہلیل کرے اور تکبیر ہی کہے پس جب عرفہ سے پہلی ہی تسبیح وتہلیل ورتکبیر کہنا جائز ہے اور یہہ تلبیہ کہنے سی مانع نہین تو عرفہ کے دن تسبیح وتہلیل کرنا اور تکبیر کہنا تلبیہ کہنی سے کیونکر مانع ہوتاہے یہی حال عرفہ کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے تسبیح وتہلیل کرنے اور تکبیر کہنے کاہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے بعد تک تلبیہ کہنا تواتر کے ساتہ روایت کیاگیاہے **فمن** ذٰلِكَ

٥٦ مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عِکْرِمَةَ قَالَ وَقَفْتُ مَعَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رض فَکَانَ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ کَانَ اَبِیْ یَفْعَلُ ذٰلِكَ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رض فَقَالَ صَدَقَ اَخْبَرَنِی الْفَضْلُ اَخِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰی حَتَّی انْتَهٰی اِلَیْهَا وَکَانَ رَدِیْفَهٗ **ترجمہ** انجملہ کئی ایک آثار یہہ ہین حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن اسحق سے وہ ابان بن صالح سے وہ عکرمہ سے کہا مین حسین بن علی رضی اللہ تعالے عنہا کے ساتہہ کہڑا ہوا تہا کہ آپ نے تلبیہ کہتی ہوئے رمی جمرۃ العقبہ کی پہر مین نے آپ سے کہا ای ابو عبداللہ آپ رمی جمرۃ العقبہ کرتے وقت ہی تلبیہ کہتی ہین فرمایا میرے والد ایساہی کیا کرتے تہی اور فرماتے تہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بہی ایسا ہی کرتے تہی چنانچہ جب مین واپس آیا تو مین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اس کا ذکر کیا فرمایا اونہون نے درست کہا چنانچہ میرے برادر فضل بن عباس رض نے مجھ خبر دی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہی اور کہ آپ تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے

٥٧ **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰی حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ**

حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسحٰق بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسرائیل نے وہ روایت کرتے ہین ابواسحٰق سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی سے وہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہا

۵۸ حدثنا یونس قال ثنا علی بن معبد قال ثنا عبید اللہ بن عمرو عن عبد الکریم بن مالک عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن الفضل قال کنت ردف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمرو نے وہ روایت کرتے ہین عبدالکریم بن مالک سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی سے وہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹنی پر سوار تھا پھر مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۹ حدثنا محمد بن عمرو قال ثنا یحیی بن عیسی ح وحدثنا حسین بن نصر قال ثنا ابو نعیم قالا ثنا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس رضی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عیسےٰ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے حسین بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین حبیب بن ابی ثابت سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے رمی جمرۃ العقبہ تک تلبیہ کہا

۶۰ حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج بن منہال قال ثنا حماد عن قیس عن عطاء عن ابن عباس رضی عن الفضل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین قیس سے وہ عطا سے وہ ابن عباس رضی سے وہ فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۶۱ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا عبید اللہ بن موسی قال انا شریک عن ثویر عن ابیہ قال حججت مع عبد اللہ فلم یزل یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ قال ولم یسمع الناس یلبون عشیۃ عرفۃ فقال ایہا الناس انسیتم والذی نفسی بیدہ لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے وہ روایت ہین ثویر سے وہ اپنے والد سے کہا مین نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حج کیا تو مین نے دیکھا کہ تلبیہ آپ جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے اور عرفہ کے دن آپنے لوگون کو تلبیہ کہتے نہین سُنا تو فرمایا کہ آپ لوگ کیا تلبیہ کہنا بھول گئے قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت مین میری جان ہے مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے۔

۶۲ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر الزہرانی قال ثنا شعبۃ قال اخبرنی الحکم عن ابراہیم عن عبد الرحمن بن یزید قال حججت مع عبد اللہ فلما افاض الی جمع جعل یلبی فقال رجل اعرابی فقال عبد اللہ انسی الناس ام ضلوا ثم لبی حتی رمی جمرۃ العقبۃ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر الزہرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو حکم نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم سے وہ عبدالرحمن بن یزید سے کہا مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ حج کو گیا تو مین نے دیکھا کہ جب آپ (عرفات سے مزدلفہ) واپس ہوئے اور تلبیہ آپ کہتے جاتے تھے تو ایک شخص نے کہا یہ تو اعرابی معلوم ہوتے ہین آپنے فرمایا کیا لوگ تلبیہ کہنا بھول گئے ہین یا بہک گئے ہین پھر آپ رمی جمرۃ العقبہ تک تلبیہ کہتے رہے

۶۳ حدثنا فہد قال ثنا احمد بن حمید الکوفی قال ثنا عبد اللہ بن المبارک عن الحارث بن ابی ذباب عن مجاہد عن عبد اللہ بن سخبرۃ قال لبی عبد اللہ وہو متوجہ الی عرفات فقال اناس من ہذا الاعرابی فالتفت الی عبد اللہ فقال اضل الناس ام نسوا واللہ ما زال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبی حتی رمی الجمرۃ الا ان یخلط

ذٰلِكَ بِتَهْلِيْلٍ اَوْ بِتَكْبِيْرٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن حمید الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے وہ روایت کرتے ہیں حارث بن ابی ذباب سے وہ مجاہد سے وہ عبد اللہ بن سخبرہ سے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ عرفات کو جاتے ہوئے تلبیہ کہتے جا رہے تھے کہ لوگوں نے کہا کہ یہہ کون اعرابی ہے آپ نے میری طرف التفات کر کے فرمایا کہ کیا لوگ بہک گئے ہیں یا تلبیہ کہنی بھول گئے ہیں واللہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تو تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے بجز اس کے کہ آپ تلبیہ کے ساتھ تسبیح و تہلیل بھی کرتے جاتے تھے **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدِ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ غَدَوْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ غَدَاةَ جَمْعٍ وَهُوَ يُلَبِّيْ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض اَضَلَّ النَّاسُ اَمْ نَسُوْا اَشْهَدُ لَكُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو مصعب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے دراوردی نے وہ روایت کرتے ہیں حارث بن ابی ذباب سے وہ مجاہد المکی سے وہ ابن سخبرہ سے کہا میں ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ عرفہ کی صبح کو مزدلفہ سے عرفات جا رہا تھا اور آپ تلبیہ کہتے جاتے تھے اور فرماتے تھے کیا لوگ بہک گئے ہیں یا بھول گئے ہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے۔

١٤

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يُلَبِّيْ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عاصم بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہیں حصین سے وہ کثیر بن مدرک سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے کہا جبکہ ہم مزدلفہ میں تھے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا میں او س بزرگ شخص کو جس پر سورہ بقر (یعنے قرآن) نازل کیا گیا اس جگہ (مزدلفہ میں) تلبیہ کہتے ہوئے سنا لبیک اللہم لبیک

١٥

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن عبد الاول الاحول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن آدم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں حصین سے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔

١٦

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَدِفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مُزْدَلِفَةَ اِلٰى مِنًى فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن معین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا سنی میں نے یونس سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے مزدلفہ کیطرف واپس ہوئے تو اسامہ بن زید رض آپکے ساتھ اونٹنی پر سوار تھے پھر مزدلفہ سے منے تک آپنے فضل بن عباس رض کو اپنے ساتھ بٹھایا یہی دونوں بیان کرتے ہیں کہ آپ تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے **فَقَالَ** جَاءَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَتَوَاتَرَتْ بِهَا وَلَمْ يُخَالِفْهَا عِنْدَنَا مَا قَدْ رُوِّيْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لِمَا قَدْ شَرَحْنَا وَبَيَّنَّا وَهٰذَا الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رض فَقَدْ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَقَدْ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ يُلَبِّيْ حِيْنَئِذٍ وَبَعْدَ ذٰلِكَ وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ اُسَامَةَ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

١٧

علیہ وسلم بعرفۃ فلم یکن یزید علی التہلیل والتکبیر فدلت تلبیتہ بعد عرفۃ انہ قد کان لہ ان یلبی ایضا بعرفۃ وانما
انما کان تکبیرہ وتہلیلہ بعرفۃ کما کان لہ قبلہا الا ان یجعل مکان التلبیۃ تہلیلا وتکبیرا **الا تری** الی قول عبد اللہ
فی حدیث مجاہد لبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی رمی جمرۃ العقبۃ الا انہ ربما کان خلط ذلک بتکبیر وتہلیل
فاخبر عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان یخلط التلبیۃ بالتہلیل وکان التہلیل والتکبیر لا یدلان
علی ان لا تلبیۃ فی وقتہما والتلبیۃ فی ذلک الوقت تدل علی ان ذلک الوقت کان وقت تلبیتہ فثبت بتصحیح ہذہ الآثار
ان وقت التلبیۃ الی ان یرمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر **فان** قال قائل فقد روی عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خلاف ما صححتم علیہ ہذہ الآثار **ترجمہ** پس ان احادیث صحیحہ مین مذکور ہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم تلبیہ رمی جمرۃ
العقبہ تک کہتے رہی اور یہہ تو ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ جو حدیثین ہم نے شروع باب مین بیان کین وہ ان آحادیث سی کچھہ اختلاف نہین رکہتین
بہرکیف ان آثار مین مذکور ہی کہ فضل بن عباس رضہ عرفہ سے مزدلفہ تک اور اسیطرح اسامہ بن زید مزدلفہ سے منیٰ تک رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم کے ساتھہ اونٹنی پر سوار تہے چنانچہ ان دونون نے بیان کیا ہے کہ آپ تلبیہ رمی جمرۃ العقبہ تک کہتے رہے تو یہہ آپ کا عرفہ کے بعد تلبیہ کہنا
دلالت کرتا ہے کہ اگرچہ عرفہ کے دن آپنے تلبیہ نہین کہا جیسا کہ شروع باب کی حدیثون مین اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہما نے روایت
کیا ہے کہ عرفہ کے دن آپنے تسبیح وتہلیل کے سوا اور کچھہ نہین کہا لیکن آپ کیلئے جائز تہا کہ آپ تلبیہ کہتے جس طرح عرفہ سی پہلے بجائے تلبیہ کے تسبیح
وتہلیل کرنا آپ کے لئی جائز تہا چنانچہ مجاہد کی روایت مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کا قول گذر چکا ہے کہ رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم رمی جمرۃ العقبہ تک تلبیہ کہتے رہی بجز اس کے کہ کبھی آپ تسبیح وتہلیل ہی کرتے تہی پس عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ
خبر دیتے ہین کہ آپ تلبیہ ہی کہتے تہی اور تسبیح وتہلیل ہی کرتے جاتے تہی پس آپکا تسبیح وتہلیل کرنا دلالت نہین رکہتا کہ آپ کیلئے اس وقت تلبیہ کہنا
جائز نہ تہا بخلاف تلبیہ کے کیونکہ اوس کا وقت رمی جمرۃ العقبہ تک ہے اور تسبیح وتہلیل کا کوئی وقت مقرر نہین اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ
اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے تو اس کے خلاف روایت کیا گیا ہے **وذکر** ما حدثنا ابن ابی داود قال ثنا ابن ابی مریم ۵۱۸
قال انا موسی بن یعقوب عن مصعب بن ثابت عن عمہ عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ ان عمر بن الخطاب رضہ کان یہل
یوم عرفۃ حتی یروح **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو موسیٰ
بن یعقوب نے وہ روایت کرتے ہین مصعب بن ثابت سی وہ اپنے عم عامر بن عبد اللہ بن الزبیر سے وہ اپنے والد سے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالے عنہ عرفہ کے دن تسبیح وتہلیل کیا کرتے تہی یہانتک کہ عرفہ سے واپس ہوتے **حدثنا** یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن ۵۱۹
عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ رضہ انہا کانت تترک التلبیۃ اذا راحت الی الموقف **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے
یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ آپ جب عرفات کو روانہ ہوتین تو تلبیہ ترک کرتین **فمن** الحجۃ علیہم لاہل المقالۃ
الاخری ان القاسم لم یخبر فی حدیثہ الذی رویناہ عنہ عن عائشۃ انہا قالت ان التلبیۃ تنقطع قبل الوقوف بعرفۃ
وانما اخبر عن فعلہا فقال کانت تترک التلبیۃ اذا راحت الی الموقف فقد یجوز ان تکون کانت تفعل ذلک لا علی ان
وقت التلبیۃ قد انقطع ولکنہا تاخذ فیما سواہا من الذکر من التکبیر والتہلیل کما لہا ان تفعل ذلک قبل یوم عرفۃ
ایضا ولا یکون ذلک دلیلا علی انقطاع التلبیۃ وخروج وقتہا **وکذلک** ما رواہ عبد اللہ بن الزبیر عن عمر رضہ فی
ذلک ایضا وہو مثل ہذا **ترجمہ** تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ قاسم نے اس حدیث مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا

کے فعل سے خبر دی کہ آپ ایسا کرتی تہین اور یہہ تو اونہون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت نہین کیا ہے کہ اونہون نے فرمایا ہے کہ وقوف عرفہ سے پہلے تلبیہ کہنا ختم ہو جاتا ہے اب رہا آپ کا خود فعل کہ آپ عرفات جاتے وقت تلبیہ ترک کرتی تہین سو نہ اس لئے کہ عرفہ کے دن تلبیہ کہنے کا وقت ختم ہو جاتا ہے بلکہ اس لئے کہ آپ بجائے تلبیہ کے تسبیح و تہلیل وغیرہ اور ذکر اذکار کر سکین یہی جواب حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے فعل کا جو عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما نے آپ سے روایت کیا ہے

۳۰ **وقل** حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن هرون قال انا محمد بن اسحق عن عبد الرحمن بن الاسود قال حججت مع الاسود فلما کان یوم عرفۃ و خطب ابن الزبیر بعرفۃ فلما لم یسمعہ یلبی صعد الیہ الاسود فقال ما یمنعک ان تلبی فقال او یلبی الرجل اذا کان فی مثل مقامی ھذا قال الاسود نعم سمعت عمر بن الخطاب رض یلبی فی مثل مقامک ھذا فلم یزل یلبی حتی صدر بعیرہ عن الموقف قال فلبی ابن الزبیر **ترجمہ** کیونکہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن اسحق نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن الاسود سے کہا مین اپنے والد اسود کے ساتھ حج کرنے گیا جب عرفہ کے دن ہم عرفات پہنچے اور عبد اللہ بن زبیر خطبہ کہنے کہڑے ہوئے میرے والد نے چونکہ اون سے تلبیہ کی آواز نہین سنی اس لئے تلبیہ کیون نہین کہا فرمایا کیا اس جگہ عرفات مین ہی تلبیہ کہنا چاہیے میرے والد نے کہا ہان عرفات مین ہی تلبیہ کہنا چاہیے مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو عرفات مین تلبیہ کہتے ہوئے دیکہا ہے یہانتک کہ آپ نے اپنا اونٹ عرفات سے لوٹایا (میرے والد اسود بیان کرتے ہین کہ پہر عبد اللہ بن زبیر نے تلبیہ کہا

۳۱ **حدثنا** ابراهیم بن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر عن صخر بن جویریۃ عن عبد الرحمن ابن الاسود قال سمعت ابن الزبیر یخطب یوم عرفۃ فقال ان ھذا الیوم تسبیح و تکبیر و تہلیل فسبحوا و کبروا فجاء الی یعنی الاسود یجرش الناس حتی صعد الیہ و ھو علی المنبر فقال اشہد علی عمر رض انہ لبی علی ھذا المنبر فی ھذا الیوم فقال ابن الزبیر لبیک اللہم لبیک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے وہ روایت کرتے ہین صخر بن جویریہ سے وہ عبد الرحمن بن الاسود سے کہا سنی مین نے ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ عرفہ کے دن اونہون نے خطبہ مین بیان کیا کہ یہہ دن تسبیح و تہلیل کرنے اور تکبیر کہنے کا دن ہے سو اس دن تسبیح و تہلیل کیا کرو اور تکبیر کہا کرو یہہ سنتے ہی اسود بن یزید لوگون کو ڈراتے ہوئے میرے پاس آئے اور میرے منبر پر چڑہ گئے اور کہا کہ مین شہادت دیتا ہون کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے آج کے دن اسی جگہ تلبیہ منبر پر کہا ہے تو پہر عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما نے ہی کہا لبیک اللہم لبیک **افلا تری** ان الاسود لما اخبر ابن الزبیر بتلبیۃ عمر رض فی مثل یومہ ذلک قبل ذلک منہ واخذ بہ فلبی ولم یقل لہ ابن الزبیر انی قد رایت عمر رض لا یلبی فی ھذا الیوم علی ما قد رواہ عامر بن عبد اللہ عن ابیہ عن عمر رض ولکن ابن الزبیر انما حضر من عمر ترک التلبیۃ یومئذ ولم یخبرہ عمر ان ذلک الترک انما کان منہ بخروج وقت التلبیۃ فکان ذلک عند ابن الزبیر بخروج وقت التلبیۃ فلما اخبرہ الاسود عن عمر رض بانہ لبی یومئذ علم ابن الزبیر ان ذلک لوقت الذی لم یکن عمر رض لبی فیہ وقت للتلبیۃ وان ذلک الترک الذی کان من عمر انما کان لغیر خروج وقت التلبیۃ فتوھما ابن الزبیر ھو انہ لخروج وقت التلبیۃ ولیس کذلک فلبی و رای ان ما اخبرہ بہ الاسود عن عمر من تلبیتہ اولی مما رواہ ھو منہ فی ترک التلبیۃ **ترجمہ** تو اب دیکہو اسود نے جب عبد اللہ بن زبیر رض کو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے تلبیہ کہنے کی خبر دی تو اونہون نے ہی تلبیہ کہا اور یہہ اعتراض نہین کیا کہ مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو عرفہ کے دن تلبیہ کہتے ہوئے نہین سنا اس سے معلوم ہوا کہ وہ جو ابن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما نے آپ سے عرفہ کے دن تلبیہ ترک کرنا روایت کیا ہے تو وہ اس سے یہہ سمجہے ہوئے ہین کہ عرفہ کے دن تلبیہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور خود حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے تو نہین اس کی خبر دی نہین تہی

بلکہ خود اونہوں نے یہہ توہم کر لیا تہا کہ شاید تلبیۃ کا وقت ختم ہو گیا اسلیئے آپ تلبیۃ نہین کہتے چنانچہ جب اسود نے انہین خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عرفہ کے دن تلبیۃ کہا ہے تو اونہوں نے ان کا قول مان لیا اور اوسی وقت تلبیۃ کہا تو اب ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عرفہ کے دن جس وقت تلبیۃ ترک کیا تو اوس کا سبب یہہ نہین تہا کہ عرفہ کے دن تلبیۃ کا وقت ختم ہو جاتا ہے بلکہ اس لیے کہ اس وقت آپ کو تسبیح و تہلیل کرنا مقصود تہی حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھٰرُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ عَنْ وَبَرَۃَ قَالَ صَعِدَ الْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ اِلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَوْمَ عَرَفَۃَ فَسَاَلَہٗ بِشَیْءٍ ثُمَّ نَزَلَ فَلَمَّا نَزَلَ الْاَسْوَدُ لَبّٰی ابْنُ الزُّبَیْرِ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّ الْاَسْوَدَ اَمَرَہٗ بِذٰلِکَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو اسمٰعیل بن ابی خالد نے وہ روایت کرتے ہین وبرہ سے کہا اسود بن یزید عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے کے منبر پر چڑہ گئے جبکہ آپ عرفہ کے دن خطبہ کہہ رہے تہے پہر آپکے ساتہہ آہستہ سی کچہہ باتین کین اور اوتر آئے اس کے بعد عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما نے تلبیۃ کہا اور لوگون نے یہی سمجہہ لیا کہ اسود نے آپ کو تلبیۃ کہنے کیلیے کہا ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یُلَبِّیْ غَدَاۃَ الْمُزْدَلِفَۃِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین قیس بن سعد سے وہ عطا سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا مین نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو تلبیۃ کہتے ہوئے سنا مزدلفہ کی صبح کو (یعنے قربانی کے دن) حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بِعَرَفَۃَ فَلَبّٰی عَبْدُ اللّٰہِ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَۃَ الْعَقَبَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ ھٰذَا الَّذِیْ یُلَبِّیْ فِیْ ھٰذَا الْمَوْضِعِ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فِیْ تَلْبِیَتِہٖ شَیْئًا مَا سَمِعْتُہٗ مِنْ اَحَدٍ لَبَّیْکَ عَدَدَ التُّرَابِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو اسحق سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے کہا مین عرفہ کے دن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتہہ تہا تو مین نے دیکہا کہ آپ رمی جمرۃ العقبۃ تک تلبیۃ کہتے رہے چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ اس جگہ (یعنے مزدلفہ مین) کون شخص تلبیۃ کہہ رہا ہے اس کے علاوہ آپنے تلبیۃ مین ایک نیا لفظ کہا جسے مین نے اور کسی سے نہین سنا وہ یہہ لفظ تہا لبیک عدد التراب یعنے ای پروردگار ہم زمین کے ذرون کی تعداد کے برابر تیری عبادت کیلیے حاضر ہین۔ فَفِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اَنَّ عُمَرَ رض کَانَ یُلَبِّیْ بِعَرَفَۃَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ الزُّبَیْرِ فَعَلَ ذٰلِکَ مِنْ بَعْدِہٖ لَمَّا اَخْبَرَہُ الْاَسْوَدُ بِہٖ عَنْ عُمَرَ رض وَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ اَحَدٌ مِنْ اَھْلِ الْاٰفَاقِ فَذٰلِکَ اِجْمَاعٌ وَحُجَّۃٌ وَھٰذَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَثَبَتَ بِفِعْلِ مَنْ ذَکَرْنَا لِمُوَافَقَتِھِمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ فِعْلِہٖ ذٰلِکَ اَنَّ التَّلْبِیَۃَ فِی الْحَجِّ لَا تَنْقَطِعُ حَتّٰی تُرْمٰی جَمْرَۃُ الْعَقَبَۃِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی **ترجمہ** پس ان آثار مین مذکور ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ عرفات مین منبر پر کہڑے ہو کر تلبیۃ کہتے تہے اور جب عبد اللہ بن زبیر کو معلوم ہوا تو اونہون نے بہی ایسا ہی کیا اور تمام آفاق کے لوگون مین سے (جو عرفات کے میدان مین جمع تہے) کسی نے بہی اس سے اختلاف نہین کیا تو عرفات مین تلبیۃ کہنا اجماع امت سے بہی ثابت ہو گیا ایسا ہی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے بہی کیا ہے اور یہی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس ثابت ہوا کہ تلبیۃ کا وقت رمی جمرۃ العقبۃ کے وقت ختم ہوتا ہے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے کا قول ہے۔

بَابُ اللِّبَاسِ وَالطِّیْبِ مَتٰی یَحِلَّانِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کے لئے لباس اور خوشبو کب جائز ہوتی ہے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ لَھِیْعَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ جُدَامَۃَ بِنْتِ وَھْبٍ اُخْتِ عُکَاشَۃَ بْنِ وَھْبٍ اَنَّ عُکَاشَۃَ بْنَ وَھْبٍ صَاحِبَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخًا لَّہٗ اٰخَرَ جَاءَاھَا حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ یَوْمَ النَّحْرِ فَاَلْقَیَا قَمِیْصَھُمَا فَقَالَتْ مَا لَکُمَا فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ اَفَاضَ مِنْھَا فَلْیُلْقِ ثِیَابَہٗ وَکَانُوْا تَطَیَّبُوْا وَلَبِسُوا الثِّیَابَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوالاسود نے وہ روایت کرتے ہین عروہ سے وہ جدامہ بنت وہب اخت عکاشہ بن وہب سے کہ عکاشہ بن وہب جو صحابی تہے اور اون کے اور ایک بہائی قربانی کی شام آئے اور اپنے قمیص اوتار کر ڈالدئے اون کی ہمشیرہ جدامہ نے کہا کہ تم نے قمیص کیون اوتار ڈالی تو دون نے بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیت اللہ سے رخصت نہ ہوا ہو اوسی چاہیے کہ کپڑے اوتار ڈالے کیونکہ لوگون نے کپڑے پہنکر خوشبو مل لی تہی **حدثنا** یحیی بن عثمان قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مُحْصِنٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ عُکَاشَۃُ بْنُ مُحْصِنٍ وَاٰخَرُ فِیْ مِنًی مَسَاءَ یَوْمِ الْاَضْحٰی فَنَزَعَا ثِیَابَھُمَا وَتَرَکَا الطِّیْبَ فَقُلْتُ مَا لَکُمَا فَقَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مَنْ لَّمْ یُفِضْ اِلَی الْبَیْتِ مِنْ عَشِیَّۃِ ھٰذِہٖ فَلْیَدَعِ الثِّیَابَ وَالطِّیْبَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عثمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین ابوالاسود سے وہ عروہ سے وہ ام قیس بنت محصن سے کہا میرے پاس عکاشہ بن محصن اور اون کے دوسرے بہائی قربانی کی شام کو آئے اور اپنے کپڑے اوتار ڈالے اور خوشبو نہین ملی مین نے اون سے پوچہا تو اون دونون نے بیان کیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگون سے فرمایا ہے کہ جو شخص شام آج کی بیت اللہ نہ جائے وہ کپڑے اوتار دے اور خوشبو بہی نہ ملے **قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ** فَذَھَبَ اِلٰی ھٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا لَا یَحِلُّ اللِّبَاسُ وَالطِّیْبُ لِاَحَدٍ حَتّٰی یَحِلَّ لَہُ النِّسَاءُ وَذٰلِکَ حِیْنَ یَطُوْفُ طَوَافَ الزِّیَارَۃِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ **وَخَالَفَھُمْ** فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِذَا رَمٰی وَحَلَقَ حَلَّ لَہُ اللِّبَاسُ وَاخْتَلَفُوْا فِی الطِّیْبِ فَقَالَ بَعْضُھُمْ حُکْمُہٗ حُکْمُ اللِّبَاسِ فَیَحِلُّ کَمَا یَحِلُّ اللِّبَاسُ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ حُکْمُہٗ حُکْمُ الْجِمَاعِ فَلَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ الْجِمَاعُ **ترجمہ**

بیان المسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ لباس و خوشبو محرم کے لیے اوس وقت تک جائز نہین جبتک کہ اوس کا عورتون کے پاس جانا جائز نہ ہو جائے اور عورتون کے پاس جانا اوس وقت جائز ہو جاتا ہے کہ طواف زیارت سے فراغت حاصل ہو اور احتجاج اسی حدیث سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جب رمی جمار کی اور بال اوتار دیے لباس جائز ہو گیا البتہ خوشبو کے جائز ہونے مین ان کے درمیان بہی اختلاف ہے بعض اہل علم فرماتے ہین کہ خوشبو کا حکم لباس کا ہے اور بعض فرماتے ہین کہ اوس کا حکم جماع کا ہے تو جب جماع جائز ہو تب ہی خوشبو بہی **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھٰرُوْنَ قَالَ اَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاۃَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضہ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتُمْ وَحَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَکُمُ الطِّیْبُ وَالثِّیَابُ وَکُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ **ترجمہ** اونہون نے احتجاج اس حدیث سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ارطاۃ نے وہ روایت کرتے ہین ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ روایت کرتے ہین عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی تعالی عنہا سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم رمی جمار کر کے بال اوتر دالو تو تمہارے لئے خوشبو ملنا اور کپڑے پہننا جائز ہو گیا اور تمام چیزین جائز ہو گئین

۵۴ بجز اس کے ابہی عورتون کے پاس جانا جائز نہین ہوا **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا عبد الواحد ابن زیاد قال ثنا الحجاج بن ارطاۃ عن الزھری عن عمرۃ عن عائشۃ رض عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن ارطاۃ نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۵ **حدثنا** یونس قال انا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی اسامۃ بن زید اللیثی ان القاسم بن محمد حدثہ عن عائشۃ رض قالت طیبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لحلہ حین حل قبل ان یطوف بالبیت قال اسامۃ وحدثنی ابو بکر بن حزم عن عمرۃ عن عائشۃ رض عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو اسامہ بن زید اللیثی نے اون سے حدیث بیان کی قاسم بن محمد نے وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی ہے جبکہ آپ طواف بیت اللہ سے پہلے احرام سے باہر ہوئے (یعنے رمی جمار کر کے اور بال اوتروا کے) اسامہ بن زید بیان کرتے ہین کہ اور حدیث بیان کی مجہہ سے ابو بکر بن عمرو بن حزم نے وہ روایت کرتے ہین عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۶ **حدثنا** یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن عبد الرحمن ابن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ رض عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۷ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا افلح بن حمید عن القاسم عن عائشۃ رض عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح بن حمید نے وہ روایت کرتے ہین قاسم سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۸ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبۃ ح وحدثنا فھد قال ثنا ابو نعیم قال ثنا سفیان عن عبد الرحمن بن القاسم فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن القاسم سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی

۵۹ **حدثنا** علی بن معبد قال ثنا شجاع ابن الولید قال ثنا عبید اللہ بن عمر قال حدثنی القاسم عن عائشۃ رض عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شجاع بن الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے قاسم نے وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۶۰ **حدثنا** فھد قال ثنا ابو غسان قال ثنا زھیر قال ثنا عبید اللہ بن عمر فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو غسان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے زہیر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن عمر نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۶۱ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار عن سالم بن عبد اللہ عن عائشۃ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے

محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ سالم بن عبداللہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **فَهٰذِہٖ** عَائِشَۃُ رضؓ تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطِّیْبِ بَعْدَ الرَّمْیِ وَالْحَلْقِ قَبْلَ طَوَافِ الزِّیَارَۃِ بِمَا قَدْ ذَکَرْنَاہُ فَقَدْ عَارَضَ ذٰلِکَ حَدِیْثَ ابْنِ لَھِیْعَۃَ الَّذِیْ بَدَأْنَا بِذِکْرِہٖ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ فَھٰذِہٖ اَوْلٰی لِاَنَّ مَعَھَا مِنَ التَّوَاتُرِ وَصِحَّۃِ الْمَجِیْءِ مَا لَیْسَ مَعَ غَیْرِھَا مِثْلُہٗ **ثُمَّ** قَدْ رُوِیَ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِکَ غَیْرَ اَنَّہٗ زَادَ عَلَیْہِ مَعْنًی اٰخَرَ **ترجمہ** پس ان آثار میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا خبر دیتی ہیں کہ آپ نے رمی وحلق کے بعد اور طواف زیارت سے پہلے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خوشبو ملی تو اب یہ حدیث ابن لہیعہ سے جو شروع باب میں مذکور ہی معارض ہوگی لہذا اس حدیث پر عمل کرنا اولی ہے کیونکہ یہ حدیث صحت وتواتر کے ساتھ روایت کی گئی ہے بخلاف پہلی حدیث کے ماسوای اس کے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی ایسا ہی روایت کیا گیا ہے بلکہ کسیقدر زیادہ وضاحت کے ساتھ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ کُھَیْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ اِذَا رَمَیْتُمُ الْجَمْرَۃَ فَقَدْ حَلَّ لَکُمْ کُلُّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ وَالطِّیْبُ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُضَمِّخُ رَاْسَہٗ بِالْمِسْکِ اَفَطِیْبٌ ھُوَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مؤمل نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ سلمہ بن کہیل سے وہ حسن العرنی سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے فرمایا جب تم رمی جمار کرلو تو تمہارے لئے کل چیزیں حلال ہوگئیں بجز عورتوں کے پاس جانیکے ایک شخص نے کہا کہ خوشبو فرمایا میں نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو سر پر مشک ملے ہوئے دیکھا ہے سو مشک خوشبو ہے یا کچھ اور **فَفِیْ** ھٰذَا الْحَدِیْثِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ مَا قَدْ ذَکَرْنَا مِنْ اِبَاحَۃِ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ اِذَا رَمَیْتَ الْجَمْرَۃَ وَلَا یَذْکُرُ فِیْ ذٰلِکَ الْحَلْقَ وَفِیْہِ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُضَمِّخُ رَاْسَہٗ بِالْمِسْکِ وَلَمْ یُخْبِرْ بِالْوَقْتِ الَّذِیْ فَعَلَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْحَلْقِ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَہٗ اِلَّا اَنَّ اَوْلَی الْاَشْیَاءِ بِنَا اَنْ نَّحْمِلَ ذٰلِکَ عَلٰی مَا یُوَافِقُ مَا قَدْ ذَکَرْنَاہُ عَنْ عَائِشَۃَ رضؓ لَا عَلٰی مَا یُخَالِفُ ذٰلِکَ فَیَکُوْنُ مَا رَاٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ مِنْ ذٰلِکَ کَانَ بَعْدَ رَمْیِہِ الْجَمْرَۃَ وَحَلْقِہٖ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضؓ بَعْدُ بِرَاْیِہٖ اِذَا رَمٰی فَقَدْ حَلَّ لَہٗ بِرَمْیِہٖ اَنْ یَّحْلِقَ حَلَّ لَہٗ اَنْ یَّلْبَسَ وَیَتَطَیَّبَ وَھٰذَا مَوْضِعٌ یَحْتَمِلُ النَّظَرَ وَذٰلِکَ اَنَّ الْاِحْرَامَ یَمْنَعُ مِنْ حَلْقِ الرَّاْسِ وَاللِّبَاسِ وَالطِّیْبِ فَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ حَلْقُ الرَّاْسِ اِذَا حَلَّ حَلَّتْ ھٰذِہِ الْاَشْیَاءُ وَاحْتَمَلَ اَنْ لَّا یَحِلَّ حَتّٰی یَکُوْنَ الْحَلْقُ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِکَ فَرَاَیْنَا الْمُعْتَمِرَ یَحْرُمُ عَلَیْہِ بِاِحْرَامِہٖ فِیْ عُمْرَتِہٖ مَا یَحْرُمُ عَلَیْہِ بِاِحْرَامِہٖ فِیْ حَجَّتِہٖ ثُمَّ اِنَّا رَاَیْنَاہُ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ فَقَدْ حَلَّ لَہٗ اَنْ یَّحْلِقَ وَلَا یَحِلُّ لَہُ النِّسَاءُ وَلَا الطِّیْبُ وَلَا اللِّبَاسُ حَتّٰی یَحْلِقَ فَلَمَّا کَانَتْ حُرْمَۃُ الْعُمْرَۃِ قَائِمَۃً حَلَّ لَہٗ اَنْ یَّحْلِقَ حَتّٰی یَحْلِقَ وَلَا یَکُوْنُ اِذَا حَلَّ لَہٗ اَنْ یَّحْلِقَ فِیْ حُکْمِ مَنْ قَدْ حَلَّ لَہٗ مَا سِوٰی ذٰلِکَ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّیْبِ کَانَ کَذٰلِکَ فِی الْحَجَّۃِ لَا یَجِبُ لِمَا حَلَّ لَہُ الْحَلْقُ فِیْھَا اَنْ یَّحِلَّ لَہٗ شَیْءٌ مِمَّا سِوَاہُ مِمَّا کَانَ حَرُمَ عَلَیْہِ بِھَا حَتّٰی یَحْلِقَ قِیَاسًا وَنَظَرًا عَلٰی مَا اَجْمَعُوْا عَلَیْہِ فِی الْعُمْرَۃِ **ثُمَّ** رَجَعْنَا اِلَی النَّظَرِ بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْفَرِیْقَیْنِ جَمِیْعًا وَبَیْنَ اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلَی الَّذِیْنَ ذَھَبُوْا اِلٰی حَدِیْثِ عُکَاشَۃَ فَرَاَیْنَا الرَّجُلَ قَبْلَ اَنْ یُّحْرِمَ یَحِلُّ لَہُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَاللِّبَاسُ وَالصَّیْدُ وَالْحَلْقُ وَسَائِرُ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ تَحْرُمُ عَلَیْہِ بِالْاِحْرَامِ فَاِذَا اَحْرَمَ حَرُمَ عَلَیْہِ ذٰلِکَ

۲۱۵

كلّه بسببٍ واحدٍ وهو الاحرام فاحتمل ان يكون كما حرمت عليه بسببٍ واحدٍ ان يحل منها ايضا بسببٍ واحدٍ واحتمل ان يحل منها باشياء مختلفة احلالا بعد احلالٍ فاعتبرنا ذلك فرأينا هم قد اجمعوا انه اذا رمى فقد حل له الحلق هذا مما لا اختلاف فيه بين المسلمين واجمعوا ان الجماع حرام عليه على حالة الاولى فثبت انه حل مما قد كان حرم عليه بسببٍ واحدٍ باسبابٍ مختلفةٍ فبطل بهذه العلة التي ذكرنا فلما ثبت ان الحلق يحل له اذا رمى وانه مباح له بعد الحلق راسه ان يحلق ما شاء من شعر بدنه ويقص اظفاره اردنا ان ننظر هل حكم اللباس حكم ذلك او حكمه حكم الجماع فلا يحل حتى يحل الجماع فاعتبرنا ذلك فرأينا المحرم بالحج اذا جامع قبل ان يقف بعرفة فسدت حجته ورأيناه اذا حلق شعره او قص اظفاره وجبت عليه في ذلك فدية ولم يفسد بذلك حجته ورأيناه لو لبس ثيابا قبل وقوفه بعرفة لم يفسد عليه بذلك احرامه ووجبت عليه في ذلك فدية فكان حكم اللباس قبل عرفة مثل حكم قص الشعر والاظفار لا مثل حكم الجماع فالنظر على ذلك ان يكون حكمه ايضا بعد الرمي والحلق كحكمهما لا كحكم الجماع فهذا هو النظر في ذلك **فان** قال قائل فقد رأينا القبلة حراما على المحرم بعد ان يحلق وهي قبل الوقوف بعرفة في حكم اللباس لا في حكم الجماع فلم لا كان اللباس بعد الحلق ايضا كهي **قيل** له ان اللباس بالحلق اشبه منه بالقبلة لان القبلة هي بعض اسباب الجماع وحكمها حكمه تحل حيث يحل وتحرم حيث يحرم في النظر في الاشياء كلها والحلق واللباس ليسا من اسباب الجماع انما هما من اسباب صلاح البدن فحكم كل واحدٍ منهما بحكم صاحبه اشبه من حكمه بالقبلة فقد ثبت بما ذكرنا انه لا باس باللباس بعد الرمي والحلق **وقد** قال ذلك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده **ترجمہ** پس اس حدیث مین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کے قول سے ثابت ہوا کہ رمی جمرۃ العقبہ کے بعد ماسواے عورتون کے پاس جانیکے کل چیزین حلال ہو جاتی ہین اب چونکہ اس حدیث مین بال اتروانے کا ذکر نہین سو یہہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر خوشبو ملتے ہوئے دیکہا تہا تو کس وقت دیکہا تہا محتمل ہے کہ بال اتروانے سے پہلے دیکہا ہو یا بال اتروانیکے بعد مگر مناسب یہہ ہے کہ ہم اس حدیث کو بال اتروانیکے بعد خوشبو ملنے پر محمول کرین جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا مین مذکور ہے تاکہ یہہ حدیث حدیث عائشہؓ کے خلاف واقع نہ ہو اب اسکے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے جو آپکا قول روایت کیا گیا ہے جائز ہے کہ وہ آپکی رائے ہو کیونکہ وہ محل کلام ہے اس لئے کہ احرام جس طرح لباس پہنے اور خوشبو ملنے سے مانع ہے اسیطرح بال اتروانے سے تو محتمل ہے کہ جب بال اتروانا جائز ہوا تو لباس و خوشبو وغیرہ بہی جائز ہو جائے اور محتمل ہے کہ جبتک بال نہ اتروائے جائین لباس اور خوشبو وغیرہ جائز نہ ہو پس ہمنے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ عمرہ مین اس کا کیا حکم ہے تو ہم دیکہتے ہین کہ جو جو چیزین حج کے احرام مین منع ہوتی ہین وہی عمرہ کے احرام مین بہی باوجود اس کے معتمر جب طواف اور سعی صفا مروہ کرلے تو اوس کیلئے بال اتروانا جائز ہو جاتا ہے اور لباس پہننا خوشبو ملنا اور عورتون کے پاس جانا جائز نہین ہوتا جبتک کہ بال نہ اتروالے اور یہہ متفق علیہ ہے تو اب نظر و قیاس چاہتا ہے کہ احرام حج مین بال اتروانے سے پہلے یہہ چیزین بدرجہ اولی جائز نہ ہون (کیونکہ عمرہ پہر عبادت صغری ہے اور حج عبادت کبری) اس کے بعد ہم ان دونون فریقون اور فریق اول (جو حدیث عائشہ کیطرف گیا ہے) کے اقوال کیطرف رجوع کرتے ہین کہ بطریق نظر و قیاس کے دونون مین سے کس کا قول صحیح ہے تو ہم دیکہتے ہین کہ احرام سے پہلے عورتون کے پاس جانا لباس پہننا خوشبو ملنا شکار کرنا بال اتروانا وغیرہ تمام امور مباح ہین اور جب احرام باندہا تو صرف احرام باندہنے سے جو ایک سبب واحد ہے یہہ تمام امور حرام ہو جاتے ہین اب محتمل ہے کہ یہہ تمام امور جسطرح سبب واحد کے

ساتھہ (اور وہ احرام ہے) حرام ہوئی ہین اسیطرح سبب واحد (یعنے حلق) کے ساتھہ حلال ہی ہوں اور محتمل ہے کہ سبب واحد کے ساتھہ
نہین بلکہ باسباب مختلفہ یکی بعد دیگرے حلال ہوتے جائین تو اب ہم دیکھتے ہین کہ باتفاق اہل علم رمی جمار کے بعد حلق جائز ہوتا ہے اور
جماع حرام تو اب اگرچہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگرچہ یہہ تمام چیزین سبب واحد کے ساتھہ (اور وہ حرام ہے) حرام ہوئی تہین مگر یکے بعد
دیگرے حلال باسباب مختلفہ ہوئی ہین سو یہہ اس لیے باطل ہے کہ عمرہ بین یہہ تمام امور سبب واحد کے ساتھہ حلال ہوجاتے ہین اسیطرح حج
بین بہی سبب واحد کے ساتھہ حلال ہوں جیساکہ ہم نے اوپر بیان کیا اس کے بعد ہم کہتے ہین کہ رمی جمار کے بعد جب حلق مباح ہے اور پہر
حلق کے بعد بغلوں وغیرہ کے بال اتروانا اور ناخن کٹوانا وغیرہ بہی مباح ہوجاتا ہے تو اب ہم اس امر پر نظر ڈالتے ہین کہ آیا لباس کا بہی
یہی حکم ہے یا اوس کا حکم جماع کے ساتھہ ملحق ہے تو ہم دیکھتے ہین کہ محرم وقوف عرفہ سے پہلے اگر جماع کرلے تو اوس کا حج فاسد ہوگیا اور
اگر بال اتروالے یا ناخن کٹوالے تو اس صورت بین کو حج تو فاسد نہین ہوگا مگر دم یا فدیہ (یعنے صدقہ) لازم آیگا اسیطرح اگر وقوف
عرفہ سے پہلے لباس پہن لے تب بہی حج فاسد نہین ہوگا اور فدیہ لازم آیگا معلوم ہوا کہ وقوف عرفہ سے پہلے لباس کا حکم حلق وغیرہ سے
ملحق ہے نہ جماع سے تو نظر و قیاس چاہتا ہے کہ رمی اور حلق کے بعد بہی لباس کا حکم حلق وغیرہ کے ساتھہ ملحق ہو نہ کہ جماع کے ساتھہ
اب اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ حلق کے بعد بوسہ لینا بہی تو حرام ہوتا ہے حالانکہ وقوف عرفہ سے پہلے بوسہ کا حکم لباس وغیرہ سے ملحق تہا
(اور حلق کے بعد جماع کے ساتھہ ملحق ہوا) تو اسیطرح حلق کے بعد لباس کا حکم بہی جماع کے ساتھہ کیوں ملحق نہین کیا گیا تو اس کے جواب
بین کہا جایگا کہ بوسہ کی نسبت لباس حلق کے ساتھہ زیادہ مشابہت رکہتا ہے بخلاف بوسہ کے کہ وہ اسباب جماع سے ہے یہی وجہ ہے کہ جہان جماع
حلال ہے بوسہ بہی حلال ہے اور جہان جماع حرام ہے بوسہ بہی حرام ہے اور لباس اسباب اصلاح بدن سے ہے جماع سے اس کا تعلق نہین
اس لیے لباس کا حکم حلق وغیرہ سے ملانا زیادہ مناسب و موزون ہے نہ کہ جماع سے پس ثابت ہوا کہ رمی و حلق کے بعد لباس پہننا جائز
ہے ایسا ہی اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بہی روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو حذیفۃ موسی
بن مسعود قال ثنا سفیان عن عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عمر ان عمر بن الخطاب قال اذا حلقتم ورمیتم
فقد حل لکم کل شیء الا النساء والطیب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ
موسی بن مسعود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ طاؤس سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ جب تم رمی جمار کے بعد بال اتروالو تو تمہارے لیے تمام چیزین جائز ہوگئین بجز
عورتون کے پاس جانے اور خوشبو ملنے کے **حدثنا** نصر بن مرزوق قال ثنا علی بن معبد قال ثنا اسمعیل بن جعفر
عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر عن عمر مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر رضی
اللہ تعالے عنہما سے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال
ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ایوب عن نافع عن ابن عمر ان عمر خطب الناس بعرفۃ فذکر مثلہ **ترجمہ** حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین ابو
ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے عرفہ کے دن خطبہ کہا پہر مثل حدیث سابق
کے بیان کی **حدثنا** علی بن شیبۃ قال ثنا قبیصۃ قال ثنا سفیان عن ابن جریج وموسی عن نافع عن ابن عمر
انہ کان یاخذ من اظفارہ وشاربہ ولحیتہ یعنی قبل ان یزور **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی

۳له ۴له ۵له ۶له

ہم سے قبیصہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج اور موسیٰ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ
تعالےٰ عنہما سے کہ آپ مونچھین کترواتے اور داڑھی کے بال برابر کتراتے اور ناخن کتروایا کرتے تھے یعنے طواف زیارت سی پہلے **فھذا**
عمر رض قد اباح لھم اذا رموا وحلقوا کل شئ الا النساء والطیب **و** قد خالفتہ عائشۃ رض وابن عباس رض وابن الزبیر رض
فی الطیب خاصۃ فاما عائشۃ رض وابن عباس فقد روینا ذلک عنھما فیما تقدم من ھذا الباب **ترجمہ** تو اب یہ جو حضرت
عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رمی جمار اور بال اوتروانیکے بعد ماسوائے عورتون اور خوشبو کے تمام چیزین جائز ہونے کا حکم کیا اب رہی خوشبو
سواوس کے متعلق حضرت عائشہ رض ابن عباس رض اور ابن زبیر رض نے آپ سے اختلاف کیا ہے چنانچہ حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی روایت اسی باب مین ہم اوپر بیان کرچکے ہین **واما** ابن الزبیر فحدثنا محمد بن خزیمۃ وفھد قالا

۱۷

ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن الھاد عن یحیی بن سعید عن القاسم ابن محمد قال سمعت
عبد اللہ بن الزبیر یقول اذا رمی الجمرۃ الکبری فقد حل لہ ما حرم علیہ الا النساء حتی یطوف بالبیت **ترجمہ** اور ابن
زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت یہہ ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ اور فہد نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبداللہ
بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھسے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن الہاد نے وہ روایت کرتے ہین یحییٰ بن سعید سے وہ
قاسم بن محمد سے کہا سنا مین نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو فرماتے ہوئے کہ رمی جمرۃ العقبہ کرلے تو تمام چیزین حلال ہوگئین
بجز عورتون کے اور عورتین جبکہ بیت اللہ کا طواف کرلے **وقد** روی عن ابن عمر ما یدل علی ھذا ایضا **ترجمہ** اور حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ایک اور حدیث روایت کی گئی ہے وہ بہی اس پر دلالت رکہتی ہے اور وہ یہہ حدیث ہے۔

۱۸

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو حذیفۃ قال ثنا سفیان قال ثنا عمرو بن دینار عن طاؤس عن ابن عمر قال قال عمر رض
فذکر مثل الذی رویناہ عنہ فی الفصل الذی قبل ھذا قال فقالت عائشۃ رض کنت اطیب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا رمی جمرۃ العقبۃ قبل ان یفیض فسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ان یؤخذ بھا من
سنۃ عمر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو حذیفہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہین طاؤس سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ آپنے کہا
کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا پہر مثل حدیث سابق کے بیان کی جوان دونون حدیثون سے پہلے گذر چکی ہے اس کے
بعد ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے بیان کیا کہ پہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم رمی جمرۃ العقبہ کرچکے تو مین نے آپ کے خوشبو ملی قبل ازینکہ آپ منیٰ سے رخصت ہون سو عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سنت کی
نسبت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت زیادہ لایق ہے کہ اخذ کی جائے **والنظر** بعد ذلک فی ھذا یدل علی ذلک
ایضا لان حکم الطیب بحکم اللباس اشبہ من حکمہ بحکم الجماع لما قد فسرنا مما قد تقدم فی ھذا الباب وھذا
قول ابی حنیفۃ رح وابی یوسف رح ومحمد رح **ترجمہ** اب رہا نظر وقیاس سو وہ بہی اسی پر دلالت کہتا ہے کہ خوشبو کا حکم لباس سے
ملحق کیا جائے نہ کہ جماع سے کیونکہ جس طرح لباس اصلاح بدن سے تعلق رکہتا ہے اسیطرح خوشبو بہی اسباب اصلاح بدن سے
ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے **وقد** روی ذلک ایضا عن جماعۃ من
التابعین **ترجمہ** ایسا ہی ایک جماعت تابعین رحمہم اللہ سے روایت کیا گیا ہے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدی

۱۹

قال ثنا فلیح بن حمید عن ابی بکر بن حزم قال دعانا سلیمٰن بن عبد الملک یوم النحر ارسل الی عمر بن عبد العزیز والقاسم

ابْنِ مُحَمَّدٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَابْنِ شِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ عَنِ الطِّيبِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ فَقَالُوا تَطَيَّبْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا قَدْ رَأَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ إِيَّاهُ فَنَحَرَ وَحَلَقَ ثُمَّ مَضَى مَكَانَهُ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر العقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح بن حمید نے وہ روایت کرتے ہیں ابوبکر بن حزم سے کہا سلیمان بن عبد الملک نے قربانی کے دن ہمیں طلب کیا اور عمر بن عبد العزیز رہ قاسم بن محمد رہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رہ خارجہ بن زید اور ابن شہاب کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ ان سب سے دریافت کرے کہ اس دن مٹے سے رخصت ہونے سے پہلے خوشبو ملنا چاہیئے یا نہیں تو ان سب نے کہا کہ ای امیر المومنین آپ خوشبو مل سکتے ہیں بجز اس کے کہ عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھے ہوئے تھے سو وہ رمی جمرۃ العقبہ کرکے اونٹنی کے اوپر سے اوترتے اور قربانی کرکے بال اوترواتے اور بیت اللہ کی طرف روانہ ہوجاتے **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ أَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَحَلَقَ عَنِ الطِّيبِ فَنَهَاهُ سَالِمٌ وَرَخَّصَ لَهُ خَارِجَةُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید رہ عبد اللہ بن ابی بکر اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے کہ ولید بن عبد الملک نے سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید بن ثابت رضہ سے رمی جمرۃ العقبہ کرنے اور بال اوترونیکے بعد خوشبو ملنے کا مسئلہ دریافت کیا تو سالم بن عبد اللہ نے اونہیں منع کیا اور خارجہ بن زید نے اونہیں اجازت دی۔

۵۰

بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ مَا طَافَتْ لِلزِّيَارَةِ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ لِلصَّدَرِ

اوس عورت کا حکم جو طواف زیارت (یعنے طواف عمرہ) کرنیکے بعد حائضہ ہوجائے قبل اسکے کہ اوس نے طواف رخصت کیا ہو۔

۵۱

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّجَّاجِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض عَنِ امْرَأَةٍ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ قَالَ تَجْعَلُ آخِرَ عَهْدِهَا الطَّوَافَ قَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي عُمَرُ رض أَرَأَيْتَ تَكْرِيرُكَ تُحَدِّثُنِي سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْمَا أُخَالِفَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے وہ روایت کرتے ہیں ابو عوانہ سے وہ یعلے بن عطاء سے وہ ولید بن عبد الرحمن بن زجاج سے وہ حارث بن اوس الثقفی سے کہا میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے اوس عورت کے متعلق دریافت کیا جو حائضہ ہوجائے (یعنے طواف زیارت کے بعد) قبل اسکے کہ طواف رخصت کیا ہو تو آپ نے فرمایا کہ اوسے طواف کرکے جانا چاہیئے اس کے بعد حارث بن اوس رضہ نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی مجھ سے یہی فرمایا تھا جبکہ میں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ پھر تم نے مجھ سے کیوں پوچھا شاید اسلئے کہ کیا میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرتا ہوں

۵۲

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن علی بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عفان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کو بیان

کی بجز اس کے کہ اونہون نے حارث بن اوس کے بجائے حارث بن عبد اللہ بن اوس کہاہے

۵۳ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابو الولید قال ثنا ابو عوانۃ فذکر باسنادہ نحو حدیث ابن مرزوق فی اسنادہ ومتنہ غیر انہ قال سألت عمر عن المرأۃ تطوف بالبیت ثم تحیض **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے پہر اون کی اسناد سے سنداً و متناً مثل حدیث ابن مرزوق کے بیان کی بجز اس کے اونہون نے بیان کیاہے کہ حارث بن اوس نے بیان کیا کہ اینے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اوس عورت کا مسئلہ دریافت کیا جو طواف زیارت کرکے حائضہ ہو گئی ہو

بیان المسئلۃ

قال ابو جعفر فذہب قوم الی ہذا الحدیث فقالوا لا یحل لاحد ان ینفر حتی یطوف طواف الصدر ولم یعذروا فی ذلک حائضاً بحیضہا **وخالفہم** فی ذلک آخرون فقالوا لہا ان تنفر وان لم تطف بالبیت وعذروہا بالحیض ہذا اذا کانت قد طافت طواف الزیارۃ قبل ذلک **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسی حدیث کیطرف گیاہے اور کہاہے کہ کسی عورت کو جائز نہین کہ طواف رخصت کئے بغیر رخصت ہو جائے حتی کہ حائضہ کو بہی اونہون نے معذور نہین رکہاہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیاہے اور فرمایاہے کہ حائضہ بوجہ عذر حیض کے طواف صدر یعنے طواف رخصت کئے بغیر کوچ کرسکتے ہی بشرطیکہ اس سے پہلے اوس نے طواف زیارت کرلیا ہو **واحتجوا** فی ذلک بما

۵۴ **حدثنا** یونس قال ثنا سفیان عن سلیمن وہو ابن ابی مسلم الاحول عن طاؤس عن ابن عباس رض قال کان الناس ینفرون من کل وجہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینفرن احد حتی یکون آخر عہدہ الطواف بالبیت **ترجمہ** اونہون نے احتجاج ان حدیثون سے کیاہے حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین سلیمان بن ابی مسلم الاحول سے وہ طاؤس سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ لوگ بلا طواف کئے ہر ایک طواف سے نکل جایا کرتے تہے اس لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کوچ نکرے یہانتک کہ اوس کا آخری وقت طواف بیت اللہ ہو

۵۵ **حدثنا** یونس قال ثنا سفیان عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس رض امر الناس ان یکون آخر عہدہم بالبیت الا انہ قد خفف عن المرأۃ الحائض **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے وہ روایت کرتے ہین ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ آپنے لوگون کو حکم دیا کہ وہ طواف بیت اللہ کرکے کوچ کیا کرین بجز اس کے کہ آپ نے حائضہ عورت سے تخفیف کی

۵۶ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن ابن جریج عن الحسن بن مسلم عن طاؤس قال زید بن ثابت لابن عباس رض انت الذی تفتی الحائض ان تصدر قبل ان یکون آخر عہدہا الطواف بالبیت قال نعم قال فلا تفعل فقال سل فلانۃ الانصاریۃ ہل امرہا النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان تصدر فسأل المرأۃ ثم رجع الیہ فقال ما اراک الا قد صدقت **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہین ابن جریج سے وہ حسن بن مسلم سے وہ طاؤس سے کہا حضرت زید بن ثابت رض نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا کہ آپ حائضہ عورت کو فتوی دیتے ہین کہ وہ بغیر طواف رخصت کئے کوچ کرجائے فرمایا ہان مین اس کا فتوی دیتا ہون فرمایا آپ ایسا نکرین بلکہ فلان انصاریہ بی بی سے دریافت کرلین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین طواف (یعنے طواف رخصت) کرنے کا حکم کیاہے یا نہین چنانچہ آپ ون سے دریافت کرکے آئے تو فرمایا اچہا مجہے معلوم ہوا کہ آپنے مجہہ سی راست کہا

۵۷ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عمرو بن ابی رزین قال ثنا ہشام عن

قتادۃ عن عکرمۃ ان زید بن ثابت و ابن عباس رض اختلفا فی المرأۃ تحیض بعد ما تطوف بالبیت یوم النحر فقال زید یکون آخر عہدہا الطواف بالبیت وقال ابن عباس رض تنفر اذا شاءت فقالت الانصار لا نتابعک یا ابن عباس رض وانت تخالف زیدا فقال سلوا صاحبتکم ام سلیم فسألوہا فقالت حضت بعد ما طفت یوم النحر فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انفر وحاضت صفیۃ فقالت لہا عائشۃ الخیبۃ لک حبستنا اہلنا فذکر ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا ان تنفر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن ابی رزین نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ عکرمہ سے کہ زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہمانے اوس عورت کے مسلہ کا مذاکرہ کیا جو قربانی کے دن طواف زیارت کرنیکے بعد حائضہ ہو جائے زید بن ثابت نے تو کہا کہ اوسے طواف رخصت کرکے کوچ کرنا چاہئے اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہمانے فرمایا کہ جب اوس کا جی چاہے کوچ کرے انصار نے کہا ای ابن عباس ہم لوگ اس مسلہ مین آپکی پیروی نہین کرسکتے جبکہ آپ زید بن ثابت رضی اللہ تعالے عنہ سی اختلاف رکھتے ہین آپنے فرمایا اچھا تم اس کے متعلق اپنی بہن ام سلیم رضی اللہ تعالے عنہا سے ہی پوچھلو وہ کیا بیان کرتی ہین چنانچہ ان لوگون نے دریافت کیا تو اونہون نے بیان کیا کہ مین قربانی کے دن جب حائضہ ہوگئی تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ مین کوچ کرون (یعنے بغیر طواف کے) اسیطرح حضرت صفیہ بنت حیی حائضہ ہوئی تہین تو اون سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہانے فرمایا تہا کہ معلوم ہوتا ہے کیا تم توہمین واپسی سے روک رکھوگی چنانچہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپنے فرمایا کوچ کرلینا

۵۸ **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا سعید بن سلیمن الواسطی قال ثنا عباد بن العوام عن سعید عن قتادۃ عن انس عن ام سلیم حاضت بعد ما افاضت یوم النحر فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تنفر **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن سلیمان الواسطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ انس سے وہ ام سلیم رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ وہ قربانی کے دن طواف زیارت کرکے حائضہ ہوگئین تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین حکم دیا کہ وہ (بغیر طواف رخصت کے ہی کوچ کرین

۵۹ **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر الزہرانی قال ثنا شعبۃ عن الحکم عن ابراہیم عن الاسود عن عائشۃ رض قالت لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینفر رای صفیۃ علی باب خباءہا کئیبۃ حزینۃ وقد حاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لحابستنا الکنت افضت یوم النحر قالت نعم قال فانفری اذا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر الزہرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حکم سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا ارادہ کیا تو آپ نے صفیہ بن حیی رضی اللہ تعالے عنہا کو خیمہ کے دروازہ پر نہایت حزین وغمگین دیکہا کیونکہ وہ حائضہ ہوگئی تہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم ہمین کوچ کرنے سے روکوگی تم نے قربانی کے دن طواف افاضہ بہی کیا ہے یا نہین عرض کیا ہان کیا ہے فرمایا تو پہر کوچ کرلینا

۶۰ **حدثنا** محمد بن خزیمۃ قال ثنا عبد اللہ بن رجاء قال ثنا شعبۃ فذکر باسنادہ مثلہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجاء نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۶۱ **حدثنا** محمد بن عمرو بن یونس التغلبی الکوفی قال ثنا یحیی بن عیسی عن الاعمش عن ابراہیم

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَعْنَاہُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو
بن یونس التغلبی الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن عیسیٰ نے وہ روایت کرتے ہین اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے
وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے (۵۱۲) حَدَّثَنَا یُوْنُسُ
قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو یونس نے وہ
روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور عروہ بن زبیر سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے (۵۱۳) حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ
ابْنُ شِهَابٍ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع
المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن شہاب
اور ہشام بن عروہ نے وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل
حدیث سابق کے (۵۱۴) حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ہشام بن عروہ سے
پھر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی (۵۱۵) حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن الاعرج نے وہ روایت
کرتے ہین ابو سلمہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق
کے (۵۱۶) حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ صَفِیَّةَ
بِنْتَ حُیَیٍّ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِیَ فَقُلْتُ
اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ فَلَا اِذًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے
وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ صفیہ بنت حیی
زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حائضہ ہوئین مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ یہہ تو ہمین
روک رکہین گی مین نے کہا او نہون نے طواف فاضہ کر لیا ہے فرمایا تو پہر کوچ کا مضائقہ نہین (۵۱۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ
ثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق
نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح نے وہ روایت کرتے ہین قاسم سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے (۵۱۸) حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ
مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ
بن ابی بکر سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث
سابق کے (۵۱۹) حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ وَسُلَیْمَانَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ

نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ يَنْهَى أَنْ تَنْفِرَ الْحَائِضُ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ نُبِّئْتُ أَنَّهُ قَدْ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن میسرہ اور سلیمان ماموں ابن نجیح سے وہ طاؤس سے کہا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما تقریباً دو سال تک حائضہ عورتون کو کوچ کرنے سی منع کرتے رہے جبتک کہ وہ طواف رخصت نکرلین بعدازان مجھے معلوم ہوا کہ آپنے عورتون کو کوچ کی اجازت دیدی

۵۲۰ **حدثنا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ الْيَمَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ حَبْسِ النِّسَاءِ عَنِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ إِذَا حِضْنَ قَبْلَ النَّفْرِ وَقَدْ أَفَضْنَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ عَائِشَةَ رض كَانَتْ تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً لِلنِّسَاءِ وَذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض بِعَامٍ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عقیل نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھکو طاؤس الیمانی نے اونہون نے سُنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپسے طواف بیت اللہ کیلئے عورتون کو روکنے کے متعلق دریافت کیا گیا جبکہ وہ حائضہ ہوجائین اور قربانی کے دن طواف افاضہ کر چکی ہون تو آپنے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عورتون کی رخصت روایت کرتی ہین اور یہہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی وفات سی دو سال پہلے کا ذکر ہے

۵۲۱ **حدثنا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلْحَائِضِ إِذَا أَفَاضَتْ أَنْ تَنْفِرَ قَالَ طَاوُسٌ وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُولُ تَنْفِرُ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سہل بن بکار نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین ابن طاؤس سے وہ اپنی والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ نے حائضہ عورتون کو کوچ کرنیکی اجازت دی جبکہ اونہون نے طواف افاضہ کرلیا ہو طاؤس بیان کرتے ہین کہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کو مین نے کہتے ہوی سُنا کہ حائضہ عورت کوچ نکرے پہر ایک مدت کے بعد مین نے آپ کو کہتے ہوئے سُنا کہ وہ کوچ کرسکتے ہی کیونکہ حائضہ عورتون کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے

۵۲۲ **حدثنا** أَبُو أَيُّوبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضُ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو ایوب عبداللہ بن ایوب المعروف بہ ابن خلف الطبرانی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن محمد الناقد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عیسے بن یونس نے وہ روایت کرتے ہین عبید اللہ بن عمر سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا جو شخص حج کرے تو کرے توچاہیے کہ اوس کا آخری وقت طواف بیت اللہ ہو (یعنے طواف بیت اللہ کرکے مراجعت کرے) مگر حائضہ عورتون کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی ہے (کہ بلا طواف رخصت کے مراجعت کرین) **فهذه** الْآثَارُ قَدْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْحَائِضَ لَهَا أَنْ تَنْفِرَ قَبْلَ أَنْ تَطُوفَ طَوَافَ الصَّدَرِ إِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ قَبْلَ ذَلِكَ طَاهِرًا وَرَجَعَ قَوْمٌ إِلَى ذَلِكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ قَدْ كَانَ قَالَ بِخِلَافِهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجَعَلَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ لِلْحَائِضِ رُخْصَةً وَإِخْرَاجًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہُنَّ فِیْہَا مِنْ حُکْمِ سَائِرِ النَّاسِ فِیْمَا کَانَ اَوْجَبَ عَلَیْہِمْ مِنْ ذٰلِکَ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ نَسْخُ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ لِحَدِیْثِ الْحَارِثِ بْنِ اَوْسٍ وَمَا کَانَ ذَھَبَ اِلَیْہِ عُمَرُ مِنْ ذٰلِکَ وَھٰذَا الَّذِیْ بَیَّنَّا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی **ترجمہ** پس ان آثار مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی کہ آپنے حائضہ عورتون کو طواف رخصت کئی بغیر مراجعت کرنیکی اجازت دی بشرطیکہ اونہون نے طواف زیارت کر لیا ہو یعنے حیض آنے سے پہلے اور اگرچہ بعض اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اس کے خلاف فتوی دیتے تہی لیکن بعد کو اونہون نے اس سے رجوع کیا جبکہ اونہین معلوم ہوا کہ حائضہ عورتون کو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالے اور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے رجوع کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہہ آثار حدیث حارث بن اوس کے ناسخ ہین جس کیطرف حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ گئے ہین یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَنْ قَدَّمَ مِنْ حَجِّہٖ نُسُکًا قَبْلَ نُسُکٍ

افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونے کے بیان مین۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ اِحْلِقْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَہٗ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن سعید بن مسروق الثوری نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن الحارث بن ابی ربیعہ سے وہ زید بن علی سے وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے طواف افاضہ (طواف زیارت) بال اوتروانے سے پہلے کر لیا ہے فرمایا کوئی حرج نہین اب بال اوتروالو حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ پہر ایک شخص اور آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے رمی جمار کرنے سی پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا رمی جمار کر لو کوئی حرج نہین

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ فَقَالَ اِحْلِقْ وَلَا حَرَجَ فَاحْتَمَلَ اَنْ یَّکُوْنَ ذٰلِکَ اِبَاحَۃً مِنْہُ لِلطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ وَتَوْسِعَۃً مِنْہُ فِیْ ذٰلِکَ فَجَعَلَ لِلْحَاجِّ اَنْ یُّقَدِّمَ مَا شَاءَ مِنْ ھٰذَیْنِ عَلٰی صَاحِبِہٖ وَفِیْہِ اَیْضًا اَنَّ اٰخَرَ جَاءَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ اِرْمِ وَلَا حَرَجَ فَذٰلِکَ اَیْضًا یَحْتَمِلُ مَا ذَکَرْنَا فِیْ جَوَابِہٖ فِی السُّؤَالِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ اس حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ سلم سے بال اوتروانے سے پہلے طواف کر لینے کے متعلق پوچہا گیا تو آپنے فرمایا کوئی حرج نہین تو اب محتمل ہے کہ یہہ جو آپ نے تقدیم وتاخیر جائز فرمائی بطریق توسیع جائز فرمائی کہ حاجی کو اختیار ہے کہ وہ افعال حج مین تقدیم وتاخیر کر سکتا ہے اسیطرح دوسرا شخص آیا اور اوس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے رمی جمار سے پہلے قربانی کر لی ہے تو اوس سے بہی آپنے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہین اب رمی جمار کر لو پس اس سوال کے جواب مین بہی وہی احتمال ہے جو سوال اول کے جواب مین ایسا ہی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے بہی روایت کیا گیا ہے حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی ابْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا

هُشَیْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ یَذْبَحَ اَوْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ یَحْلِقَ فَقَالَ لَاحَرَجَ لَاحَرَجَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہؒ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ عطا سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اوس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے قربانی کرنے سے پہلے بال اوتروائے تھے یا بال اوتروانے سے پہلے قربانی کی تھی تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہین

۵۳ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثنا الْمُعَلّٰی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثنا وُهَیْبٌ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قِیْلَ لَہٗ یَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًی فِی النَّحْرِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْیِ وَالتَّقْدِیْمِ وَالتَّاخِیْرِ فَقَالَ لَاحَرَجَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلے بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سے قربانی کے دن منیٰ مین حلق رمی جمار اور نحر یعنے ذبح قربانی کرنیکے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونیکے متعلق دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کوئی حرج نہین

۵۴ **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثنا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ عَمَّنْ قَدَّمَ شَیْئًا قَبْلَ شَیْءٍ اِلَّا قَالَ لَاحَرَجَ لَاحَرَجَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ھلال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب بن خالد نے وہ روایت کرتے ہین ابن طاؤس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ قربانی کے دن افعال حج مین سے جسکے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونیکے متعلق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آپنے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہین کوئی حرج نہین

فَذٰلِکَ یَحْتَمِلُ مَا یَحْتَمِلُہُ الْحَدِیْثُ الْاَوَّلُ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رضی اللہ عنہ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ **ترجمہ** اس حدیث مین بھی وہی احتمال ہے جو حدیث اول کے متعلق بیان کیا گیا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے بھی ایساہی روایت کیا گیا ہے

۵۵ **حدثنا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثنا حَجَّاجٌ قَالَ ثنا حَمَّادٌ عَنْ قَیْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ اِرْمِ وَلَاحَرَجَ قَالَ اٰخَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَاحَرَجَ قَالَ اٰخَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ طُفْتُ بِالْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ اِذْبَحْ وَلَاحَرَجَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین قیس سے وہ عطا سے وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ مین نے رمی جمار سے پہلے قربانی کرلی فرمایا کوئی حرج نہین اب رمی جمار کرلو اور ایک شخص نے آکر عرض کیا یارسول اللہ مین نے قربانی کرنے سے پہلے بال اوتروالئے ہین فرمایا کوئی حرج نہین اب قربانی کرلو ایک اور شخص نے عرض کیا یارسول اللہ مین نے قربانی کرنے سے پہلے طواف زیارت کرلیا ہے فرمایا اب قربانی کرلو کوئی حرج نہین۔ **فَهٰذَا** اَیْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَہٗ وَالْکَلَامُ فِیْہِ مِثْلُ الْکَلَامِ فِیْمَا قَبْلَہٗ **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْءٌ **ترجمہ** اس حدیث مین بھی وہی احتمال ہے جو پہلی حدیث کے متعلق بیان کیا گیا ماسوای اسکے اسامہ بن شریک نے بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایساہی روایت کیا ہے

۵۶ **حدثنا** اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ الْکُوْفِیُّ قَالَ ثنا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثنا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّیْبَانِیُّ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَۃَ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ اَنْ یَذْبَحَ اَوْ ذَبَحَ قَبْلَ

أَنْ يَحْلِقَ فَقَالَ لَا حَرَجَ فَلَمَّا أَكْثَرُوْا عَلَيْهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ رُفِعَ الْحَرَجُ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ أَخِيْهِ شَيْئًا ظُلْمًا فَذٰلِكَ الْحَرَجُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے احمد بن الحسن بن القاسم الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسباط بن محمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحق الشیبانی نے وہ روایت کرتے ہین زیاد بن علاقہ سے وہ اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے گئے اور آپ سے اوس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو قربانی کرنے سے پہلے سر منڈالے یا بال اوتروانے سے پہلے قربانی کرلے تو آپنے فرمایا کوئی حرج نہین پھر جب لوگ بہت آنے لگے تو آپنے فرمایا کہ اے لوگو اسلام سے حرج اوٹھا دیا گیا ہے سو آگاہ ہو جاؤ کہ حرج یہہ ہی کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بہائی سے ظلم کرکے کچھہ لیلے **فهذا** أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ لَا حَرَجَ هُوَ عَلَى الْإِثْمِ أَيْ لَا حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْتُمُوْهُ مِنْ هٰذَا لِأَنَّكُمْ فَعَلْتُمُوْهُ عَلَى الْجَهْلِ مِنْكُمْ بِهِ لَا عَلَى التَّعَمُّدِ مِنْكُمْ خِلَافَ السُّنَّةِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رُوِيَ ذٰلِكَ مُبَيَّنًا مَشْرُوْحًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** اس حدیث مین بہی وہی احتمال ہے جو حدیث اول مین ہے اور محتمل ہے کہ ان حدیثون مین افعال حج کے درمیان تقدیم و تاخیر واقع ہونے مین کوئی حرج نہ ہونے سے گناہ نہ ہونا مراد ہو یعنے چونکہ یہہ تقدیم و تاخیر تم سے بوجہ لاعلمی کے واقع ہوئی ہے اس لئے تم پر کوئی گناہ نہین اس سے معلوم ہوا کہ اگر دیدہ و دانستہ افعال حج کے درمیان تقدیم کی جائے تو اوس مین حرج ہے چنانچہ دوسری حدیثون مین یہہ امر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے وضاحت کے ساتھہ روایت کیا گیا ہے۔

۵۷ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أُرَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فِيْ حَجَّتِهِ فَقَالَ إِنِّيْ رَمَيْتُ وَأَفَضْتُ وَنَسِيْتُ وَلَمْ أَحْلِقْ قَالَ فَاحْلِقْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ إِنِّيْ رَمَيْتُ وَحَلَقْتُ وَنَسِيْتُ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ فَانْحَرْ وَلَا حَرَجَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ثابت محمد بن عبید اللہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن الحارث سے وہ زید بن علی بن الحسین بن علی سے وہ اپنے والد سے وہ عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے جبکہ آپ حج کرنے گئے پوچھا کہ مین نے رمی جمار کی اور طواف زیارت بہی کیا اور بال اوتروانے بہول گیا آپنے فرمایا اب بال اوتروالو کوئی حرج نہین پہر ایک دوسرا شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے رمی جمار کی اور بال اوتروائے اور قربانی کرنا بہول گیا (یعنے مجھے معلوم نہین تہا) فرمایا اب قربانی کرلو کوئی حرج نہین۔

۵۸ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا وَيُوْنُسَ حَدَّثَاهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک و یونس نے وہ دونون روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عیسے بن طلحہ بن عبید اللہ سے وہ عبد اللہ بن عمرو سے کہ اونہون نے بیان کیا کہ حجۃ الوداع مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم منی مین (عرصہ تک) کہڑے رہے تاکہ لوگون کو کچھہ پوچھنا ہو تو پوچھہ لین چنانچہ ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے معلوم نہ تہا اس لئے مین نے قربانی کرنے سے پہلے

بال اوتروا لئے فرمایا اب قربانی کر لو کوئی حرج نہین پہر ایک اور شخص آیا اور عرض کیا یارسول اللہ مجہے معلوم نہ تہا مین نے رمی جمار کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا اب رمی جمار کر لو کوئی حرج نہین غرض اس دن افعال حج مین سے جنکے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونیکے متعلق آپ سے دریافت کیا آپنے یہی فرمایا اب کر لو کوئی حرج نہین

۵۹ **حدثنا** یُونُسُ قَالَ ثنا سُفیَانُ عَنِ الزُّهرِیِّ عَنْ عِیسَی بنِ طَلحَةَ عَنْ عَبدِ اللہِ بنِ عَمرٍو قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَلَقتُ قَبلَ أَن أَذبَحَ قَالَ اذبَح وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ ذَبَحتُ قَبلَ أَن أَرمِیَ قَالَ ارمِ وَلَا حَرَجَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ عیسیٰ بن طلحہ سے وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا ایک شخص نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مین نے قربانی کرنے سے پہلے بال اوتروا لئے فرمایا اب قربانی کر لو کوئی حرج نہین پہر ایک شخص اور نے عرض کیا مین نے رمی جمار کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا کوحرج نہین اب رمی جمار کر لو

۶۰ **حدثنا** یُونُسُ قَالَ ثنا ابنُ وَهبٍ قَالَ أَخبَرَنِی أُسَامَةُ بنُ زَیدٍ أَنَّ عَطَاءَ ابنَ أَبِی رَبَاحٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بنَ عَبدِ اللہِ یُحَدِّثُ عَن رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مِثلَهُ یَعنِی أَنَّهُ وَقَفَ لِلنَّاسِ عَامَ حَجَّةِ الوَدَاعِ یَسأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَم أَشعُر فَنَحَرتُ قَبلَ أَن أَرمِیَ قَالَ ارمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ یَا رَسُولَ اللہِ لَم أَشعُر فَحَلَقتُ قَبلَ أَن أَذبَحَ قَالَ اذبَح وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَن شَیءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افعَل وَلَا حَرَجَ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجہکو اسامہ بن زید نے اون سے حدیث بیان کی عطا بن ابی رباح نے اونہون نے سنی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے کہ حجۃ الوداع مین (قربانی کے دن منیٰ مین) رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے رہی تاکہ جسے آپسے کچہہ پوچہنا ہو پوچہ لے چنانچہ ایک شخص آیا اور عرض کیا مجہے معلوم نہ تہا مین نے رمی جمار سے پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا کوئی حرج نہین اب رمی جمار کر لو پہر ایک اور شخص آیا اور عرض کیا رسول اللہ مجہی معلوم نہ تہا مین نے قربانی کرنے سے پہلے ہی بال اوتروا لئے فرمایا کوئی حرج نہین اب قربانی کر لو غرض جس فعل کی تقدیم وتاخیر کے متعلق آپسے پوچہا گیا آپنے یہی فرمایا کوئی حرج نہین اب کر لو۔

فدل مَا ذَکَرنَا عَلَی أَنَّهُ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَسقَطَ الحَرَجَ عَنهُم فِی ذَلِكَ لِلنِّسیَانِ لَا أَنَّهُ أَبَاحَ ذَلِكَ لَهُم حَتَّی یَکُونَ لَهُم مُبَاحًا أَن یَفعَلُوا ذَلِكَ فِی العَمدِ **وقد** رَوَی أَبُو سَعِیدٍ الخُدرِیُّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ عَلَی ذَلِكَ أَیضًا **ترجمہ** ان آثار سے معلوم ہوا کہ سہو ونسیان کے طور پر تقدیم وتاخیر واقع ہونیکے متعلق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حرج دفع کیا نہ یہہ کہ دیدہ ودانستہ افعال حج مین تقدیم وتاخیر کرنا بہی آپنے مباح فرمایا جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا چنانچہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو حدیث روایت کی ہے وہ بہی اس معنے پر دلالت کہتی ہے اور وہ یہہ حدیث ہی

۶۱ **حدثنا** ابنُ أَبِی دَاوُدَ قَالَ ثنا المُقَدَّمِیُّ قَالَ ثنا عُمَرُ بنُ عَلِیٍّ عَنِ الحَجَّاجِ عَن عُبَادَةَ بنِ نُسَیٍّ قَالَ حَدَّثَنِی أَبُو زُبَیدٍ قَالَ سَمِعتُ أَبَا سَعِیدٍ الخُدرِیَّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَینَ الجَمرَتَینِ عَن رَجُلٍ حَلَقَ قَبلَ أَن یَرمِیَ قَالَ لَا حَرَجَ وَعَن رَجُلٍ ذَبَحَ قَبلَ أَن یَرمِیَ قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ قَالَ عِبَادَ اللہِ وَضَعَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ الحَرَجَ وَالضِّیقَ وَتَعَلَّمُوا مَنَاسِکَکُم فَإِنَّهَا مِن دِینِکُم **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مقدمی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمر بن علی نے وہ روایت کرتے ہین حجاج سے وہ عبادہ بن نسیّ سے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے ابوزبید نے کہا سنی مین نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آپ جمرتین کے درمیان کہڑے ہوئے تہی رمی جمار کرنے سے

پہلے بال اوتروانیکے متعلق دریافت کیا گیا فرمایا کوی حرج نہین اسیطرح اوس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو رمی جمار کرنیسے پہلے قربانی کرے فرمایا کوی حرج نہین پھر فرمایا اے بندگان خدا اللہ تعالے نے حرج وتکلف وٹھادی ہے تم حج کے مسائل سیکھہ کر آیا کرو کیونکہ آخر مسائل حج بہی احکام دین سے ہین - **افلا تری** اَنَّہٗ اَمَرَھُمْ بِتَعَلُّمِ مَنَاسِکِھِمْ لِاَنَّھُمْ کَانُوْا لَا یُحْسِنُوْنَھَا فَدَلَّ ذٰلِکَ اَنَّ الْحَرَجَ وَالضِّیْقَ الَّذِیْ رَفَعَہُ اللّٰہُ عَنْھُمْ ھُوَ بِجَھْلِھِمْ بِاَمْرِ مَنَاسِکِھِمْ لَا لِغَیْرِ ذٰلِکَ **وقد** رُوِیَ فِیْ حَدِیْثِ اُسَامَۃَ ابْنِ شَرِیْکٍ الَّذِیْ قَدْ ذَکَرْنَاہُ فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ مَا یَدِلُّ ھٰذَا الْمَعْنیٰ اَیْضًا **ترجمہ** تو اب دیکھو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے احکام حج کے سیکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ لوگ افعال حج کے ادا کرنے مین بدنظمی کرتے تھے اس سے معلوم ہوا جو بدنظمی افعال حج مین لاعلمی کے سبب سے واقع ہوا اس سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے دفع حرج فرمایا نہ مطلقا کہ دیدہ ودانستہ افعال حج مین تقدیم وتاخیر کرنے مین بہی کوی حرج نہین چنانچہ اسامہ بن زید کی وہ حدیث بہی جو اسی باب مین اوپر گذر چکی ہے اسی معنی پر دلالت رکہتی ہے وہی حدیث ابن مرزوق نے ان لفظون کے ساتھہ روایت کی ہے **حدثنا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ وَسَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ زِیَادِ بْنِ عَلَاقَۃَ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ اَنَّ الْاَعْرَابَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءَ ثُمَّ قَالُوْا ھَلْ عَلَیْنَا حَرَجٌ فِیْ کَذَا وَھَلْ عَلَیْنَا حَرَجٌ فِیْ کَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رَفَعَ الْحَرَجَ عَنْ عِبَادِہٖ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ اَخِیْہِ شَیْئًا مَظْلُوْمًا فَذٰلِکَ الَّذِیْ حَرَجٌ وَھَلَکٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب اور سعید بن عامر نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین زیاد بن علاقہ سے وہ اسامہ بن شریک سے کہ کئی ایک اعراب نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے چند امور کے متعلق دریافت کیا کہ کیا ان ان امور مین (یعنے ان کی تقدیم وتاخیر مین) کوی حرج ہے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرج تو بندگان خدا سے اوٹھا دیا گیا ہے مگر یہہ کہ کوی شخص ظلم کرکے کسی سے کچھہ لیلے تو یہہ حرج اور ہلاکت ہے **افلا تری** اَنَّ السَّائِلِیْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا کَانُوْا اَعْرَابًا لَا عِلْمَ لَھُمْ بِمَنَاسِکِ الْحَجِّ فَاَجَابَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِہٖ لَا حَرَجَ عَلَی الْاِبَاحَۃِ مِنْہُ لَھُمُ التَّقْدِیْمَ فِیْ ذٰلِکَ وَالتَّاخِیْرَ فِیْمَا قَدَّمُوْا مِنْ ذٰلِکَ وَاَخَّرُوْا ثُمَّ قَالَ لَھُمْ مَا ذَکَرَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَتَعَلَّمُوْا مَنَاسِکَکُمْ **ثم** قَدْ جَاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا الْمَعْنیٰ اَیْضًا **ترجمہ** اس حدیث مین مذکور ہے کہ سوال کرنے والے اعراب تھے (یعنے دیہاتی جنہین بدو یا بدوی ہی کہتے ہین) جو مسائل حج سے ناواقف تھے اسی لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے سوال کے جواب مین فرمایا کہ کوی حرج نہین کیونکہ یہہ تقدیم وتاخیر ادن سے ناوانستگی کے سبب سے واقع ہوی تھی اسلئے آپنے اون کے لئے مباح کی اور آئندہ کے لئے اونہین مناسک حج سیکھنے کا حکم فرمایا ماسوای اس کے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے جو روایت کی گئی ہے وہ بہی اسی معنے پر دلالت رکہتی ہے اور وہ یہہ حدیث ہے **حدثنا** عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ مُھَاجِرٍ عَنْ مُجَاھِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ مَنْ قَدَّمَ شَیْئًا مِنْ حَجِّہٖ اَوْ اَخَّرَہٗ فَلْیُھْرِقْ لِذٰلِکَ دَمًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحی بن یحی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاحوص نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن مہاجر سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا جو شخص افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر کرے اوسے اوس تقدیم وتاخیر کے سبب سے قربانی دینی چاہئے **حدثنا** نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا وُھَیْبٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَہٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہین ایوب سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ

۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴

تعالیٰ عنہما سے مثل حدیث سابق کے۔ **فهذا** ابن عباس يوجب على من قدم شيئا من نسكه او اخره دما وهو احد من روى
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ما سئل يومئذ عن شيء قدم ولا اخر من امر الحج الا قال لا حرج فلم يكن معنى ذلك
عنده معنى الاباحة في تقديم ما قدموا ولا في تاخير ما اخروا مما ذكرنا اذ كان يوجب في ذلك دما ولكن كان معنى ذلك
عنده على ان الذين فعلوه في حجة النبي صلى الله عليه وسلم كانوا على الجهل منهم بالحكم فيه كيف هو فعذرهم بجهلهم
وامرهم في المستانف ان يتعلموا مناسكهم **وتكلم** الناس بعد هذا في القارن اذا حلق قبل ان يذبح فقال ابو حنيفة
عليه دم وقال زفر رح عليه دمان وقال ابو يوسف ومحمد رح لا شيء عليه واحتجا في ذلك بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم
للذين سالوه عن ذلك على ما قد روينا في الآثار المتقدمة في جوابه لهم ان لا حرج عليهم في ذلك **وكان** من الحجة
عليهما في ذلك لابي حنيفة رح وزفر رح ما ذكرنا من شرح معاني هذه الآثار **وحجة** اخرى وهي ان السائل لرسول الله صلى
الله عليه وسلم لم يعلم هل كان قارنا او مفردا او متمتعا فان كان مفردا فابو حنيفة رح وزفر لا ينكران ان يكون لا يجب
عليه في ذلك دم لان ذلك الذبح الذي قدم عليه الحلق ذبح غير واجب ولكن كان افضل له ان يقدم الذبح قبل الحلق
ولكنه اذا قدم الحلق اجزاه ولا شيء عليه وان كان قارنا او متمتعا فكان جواب النبي صلى الله عليه وسلم له في ذلك
على ما ذكرنا فقد ذكرنا عن ابن عباس في التقديم في الحج والتاخير ان فيه دما وان قول النبي صلى الله عليه وسلم لا
حرج لا يدفع ذلك فلما كان قول النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك لا حرج لا ينفي عند ابن عباس رض وجوب الدم كان
كذلك ايضا لا ينفيه عند ابي حنيفة رح وزفر رح وكان القارن ذبحه ذبح واجب عليه يحل به **فاردنا** ان ننظر في الاشياء
التي يحل بها الحاج اذا اخرها حتى يحل كيف حكمها فوجدنا الله عز وجل قد قال ولا تحلقوا رؤسكم حتى يبلغ الهدي محله
فكان المحصر يحلق بعد بلوغ الهدي محله فيحل بذلك وان حلق قبل بلوغه محله وجب عليه دم وهذا اجماع فكان
النظر على ذلك ان يكون كذلك القارن اذا قدم الحلق قبل الذبح الذي يحل به ان يكون عليه دم قياسا ونظرا على ما
ذكرنا من ذلك فبطل بهذا ما ذهب اليه ابو يوسف رح ومحمد رح وثبت ما قال ابو حنيفة رح او ما قال زفر رح **فنظرنا**
في ذلك فاذا هذا القارن قد حلق راسه في وقت الحلق عليه حرام وهو في حرمة حجة وفي حرمة عمرة وكان القارن
ما اصاب في قرانه مما لو اصابه وهو في حجة مفردة او في عمرة مفردة وجب عليه دم فاذا اصابه وهو قارن وجب
عليه دمان فاحتمل ان يكون حلقه ايضا قبل وقته يوجب عليه ايضا دمين كما قال زفر فنظرنا في ذلك فوجدنا الاشياء
التي توجب على القارن دمين فيما اصاب في قرانه هي الاشياء التي لو اصابها وهو في حرمة حجة او في حرمة عمرة وجب
عليه دم فاذا اصابها في حرمتها وجب عليه دمان كالجماع وما اشبهه وكان حلقه قبل ان يذبح لم يحرم عليه
بسبب العمرة خاصة ولا بسبب الحج خاصة انما وجب عليه بسببهما وبحرمة الجمع بينهما لا بحرمة الحجة خاصة و
لا بحرمة العمرة خاصة **فاردنا** ان ننظر في حكم ما يجب بالجمع هل هو شيئان او شيء واحد فنظرنا في ذلك
فوجدنا الرجل اذا احرم بحجة مفردة او بعمرة مفردة لم يجب عليه شيء واذا جمعهما جميعا وجب عليه بجمعه بينهما
شيء لم يكن يجب عليه في افراده كل واحدة منهما فكان ذلك الشيء دما واحدا فالنظر على ذلك ان يكون كذلك الحلق
قبل الذبح الذي منع منه الجمع بين العمرة والحج فلا يمنع منه واحدة منهما لو كانت مفردة ان يكون الذي يجب به
فيه دم واحد فيكون اصل ما يجب على القارن في انتهاكه الحرم في قرانه ان ننظر فيما كان من تلك الحرم تحرم بالحجة

خَاصَّۃً وَبِالْعُمْرَۃِ خَاصَّۃً وَاِذَا جُمِعَتَا جَمِیْعًا فَتِلْکَ الْحُرْمَۃُ مُحَرَّمَۃٌ لِشَیْئَیْنِ مُخْتَلِفَیْنِ فَیَکُوْنُ عَلٰی مَنْ اِنْتَھَکَھُمَا کَفَّارَتَانِ وَ کُلُّ حُرْمَۃٍ لَا تُحَرِّمُھَا الْحَجَّۃُ عَلَی الْاِنْفِرَادِ وَلَا الْعُمْرَۃُ عَلَی الْاِنْفِرَادِ اِنَّمَا یُحَرِّمُھَا الْجَمْعُ بَیْنَھُمَا فَاِذَا انْتَھَکَتْ فَعَلَی الَّذِیْ انْتَھَکَھَا دَمٌ وَاحِدٌ لِاَنَّہٗ اِنْتَھَکَ حُرْمَۃً حُرِمَتْ عَلَیْہِ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ فَھٰذَا ھُوَ النَّظَرُ فِیْ ھٰذَا الْبَابِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رحمہ اللہ وَبِہٖ نَاْخُذُ

ترجمہ پس ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونے سے قربانی واجب کرتے ہین حلانکہ آپ ہی اون راویون مین سے ایک ہین جنہون نے روایت کیا ہے کہ حجۃ الوداع کے دن جن افعال کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہین پس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کا افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونے سے قربانی لازم کرنا بے معنے نہین بلکہ مذکورہ بالا حدیث کی اونہون نے وہی معنے سمجھے ہین جو ہم نے بیان کئے کہ لاعلمی کے باعث تقدیم وتاخیر واقع ہونیکے سبب سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو معذور کہا اور فرمایا کوئی حرج نہین اور آیندہ کے لئے فرمایا کہ وہ لوگ مسائل سیکہکر آیا کرین اس کے بعد اہل علم نے اس مسئلہ مین گفتگو کی ہے کہ اگر قارن قربانی کرنے سے پہلے بال اوتروالے تو اوس کا کیا حکم ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہین کہ اوس پر دم (یعنے قربانی) واجب ہے اور امام زفر فرماتے ہین دو دم واجب ہین اور صاحبین یعنے امام ابو یوسف وامام محمد فرماتے ہین کچہہ نہین واجب ہوتا ہے صاحبین اونہین حدیثون سے احتجاج کرتے ہین جن مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اعراب کے سوال کے جواب مین فرمایا کہ کوئی حرج نہین اور امام ابوحنیفہ وامام زفر کے دلائل وہ ہین جو ہم نے ان حدیثون کے تحت مین بیان کئے اور اون کی ایک اور دلیل یہہ ہے کہ وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کے سوال کے جواب مین فرمایا کہ کوئی حرج نہین سو ان حدیثون سے یہہ تو معلوم ہوا نہین کہ یہہ لوگ جنہون نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تہا قارن تہے یا متمتع یا مفرد اب اگر بالفرض مفرد تہے (یعنے صرف حج کرنے والے) تو امام ابوحنیفہ وامام زفر اس کا تو انکار نہین کرتے کہ اس شخص پر جو افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر کرے دم واجب نہ ہو اگرچہ افراد حج کی صورت مین قربانی واجب نہین ہوتی ہے تاہم افضل تو یہی ہے کہ اول قربانی کرے پہر بال اوتروائے لیکن جب بال پہلے اوتروالئے اور پہر قربانی کی تو وہ ادا ہوگئی اور اب اوس پر کوئی کفارہ نہین اور اگر وہ لوگ قارن یا متمتع (یعنے حج کے ساتہہ عمرہ کو جمع کرنے والے تہے ایک احرام کے ساتہہ یا دو احرامون کے ساتہہ) تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا جواب اوسے معنے پر محمول ہے جو اوپر بیان کئے گئے اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کا قول بہی ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ آپ افعال حج کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہونے مین دم واجب کرتے تہے پس ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کے نزدیک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا قول وجوب دم کے منافی نہ تہا اسیطرح امام ابوحنیفہ وامام زفر رحمہما اللہ کے نزدیک بہی منافی نہین اور یہہ تو معلوم ہے کہ قران مین قربانی واجب ہوتی ہے لہذا اب ہم اون افعال پر نظر ڈالتے ہین جنکے ساتہہ حاجی احرام سے باہر ہوتا ہے اور بالخصوص جبکہ اون کے درمیان تقدیم وتاخیر واقع ہو تو اون کا کیا حکم ہے آیا دم واجب ہوتا ہے یا نہین چنانچہ حلق کے متعلق اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْہَدْیُ مَحِلَّہٗ کہ بال نہ اوتروا و جبتک کہ ہدی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے چنانچہ محصر (جو حج یا عمرہ سے روک دیا جائے) ہدی اپنی جگہ پہنچنے کے بعد بال اوتروا سکتا ہے اور اگر اس سے پہلے بال اوتروالے تو بالاتفاق اوس پر دم لازم آئیگا پس اسی قیاس پر قارن کا حکم ہے کہ جب وہ قربانی سے پہلے بال اوتروالے تو اوس پر دم واجب ہوگا پس اس بیان سے صاحبین کا قول باطل اور امام ابوحنیفہ وامام زفر رح کا ثابت ہوا اس کے بعد ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ ان دونون قولون مین سے کون سا قرین قیاس ہے تو ہم دیکہتے ہین کہ قارن کے لیے ماسوائے وقت مقررہ کے

اور کسی وقت بال اوتروانا منع ہے باوجود اس کے قارن دو حرمتون کا جامع ہوتا ہے حرمت حج و حرمت عمرہ اور معلوم ہے کہ جن جنایات کا قارن قران مین مرتکب ہوتا ہے اگر افراد کی صورت مین حج یا عمرہ مین مرتکب ہو تو ہر واحد مین دم لازم آئیگا تو اب قیاس چاہتا ہے کہ قران مین دو دم لازم آئین لیکن سوال یہہ ہے کہ حلق کے درمیان تقدیم و تاخیر ہونے کا بھی یہی حکم ہے کہ اوس کی تقدیم و تاخیر مین بھی دو دم لازم آنا چاہیئے جیسا کہ امام زفر فرماتے ہین اس کے بعد ہم نے چاہا کہ ہم تمام جنایات پر نظر ڈالین جن کی نسبت قران مین دو دم واجب ہونا کہا جاتا ہے کیا وہ سب اسی قسم کی ہین کہ اگر وہ حج یا عمرہ مین بحالت افراد وقوع مین آئین تو اون مین سے ہر ایک پر بحالت افراد ایک دم لازم آتا ہے اور قران مین دو جیسے جماع وغیرہ مین اس کے علاوہ قران مین جو قربانی سے پہلے حلق منع ہے سو خاص حج کے یا عمرہ کے سبب سے منع نہین ہے بلکہ اون دونون کو جمع کرنیکے سبب سے اس لئے ضرور ہوا کہ ہم اوس شئی پر نظر ڈالین جو ان دونون کو جمع کرنے سے واجب ہوتی ہے (یعنے ہدی) وہ ایک ہی یا دو چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ اگر صرف حج کی یا صرف عمرہ کی نیت کی جائے تو کچھ بھی واجب نہین ہوتا اور جب حج و عمرہ دونون کی نیت کی جائے تو جمع بین الحج والعمرۃ کے سبب سے شئی واحد لازم ہوتی ہے اور وہ ایک قربانی ہے پس جب حلق کے ساتھ اوس کے درمیان تقدیم و تاخیر کی گئی تو اب قیاس چاہتا ہے کہ ایک ہی دم واجب ہو کیونکہ اس تقدیم و تاخیر سے اوس شی کا انتہاک ہوا جو شی واحد سے لازم ہوئی اور وہ جمع بین الحج والعمرۃ ہے) حاصل اس تقریر کا یہہ ہوا کہ قران مین جن امور کا انتہاک واقع ہو اون پر نظر ڈالنا چاہیئے کہ اون کی حرمت حج و عمرہ کے سبب سے ہے یا اون دونون کے جمع کرنے کے سبب سے اگر حج و عمرہ کے سبب سے ہی تو اوس صورت مین امور منتہکہ کی حرمت دو مختلف چیزون کے سبب سے ہوئی اور اسلئے اوسکے انتہاک مین دو کفارہ ہونا چاہیئے اور جس امر کی حرمت صرف حج و عمرہ کو جمع کرنیکے سبب سے ہے اور بحالت انفراد وہ واجب نہین تو اوس کے انتہاک مین ایک قربانی لازم آئیگی یہہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور اسی کو ہم اختیار کرتے ہین۔

بَابُ الْمَكِّيِّ يُرِيْدُ الْعُمْرَةَ مِنْ اَيْنَ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُحْرِمَ بِهَا

مکی جب عمرہ کا ارادہ کرے تو اوسے — احرام کہان سے — باندھنا چاہیئے

۵۱ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُرْدِفَ عَائِشَةَ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاُعْمِرَهَا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سے وہ عمرو بن اوس سے کہا خبر دی مجھکو عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مین اپنی ہمشیرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو اپنے ساتھ اونٹ پر بیٹھا کر لے جاؤن اور وہ تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھکر آئیں

۵۲ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا دَاؤُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَرْدِفْ اُخْتَكَ فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ فَاِذَا هَبَطْتَ بِهَا مِنَ الْاَكَمَةِ فَمُرْهَا فَلْتُحْرِمْ فَاِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہمکو داؤد بن عبد الرحمن نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے وہ یوسف بن ماہک سے وہ حفصہ بنت عبد الرحمن سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ اپنی بہن کو اپنے ساتھ اونٹ پر بیٹھا کر لیجاؤ کہ وہ تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھکر آئین اور جب تم تنعیم کے ٹیلے سے اوترو تو اون سے کہنا کہ یہہ عمرہ کا احرام باندھلین کیونکہ وہ عمرہ مقبولہ ہے۔

قول اہل العلم

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْعُمْرَةَ لِمَنْ كَانَ بِمَكَّةَ لَا وَقْتَ لَهَا غَيْرُ التَّنْعِيْمِ وَجَعَلُوا التَّنْعِيْمَ خَاصَّةً وَقْتًا لِعُمْرَةِ اَهْلِ مَكَّةَ وَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ اَنْ يُّجَاوِزُوْهُ كَمَا لَا يَنْبَغِيْ لِغَيْرِهِمْ اَنْ يُّجَاوِزُوْا مِيْقَاتًا مِّمَّا وَقَّتَهٗ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْاِحْرَامَ اِلَّا مُحْرِمًا **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا وَقْتُ اَهْلِ مَكَّةَ الَّذِيْ يُحْرِمُوْنَ مِنْهُ بِالْعُمْرَةِ الْحِلُّ فَمِنْ اَيِّ الْحِلِّ اَحْرَمُوْا بِهَا اَجْزَاهُمْ ذٰلِكَ وَالتَّنْعِيْمُ وَغَيْرُهٗ مِنَ الْحِلِّ عِنْدَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَدَ اِلَى التَّنْعِيْمِ فِيْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَقْرَبَ الْحِلِّ مِنْهَا لَا لِاَنَّ غَيْرَهٗ مِنَ الْحِلِّ لَيْسَ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ كَهُوَ وَيَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهِ التَّوْقِيْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ فِي الْعُمْرَةِ وَاَنْ لَّا يُجَاوِزُوْهُ لَهَا اِلٰى غَيْرِهٖ

ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی رہ فرماتے ہین ایک گروہ اس حدیث کیطرف گیاہے کہ مکی کا میقات بجز تنعیم کے اور کچھ نہیں لہذا تنعیم کے سوا اور کہین سے اون کے لئے احرام باندہنا جائز نہین ہے جس طرح اور اہل مواقیت کیلئے اپنی اپنے میقات سے تجاوز کرنا جائز نہین ہے اس لئے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے مواقیت وہی مقرر کئے ہین اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیاہے اور فرمایاہے کہ اہل مکہ کی میقات عمرہ حل ہے جہان سے وہ عمرہ کا احرام باندہسکتے ہین خواہ کسی مقام سے ہو اور تنعیم کی کوئی تخصیص نہین اور اون کی دلیل یہہ ہے کہ جائز ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قرب کے سبب سے تنعیم کا ارادہ کیا ہو نہ اس لیئے کہ تنعیم کے ماسوا اور جگہ سے اہل مکہ کو احرام باندہنا جائز نہین ہے یہہ بھی احتمال ہے کہ خاص تنعیم کا ارادہ کیا ہو نہ اس معنے کہ ماسوای تنعیم کے اور جگہ سے اہل مکہ کو عمرہ کا احرام باندہنا جائز نہین۔ **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا ذَاكِ قُلْتُ حِضْتُ قَالَ فَلَا تَبْكِيْ اِصْنَعِيْ مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ ثُمَّ اَتَيْنَا مِنًى ثُمَّ غَدَوْنَا اِلٰى عَرَفَةَ ثُمَّ رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ تِلْكَ الْاَيَّامَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ ارْتَحَلَ فَنَزَلَ الْحَصْبَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَهَا اِلَّا مِنْ اَجْلِيْ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اِحْمِلْ اُخْتَكَ فَاَخْرِجْهَا مِنَ الْحَرَمِ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا ذَكَرَ الْجِعْرَانَةَ وَلَا التَّنْعِيْمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَكَانَ اَدْنَانَا مِنَ الْحَرَمِ التَّنْعِيْمُ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْنَاهُ فَارْتَحَلَ **ترجمہ** لہذا ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالیں کہ کسی دوسری حدیث سے بھی اس کا کچھ حکم معلوم ہوتاہے یا نہین چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر صالح بن رستم نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ملیکہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بمقام سرف میری پاس آئے اور مین رو رہی تھی فرمایا کیون روتی ہے مین نے کہا مین حائضہ ہوگئی فرمایا تو پھر روتی کیون ہو جو کچھ حاجی کرتے ہین تم بھی کرو غرض ہم مکہ پہنچے اور مکہ سے منیٰ آئے اور پھر صبح کو عرفات گئے پھر عرفہ کے بعد منے میں تین دن رمی جمار کرتے رہی جب کوچ کا دن ہوا تو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم روانہ ہوکے محصب مین اوترے اور واللہ آپ خاص میرے سبب سے اوترے تھے پھر آپنے عبد الرحمن بن ابی بکر کو حکم کیا کہ اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لیجاؤ سو واللہ آپنے نہ تو جعرانہ کا ذکر کیا نہ تنعیم کا لیکن چونکہ تنعیم حرم سے قریب مقام تھا اسلئے مین نے وہان سے عمرہ کا احرام باندھا پھر ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سعی صفا و مروہ کی اور پھر آپکے پاس آئے اور آپنے کوچ کیا **فَاَخْبَرَتْ** عَائِشَةُ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْصِدْ لِمَا اَرَادَ اَنْ يُّعْمِرَهَا اِلَّا اِلَى الْحِلِّ لَا اِلٰى مَوْضِعٍ مِّنْهُ بِعَيْنِهٖ خَاصًّا وَاَنَّهٗ اِنَّمَا قَصَدَ بِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ التَّنْعِيْمَ لِاَنَّهٗ كَانَ اَقْرَبَ الْحِلِّ اِلَيْهِمْ لَا لِمَعْنًى فِيْهِ

یُبَیِّنُ بِہٖ مِنْ سَائِرِ الْحِلِّ غَیْرِہٖ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ وَقْتَ اَھْلِ مَکَّۃَ لِعُمْرَتِھِمْ ھُوَ الْحِلُّ وَاَنَّ التَّنْعِیْمَ فِیْ ذٰلِکَ وَغَیْرُہٗ سَوَاءٌ وَھٰذَا کُلُّہٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ترجمہ پس اس حدیث مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا خبر دیتی ہین کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی مقام کا ذکر ہی نہین کیا اور نہ کسی خاص مقام کی تعیین فرمائی بلکہ خود عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے تنعیم کا قصد کیا اس لئے کہ وہ زیادہ نزدیک تھا پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ کی میقات عمرہ حل ہے اور تنعیم وغیرہ کی کوئی خصوصیت نہین یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد کا قول

بَابُ الْھَدْیِ یُصَدُّ عَنِ الْحَرَمِ ھَلْ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّذْبَحَ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ اَمْ لَا

(اگر) ہدی حرم سے روکی جائے تو کیا غیر حرم میں ذبح کیجائے یا نہ۔

حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ اَسْاَلُہٗ عَنْ لُحُوْمِ الْھَدْیِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین عبید اللہ بن ابی یزید سے وہ اپنے والد سے وہ سباع بن ثابت سے وہ ام کرز رضی اللہ تعالٰی عنہا سے کہا مین بمقام حدیبیہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی تاکہ مین آپ سے ہدی کے گوشت کے متعلق دریافت کرون (کہ صاحب ہدی کیلئے اوس کا کھانا جائز ہی یا نہین)۔

بیان المسئلۃ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْھَدْیَ اِذَا صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ نُحِرَ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ وَقَالُوْا لَمَّا نَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْھَدْیَ بِالْحُدَیْبِیَۃِ اِذْ صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ دَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ لِمَنْ مُنِعَ مِنْ اِدْخَالِ ھَدْیِہٖ الْحَرَمَ اَنْ یَّذْبَحَہٗ فِیْ غَیْرِ الْحَرَمِ **وَخَالَفَھُمْ** فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا یَجُوْزُ نَحْرُ الْھَدْیِ اِلَّا فِی الْحَرَمِ **وَکَانَ** مِنْ حُجَّتِھِمْ فِیْ ذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ ھَدْیًا بَالِغَ الْکَعْبَۃِ فَکَانَ الْھَدْیُ قَدْ جَعَلَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَلَغَ الْکَعْبَۃَ فَھُوَ کَالصِّیَامِ الَّذِیْ جَعَلَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَتَابِعًا فِیْ کَفَّارَۃِ الظِّھَارِ وَکَفَّارَۃِ الْقَتْلِ فَلَا یَجُوْزُ غَیْرَ مُتَتَابِعٍ وَاِنْ کَانَ الَّذِیْ وَجَبَ عَلَیْہِ غَیْرَ مُطِیْقٍ الْاِتْیَانَ بِہٖ مُتَتَابِعًا فَلَا یُبِیْحُہُ الضَّرُوْرَۃُ اَنْ یَّصُوْمَہٗ مُتَفَرِّقًا فَکَذٰلِکَ الْھَدْیُ الْمَوْصُوْفُ بِبُلُوْغِ الْکَعْبَۃِ لَا یُجْزِئُ الَّذِیْ ھُوَ عَلَیْہِ کَذٰلِکَ وَاِنْ صُدَّ عَنْ بُلُوْغِ الْکَعْبَۃِ لِلضَّرُوْرَۃِ اَنْ یَّنْحَرَہٗ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ **وَکَانَ** مِنَ الْحُجَّۃِ لَھُمْ عَلٰی اَھْلِ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی فِیْ نَحْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِذٰلِکَ الْھَدْیِ الَّذِیْ نَحَرَہٗ بِالْحُدَیْبِیَۃِ لَمَّا صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ وَتَصَدَّقَ بِلَحْمِہٖ فَقَدْ یُرْدُ اَنَّ قَوْمًا قَدْ زَعَمُوْا اَنَّ نَحْرَہٗ اِیَّاہُ کَانَ فِی الْحَرَمِ ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے کہ جب ہدی حرم مین روک دی جائے تو غیر حرم مین اوسے ذبح کرنا جائز ہے اور احتجاج اسی حدیث کیا ہے کہ جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال مکہ سے آنے مین روک دیئے گئے تو آپ نے ہدی حدیبیہ مین ہی ذبح کی اس سے معلوم .... ہوا کہ جو شخص مکہ مین ہدی الانے سے روک دیا جائے اوس کیلئے جائز ہی کہ ہدی غیر حرم مین ذبح کرے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ غیر حرم مین ہدی ذبح کرنا جائز نہین ہے اون کی دلیل آیہ کریمہ ھدیا بالغ الکعبۃ ہے جس مین اللہ تعالٰی نے ہدی کو کعبہ تک پہنچنے کے ساتھ مشروط کیا ہے جس طرح کفارہ ظہار وکفارہ قتل کے روزون کو پے درپے رکھنے کے ساتھ چنانچہ اگر کوئی شخص اون روزون کے پے درپے رکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو بسبب اس کی ضرورت کے متفرق طور پر

روزی رکھنا جائز نہین ہے پس یہی حکم ہدی کا ہے کہ جب کعبہ تک پہنچنے کے ساتھہ مشروط کی گئی تو جائز نہین کہ جب وہ کعبہ تک پہنچنے سی روک دی جائے تو غیر حرم مین ہے وہ ذبح کردی جائے ماسوی اس کے باقی اہل علم کی دوسری دلیل یہہ ہی کہ وہ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے حدیبیہ مین قربانی کرنے اور قدید مین اوس کا گوشت صدقہ کرنیکے متعلق بیان کیا گیا ہے اوس کے متعلق ایک گروہ کا بیان ہی کہ یہہ قربانی آپنے حرم مین کی تہی

۹۲ **حدثنا** ابراهيم بن ابي داود قال ثنا مخول بن ابراهيم بن مخول ابن راشد عن اسرائيل عن مجزأة بن زاهر عن ناجية بن جندب الاسلمي عن ابيه قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم حين صد الهدي فقلت يا رسول الله ابعث معي بالهدي فلانحره في الحرم قال وكيف تاخذ به قلت آخذ به في اودية لا يقدرون علي فيها فبعثه معي حتى نحرته في الحرم **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مخول بن ابراہیم بن مخول بن راشد نے وہ روایت کرتے ہین اسرآئیل سے وہ مجزأة بن زاہر سے وہ ناجیہ بن جندب الاسلمی سے وہ اپنے والد سے کہا مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا جبکہ آپکی ہدی کعبہ تک جانے سی روک دی گئی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہدی مجھے دیجیئے مین اوسے حرم مین جاکر ذبح کری لاتا ہون فرمایا کس طرح لیجاؤ گے مین نے کہا جنگل کے راستہ سی کیونکہ اس راستہ سی وہ لوگ مجھسے کیونکر تعرض کرینگے چنانچہ آپنے ہدی ان کے ساتہہ بہیجدی اور اونہون نے حرم لیجاکر ذبح کی **فقل** دل هذا الحديث ان هدي النبي صلى الله عليه وسلم ذلك نحر في الحرم **وقال** آخرون كان النبي صلى الله عليه وسلم بالحديبية وهو يقدر على دخول الحرم قالوا ولم يكن صد الا عن البيت **ترجمہ** پس یہہ حدیث دلالت کہتی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی حرم مین ذبح کرائی تہی اور ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ مین موجود تہے تو حرم مین ہی داخل ہوسکتے تہے کیونکہ آپ جو روکے گئے تہے تو بیت اللہ سے روکے گئے تہے نہ کہ حرم سے

۹۳ **واحتجوا** في ذلك بما حدثنا ابن ابي داود قال ثنا سفيان بن بشر الكوفي قال ثنا يحيى بن ابي زائدة عن محمد بن اسحق عن الزهري عن عروة عن المسور ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان بالحديبية خباؤه في الحل ومصلاه في الحرم **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن بشر الکوفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن ابی زائدہ نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن اسحٰق سے وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ مسور رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ حدیبیہ مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا خیمہ حل مین اور مصلے حرم مین تہا **فثبت** بما ذكرنا ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن صد عن الحرم وانه قد كان يصل الى بعضه ولا يجوز في قول احد من العلماء لمن قدر على دخول شيء من الحرم ان ينحر هديه دون الحرم **فلما** ثبت بالحديث الذي ذكرنا ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصل الى بعض الحرم استحال ان يكون نحر الهدي في غير الحرم لان الذي يبيح نحر الهدي في غير الحرم انما يبيحه في حال الصد عن الحرم لا في حال القدرة على دخوله فانتفى بما ذكرنا ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم نحر الهدي في غير الحرم وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى **ترجمہ** پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حرم سے نہین روکے گئے تہے بلکہ حد حرم تک آپ جا سکتے تہے اور اس صورت مین کسی اہل علم کے نزدیک جائز نہین کہ جو شخص حرم مین داخل ہونیکی قدرت رکہتا ہو وہ غیر حرم مین ہدی ذبح کرے پس جب مذکورہ حدیث سے ثابت ہی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم حد حرم تک جاسکتے تہے تو ناممکن ہے کہ ہدی آپنے غیر حرم مین ذبح کی ہو چنانچہ جو اہل علم غیر حرم مین ہدی ذبح کرنا جائز رکہتے ہین وہ اوسی صورت پر جائز رکہتے ہین کہ ہدی حرم تک لیجانے سی روک دی گئی ہو پس اس بیان سے اس امر کی نفی ہوگی کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر حرم مین ہدی ذبح کی ہو یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

۹۴ **وقد** احتج قوم في تجويز نحر الهدي في غير الحرم بما حدثنا علي بن شيبة قال ثنا ابو نعيم قال

ثنا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ رض وَعَلِيٍّ رض فَاشْتَكَى الْحَسَنُ رض بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَصَابَهُ بِرْسَامٌ فَأَوْمَى إِلَى رَأْسِهِ فَحَلَقَ عَلَى رَأْسِهِ وَنَحَرَ عَنْهُ جَزُورًا فَأَطْعَمَ أَهْلَ الْمَاءِ **ترجمہ** اور ایک گروہ نے اس حدیث سی غیر حرم مین ہدی ذبح کرنیکے جواز پر استدلال کیاہے جو بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابونعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہین یحیےٰ بن سعید سے وہ یعقوب بن خالد سے وہ ابو اسمار مولیٰ عبداللہ بن جعفر سے کہا مین حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھہ روانہ ہوا و حضرت امام حسن بمقام سقیا[ف] بیمار ہو گئے اور آپ محرم تھے چنانچہ آپ کو برسام ہو گیا تھا لہذا آپ نے اپنے سر کیطرف اشارہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے اون کے بال اوتروا دیے اور اون کیطرف سے اونٹ قربانی کیا اور اہل قریہ کو کہلایا **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانَ رض وَلَا أَنَّ الْحَسَنَ رض كَانَ مُحْرِمًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث مالک نے وہ روایت کرتے ہین یحیےٰ سے پہر اون کی اسناد سے مثل حدیث سابق کے بجز اس کے کہ حضرت عثمان کا اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالے عنہما کے محرم ہونیکا ذکر نہین کیا **فَاحْتَجُّوا** بِهَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ فِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رض نَحَرَ الْجَزُورَ دُونَ الْحَرَمِ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ أَنَّهُمْ لَا يُبِيحُونَ لِمَنْ كَانَ غَيْرَ مَمْنُوعٍ مِنَ الْحَرَمِ أَنْ يَذْبَحَ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَإِنَّمَا يَخْتَلِفُونَ إِذَا كَانَ مَمْنُوعًا عَنْهُ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّ عَلِيًّا رض لَمَّا نَحَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فِي غَيْرِ الْحَرَمِ وَهُوَ وَاصِلٌ إِلَى الْحَرَمِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ وَلَكِنَّهُ أَرَادَ بِهِ مَعْنًى آخَرَ مِنَ الصَّدَقَةِ عَلَى أَهْلِ ذَلِكَ الْمَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ تَعَالَى بِذَلِكَ مَعَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ فَكَمَا يَجُوزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلَى أَنَّهُ هَدْيٌ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ فَكَذَلِكَ يَجُوزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ بِهَدْيٍ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ وَقَدْ بَدَأْنَا بِالنَّظَرِ فِي ذَلِكَ وَذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ فَأَغْنَانَا ذَلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ هَهُنَا **ترجمہ** پس اس حدیث سی اونہون نے احتجاج کیا ہے کہ اس حدیث مین مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے غیر حرم مین اونٹ ذبح کیا تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ اس مسئلہ مین تو کسی کو اختلاف نہین کہ جو شخص حرم سے نہ روکا جائے اوس کے لئے غیر حرم مین قربانی ذبح کرنا جائز… نہین بلکہ اختلاف اس مین ہے کہ جو شخص حرم سے روکا جائے تو اوس کے لئے ہدی غیر حرم مین ذبح کرنا جائز ہے یا نہین ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ حرم سے روکے تو گئے نہین تھے بلکہ حرم مین داخل ہونے کو تھے پس یہہ جو آپ نے غیر حرم مین قربانی کی سو وہ جائز ہے کہ ہدی نہین بلکہ قربانی صدقہ تھی جو تقرب الی اللہ کے لئے کی گئی تھی کیونکہ حدیث مذکور مین اس کا مطلق ذکر نہین کہ یہہ قربانی ہدی تھی تو اب جس طرح بعض اہل علم نے یہہ قربانی ہدی پر محمول کی ہے اسیطرح جائز ہے کہ باقی اہل علم اوسے قربانی صدقہ پر محمول کرین یہہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی الآثار کے اور اوس کا حکم بطریق نظر و قیاس کے سو وہ ہم شروع باب مین بیان کر چکے ہین اس جگہ اعادہ کی ضرورت نہین ۔

بَابُ الْمُتَمَتِّعِ الَّذِي لَا يَجِدُ هَدْيًا وَلَا يَصُومُ فِي الْعَشْرِ

اوس کا حکم جو تمتع کرے اور ہدی نپائے اور عشرہ اول مین روزے بہی نرکہہ سکے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ قَالَ ثنا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنَّهُ يَصُومُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن الحکم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیےٰ بن سلام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی لیلے سے وہ زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ف سقیا ایک قریہ کا نام ہے جو مکہ و مدینہ کے درمیان ہے اور مدینہ طیبہ سے دو منزل کے فاصلہ پر واقع ہے اور برسام بفتح با و کسرہ و اول ورم کا نام ہے جو دماغ کے پردہ … [illegible] کذا افادہ المولوی … [illegible] تعالیٰ ۔

٥٢ کہ جو شخص تمتع کرے اور ہدی نہ پائے اور عشرہ اول مین روزی بہی نہ رکہہ سکے وہ روزی ایام تشریق مین رکہہ لے **حدثنا** یزید بن سنان قال ثنا ابو کامل فضیل بن الحسین الجحدری قال ثنا ابو عوانة عن عبد اللہ بن عیسٰی عن الزہری عن عروة عن عائشة وعن سالم عن ابن عمر رض قالا لم یرخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صوم ایام التشریق الا لمحصر او متمتع **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو کامل فضیل بن الحسین الجحدری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عیسٰی سی وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا اور سالم سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے دونون نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق مین روزہ رکہنے کی اجازت نہین دی مگر محصر اور متمتع کو

٥٣ **حدثنا** محمد بن النعمان السقطی قال ثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی قال ثنا ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب عن عروة عن عائشة رض وعن سالم عن ابیہ انہما کانا یرخصان للمتمتع اذا لم یجد ہدیا ولم یکن صام قبل عرفة ان یصوم ایام التشریق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن نعمان السقطی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ الاویسی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰے عنہا اور سالم سے وہ اپنے والد سے کہ وہ دونون اجازت دیتے تہی کہ جو شخص تمتع کری اور ہدی نپائے اور نہ عرفہ سی پہلے روزی ہی رکہہ سکے وہ ایام تشریق مین روزے رکہلے

بیان المسئلة

قال ابو جعفر فذہب قوم الی ہذا واباحوا صیام ایام التشریق للمتمتع والقارن والمحصر اذا لم یجدوا ہدیا ولم یکونوا صاموا قبل ذلک صاموا ہذہ الایام ومنعوا منہا من سواہم واحتجوا فی ذلک بہذہ الآثار **وخالفہم** فی ذلک آخرون فقالوا لیس لہؤلاء ولا لغیرہم من الناس ان یصوموا ہذہ الایام عن شیء من ذلک ولا عن شیء من الکفارات ولا فی تطوع لنہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک ولکن علی المتمتع والقارن الہدی لمتعتہما وقرانہما وہدی آخر لانہما حلا بغیر ہدی ولا صوم **ترجمہ** امام ابو جعفر طحاوی رہ فرماتے ہین کہ ایک گروہ اسیطرف گیا ہے اور متمتع قارن اور محصر کے لئے ایام تشریق مین روزی رکہنا مباح رکہا ہے جبکہ وہ ہدی نپائین اور اوس سے پہلے روزے ہی نہ رکہے ہون اور احتجاج انہین دونون حدیثون سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے اون سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایام تشریق مین روزی رکہنا جائز نہین نہ ان لوگون کے لئی اور نہ اون کے ماسوای اوروں کے لئے خواہ یہہ روزی کفارہ کے ہون اور خواہ بطور تطوع کے رکہی جائین کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق مین روزی رکہنے سے منع فرمایا ہے اب رہا قارن اور متمتع سوان دونون پر ہدی واجب ہے بسبب تمتع کرنیکے اور ایک ہدی اور واجب ہی بسبب اس کے کہ وہ بغیر ہدی کے اور بغیر روزون کے رکہے ہوئے احرام سے باہر ہوگئی

٥٤ **واحتجوا** فی ذلک من الآثار المرویة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما حدثنا ابراہیم بن مرزوق قال ثنا ابو عبد الرحمن المقری قال ثنا المسعودی عن حبیب بن ابی ثابت عن نافع بن جبیر عن بشر بن سحیم الاسلمی عن علی بن ابی طالب رض قال خرج منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ایام التشریق فقال ان ہذہ الایام ایام اکل وشرب **ترجمہ** اور احتجاج ان حدیثون سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبد الرحمن المقری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مسعودی نے وہ روایت کرتے ہین حبیب بن ابی ثابت سے وہ نافع بن جبیر سے وہ بشر بن سحیم الاسلمی سے وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰے عنہ سی کہا ایام التشریق مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا منادی نکلا اور منادی کی کہ یہہ ایام التشریق کہانے پینے کے دن ہین

٥٥ **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا

محمد بن ابی حمید المدنی قال ثنا اسمعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه عن جده قال امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان انادی ایام منی انها ایام اکل وشرب وبعال فلا صوم فیها یعنی ایام التشریق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ابی حمید المدنی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ اون کے جد سے کہا مجھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ مین ایام منی مین منادی کرون کہ ایام تشریق کے دن کہانے پینے کے اور خوش عیشی کے دن ہین سو ان دنون مین روزہ رکہنا جائز نہین ہے

۵۶ **حدثنا** ابراهیم بن ابی داؤد قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا هشیم قال انا ابن ابی لیلی عن عطاء عن عائشة رض قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایام التشریق ایام اکل وشرب وذکر لله عز وجل **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی لیلے نے وہ روایت کرتے ہین عطا سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایام تشریق کے دن کہانے پینے کے اور ذکر اللہ کے دن ہین

۵۷ **حدثنا** یونس قال ثنا عبد الله بن یوسف قال ثنا اللیث عن ابن الهاد عن ابی مرة مولی عقیل بن ابی طالب انه دخل هو وعبد الله بن عمرو بن العاص علی عمرو بن العاص وذلك الغد او بعد الغد من یوم الاضحی فقرب الیهم عمرو طعاما فقال عبد الله انی صائم فقال له عمرو افطر فان هذه الایام التی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرنا بفطرها وینهانا عن صیامها فافطر عبد الله فاکل واکلت **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہین ابن الہاد سے وہ ابو مرہ مولی عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ وہ اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص عمرو بن العاص رض عنہ کی خدمت مین آئے اور یہہ قربانی کے دن کی صبح یا دوسری صبح کا ذکر ہے آپنے ان دونون کے سامنے کہانا رکہہ دیا عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہا مین تو روزدار ہون عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا روزہ افطار کر لو کیونکہ ان دنون مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم افطار کا حکم فرماتے تہے اور روزہ رکہنے سے منع کرتے تہے چنانچہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض روزہ افطار کر کے کہانا تناول کیا۔

۵۸ **حدثنا** علی بن شیبة قال ثنا روح بن عبادة قال حدثنی ابن جریج قال اخبرنی سعید بن کثیر ان جعفر بن المطلب اخبره ان عبد الله بن عمرو بن العاص دخل علی عمرو بن العاص فدعاه الی الغداء فقال انی صائم ثم الثانیة کذلك ثم الثالثة فقال لا الا ان تکون قد سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فانی قد سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم یعنی النهی عن الصیام ایام التشریق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجہکو سعید بن کثیر نے اونہین خبر دی عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے کہ وہ اپنے والد عمرو بن العاص رضی اللہ تعالے عنہ کی خدمت مین آئے آپنے اونہین کہانا کہانے کیلئے کہا اونہون نے کہا مین روزہ سے ہون اسیطرح دو تین دفعہ کہا چوتہی دفعہ اونہون نے کہا کہ اگر آپنے اس بارہ مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کچہہ سنا ہی تو مضائقہ نہین چنانچہ آپنے فرمایا کہ مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوی سنا ہے کہ آپ ایام تشریق مین روزہ رکہنے سے منع کرتے تہے

۵۹ **حدثنا** فهد بن سلیمن قال ثنا ابو بکر بن ابی شیبة قال ثنا عبد الرحمن بن مهدی عن سفیان عن عبد الله بن ابی بکر عن سالم عن سلیمن بن یسار عن عبد الله بن حذافة ان النبی صلی الله علیه وسلم امره ان ینادی فی ایام التشریق انها ایام اکل وشرب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد بن سلیمان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو بکر بن ابی

شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے وہ روایت کرتے ہین سفیان سے وہ عبداللہ بن ابی بکر سے وہ سالم سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ عبداللہ بن حذافہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین حکم دیا کہ وہ ایام التشریق مین منادی کر دین کہ وہ کہانے پینے کے دن ہین [۱۰] حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا صالح بن ابی الاخضر عن ابن شھاب عن المسیب عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر عبد اللہ ابن حذافۃ ان یطوف فی ایام منی الا لا تصوموا ھذہ الایام فانھا ایام اکل و شرب و ذکر اللہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے صالح بن ابی الاخضر نے وہ روایت کرتے ہین ابن شہاب سے وہ ابن المسیب سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالے عنہ کو حکم کیا کہ وہ منی کے دنون مین منادی کرتے پہرین کہ ان دنون مین لوگ روزے نرکہین کیونکہ وہ کہانے پینے کے دن ہین [۱۱] حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سعید بن منصور قال ثنا ھشیم قال انا عمر بن ابی سلمۃ عن ابیہ عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام التشریق ایام اکل و شرب و ذکر اللہ عز و جل ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو عمر بن ابی سلمہ نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایام تشریق کے دن کہانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہین [۱۲] حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سعید ھو ابن منصور قال ثنا ھشیم قال انا خالد الحذاء عن ابی الملیح الھذلی عن نبیشۃ الھذلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو خالد الحذاء نے وہ روایت کرتے ہین ابو الملیح الہذلی سے نبیشۃ الہذلی سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے [۱۳] حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا روح قال ثنا ابن جریج قال اخبرنی عمرو بن دینار ان نافع بن جبیر اخبرہ عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمرو وقد سماہ نافع فنسیتہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل من بنی غفار یقال لہ بشر بن سحیم قم فناد فی الناس انھا ایام اکل و شرب فی ایام منی ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن دینار نے اونہین خبر دی نافع ابن جبیر نے وہ روایت کرتے ہین ایک شخص اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے عمرو بن دینار بیان کرتے ہین کہ نافع نے اُس صحابی کا نام لیا تہا لیکن مین بہول گیا غرض نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی غفار مین سے ایک شخص سے جن کا نام بشر بن سحیم تہا فرمایا کہ کہڑے ہوکر منادی کر دو کہ ایام تشریق کہانے پینے کے دن ہین [۱۴] حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج بن منھال قال ثنا حماد قال انا عمرو بن دینار عن نافع بن جبیر عن بشر بن سحیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا خبر دی ہمکو عمرو بن دینار نے وہ روایت کرتے ہین نافع بن جبیر سے وہ بشر بن سحیم سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے [۱۵] حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا یزید بن ھرون قال انا شعبۃ ح وحدثنا ابراھیم بن مرزوق قال ثنا وھب قال ثنا شعبۃ عن حبیب بن ابی ثابت عن نافع بن جبیر عن بشر بن سحیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ح اور حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے

کہا حدیث بیان کی ہم سے وہب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین حبیب بن ابی ثابت سے وہ نافع بن جبیر سے وہ بشر بن سحیم سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۷۶ حدثنا علی قال ثنا روح قال ثنا الربیع بن صبیح و مرزوق ابو عبد اللہ الشامی قالا ثنا یزید الرقاشی ان انس بن مالک رض قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم ایام التشریق الثلثۃ بعد یوم النحر

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ربیع بن صبیح اور مرزوق ابو عبد اللہ الشامی نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید الرقاشی نے کہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ قربانی کے دن کے بعد ایام التشریق کے دنون مین روزے رکہے جائین

۵۷۷ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر عن الربیع بن صبیح عن یزید الرقاشی عن انس بن مالک رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے وہ روایت کرتے ہین ربیع بن صبیح سے وہ یزید الرقاشی سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

۵۷۸ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عبد الرحمن المقرئ قال اخبرنی ابن لھیعۃ عن یزید بن ابی حبیب عن عبد الرحمن بن جبیر عن معمر بن عبد اللہ العدوی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اؤذن فی ایام التشریق بمنی لا یصومن احد فانھا ایام اکل وشراب

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عبد الرحمن المقری نے کہا خبر دی مجھکو ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین یزید بن ابی حبیب سے وہ عبد الرحمن بن جبیر سے وہ معمر بن عبد اللہ العدوی سے کہا مجھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے بہیجا کہ مین منی مین ایام التشریق کے دنون مین منادی کرون کہ ان دنون مین کوئی شخص روزہ نہ رکہے کیونکہ یہ کہانے پینے کے دن ہین

۵۷۹ حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا ابو الاسود ویحیی بن عبد اللہ بن بکیر قالا ثنا ابن لھیعۃ عن ابی النضر انہ سمع سلیمن بن یسار وقبیصۃ بن ذؤیب یحدثان عن ام الفضل امراۃ عباس بن عبد المطلب رض قالت کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی ایام التشریق فسمعت منادیا یقول ان ھذہ الایام ایام طعم وشراب وذکر اللہ قالت فارسلت رسولا من الرجل ومن امرہ فجاءنی الرسول فحدثنی انہ رجل یقال لہ حذافۃ یقول امرنی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع الجیزی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الاسود اور یحیے بن عبد اللہ بن بکیر نے دونون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہین ابو النضر سے اونہون نے سنی سلیمان بن یسار اور قبیصہ بن ذؤیب سے وہ دونون روایت کرتے ہین ام الفضل زوجہ حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے فرمایا ہم منے مین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے کہ مینے ایک منادی کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ کہانے پینے کے اور ذکر اللہ کے دن ہین چنانچہ مین نے آدمی کو بہیجا کہ وہ دیکہے کہ یہ کون شخص ہے اور کس کیطرف سے منادی کر رہا ہے چنانچہ وہ خبر لایا کہ یہ حذافہ نام کے ایک شخص ہین اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اونہین منادی کرنے کا حکم کیا ہے

۵۸۰ حدثنا علی بن شیبۃ قال ثنا روح قال ثنا موسی بن عبیدۃ قال اخبرنی المنذر عن عمر بن خالدۃ الزرقی عن امہ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب رض فی اوسط ایام التشریق ینادی فی الناس لا تصوموا فی ھذہ الایام فانھا ایام اکل وشرب وبعال

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے روح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے موسی بن عبیدہ نے کہا خبر دی مجھکو منذر نے وہ روایت کرتے ہین عمر بن خالدۃ الزرقی سے وہ اپنی والدہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے وسط ایام التشریق مین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ کو منادی کرنے کے لئے بہیجا کہ ان دنون مین روزے نہ رکہو کیونکہ یہ کہانے پینے اور خوشی کے دن ہین

٥٢١ **حدثنا** ابن ابی داؤد قال ثنا ابن اسحٰق عن حکیم بن حکیم عن مسعود بن الحکم الزرقی قال حدثتنی امی قالت لکانی انظر الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ علی بغلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم البیضاء حتی قام الی شعب الانصار وھو یقول یا معشر المسلمین انھا لیست بایام صوم انھا ایام اکل وشرب وذکر للہ عز وجل **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن اسحٰق نے وہ روایت کرتے ہین حکیم بن حکیم سے وہ مسعود بن الحکم الزرقی سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میری والدہ نے کہا مین نے علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکھا کہ وہ سفید خچر پر سوار تھے یہانتک کہ وہ انصار کی گھاٹیوں مین کھڑی ہوئی اور پکار کر کہا کہ اے معاشر مسلمین یہہ روزہ رکھنے کے دن نہین بلکہ وہ کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہین

٥٢٢ **حدثنا** محمد بن عمرو بن تمام قال ثنا یحیی بن عبد اللہ ابن بکیر قال حدثنی میمون بن یحیی قال حدثنی مخرمۃ بن بکیر عن ابیہ قال سمعت سلیمن بن یسار یزعم انہ سمع ابن الحکم الزرقی یقول حدثنا ابی انھم کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی فسمعوا راکبا وھو یصرخ لا یصومن احد فانھا ایام اکل وشرب **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن تمام نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میمون بن یحیے نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے مخرمہ بن بکیر نے وہ روایت کرتے ہین اپنے والد سے کہا سنی مین نے سلیمان بن یسار سے اونہون نے سنی ابن الحکم الزرقی سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہ وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے تو اونہون نے منی مین ایک سوار کو پکارتے ہوئے سنا کہ ان دنون مین کوئی شخص روزہ نہ رکھے کیونکہ یہہ دن کھانے پینے کے ہین

٥٢٣ **حدثنا** علی بن عبد الرحمن قال ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی بکر بن مضر عن عمرو بن الحارث عن بکیر عن سلیمن بن یسار حدثہ ان مسعودا حدثہ عن امہ نحوہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے بکر بن مضر نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن الحارث سے وہ بکیر سے وہ سلیمان بن یسار سے کہ مسعود بن الحکم الزرقی نے اپنی والدہ سے روایت کرکے بیان کیا ہے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

٥٢٤ **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا عبد اللہ بن محمد الفہمی قال انا سلیمن بن بلال عن یحیی بن سعید انہ سمع یوسف بن مسعود بن الحکم الزرقی یقول حدثتنی جدتی ثم ذکر نحوہ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے روح بن الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن محمد الفہمی نے کہا خبر دی ہمکو سلیمان بن بلال نے وہ روایت کرتے ہین یحیے بن سعید سے اونہون نے سنی یوسف بن مسعود بن الحکم الزرقی سے کہتے تھے حدیث بیان کی مجھ سے میری جدہ نے پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی

٥٢٥ **حدثنا** ابو بکرۃ قال ثنا حسین بن مہدی قال ثنا عبد الرزاق قال انا معمر عن الزھری عن مسعود بن الحکم الانصاری عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن حذافۃ ان یرکب راحلتہ ایام منی فیصیح فی الناس الا لا یصومن احد فانھا ایام اکل وشرب قال فلقد رایتہ علی راحلتہ ینادی بذلک **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن مہدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے وہ روایت کرتے ہین زہری سے وہ مسعود بن الحکم الانصاری سے وہ ایک شخص سے اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن حذافہ کو حکم دیا کہ وہ منی کے دنون مین اپنی سواری پر سوار ہوکر لوگون کے درمیان منادی کردین کہ ان دنون مین کوئی شخص روزہ نہ رکھے کیونکہ یہہ کھانے پینے کے دن ہین وہ صحابی بیان کرتے ہین کہ پھر مین نے اونہین دیکھا کہ یہہ منادی کرتے پھرتے تھے **قالوا** فلما ثبت بھذہ الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النھی عن صیام ایام التشریق

وکان نهیه عن ذلک بمنی والحاج مقیمون بها وفیهم المتمتعون والقارنون ولم یستثن منهم متمتعا ولا قارنا دخل المتمتعون والقارنون فی ذلک النهی ایضا **فان** قال قائل فلم صار هذا اولی مما رویتم فی هذا الباب **قیل** له من قبل صحة ما جاء فی هذا وتواتر الآثار به وفساد ما جاء فی الفصل الاول **من ذلک** حدیث یحیی بن سلام عن شعبة فهو حدیث منکر لا یثبته اهل العلم بالروایة لضعف یحیی بن سلام عندهم وابن ابی لیلی وفساد حفظهما مع انی لا احب ان اطعن علی احد من العلماء بشیء ولکن ذکرت ما تقول اهل الروایة فی ذلک **ومن** ذلک حدیث یزید بن سنان الذی ذکرناه من بعده عن ابن عمر رض وعائشة رض انهما قالا لم یرخص لاحد فی صوم ایام التشریق الا لمحصر او متمتع فقولهما ذلک یجوز ان یکونا عنیا بهذه الرخصة ما قال الله عز وجل فی کتابه فصیام ثلثة ایام فی الحج فعدا ایام التشریق من ایام الحج فقالا رخص للحاج المتمتع والمحصر فی صوم ایام التشریق لهذه الآیة ولان هذه الایام عندهما من ایام الحج وخفی علیهما ما کان من توقیف رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس من بعد علی ان هذه الایام لیست بداخلة فیما اباح الله عز وجل صومه من ذلک فهذا وجه هذا الباب من طریق تصحیح معانی الآثار **واما** من طریق النظر فانا قد رأیناهم اجمعوا ان یوم النحر لا یصام فیه شیء من ذلک وهو الی ایام الحج اقرب من ایام التشریق لما جاء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من النهی عن صومه مما سنذکره فی هذا الباب ان شاء الله تعالی فلما کان نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ذلک یدخل فیه المتمتعون والقارنون والمحصرون کان کذلک نهیه عن صیام ایام التشریق یدخلون فیه ایضا **ترجمہ** باقی اہل علم فرماتے ہیں کہ جب ان آثار سے ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ایام تشریق میں روزہ رکھنے سے منع کیا کیونکہ آپ نے منی میں منادی کرائی جہان حاجی متمتع اور قارن سب ہی موجود تھے اور ان میں کسی کو بھی آپ نے مستثنے نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب اس نہی میں داخل ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اس سے مستثنے نہیں اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ان آثار کو شروع باب کی حدیث پر کیا ترجیح ہے تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ یہ آثار صحت و تواتر کے ساتھ ثابت ہوئے ہیں بخلاف شروع باب کی حدیث کے جو یحیے بن سلام نے بروایت شعبہ روایت کی ہے منکر اور اہل علم کے نزدیک غیر ثابت ہے کیونکہ یحیے بن سلام اور ابن ابی لیلے بسبب اون کے سوء حفظ کے محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں اگرچہ میری غرض کسی اہل علم پر طعن کرنا نہیں ہے بلکہ محدثین کا جو کچھ خیال ہے اوس کا بیان کرنا ضروری ہے اب رہی حدیث یزید بن سنان (جو اس باب کی دوسری حدیث ہے) جس میں مذکور ہے کہ ابن عمر رضا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ایام التشریق کے روزے کی بجز محصر اور متمتع کے اور کسی کو اجازت نہیں دی گئی سو جائز ہے کہ ان دونوں کی مراد اس رخصت سے وہ ہو جو اس آیت میں مذکور ہے فصیام ثلثة ایام فی الحج پس انہیں حج کے دنوں کو اونہوں نے ایام تشریق سے تعبیر کر کے فرمایا کہ اس آیت سے متمتع اور قارن کو رخصت دیگئی کہ وہ ایام تشریق میں روزے رکھیں اور چونکہ اون کے نزدیک ایام تشریق ایام حج میں داخل و شامل تھے ہی اس لئے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی منادی کرانے سے وہ نہیں سمجھ سکے کہ ایام تشریق ایام حج سے مستثنے کئے گئے یہ بیان ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی الآثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ اس مسئلہ میں سب کا اتفاق ہے کہ قربانی کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں خواہ کسی کا روزہ ہو حالانکہ ایام تشریق کی نسبت قربانی کا دن ایام حج سے زیادہ قریب ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ قربانی کے دن رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ ہم ابھی ذکر کرینگے پس جسطرح اس نہی میں متمتع اور قارن داخل و شامل ہیں اور اوس سے مستثنے نہیں ہیں اسیطرح ایام تشریق کی نہی میں بھی داخل و شامل ہیں اور اوس سے مستثنے نہیں ہیں **فیما** روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی النهی عن صوم یوم النحر **ما حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال انا ابن ابی ذئب عن سعید بن خالد عن ابی عبید مولی ابن ازهر قال شهدت العید مع علی رض وعثمان رض فکانا یصلیان ثم ینصرفان یذکران الناس فسمعتهما یقولان نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن صیام هذین

الْيَوْمَيْنِ يَوْمِ النَّحْرِ وَيَوْمِ الْفِطْرِ **ترجمہ** چنانچہ قربانی کے دن روزہ رکہنے کی ممانعت مین جو حدیثین وارد ہوئی ہین اون مین سے کئی ایک حدیثین یہہ ہین
حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا خبر دی ہمکو ابن ابی ذئب نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن خالد
سے وہ ابو عبید مولی ابن ازہر سے کہا مین حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتہہ نماز عید پڑہنے گیا جب ہم نماز پڑہکر واپس ہوئی
تو وہ دونون لوگون سے ذکر کرتے جاتے تہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے عیدین کے دن روزہ رکہنے سی منع فرمایا ہے **۵۲۷ حَدَّثَنَا**
يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ رض فَقَالَ هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ فَاَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَاَمَّا يَوْمُ النَّحْرِ فَيَوْمٌ
تَاْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے
ہین ابن شہاب سے وہ ابو عبید سے کہا مین عید کے دن حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتہہ تہا آپنے فرمایا کہ ان دونون دنون مین یعنے عید الفطر
اور عید الاضحے کے دن روزہ رکہنے سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کیونکہ عید الفطر کا دن تو افطار کا دن ہے اور عید الاضحے
قربانی کا گوشت کہانے کا دن ہے **۵۲۸ حَدَّثَنَا** اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعٍ وَسُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ رض فَذَكَرَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو
امیہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے کہا خبر دی ہمکو ابراہیم بن اسمعیل بن مجمع اور سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہین
زہری سے وہ ابو عبید مولی عبد الرحمن بن عوف سے کہا مین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتہہ نماز عید پڑہنے گیا پہر مثل حدیث سابق کے ذکر کی
۵۲۹ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن ابی کثیر الانصاری نے وہ روایت کرتے ہین سعید بن سعید سے وہ عمرہ سے وہ
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے عید الفطر اور عید الاضحی کے دن روزہ رکہنے سی
منع کیا **۵۳۰ حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی
ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہین قتادہ سے وہ ابو نضرہ سے وہ ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
سے مثل حدیث سابق کے **۵۳۱ حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيَّ حَدَّثَهُ
اَنَّ اَبَا صَالِحٍ السَّمَّانَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے بحر
بن نصر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو عمرو بن الحارث نے اون سے حدیث بیان کی منذر بن عبید المدنی نے اون سے
ابو صالح السمان نے اونہون نے سنی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے وہ روایت کرتے ہین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق
کے **۵۳۲ حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صَبِيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن عامر نے وہ روایت کرتے ہین ربیع بن صبیح سے
وہ یزید الرقاشی سے وہ انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **۵۳۳ حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ
اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَهُ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہمکو ابن وہب نے اون سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین محمد بن

۳۴ یحییٰ بن حبان سے وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهيب قال ثنا شعبة عن عبد الله بن عمر عن قزعة عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عمر سے وہ قزعہ سے وہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **فلما** كان يوم النحر خارجا من ايام الحج التي جعل الله عز وجل للمتمتع الصوم فيها بدلا من الهدي لما قد اخرجه النبي صلى الله عليه وسلم من ايام التي يصام فيها بنهيه عن صومه كان كذلك ايام التشريق خارجة من ايام الحج التي جعل الله عز وجل للمتمتع الصوم فيها بدلا من الهدي لما قد اخرجها النبي صلى الله عليه وسلم من الايام التي تصام بنهيه عن صومها **فثبت** بما ذكرنا ان ايام التشريق ليس لاحد صومها في متعة ولا قران ولا احصار ولا غير ذلك من الكفارات ولا من التطوع وهذا قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رح **وقد** روي عن عمر بن الخطاب رض ما يدل على ذلك ايضا **ترجمہ** پس جب ایام حج سے جن مین اللہ تعالےٰ نے بعوض ہدی کے متمتع کے لئے روزہ رکھنے کا حکم کیا ہے قربانی کا دن خارج ہے اس لیئے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو اسیطرح ایام تشریق بھی اون ایام حج سے خارج ہین جن مین اللہ تعالےٰ نے ہدی کے عوض متمتع کے لئے روزے رکھنا مقرر فرمایا کیونکہ جس طرح رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کی ہے اسیطرح ایام تشریق مین روزہ رکھنے سے بھی منع فرمایا تو ثابت ہوا کہ کسی کو جائز نہین کہ ایام تشریق مین تمتع یا قران یا احصار وغیرہ کے روزے رکھے یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالےٰ کا قول ہے۔ اور ایسا ہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے

۳۵ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا حماد بن سلمة قال انا حجاج عن عمرو بن شعيب عن سعيد بن المسيب ان رجلا اتى عمر بن الخطاب رض يوم النحر فقال يا امير المؤمنين اني تمتعت ولم اهد ولم اصم في العشر فقال سل في قومك ثم قال يا معيقيب اعطه شاة **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے کہا خبر دی ہمکو حجاج نے وہ روایت کرتے ہین عمرو بن شعیب سے وہ سعید بن المسیب سے کہ ایک شخص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت مین آیا اور کہا اے امیر المؤمنین مین نے تمتع کیا ہے اور ہدی نہین لا سکا اور نہ اس عشرہ مین روزے ہی رکھہ سکا فرمایا تو پھر اپنی قوم سے سوال کر و پھر فرمایا معیقیب (یہہ آپ کے خزانچی تھے) انہین ایک بکری دیدو **افلا ترى** ان عمر رض لم يقل له فهلا صمت ايام التشريق فصمها فدل تركه ذلك وامره اياه بالهدي ان ايام الحج عنده التي امر الله عز وجل المتمتع بالصوم فيها هي قبل يوم النحر وان يوم النحر وما بعده من ايام التشريق ليس منها **ترجمہ** تو اب دیکھو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان سے یہہ نہین کہا کہ تم ایام تشریق مین یہہ روزے رکھلو پس جب آپنے اونہین ایام تشریق مین روزہ رکھنے کا حکم نہین کیا بلکہ قربانی کرنے کا حکم کیا تو معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک بھی اون ایام تشریق ایام حج سے خارج تھے جن مین اللہ تعالےٰ نے متمتع کو روزے رکھنے کا حکم کیا ہے۔

باب حكم المحصر بالحج

اوس شخص کا حکم جسکے حج یا عمرہ کے درمیان کوئی مانع پیدا ہو جائے

۱ **حدثنا** محمد بن خزيمة قال ثنا محمد بن عبد الله الانصاري قال ثنا الحجاج الصواف قال حدثني يحيى بن ابي كثير عن عكرمة عن الحجاج بن عمرو الانصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من عرج او كسر فقد حل وعليه حجة اخرى قال فحدثت بذلك ابن عباس رض وابا هريرة رض فقالا صدق **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ

الضاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج صواف نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے یحیے بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ حجاج بن عمرو الانصاری سے کہا سنا مین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے کہ جس شخص کا پیر لنگ ہو جائے یا ہاتھ پیر ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے دور ہو گیا (یعنے چاہیے کہ وہ احرام سے باہر ہو جائے۔ عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ مین نے اسکا ذکر ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہما سے کیا تو ان دونون نے فرمایا کہ حجاج بن عمرو نے راست بیان کیا **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا ابو عاصم عن عن الحجاج الصواف فذكر باسناده مثله غير انه لم يذكر ذكر عكرمة ذلك لابن عباس وابي هريرة رض ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عاصم نے وہ روایت کرتے ہیں حجاج صواف سے پھر انکے اسناد سے مثل سابق کے بیان کی بجز اسکے کہ انہون نے عکرمہ کا ابن عباس اور ابو ہریرہ رضے اللہ تعالی عنہما سے اس حدیث کا ذکر کرنا بیان نہیں کیا **حدثنا** ابن ابی داود قال ثنا ابن صالح الوحاظي قال ثنا معاوية ابن سلام عن يحيى ابن ابي كثير عن عكرمة قال قال عبد الله ابن رافع مولى ام سلمة انه قال انا سالت الحجاج بن عمرو عمن حبس وهو محرم فقال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فذكر مثله فحدثت بذلك ابن عباس وابا هريرة فقالا صدق ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن صالح الوحاظی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معاویہ بن سلام نے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن ابی کثیر سے وہ عکرمہ سے کہا عبد اللہ بن رافع مولی ام سلمہ رض نے بیان کیا کہ مین نے حجاج بن عمرو سے ان لوگون کے متعلق دریافت کیا جو محرم ہون اور (حج یا عمرہ سے) روک دیے جائیں پھر مثل حدیث سابق کے ذکر کی۔ عکرمہ بیان کرتے ہین کہ پھر مین نے یہ حدیث ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کی دونون نے فرمایا

کہ یحیے بن صالح نے راست بیان کیا

بیان المسئلہ

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان المحرم بالحج او بالعمرة اذا كسر او عرج فقد حل حينئذ وعليه قضاء ما حل منه ان كانت حجة فحجة وان كانت عمرة فعمرة واحتجوا في ذلك بهذا الحديث ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی رح فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ جو شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھے اور پھر لنگڑا ہو جائے یا ہاتھ پیر ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے باہر ہو گیا اور اب اس پر اگر حج کا احرام باندھا ہو تو حج کی اور اگر عمرہ کا احرام باندھا ہو تو عمرہ کی قضا واجب ہے اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے **وخالفهم** في ذلك اخرون فقالوا لا يحل حتى ينحر عنه الهدى فاذا نحر عنه الهدى حل ترجمہ اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ محصر احرام سے باہر نہین ہو سکتا جب تک کہ ہدی نہ ذبح کر لے پھر جب ہدی ذبح کی تو وہ احرام سے باہر ہو گیا **واحتجوا** في ذلك بما حدثنا محمد ابن خزيمة قال ثنا محمد بن عمرو بن عبد الله بن الرومي قال ثنا محمد بن الثور قال انا معمر عن الزهري عن عروة عن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نحر يوم الحل بيده قبل ان يحلق وامر اصحابه بذلك ترجمہ انہون نے احتجاج اس حدیث

سے کیا ہے جو بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن عبد اللہ الرومی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے محمد بن الثور نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ عروہ سے وہ مسور بن مخرمہ
سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے دن ہدی ذبح کی اور بال اتروائے اور یہی حکم اپنے اصحاب
کو کیا **حدثنا** محمد بن عمرو بن تمام قال ثنا یحیی ابن عبد اللہ ابن بکیر قال حدثنی میمون بن یحیی عن
مخرمۃ بن بکیر عن ابیہ قال سمعت نافعا مولی ابن عمر یقول قال ابن عمر اذا عرض للمحرم عدو فانہ یحل حینئذ
قد فعل ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین حبستہ کفار قریش عن البیت فنحر ھدیہ وحلق وحل
ھو واصحابہ ثم رجعوا حتی اعتمروا من العام المقبل ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن تمام نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے یحیے بن عبد اللہ بن بکیر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میمون بن یحیے نے وہ روایت کرتے
ابن مخرمہ بن بکیر سے وہ اپنے والد سے کہا سنی میں نے نافع مولے ابن عمر رض سے بیان کرتے تھے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما نے فرمایا کہ جب محرم کو دشمن روک لے تو چاہیے کہ وہ احرام سے باہر ہو جاوے ایسا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا تھا جبکہ کفار قریش نے آپ کو عمرہ سے روکا (یعنے حدیبیہ کے سال) تو آپ نے ہدی ذبح کی اور
بال اتروا کر احرام سے باہر ہوئے اور ایسا ہی آپ کے اصحاب نے کیا پھر (مدینہ) واپس آئے اور آیندہ سال عمرہ کیا۔
فلما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یحل بالاحصار فی عمرتہ بحصر العدو ایاہ حتی نحر
الھدی دل ذلک ان کذالک حکم المحصر لا یحل بالاحصار حتی ینحر الھدی ولیس فیما رویناہ اولا
خلاف لھذا عندنا لان قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کسر او عرج فقد حل فقد یحتمل ان
یکون فقد حل لہ ان یحل لا علی انہ قد حل بذلک من احرامہ ویکون ھذا کما یقال قد حلت فلانۃ
للرجال اذا خرجت من عدۃ علیھا من زوج قد کان لھا قبل ذلک لیس علی معنی انھا قد حلت لھم
فیکون لھم وطیھا ولکن علی معنی انہ قد حل لھم ان یتزوجوھا تزویجا یحل لھم بہ وطیھا ھذا کلام
جائز مستساغ **فلما** کان ھذا الحدیث قد احتمل ما ذکرنا وجاء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی حدیث عروۃ عن المسور بما قد وصفنا ثبت بذلک ھذا التاویل **وقد** بین اللہ عز وجل فی
کتابہ بقولہ عز وجل فان احصرتم فما استیسر من الھدی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ فلما
امر اللہ تعالی المحصر ان لا یحلق راسہ حتی یبلغ الھدی محلہ علم بذلک انہ لا یحل المحصر من احرامہ الا
فی وقت ما یحل لہ حلق راسہ فھذا قد دل علیہ قول اللہ تعالی ثم فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم زمن الحدیبیۃ **والدلیل** علی صحۃ ذلک التاویل ایضا ان حدیث الحجاج بن عمرو قد ذکر
عکرمۃ انہ حدثہ ابن عباس وابا ھریرۃ رض فقالا صدق فصار ذلک الحدیث عن ابن عباس وعن ابی
ھریرۃ رض ایضا **وقد** قال عبد اللہ بن عباس فی المحصر ما قد وافق التاویل الذی صرفنا الیہ حدیث
الحجاج ترجمہ پس جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عمرہ میں دشمن کے روکنے کے سبب سے بغیر ہدی ذبح
کیے احرام سے باہر نہیں ہوئے تو معلوم ہوا کہ محصر کا یہی حکم ہے کہ جب تک ہدی ذبح نہ کرے احرام سے باہر
نہیں ہو سکتا رہیں شروع باب کی حدیثیں سو ان میں ہمارے نزدیک اسکے خلاف پر کوئی دلالت نہیں کیونکہ

۵۵

وہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پیر یعنی لنگ ہو جائے یا ہاتھ پیر ٹوٹ جائے تو وہ
احرام سے باہر ہو گیا تو جائز ہے کہ اسکے یہ معنے ہوں کہ اسکے لیے جائز ہے کہ احرام سے باہر ہو جائے نہ یہ کہ درحقیقت
بھی وہ ہاتھ پیر ٹوٹتے ہی احرام سے باہر ہو گیا جیسا کہ معتدہ کے متعلق جبکہ وہ عدت سے باہر ہو جائے کہا جا سکتا ہے
کہ وہ لوگوں کے لیے حلال ہو گئی تو اسکے یہی معنے ہیں کہ جو شخص چاہے اسکے ساتھ نکاح کر سکتا ہے نہ یہ کہ درحقیقت
بھی وہ سب کے لیے حلال ہو گئی اور یہ کلام جائز وصحیح ہے کیونکہ وہ عدت کے درمیان تو حرام تھی اور اب
عدت کے بعد حلال ہو گئی پس جائز ہے کہ اس کے ساتھ نکاح کیا جائے اب یہ حدیث اس معنی کی محتمل ہوئی اور حدیث
عروہ میں ہے کہ آپ ہدی ذبح کر کے احرام سے باہر ہوئے تو ثابت ہوا کہ اس حدیث کے یہی معنے ہیں جو ہم نے
بیان کیئے ماسوائے اسکے محصر کا حکم خود کتاب اللہ میں موجود ہے چنانچہ احصار کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
فان احصرتم الآیۃ (یعنے اگر تم حج یا عمرہ سے روک دیئے جاؤ تو جو ہدی ساتھ ہے دے دو اور اسے بیت اللہ کی
طرف بھیجدے) اور بال نہ اترواؤ جب تک کہ ہدی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے
بیان فرمایا کہ جب تک ہدی اپنی جگہ نہ پہنچے بال نہ اترواؤ معلوم ہوا کہ محصر کے احرام سے باہر ہونے کا یہی حکم ہے
کہ وہ احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسکے لیے بال اتروانا جائز نہ ہو جائے اس معنے پر یہ آیت دلالت
رکھتی ہے اور ایسا ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے سال کیا تھا (جو ہجرت سے چھٹے سال
واقع ہوئی) دوسری دلیل مذکورہ تاویل کی صحت پر یہ ہے کہ عکرمہ نے اس حدیث کا ابن عباس اور ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ذکر کیا اور ان دونوں نے فرمایا کہ حجاج بن عمرو نے راست بیان کیا تو یہ حدیث ابن
عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت کی گئی اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا جو قول محصر کے
متعلق روایت کیا ہے وہ اس معنے کے موافق ہے جو ہم نے بیان کیئے **ودل** علیہ ما حدثنا یزید بن
سنان قال ثنا یحیی بن سعید القطان عن الاعمش عن ابراھیم عن علقمۃ واتموا الحج والعمرۃ للہ فان احصرتم
فما استیسر من الھدی قال اذا احصر الرجل بعث الھدی ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی
محلہ فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فصیام ثلثۃ
ایام فان عجل فحلق قبل ان یبلغ الھدی محلہ فعلیہ فدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک صیام ثلثۃ
ایام او تصدق علی ستۃ مساکین کل مسکین نصف صاع والنسک شاۃ فاذا امن مما کان بہ فمن
تمتع بالعمرۃ الی الحج فان مضی من وجھہ ذلک فعلیہ حجۃ وان اخر العمرۃ الی قابل فعلیہ حجۃ و
عمرۃ وما استیسر من الھدی فمن لم یجد فصیام ثلثۃ ایام فی الحج اخرھا یوم عرفۃ وسبعۃ اذا رجع
قال فذکرت ذلک لسعید بن جبیر فقال ھذا قول ابن عباس وعقد ثلثین ترجمہ اور اس کی صحت پر یہ
حدیث بھی دلالت رکھتی ہے جو بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن سعید
القطان نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے آیۃ واتموا الحج والعمرۃ للہ الایہ کے
متعلق کہ جب محرم روکدیا جائے تو ہدی بھیجدے اور آیۃ ولا تحلقوا رؤسکم الآیۃ کے تحت میں بیان کیا ہے
کہ جو شخص کسی اذیت وتکلیف کے سبب سے ہدی کے اس کی جگہ پہنچنے سے پہلے ہی بال اتروا لے تو اسے

تین روزے رکھنا چاہیے یا فدیہ دینا چاہیے یا قربانی کرنا چاہیے یعنی ایک بکری اور فدیہ یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو کھانا
کھلائے یا فی مسکین نصف صاع صدقہ کرے اور فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج کے تحت میں بیان کیا ہے جو شخص عمرہ کو حج کے
ساتھ ملائے (یعنے عمرہ کے بعد حج کا بھی احرام باندھے) اور عمرہ کر بھی لے تو اُس پر حج فرض رہا اور اگر عمرہ
مین تاخیر ہو جائے تو پھر آیندہ سال سپر عمرہ اور حج دونون فرض رہے اور آیۃ وما استیسر من الھدی الایہ کے
تحت مین بیان کیا ہے کہ ان تین روزون میں آخری روزہ عرفہ کے دن کا ہے اور سات روزے جب واپس ہو و
ابراہیم نخعی رح بیان کرتے ہیں کہ مین نے یہ حدیث سعید بن جبیرؒ سے بیان کی تو انہون نے فرمایا کہ یہی ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے **حدثنا** اَبُوْ شُرَیْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ ثَنَا ۵۷
سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ
قَالَ مِنْ حَبْسٍ اَوْ مَرَضٍ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ فَقَالَ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض **ترجمہ**
اور حدیث بیان کی ہم سے ابو الشریح محمد بن زکریا بن یحیے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا
حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے کہ
انہون نے آیہ فان احصرتم کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ احصار خواہ دشمن کے سبب سے ہو خواہ بیماری
کے سبب سے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے کیا فرمایا
ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہما کا یہی قول تھا **فهذا** ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ یَجْعَلْهُ یَحِلُّ مِنْ اِحْرَامِهٖ بِالْاِحْصَارِ
حَتّٰی یُنْحَرَ عَنْهُ الْهَدْیُ **وقد** رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ
فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مَعْنٰی فَقَدْ حَلَّ عِنْدَهٗ اَیْ لَهٗ اَنْ یَحِلَّ عَلٰی مَا ذَهَبْنَا فِیْ ذٰلِكَ **وقد** رُوِیَ ذٰلِكَ
اَیْضًا مِنْ غَیْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا **ترجمہ** تو اب دیکھو حضرت عبد
اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بغیر ہدی ذبح کیے احرام سے باہر ہونا جائز نہین رکھتے تھے حالانکہ لنگ ہو جانے
یا ہاتھ پیر ٹوٹ جانے سے احرام سے باہر ہو جانے کی حدیث بھی آپ نے روایت کی تو اب آپکا قول مذکور دلالت
رکھتا ہے کہ اس حدیث کے آپ کے نزدیک بھی وہی معنے تھے جو ہم نے بیان کیے اور ایسا ہی اور اصحاب رسول
مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی روایت کیا گیا ہے **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ ۵۸
الْعَبْدِیُّ صَاحِبُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لُدِغَ صَاحِبٌ
لَنَا بِذَاتِ الشُّقُوْقِ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِعُمْرَةٍ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْنَا فَلَقِیْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرْنَا لَهٗ اَمْرَهٗ فَقَالَ یَبْعَثُ
بِهَدْیٍ وَّیُوَاعِدُ اَصْحَابَهٗ مَوْعِدًا فَاِذَا نُحِرَ عَنْهُ حَلَّ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے علی بن معبد بن شداد العبدی تلمیذ محمد بن الحسن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن عبد الحمید نے وہ روایت
کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے کہا ہمارے ایک رفیق کو ایک زہریلی سانپ نے کاٹ لیا اور وہ
عمرہ کا احرام باندھے ہوئے تھے تو یہ امر ہم پر دشوار گذرا کہ کیا کرے چنانچہ ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے ملاقی ہوئے اور واقعہ بیان کیا فرمایا ان کو چاہیے کہ اپنے رفقا کے ساتھ ہدی بھیجدین اور جب وہ اُنکی طرف
سے ذبح کی جائے تو احرام سے باہر ہو جائین **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیٌّ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ ۵۹

عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ بَعْدَ ذٰلِكَ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ عمار بن عمیر سے وہ عبدالرحمن بن یزید سے کہ اسکے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پھر بعد صحت اس پر عمرہ کرنا واجب ہے

٥١٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان سے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے پھر انکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے ذکر کی

٥١١ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَهَلَّ رَجُلٌ مِّنَ النَّخَعِ بِعُمْرَةٍ يُقَالُ لَهٗ عُمَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ فَلُدِغَ فَبَيْنَا هُوَ صَرِيْعٌ فِي الطَّرِيْقِ اِذْ اَطْلَعَ عَلَيْهِمْ رَكْبٌ فِيْهِمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رض فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ ابْعَثُوْا بِالْهَدْيِ وَاجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ يَوْمًا اَمَارَةً فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَلْيَحِلَّ قَالَ الْحَكَمُ وَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ حَدَّثَنِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ وَعَلَيْهِ الْعُمْرَةُ مِنْ قَابِلٍ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَهٗ بِهٖ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ الْحَكَمُ سَوَاءً ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ... ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن یزید سے کہا قبیلۂ نخع سے ایک شخص نے جن کا نام سعید بن عمیر تھا عمرہ کا احرام باندھا اور راستہ میں انہیں سانپ نے کاٹ لیا تو یہ اسی طرح راستہ میں پڑے ہوئے تھے کہ ایک قافلہ گذرا جس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے چنانچہ لوگوں نے آپ سے انکے متعلق دریافت کیا فرمایا ہدی بھیجدو اور ان کے اور ان لوگوں کے درمیان جو ہدی لیجائیں ایک دن مقرر کرو پھر جب وہ دن گذرے تو یہ احرام سے باہر ہو جائیں حکم بیان کرتے ہیں کہ اور عمارہ بن عمیر نے مجھ سے کہا کہ اور عبدالرحمن ابن یزید کی روایت سے تو میں تم سے حدیث بیان کر ہی چکا ہوں کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ پھر آئندہ سال اس پر عمرہ واجب ہے اور شعبہ بیان کرتے ہیں کہ اور سلیمان الاعمش نے ان سے حدیث بیان کی مثل حدیث حکم کے

٥١٢ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ الْمُحْصَرُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَاِنِ اضْطُرَّ اِلٰى شَيْءٍ مِّنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الَّتِيْ لَا بُدَّ لَهٗ مِنْهَا وَالدَّوَاءِ صَنَعَ ذٰلِكَ وَافْتَدٰى ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا محصر احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ بیت اللہ کا طواف اور سعی صفا و مروہ نہ کرے اور اگر اسکو لباس وغیرہ (پہننے کی ضرورت) ہو تو پہن لے اور فدیہ دیدے فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ اَيْضًا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا تَاَوَّلْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ الْحَجَّاجِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْاِحْصَارِ الَّذِيْ هٰذَا حُكْمُهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ هُوَ وَبِاَيِّ مَعْنًى يَكُوْنُ فَقَالَ قَوْمٌ يَكُوْنُ بِكُلِّ حَابِسٍ مَّا يَحْبِسُهٗ مِنْ مَّرَضٍ اَوْ غَيْرِهٖ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رح وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ اَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رض وَقَالَ اٰخَرُوْنَ لَا يَكُوْنُ الْاِحْصَارُ الَّذِيْ حُكْمُهٗ مَا وَصَفْنَا اِلَّا بِالْعَدُوِّ خَاصَّةً وَلَا يَكُوْنُ بِالْاَمْرَاضِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ ترجمہ پس ان آثار

سے ثابت ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی حدیث
حجاج الصواف کے یہی معنے سمجھے ہوئے تھے جو ہم نے بیان کئے اب اسکے بعد اہل علم نے اس امر میں بھی اختلاف کیا
ہے کہ کون احصار معتبر ہے یعنے یہ جو اوپر حکم بیان کیا گیا کس قسم کے احصار کا حکم ہے ایک گروہ اہل علم نے فرمایا ہے کہ خواہ
کسی قسم کا احصار ہو دشمن کے سبب سے ہو یا مرض وغیرہ کے سبب سے یہی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم
کا قول ہے اور یہی ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا اور باقی
اہل علم نے فرمایا ہے کہ یہ جو حکم بیان کیا گیا خاص اس احصار کا ہے جو دشمن کے سبب سے واقع ہو تو اس کا یہ حکم نہیں ہے
یہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قول ہے حدثنا محمد بن زکریا ابو شریح قال ثنا الفریابی قال ثنا سفیان

۱۳ھ

الثوری عن موسی بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال لا یکون الاحصار الا من عدو ترجمہ چنانچہ حدیث بیان
کی ہم سے محمد زکریا ابو الشریح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فریابی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان ثوری نے
وہ روایت کرتے ہیں موسی بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا احصار ثابت نہیں

۱۴ھ

ہوتا مگر دشمن کے سبب سے حدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثه عن ابن شهاب عن سالم عن
ابیه انه قال من حبس دون البیت بمرض فانه لا یحل حتی یطوف بالبیت وبین الصفا والمروة ترجمہ
حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت
کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ سالم سے وہ اپنے والد سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جو شخص بیت اللہ سے روکا جائے
بیماری کے سبب سے تو وہ احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ بیت اللہ کا طواف اور سعی صفا و مروہ نہ کرے
فلما وقع في هذا الاختلاف وقد روينا عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من حديث
الحجاج وابن عمرو وابن عباس وابي هريرة ما ذكرنا من قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم من كسر او عرج
فقد حل وعليه حجة اخرى ثبت بذلك ان الاحصار يكون بالمرض كما يكون بالعدو فهذا وجه هذا
الباب من طريق تصحيح معاني الآثار واما من طريق النظر فانا قد رأيناهم اجمعوا ان احصار العدو
يجب به للمحصر الاحلال كما قد ذكرنا واختلفوا في المرض فقال قوم حكمه حكم العدو في ذلك اذا كان
قد منعه من المضي في الحج كما منعه العدو وقال آخرون حكمه باين من حكم العدو فاردنا ان ننظر الى
الضرورة من العدو هل يكون مباحا بالضرورة بالمرض ام لا فوجدنا الرجل اذا كان يطيق القيام
كان فرضه ان يصلي قائما وان كان يخاف ان قام ان يعاينه العدو فيقتله وان كان العدو قائما على
راسه فمنعه من القيام فكل قد اجمع انه قد حل له ان يصلي قاعدا وسقط عنه فرض القيام واجمعوا
ان رجلا لو اصابه مرض او زمانة فمنعه ذلك من القيام انه قد سقط عنه فرض القيام وحل له
ان يصلي قاعدا يركع ويسجد اذا اطاق ذلك او يومي ان كان لا يطيق ذلك فراينا ما ابيح له من هذا
بالضرورة من العدو وقد ابيح له بالضرورة من المرض ورأينا الرجل اذا حال العدو بينه وبين الماء سقط
فرض الوضوء ويتيمم وصلى وكذلك لو كانت به علة يضرها الماء كان كذلك ايضا يسقط عنه فرض الوضوء
ويتيمم ويصلي فكانت هذه الاشياء التي قد عذر فيها بالعدو قد عذر فيها ايضا بالمرض وكان الحال

في ذلك سواء ثم رأينا الحاج المحصر بالعدو وقد عذر فجعل له في ذلك أن يفعل ما جعل للمحصر أن يفعل
حتى يحل واختلفوا في المحصر بالمرض فالنظر على ما ذكرنا من ذلك أن يكون ما وجب له من العذر بالضرورة
بالعدو يجب له أيضا بالضرورة بالمرض ويكون حكمه في ذلك سواء كما كان حكمه في ذلك أيضا سواء في
الطهارات والصلوات **ثم** اختلف الناس بعد هذا في المحرم بعمرة يحصر بعدو أو بمرض فقال قوم يبعث
بهدي ويواعدهم أن ينحروه عنه فإذا نحر حل وقال آخرون بل يقيم على إحرامه أبدا وليس لها وقت
كوقت الحج وكان من الحجة للذين ذهبوا إلى أنه يحل منها بالهدي ما رويناه عن رسول الله صلى الله عليه و
سلم في أول هذا الباب لما أحصر بعمرة زمن الحديبية حصرته كفار قريش فنحر الهدي وحل ولم ينتظر
أن يذهب عنه الإحصار إذ كان لا وقت لها كوقت الحج بل جعل العذر في الإحصار بالحج **فثبت**
أن حكمهما في الإحصار فيهما سواء وأنه يبعث الهدي حتى يحل به مما أحصر به منهما إلا أن عليه في
العمرة قضاء عمرة مكان عمرته وعليه في الحجة حجة مكان حجته وعمرة لإحلاله **وقد** روينا
في العمرة أنه قد يكون المحرم محصرا بها ما قد تقدم في هذا الباب عن عبد الله بن مسعود رض فهذا وجه
هذا الباب من طريق الآثار **وأما** النظر في ذلك فإنا قد رأينا أشياء قد فرضت على العباد مما جعل
لها وقت خاص وأشياء فرضت عليهم مما جعل الدهر كله وقتا لها **منها** الصلوات فرضت عليهم
في أوقات خاصة تؤدى في تلك الأوقات بأسباب متقدمة لها من التطهر بالماء وستر العورة
ومنها الصيام في كفارات الظهار وكفارات الصيام وكفارات القتل جعل ذلك على المظاهر و
القاتل لا في الأيام بعينها بل جعل الدهر كله وقتا لها وكذلك كفارة يمين جعلها الله عز وجل على الحانث
في يمينه وهي إطعام عشرة مساكين أو كسوتهم أو تحرير رقبة مؤمنة ثم جعل الله عز وجل لمن فرض عليه الصلوات
بالأسباب التي يتقدمها والأسباب المفعولة فيها في ذلك عذرا إذا منع منها **فمن** ذلك ما جعل له في
عدم الماء من سقوط الطهارة بالماء والتيمم **ومن** ذلك ما جعل لمن منع من ستر العورة أن يصلي
بادي العورة **ومن** ذلك ما جعل لمن منع من القبلة إلى غير قبلة **ومن** ذلك ما جعل للذي
منع من القيام أن يصلي قاعدا يركع ويسجد فإن منع من ذلك أيضا أومى إيماء فجعل له ذلك وإن كان قد
بقي عليه من الوقت ما قد يجوز أن يذهب عنه ذلك العذر ويعود إلى حاله قبل العذر وهو في وقت
لم يفته وكذلك جعل لمن لا يقدر على الصوم في الكفارات التي أوجب الله عز وجل عليه فيها الصوم
لمرض حل به مما قد يجوز برؤه منه بعد ذلك ورجوعه إلى حال الطاقة لذلك الصوم فجعل ذلك له
عذرا في إسقاط الصوم عنه به ولم يمنع من ذلك إذا كان ما جعل عليه من الصوم لا وقت له و
كذلك فيما ذكرنا من الإطعام في الكفارات والعتق فيها والكسوة إذا كان الذي فرض ذلك عليه
معدما وقد يجوز أن يجد بعد ذلك فيكون قادرا على ما أوجب الله عز وجل عليه من ذلك من غير
فوات لوقت شيء مما أوجب عليه فعله فيه **فلما** كانت هذه الأشياء يزول فرضها بالضرورة
فيها وإن كان لا يخاف فوت وقتها فجعل ذلك وما يخاف فوت وقته سواء من الصلوات في أواخر

اَوْقَاتِهَا وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الْعُمْرَةُ وَاِنْ كَانَ لَا وَقْتَ لَهَا اَنْ يُّبَاحَ فِى الضَّرُوْرَةِ فِيْهَا مَا يُبَاحُ بِالضَّرُوْرَةِ فِىْ غَيْرِهَا مِمَّا لَهٗ وَقْتٌ مَّعْلُوْمٌ **فَثَبَتَ** بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهٗ قَدْ يَكُوْنُ الْاِحْصَارُ بِالْعُمْرَةِ كَمَا يَكُوْنُ الْاِحْصَارُ بِالْحَجِّ سَوَآءً وَهٰذَا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ رح وَاَبِىْ يُوْسُفَ رح وَمُحَمَّدٍ رح

ترجمہ۔ بہرکیف اگرچہ اس کے درمیان اختلاف واقع ہوا لیکن حدیث حجاج بن عمرو میں جو ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ثابت ہے بیان کیا جاچکا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لنگڑا ہو جائے یا جس کا ہاتھ پیر ٹوٹ جائے تو وہ احرام سے باہر ہو گیا (یعنے اس کے لیے جائز ہے کہ وہ احرام سے باہر ہو جائے) اور اسپر دوسرا حج واجب ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ احصار جس طرح دشمن کے سبب سے ثابت ہوتا ہے اسی طرح مرض کے سبب سے بھی یہ بیان ہے اس مسئلہ کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اُس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے سو دشمن کے سبب سے احصار واقع ہونے میں تو سب کا اتفاق ہے اور اختلاف مرض کے سبب سے احصار واقع ہونے میں ہے تو ہم نے چاہا کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ عبادات کے درمیان جو حکم دشمن کے سبب سے ثابت ہوا ہے وہی حکم مرض کے سبب سے بھی ثابت ہے یا نہین چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ نماز کے درمیان جب تک قیام کی قدرت ہو مصلی سے قیام ساقط نہین ہوتا لیکن اگرچہ مصلی کو دشمن کا خوف ہو کہ کھڑے ہونے سے اسپر دشمن کی نگاہ پڑے گی اور وہ اسے قتل کریگا۔ لیکن اگر دشمن اسکے سر پر کھڑا ہے اور اسکو قیام سے روکتا ہے تو باجماع ثابت ہے کہ اس سے قیام ساقط ہوجاتا ہے اسی طرح یہ بھی باتفاق ثابت ہے کہ اگر مرض یا معذوری کے سبب سے قیام کی قدرت نہ ہو تب بھی مصلی سے فرض قیام ساقط ہوجاتا ہے اب اگر بیٹھنے کی قوت ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر بیٹھنے کی قوت نہیں تو اشارہ کے ساتھ رکوع و سجود کرے اسی طرح مصلی اور پانی کے درمیان بھی اگر دشمن حائل ہو تو فرض وضو ساقط ہوجاتا ہے اور جائز ہوجاتا ہے کہ وہ تیمم کرکے نماز ادا کرے اسی طرح بیماری کے سبب سے بھی فرض وضو ساقط ہوجاتا ہے مثلاً یہ کہ پانی مرض کو ضرر پہنچاتا ہو تو جائز ہے کہ وہ تیمم کرکے نماز ادا کرے پس جس طرح نماز مین دشمن اور مرض دونون کے سبب سے فرض وضو اور فرض قیام ساقط ہوجاتا ہے تو قیاس چاہتا ہے کہ احرام سے باہر ہونیکا حکم بھی یہی ہو کیونکہ جب دشمن کی طرف سے احصار ہو تو باتفاق احرام سے باہر ہونا جائز ہے اس قیاس پر اگر مرض وغیرہ کے سبب سے احصار واقع ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے کہ جس طرح محصر بالعدو معذور سمجھا گیا اسی طرح محصر بالمرض بھی معذور سمجھا جائے

اَلْمَسْئَلَةُ الْاُخْرٰی

اسکے بعد اہل علم نے احرام کے متعلق اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کہ احرام عمرہ میں جب محرم دشمن کے یا مرض کے سبب سے روکدیا جائے اور ہدی لوگون کے ساتھ بھیجدے اور وعدہ ان سے لے لے کہ وہ اسے ذبح کردین پھر جب ہدی ذبح کیجائے تو وہ احرام سے باہر ہوا اُن مین ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ احرام سے باہر ہوگیا اور ایک گروہ کا قول ہے کہ وہ احرام سے باہر نہین ہوتا بلکہ احرام کے ساتھ باقی رہتا ہے اس لیے کہ عمرہ غیر موقت ہے یعنے عمرہ کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں بلکہ ہر وقت کیا جاسکتا ہے بخلاف حج کے سو جو اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ وہ احرام سے باہر ہوجاتا ہے انکی دلیل وہ حدیث ہے جو شروع باب میں بیان کی گئی جس مین مذکور ہے کہ رسول

مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صلح حدیبیہ کے سال عمرہ کرنے سے روک دیئے گئے تو آپ ہدی ذبح کر کے احرام سے باہر ہو گئے اور اس کا انتظار نہیں کیا کہ اگر عذر احصار رفع ہو تو عمرہ کیا جائے تو اُس سے ثابت ہوا کہ حج و عمرہ دونوں مین احصار کا حکم یکسان ہے کہ ہدی بھیجدے اور جب وہ ذبح کی جائے تو احرام سے باہر ہو جائے بجز اسکے کہ اگر عمرہ کا احرام ہے تو عمرہ کی اور اگر حج کا احرام باندھا ہے تو حج کی قضا لازم ہے ایسا ہی اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے جیساکہ حدیث ابن عباس اور حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما مین بیان کیا گیا ہے یہ حکم ہے اس مسئلہ کا بطریق تصیحح معانی آثار کے اور اس کا حکم بطریق نظر و قیاس کے سو ہم دیکھتے ہیں کہ عبادات دو قسم کی ہیں ایک وہ جن کے لیے وقت خاص مقرر ہے اور ایک وہ جن کے لیے کوی وقت خاص مقرر نہیں بلکہ وہ ہر وقت ادا کی جا سکتی ہیں مثلا نماز کے لیے وقت مقرر ہے کہ وہ اسکے وقت پر ادا کی جاتی ہے اور کئی اسباب متقدمہ کے ساتھ مثلا طہارت اور ستر عورت وغیرہ انہیں عبادات مین سے مثلا کفارۂ ظہار اور کفارۂ قتل کے روزے ہیں کہ اُنکے لیے کوی وقت خاص مقرر نہیں بلکہ جب چاہو تب ہی رکھے جا سکتے ہیں اسی طرح کفارہ یمین جو قسم پوری نہ کرنیوالے پر اللہ تعالے نے واجب کیا ہے اور وہ دس مسکینون کو کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا اور یا غلام آزاد کرنا ہے اس کے لیے بھی کوئی وقت خاص مقرر نہین اسکے بعد ہم کہتے ہیں کہ مصلے کو اللہ تعالے نے نماز کے ان دونون قسم کے اسباب مین معذور رکھا ہے جو نماز سے پہلے یا خود نماز کے درمیان عمل مین لائے جاتے ہیں جبکہ مصلی اُنپر قدرت نرکھتا ہو مثلا پانی نہ مل سکے تو وضو ساقط ہو جاتا ہے اور تیمم کافی ہوتا ہے ازانجملہ یہ کہ اگر کپڑا میسر نہ آئے تو فرض ستر عورت ساقط ہو جاتا ہے اور برہنہ جسم نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے اسی طرح مصلی اگر قبلہ کیطرف منہ کرنے سے روک دیا گیا ہو تو غیر قبلہ کیطرف نماز پڑھنا جائز ہے اور قیام کی قدرت نہ ہو تو بیٹھکر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر بیٹھنے کی قوت بھی نہ ہو تو صرف اشارہ سے ہی نماز ادا کرنا جائز ہے کہ نماز کا وقت باقی رہے ان اسباب میں سے زائل ہو جائین باوجود اسکے کہ مصلی ان اسباب میں معذور رکھا گیا اور اسکے لیے ضروری نہین کہ وہ نماز کا وقت باقی رہنے تک ان اسباب کے زائل ہونے کا انتظار کرے اسی طرح جو شخص بیماری کے سبب سے کفارہ کے روزے نرکھ سکتا ہو تو وہ اس مین معذور رکھا گیا ہے چنانچہ روزے اس سے ساقط ہو جاتے ہیں حالانکہ ان روزون کے ادا کرنے کے لیے کوئی وقت خاص مقرر نہیں اور زوال مرض کے بعد وہ ان روزون کے رکھنے کی قوت پاسکتا ہے تاہم یہ روزے اس سے ساقط کردیے گئے اسی طرح کفارہ یمین میں جب غلام آزاد کرنے یا مساکین کو کھانا کھلانے یا کپڑا پہنانے کی قدرت نہ ہو تو کفارۂ یمین ساقط ہو جاتا ہے حالانکہ ممکن ہے کہ آئندہ اسے اس کی قدرت حاصل ہو جائے پس جس طرح ان صورتون مین بمقتضائے وقت و ضرورت اسقاط فرضیت کا حکم دونون قسم کی عبادتون میں یکسان رکھا گیا تو اب نظر و قیاس چاہتا ہے کہ بمقتضائے وقت و ضرورت عمرہ کا یہی حکم ہو کہ جس طرح ان عبادتون مین جن کے لیے وقت مقرر ہے بمقتضائے وقت بعض امور کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اسی طرح حج و عمرہ مین فرض احرام ساقط ہو جائے پس اس بیان سے ثابت ہوا کہ عمرہ مین بھی احصار کا وہی حکم ہے جو حکم اس حج میں ہے کہ حج کے درمیان احصار کے سبب سے احرام سے باہر ہونا جائز ہے اسی طرح عمرہ مین بھی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے ÷

المسئلة الاخرى

ثم تكلم الناس بعد هذا في المحصر اذا نحر هديه هل يحلق راسه ام لا فقال قوم ليس عليه ان يحلق لانه قد ذهب
عنه النسك كله وممن قال ذلك ابو حنيفة ومحمد رح وقال آخرون بل يحلق فان لم يحلق حل ولا شیء عليه و
وممن قال ذلك ابو يوسف رح وقال آخرون يحلق ويجب ذلك عليه كما يجب على الحاج والمعتمر **فكان**
من حجة ابی حنيفة ومحمد رح في ذلك انه قد سقط عنه بالاحصار جميع مناسك الحج من الطواف والسعي بين
الصفا والمروة وذلك مما يحل المحرم من احرامه **الا ترى** انه اذا طاف بالبيت يوم النحر حل له ان يحلق
يحل له بذلك الطيب واللباس والنساء قالوا فلما كان ذلك مما يفعله حتى يحل فسقط ذلك عنه كله بالاحصار
سقط ايضا عنه سائر ما يحل به المحرم بسبب الاحصار هذه حجة لابی حنيفة ومحمد رح **وكان** من حجة
الآخرين عليهما في ذلك ان تلك الاشياء من الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ورمي الجمار
قد صد عنه المحرم وحيل بينه وبينه وهو قادر على ان يفعله مما كان يصل الى الله ان يفعله فحكمه فيه
في غير حال الاحصار وما لا يستطيع ان يفعله في حال الاحصار فهو الذي يسقط عنه بالاحصار فهو
النظر عندنا واذا كان حكمه في وقت الحلق وهو محصر كحكمه في وجوبه عليه وهو غير محصر كان تركه
اياه ايضا وهو محصر كتركه اياه وهو غير محصر **وقد** روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قد دل
على ان حكم الحلق باق على المحصرين كما هو على من وصل الى البيت **ترجمہ** اسکے بعد اہل علم نے اس مسئلہ میں اختلاف
کیا ہے کہ جب محصر ہدی بیت اللہ کیطرف بھیجے اور وہ ذبح کی جائے تو اب ہدی کے ذبح کیے جانے کے بعد
محصر کیلیے بال اتروانا بھی ضروری ہے یا نہیں تو اس میں تین قول ہیں ایک گروہ کہتا ہے کہ بال اتروانے کی ضرورت نہیں
کیونکہ آخر احکام نسک تو اس سے ساقط کر ہی دیے گئے ہیں چنانچہ امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے
اور ایک گروہ کا قول ہے کہ اسے بال اتروانا چاہیے لیکن اگر نہ اتروائے تو اسپر کچھ کفارہ وغیرہ واجب نہیں امام
ابو یوسف رحمہ اللہ اس قول کی طرف گئے ہیں اور باقی اہل علم نے فرمایا ہے کہ اس پر بال اتروانا واجب ہے جس طرح
معتمر اور حاجی کے لیئے بال اتروانا واجب ہے امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ کی دلیل یہ ہے کہ جب احصار کی سبب
سے طواف اور سعی صفا مروہ وغیرہ ساقط ہو گئے تو حلق بھی ساقط ہو جانا چاہیے کیونکہ حلق انہیں پر مترتب ہے اور باقی
اہل علم کی دلیل یہ ہے کہ طواف اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار جو احصار کے سبب سے ساقط ہو جاتے ہیں تو اس کا سبب
یہ ہے کہ محصر انکے ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھتا کیونکہ دشمن اُسکے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہے بخلاف حلق کے
کہ دشمن حلق سے تو مانع نہیں ہو سکتا تو اب جس فعل کے ادا کرنے پر قدرت باقی ہے اُس کا ترک کرنا ایسا ہی ہے
جیسے غیر احصار کی حالت میں ترک کرنا اور غیر احصار کی حالت میں تو حلق واجب ہے تو اب نظر و قیاس چاہتا ہے
کہ احصار کی حالت میں بھی حلق واجب ہو اور اس کے ترک کرنے کا وہی حکم ہے جو غیر احصار کی حالت میں ترک کرنیکا ہان
جن کے ادا کرنے پر محصر قدرت نہیں رکھتا وہ احصار کے سبب سے ساقط ہو جائیں گے وہو القیاس عندنا یہ حکم
ہے کہ اس مسئلہ کا بطریق نظر و قیاس کے اور جو حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی

ہے وہ بھی اس امر پر دلالت رکھتی ہے کہ محصرین پر بھی حلق اسی طرح واجب ہے جس طرح غیر محصرین پر **وَذٰلِكَ** اَنَّ رَبِيعًا الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَلَقَ رِجَالٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَقَصَّرَ اٰخَرُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الْمُحَلِّقِيْنَ ظَاهَرْتَ لَهُمْ بِالتَّرَحُّمِ قَالَ اِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوْا ؕ ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد بن موسیٰ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو اسحٰق نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبداللہ بن ابی نجیح نے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے فرمایا صلح حدیبیہ کے سال بعض لوگوں نے بال منڈوائے اور بعض نے قصر کیا تھا یعنے بال کترواتے تھے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محلقین پر اللہ تعالیٰ فضل وکرم کرے عرض کیا یارسول اللہ اور مقصرین پر فرمایا محلقین پر اللہ تعالیٰ فضل وکرم کرے عرض کیا یارسول اللہ اور مقصرین پر فرمایا محلقین پر اللہ تعالےٰ فضل وکرم کرے عرض کیا یارسول اللہ اور مقصرین پر فرمایا اور مقصرین پر بھی اللہ تعالیٰ فضل وکرم کرے عرض کیا یارسول اللہ محلقین کے لیے آپ نے تین دفعہ دعا کی فرمایا اس لیے کہ انہوں نے شک نہیں کیا

حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ؕ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بہلول نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ادریس نے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے پھر اُن کے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلٰثًا وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً ؕ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابراہیم الانصاری سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میں نے سنا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حدیبیہ کے سال دعا کرتے ہوئے محلقین کے لیے آپ نے تین دفعہ اور مقصرین کے لیے ایک دفعہ دعا کی

حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ اِسْتَغْفَرَ لِلْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَحَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ غَيْرَ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ ؕ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہارون بن اسمٰعیل الخزاز نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی ابن المبارک نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اُن سے حدیث بیان کی ابوابراہیم الانصاری نے وہ روایت کرتے ہیں ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ کے سال ایک دفعہ محلقین کے لیے اور ایک دفعہ مقصرین کے لیے دعا کی اور خود آپ اور آپ کے اصحاب نے حلق کیا تھا بجز دو شخصوں کے جن میں سے ایک انصار سے تھے اور ایک قریش سے ان دونوں نے قصر کیا تھا

یعنے بال کتروائے تھے، **قال** ابو جعفر فلما حلقوا جمیعا الا من قصر منھم و فضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلق منھم علی من قصر ثبت بذلک انھم قد کان علیھم الحلق والتقصیر کما کان علیھم لو وصلوا الی البیت ولولا ذلک لما کانوا فیہ الا سواء و کان لبعضھم فی ذلک فضیلۃ علی بعض ففی تفضیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک المحلقین علی المقصرین دلیل علی انھم کانوا فی ذلک کغیر المحصرین فقد ثبت بما ذکرنا ان حکم الحلق والتقصیر لا یزیلہ الاحصار واللہ اسألہ التوفیق ترجمہ امام ابو جعفر فرماتے ہیں کہ جب بجز دو شخصوں کے آپ کے جمیع اصحاب نے حلق کیا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلق کرنیوالوں کو قصر کرنیوالوں پر ترجیح دی تو ثابت ہوا کہ اُنکے لیے حلق یا قصر ضروری تھا جس طرح اُنکے بیت اللہ تک پہنچنے کی صورت مین والا حلق قصر کا حکم مساوی ہوتا اور دونوں میں سے کسی کو ترجیح نہ ہوتی بہر کیف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلق کو ترجیح دینے سے ثابت ہوا کہ حلق و قصر کے بارے مین محصرین کا بھی وہی حکم ہے جو غیر محصرین کا پس ثابت ہوا کہ احصار سے حلق و قصر کا حکم زائل نہین ہوتا ہذا واللہ اعلم ونسئل اللہ التوفیق الی الصواب . . . . والہدایۃ الی طریق الحق واللہ الہادی وہو یہدی السبیل

باب حج الصغیر
صغیر کے حج کے بیان مین

ح١

حدثنا یونس بن عبد الاعلی قال ثنا سفیان بن عیینۃ قال حدثنی ابراھیم بن عقبۃ عن کریب عن ابن عباس ان امرأۃ سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صبی ھل لھذا من حج قال نعم ولک اجر ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس بن عبد الاعلے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابراہیم بن عقبہ نے وہ روایت کرتے ہیں کریب سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس لڑکے کے لئے حج جائز ہے فرمایا ہان اور تیرے لیے اس کا اجر ہے

ح٢

حدثنا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثہ عن ابراھیم بن عقبۃ فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے اُن سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن عقبہ سے پھر اُنکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

ح٣

حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا عبد العزیز بن عبد اللہ الماجشون عن ابراھیم بن عقبۃ فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ الماجشون نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن عقبہ سے پھر ان کے اسناد سے مثل حدیث سابق کے

بیان المسئلہ

قال ابو جعفر فذھب قوم الی ان الصبی اذا حج قبل بلوغہ اجزاہ ذلک من حجۃ الاسلام ولم یکن علیہ ان یحج بعد ذلک بعد بلوغہ واحتجوا فی ذلک بھذا الحدیث **وخالفھم** فی ذلک اخرون فقالوا

لا یجزیه من حجة الاسلام وعلیه بعد بلوغه حجة اخرٰی **وکان** من الحجة لهم عندنا علی اهل المقالة الاولٰی ان
هذا الحدیث انما فیه ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اخبر ان للصبی حجا وهذا مما قد اجمع الناس جمیعا
علیه ولم یختلفوا ان للصبی حجا کما ان له صلوة ولیست تلک الصلوة بفریضة علیه فکذلک ایضا قد یجوز ان یکون
له حج ولیس ذلک الحج بفریضة علیه وانما هذا الحدیث حجة علی من زعم انه لا حج للصبی فاما من یقول ان له حجا
وانه غیر فریضة فلم یخالف شیئا من هذا الحدیث وانما خالف تاویل مخالفه خاصة **وهذا** ابن عباس رضی
هو الذی روی هذا الحدیث عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ثم قد صرف هو حج الصبی الی غیر
الفریضة وانه لا یجزیه بعد بلوغه من حجة الاسلام ترجمہ امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف
گیا ہے کہ جو لڑکا قبل بلوغ حج کرے تو پھر بعد بلوغ اُسپر حج کرنا فرض نہیں اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور باقی
اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حج اسکے لیے کافی نہیں بلکہ بعد بلوغ اُسپر دوسرا حج فرض ہے اور
اُنکی دلیل یہ ہے کہ اس حدیث میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اس امر کی خبر دی کہ صغیر کے لیے حج کرنا جائز ہے
سو اس سے کسی کو اختلاف نہیں کیونکہ جس طرح صغیر پر نماز فرض نہیں لیکن اسکے لیے نماز پڑھنا جائز ہے اسی طرح حج
کرنا بھی جائز ہے سو یہ حدیث ان لوگوں پر حجت ہے جو یہ کہتے ہیں کہ صغیر کے لیے حج کرنا جائز نہیں ہے اور ان لوگوں پر
حجت نہیں ہے جو یہ کہتے ہیں کہ صغیر کے لیے حج جائز ہے ہاں فرض نہیں سو یہ لوگ اس حدیث سے کچھ اختلاف نہیں
رکھتے بلکہ اختلاف فریق اول کے ساتھ ہے تاویل حدیث میں چنانچہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے
روایت کی ہے اور اس معنی کی طرف پھیری ہے جو ہم نے بیان کیے کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما صغیر پر حج
٥٤ فرض نہیں جانتے تھے اور نہ صغیر کو بعد بلوغ کے لیے کافی سمجھتے تھے **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا عبد
الله بن رجاء قال ثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن ابی السفر قال سمعت ابن عباس یقول یا ایها الناس اسمعونی
ما تقولون ولا تخرجوا تقولون قال ابن عباس ایما غلام حج به اهله فمات فقد قضی حجة الاسلام فان ادرک
فعلیه الحج وایما عبد حج به اهله فمات فقد قضی حجة الاسلام فان اعتق فعلیه الحج ترجمہ چنانچہ حدیث بیان
کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن رجا نے کہا حدیث بیان کی ہم اسرائیل نے وہ
روایت کرتے ہیں ابو اسحاق سے وہ ابو السفر سے کہا سنا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کو فرماتے ہوئے
کہ فرما رہے تھے کہ آپ لوگ کہا کرتے ہیں میرے سامنے بیان کریں اور اب میرے پاس جا کر کسی سے یہ نہ کہیں
کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ جو لڑکا بحالت صغر سنی حج کر لے تو اس نے فریضہ حج ادا کیا اور بعد بلوغ اسپر حج فرض
نہیں اور اسی طرح کہ جو غلام اپنے آقا کے ساتھ حج کرے اُس نے بھی فریضہ حج ادا کیا اب اگر وہ آزاد کیا جاے تو
٥٥ تو اسپر حج فرض نہیں **حدثنا محمد** قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن یونس بن عبید صاحب الحلی قال
سألت ابن عباس عن المملوک اذا حج ثم عتق بعد ذلک قال علیه الحج ایضا وعن الصبی یحج ثم یحتلم قال
یحج ایضا ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں یونس بن عبید صاحب حلی سے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے
اس غلام کے متعلق دریافت کیا جو حج کرے پھر جب آزاد کیا جائے تو کیا اس پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں

فرمایا اس پر حج فرض ہے اسی طرح صغیر کے متعلق دریافت کیا جو حج کرے پھر بالغ ہونے کے بعد اسپر حج فرض ہے یا نہیں فرمایا اُسپر بھی فرض ہے۔

وَقَدْ زَعَمْتُمْ اَنَّ مَنْ رَّوٰى حَدِيْثًا فَهُوَ اَعْلَمُ بِتَاوِيْلِهِ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَيَجِبُ عَلٰى اَصْلِكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَمَا الَّذِيْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْحَجَّ لَا يُجْزِيْهِ مِنْ حَجَّةِ الْاِسْلَامِ **قُلْتُ** قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِاَسَانِيْدِهٖ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ الْقَلَمَ عَنِ الصَّبِيِّ مَرْفُوْعٌ ثَبَتَ اَنَّ الْحَجَّ عَلَيْهِ غَيْرُ مَكْتُوْبٍ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ صَبِيًّا لَوْ دَخَلَ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلَّاهَا ثُمَّ بَلَغَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِهَا اَنَّ عَلَيْهِ اَنْ يُّعِيْدَهَا وَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّهَا فَلَمَّا ثَبَتَ ذٰلِكَ مِنِ اتِّفَاقِهِمْ ثَبَتَ اَنَّ الْحَجَّ كَذٰلِكَ وَاَنَّهٗ اِذَا بَلَغَ وَقَدْ حَجَّ قَبْلَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يَحُجَّ وَعَلَيْهِ اَنْ يَّحُجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَاَيْنَا فِي الْحَجِّ حُكْمًا يُخَالِفُ حُكْمَ الصَّلٰوةِ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَوْجَبَ الْحَجَّ عَلٰى مَنْ وَّجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا اِلَى الْحَجِّ فَلَا حَجَّ عَلَيْهِ كَالصَّبِيِّ الَّذِيْ لَمْ يَبْلُغْ ثُمَّ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ مَنْ لَّمْ يَجِدْ سَبِيْلًا اِلَى الْحَجِّ فَحَمَلَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَشٰى حَتّٰى حَجَّ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْهِ وَاِنْ وَّجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا بَعْدَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اَنْ يَّحُجَّ ثَانِيَةً لِلْحَجَّةِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ حَجَّهَا قَبْلَ وُجُوْدِهِ السَّبِيْلَ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الصَّبِيُّ اِذَا حَجَّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ فَفَعَلَ مَا لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اَنْ يَّحُجَّ ثَانِيَةً بَعْدَ الْبُلُوْغِ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّ الَّذِيْ لَا يَجِدُ السَّبِيْلَ اِنَّمَا سَقَطَ الْفَرْضُ عَنْهُ لِعَدَمِ الْوُصُوْلِ اِلَى الْبَيْتِ فَاِذَا مَشٰى فَصَارَ اِلَى الْبَيْتِ فَقَدْ بَلَغَ الْبَيْتَ فَصَارَ مِنَ الْوَاجِدِيْنَ السَّبِيْلَ فَوَجَبَ الْحَجُّ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا اَنَّهٗ تَجْزِيْهِ حَجَّتُهٗ وَلِاَنَّهٗ صَارَ بَعْدَ بُلُوْغِهِ الْبَيْتَ كَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهٗ هُنَالِكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ وَاَمَّا الصَّبِيُّ فَفَرْضُ الْحَجِّ غَيْرُ وَاجِبٍ عَلَيْهِ قَبْلَ وُصُوْلِهٖ اِلَى الْبَيْتِ وَبَعْدَ وُصُوْلِهٖ لِرَفْعِ الْقَلَمِ عَنْهُ فَاِذَا بَلَغَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحِيْنَئِذٍ وَجَبَ عَلَيْهِ فَرْضُ الْحَجِّ فَلِذٰلِكَ قُلْنَا اِنَّ مَا قَدْ كَانَ حَجَّهٗ قَبْلَ بُلُوْغِهٖ لَا يُجْزِيْهِ وَاِنَّ عَلَيْهِ اسْتِيْنَافَ الْحَجِّ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ كَمَنْ لَّمْ يَكُنْ حَجَّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ اَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ اور یہ تو فریق اول کے نزدیک مسلم ہے کہ جس نے حدیث روایت کی وہ اس کی تاویل سے اعلم ہوتا ہے پس ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے باوجود اس کے خود ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا حج صغیر کے متعلق جو قول تھا وہ بھی بیان کیا گیا تو اب فریق اول کے اصول کے مطابق ثابت ہوا کہ حدیث مذکور کے جو معنے بیان کئے گئے وہ فریق اول کے نزدیک بھی حجت ہوں با این ہمہ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ اچھا یہ کیونکر معلوم ہو کہ صغیر کا حج معتبر نہیں اور بحالت صغر سنی حج کرنے سے فرضیت حج ساقط نہیں ہو جاتی تو اسکے جواب میں کہا جائیگا کہ آخر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ تین شخصوں سے قلم اٹھا دیا گیا ہے جن میں سے ایک صغیر ہے یہانتک کہ وہ بڑا ہو چنانچہ یہ حدیث ہم نے معہ اسکے اسانید کے اس کتاب میں دوسری جگہ بیان کی ہے پس جب ثابت ہوا کہ صغیر سے قلم اٹھا دیا گیا ہے تو ثابت ہوا کہ اس پر فرض بھی نہیں تو معتبر کیونکر ہوگا اور فرضیت بعد بلوغ اس سے کیونکر ساقط ہوگی اس مسئلہ میں تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر غیر بالغ کسی

وقت کی نماز پڑھی اور نماز کے بعد بالغ ہو جائے تو یہ نماز اسکے ادائے فرض کے لیے کافی نہیں بلکہ ادائے فرض کے لئے اسے دوسری نماز پڑھنی چاہیے پس یہی حکم صغر سنی کے حج کا ہے کہ وہ ادائے فریضہ کے لیے ناکافی ہے اور اس لیے بعد بلوغ اسے دوسرا حج کرنا چاہیے اور صغر سنی کا حج اس حکم مین ہے کہ گویا حج کیا ہی نہین اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ہم نماز کے اور حج کے احکام کے درمیان کسی قدر اختلاف پاتے ہیں (اس لیے نماز پر حج کا قیاس صحیح نہیں) چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے حج اس شخص پر فرض کیا ہے جو حج کرنے کی مقدرت رکھتا ہو اور جو شخص حج کی مقدرت نہ رکھتا ہو اسپر حج فرض نہیں اسی طرح نابالغ پر بھی حج فرض نہین اور باتفاق ثابت ہے کہ جو شخص حج کی مقدرت نہ رکھتا ہو تاہم جس طرح ممکن ہو وہ خود کو بیت اللہ تک پہنچائے اور حج کرے پھر اگر اس حج کے بعد اوسے حج کی مقدرت حاصل ہو تو یہ حج اسکے ادائے فرض کے لیے کافی ہے اور اب دوبارہ اس پر حج فرض نہیں تو اب اس قیاس پر حج صغیر کا حکم ہونا چاہیے کہ بعد بلوغ اسکے لیے یہ حج کافی ہو اور دوسرا حج اسپر واجب نہ ہو تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ جو شخص حج پر قدرت نہیں رکھتا تاہم اگر وہ حج کر لے تو اس سے فرض حج اسلیے ساقط ہو جاتا ہے کہ حج اگر غیر مستطیع پر بسبب عدم مقدرت کے فرض نہیں ہے لیکن جب اس نے خود کو بیت اللہ تک پہنچا دیا تو اب حج اسپر فرض ہو گیا کیونکہ اب اسے حج کرنے پر قدرت حاصل ہو گئی اس لئے حج اسپر فرض ہو گیا اور ادائے فرضیت کے لیے کافی ہوا اور نابالغ پر تو حج فرض ہی نہیں نہ بیت اللہ تک پہنچنے سے پہلے اور نہ بیت اللہ تک پہنچنے کے بعد کیونکہ وہ مرفوع القلم ہے اور تا وقت بلوغ اسپر حج فرض نہین یہ فرق ہے اس مسئلہ کا کہ اگر بالغ حج کرے تو اسکے لیے یہ تو حج ادائے فرضیت کیلئے کافی ہے اور نابالغ کے لیے کافی نہین یہی اقتضا ہے نظر و قیاس کا پس امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ دُخُوْلِ الْحَرَمِ هَلْ يَصْلُحُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

کیا حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز ہے

۵۱ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَوْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ ۔ ترجمہ (حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلے بن منصور نے (دوسری سند) اور حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے علی بن حکیم اودی نے (ایضا تیسری سند) اور حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن سعید نے تینون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شریک نے وہ روایت کرتے ہین عمار الدہنی سے وہ ابو الزبیر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مین داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا

۵۲ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ۔ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے (دوسری سند)

اور حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو داؤد نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے وہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہما سے وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلٰى رَاْسِهٖ مِغْفَرٌ فَلَمَّا كُشِفَ الْمِغْفَرُ عَنْ رَاْسِهٖ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے اُون سے حدیث بیان کی مالک نے دوسری سند اور حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو الولید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک بن انس نے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم......(فتح مکہ کے سال) مکہ میں داخل ہوئے اور خود سر سے اتار کر رکھا تھا تو کہا گیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کے درمیان چھپا ہوا ہے فرمایا اُسے قتل کرو وَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِدُخُوْلِ الْحَرَمِ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَصْلُحُ لِاَحَدٍ كَانَ مَنْزِلُهٗ مِنْ وَرَآءِ الْمِيْقَاتِ اِلَى الْاَمْصَارِ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَاخْتَلَفَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ وَكَذٰلِكَ النَّاسُ جَمِيْعًا مَنْ كَانَ بَعْدَ الْمِيْقَاتِ وَقَبْلَ الْمِيْقَاتِ غَيْرَ اَهْلِ مَكَّةَ خَاصَّةً وَقَالَ اٰخَرُوْنَ مَنْ كَانَ مَنْزِلُهٗ بَعْضَ الْمِيْقَاتِ وَفِيْمَا بَعْدَهَا اِلٰى مَكَّةَ فَلَهٗ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهٗ قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ لَمْ يَدْخُلْ مَكَّةَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اَهْلُ الْمَوَاقِيْتِ حُكْمُهُمْ حُكْمُ مَنْ كَانَ قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ وَجَعَلَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ حُكْمَ اَهْلِ الْمَوَاقِيْتِ كَحُكْمِ مَنْ كَانَ مِنْ وَرَآئِهِمْ اِلٰى مَكَّةَ وَلَيْسَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا مَا قَالُوْا لِاَنَّا رَاَيْنَا مَنْ يُّرِيْدُ الْاِحْرَامَ اِذَا جَاوَزَ الْمَوَاقِيْتَ حَلَالًا حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ حَجَّتِهٖ وَلَمْ يَرْجِعْ اِلَى الْمَوَاقِيْتِ كَانَ عَلَيْهِ دَمٌ وَمَنْ اَحْرَمَ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ كَانَ مُحْسِنًا وَكَذٰلِكَ مَنْ اَحْرَمَ قَبْلَهَا كَانَ كَذٰلِكَ اَيْضًا فَلَمَّا كَانَ الْاِحْرَامُ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ فِيْ حُكْمِ الْاِحْرَامِ مِمَّا قَبْلَهَا لَا فِيْ حُكْمِ الْاِحْرَامِ مِمَّا بَعْدَهَا ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ الْمَوَاقِيْتِ كَحُكْمِ مَا قَبْلَهَا لَا كَحُكْمِ مَا بَعْدَهَا فَلَا يَجُوْزُ لِاَهْلِهَا مِنْ دُخُوْلِ الْحَرَمِ لَا يَجُوْزُ لِاَهْلِ الْاَمْصَارِ الَّتِيْ قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ فَانْتَفٰى بِهٰذَا مَا قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ فِيْ حُكْمِ اَهْلِ الْمَوَاقِيْتِ وَاحْتَجْنَا اِلَى النَّظَرِ فِي الْاَخْبَارِ هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى دُخُوْلِ الْحَرَمِ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ ذُهُوْلٌ فِيْهَا مَا يُبَيِّنُ عَنْ مَعْنًى فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ يَجِبُ بِذٰلِكَ الْمَعْنٰى اَنَّ ذٰلِكَ الدُّخُوْلَ الَّذِيْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ خَاصَّةً لَهٗ فَاعْتَبَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ حرم میں بغیر احرام کے داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں اور احتجاج انہیں حدیثوں سے کیا ہے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بجز اہل مکہ کے اور کسی کے لیے بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہونا جائز نہیں ہے اب باقی اہل علم کے اہل مواقیت کے متعلق اختلاف ہے کہ جو لوگ مواقیت میں یا مواقیت سے آگے مکہ کے قریب سکونت رکھتے ہیں آیا اہل مکہ کی طرح وہ بھی بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں ایک گروہ کا قول ہے کہ داخل ہو سکتے ہیں اور اُنکا حکم اہل مکہ کا حکم ہے امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ

بن العوام رضی اللہ تعالے عنہ نے کذا فی افادۃ المولوی وصی احمد محشی ہذا الکتاب ۱۲ مترجم سلمہ اللہ تعالے

تعالے اسی قول کیطرف گئے ہیں اور باقی اہل علم کا قول ہے کہ نہین داخل ہو سکتے پس باقی اہل علم مواقیت یا مواقیت سے آگے مکہ کے سکونت رکھنے والوں کو بیرون حرم سکونت رکھنے والون کے حکم میں کہتے ہین اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالے اہل مواقیت کو مکہ کے حکم ہین کہتے ہیں لیکن نظر و قیاس اس کی تائید نہین کرتا بلکہ باقی اہل علم کے قول کی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص بغیر احرام کے مواقیت سے گذر جائے حتی کہ حج بھی کرنے اور احرام کے لیے مواقیت کی طرف لوٹا ہو تو اسپر دم (یعنے قربانی) واجب ہے اسی طرح جو شخص مواقیت سے احرام باندھے تو یہ اولے و احسن ہے لیکن اگر کوئی شخص مواقیت سے آگے ہی احرام باندھے تو وہ بھی کافی ہے بہر کیف جب مواقیت سے احرام باندھنا مواقیت کے آگے سے احرام باندھنے کے حکم ہین کیا گیا نہ مواقیت سے گذر جانے کے بعد احرام باندھنے کے حکم ہین تو اب نظر و قیاس چاہتا ہے کہ دخول بغیر احرام کے حکم ہین بھی مواقیت کا حکم اس سے قبل کا نہ ہو نہ بعد کا اہل مواقیت کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ بغیر احرام کے مکہ ہین داخل ہون تو اب امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول منتفی ہوا اسکے بعد ہمیں اس امر کی ضرورت واقع ہوئی کہ دوسری احادیث پر نظر ڈالین کہ اُن سے بغیر احرام کے حرم ہین داخل ہونے کی نفی ثابت ہوتی ہے یا جواز کیونکہ اگر نفی ثابت ہوتی ہے تو ہم معلوم کرین کہ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بغیر احرام کے حرم داخل ہونا سمجھا جاتا ہے اس کی کوئی خاص وجہ ہے **فاذا** ابن ابی داؤد قد حدثنا عمرو بن عون قال ثنا ابو یوسف یعقوب ابن ابراهیم عن یزید بن ابی زیاد عن مجاهد عن ابن عباس رض انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل حرم مكة یوم خلق السموات والارض والشمس والقمر ووضعها بین هذین الاخشبین لم تحل لاحد قبلی ولم تحل لی الا ساعة من نهار لا یختلی خلاها ولا یعضد شجرها ولا یؤخذ لقطتها الا منشدها فقال العباس الا الاذخر فانه لا غنی لاهل مكة عنه لبیوتهم وبیوتهم فقال رسول الله علیه وسلم الا الاذخر ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن عون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم نے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی زیاد سے وہ مجاہد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے اس مکہ کو اس دن سے حرام (یعنی ذی عظمت) کیا ہے جس دن کہ اس نے زمین آسمان اور چاند سورج کو پیدا کیا اور یہ دونون پہاڑ (جبل ابو قبیس اور اس کے سامنے کا پہاڑ) اس ہین نصب کیے مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس کی حرمت نہیں اٹھی اور خود میرے لیے بھی اس کی حرمت نہین اٹھی مگر ایک ...... گھنٹے کے لیے سو اس کی گھاس تک نہ اکھڑی جائے نہ اس کا کوئی درخت کاٹا جائے اور نہ اس کی کوئی گری ہوئی چیز اٹھائے مگر پکارنے والا یعنے جو شخص پکارتا ہے کہ کیا کسی کی کچھ چیز گری ہے (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ مگر اذخر کیونکہ اسکے بغیر اہل مکہ کو چارا نہین کیونکہ اسے اپنے گھرون اور اپنی قبور مین لگاتے ہیں فرمایا مگر اذخر حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی بن ابی ذئب قال حدثنی سعید المقبری قال سمعت ابا شریح الكعبی یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله عز وجل حرم مكة ولم یحرمها الناس فمن كان یؤمن بالله والیوم الاخر فلا یسفكن فیها دما ولا یعضدن فیها شجرا فان ترخص مترخص فقال قد حلت لرسول الله صلی الله علیه واله وسلم فان الله عز وجل احلها لی ولم یحلها للناس وانما احلها لی ساعة ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث

بیان کی ہم سے مسدد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید المقبری نے کہا سنی میں نے ابو شریح الکعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے تھے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس مکہ کو لوگوں نے نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے حرام (یعنی ذی عظمت) کیا ہے سو جو شخص اللہ کے ساتھ اور قیامت کے دن کے ساتھ ایمان رکھتا ہے وہ اس شہر میں خونریزی نہ کرے نہ اس کا کوئی درخت کاٹے اب اگر کوئی رخصت چاہنے والا رخصت چاہے تو صرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اس کی حرمت اٹھی تھی کیونکہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے صرف میرے لیے اس کی حرمت اٹھائی اور کسی کے لیے نہیں اٹھائی اور میرے لیے بھی صرف ایک گھنٹے کے واسطے حدثنا فهد

قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدِ الْبَعْثَ اِلٰى مَكَّةَ يَغْزُوا ابْنَ الزُّبَيْرِ اَتَاهُ اَبُوْ شُرَيْحٍ فَكَلَّمَهٗ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى نَادِيْ قَوْمِهٖ فَجَلَسَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ قَالَ فَحَدَّثَ عَمَّا حَدَّثَ عَمْرًا عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا جَاوَبَهٗ بِهٖ عَمْرٌو قَالَ قُلْتُ اِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ خَطَبَنَا فَقَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ مِّنْ حَرَامِ اللهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُّؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّسْفِكَ فِيْهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدُ بِهَا شَجَرًا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَلَمْ تَحِلَّ لِيْ اِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ غَضَبًا عَلٰى اَهْلِهَا اَلَا ثُمَّ قَدْ عَادَتْ كَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ فَمَنْ قَالَ لَكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحَلَّهَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَحَلَّهَا لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ فَقَالَ لِيْ انْصَرِفْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَنَحْنُ اَعْرَفُ بِحُرْمَتِهَا مِنْكَ اِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَّلَا مَانِعَ خَرْبَةٍ وَّلَا خَالِعَ طَاعَةٍ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ شَاهِدًا وَّكُنْتَ غَائِبًا وَقَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا وَقَدْ اَبْلَغْتُكَ

ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یوسف بن بہلول نے کہا حدیث بیان کی عبد اللہ بن ادریس نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے سعید بن ابی سعید المقبری نے وہ روایت کرتے ہیں ابو شریح الخزاعی سے کہا جب عمرو بن سعید نے مکہ کی طرف عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لڑنے کے لیے لشکر بھیجا تو ابو شریح الخزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُنکے پاس آئے اور گفتگو کی اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (حرمت مکہ کے متعلق) سنا تھا بیان کیا پھر اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور بیٹھ گئے سعید بن ابی سعید المقبری بیان کرتے ہیں کہ میں اُٹھ کر اُنکے پاس بیٹھ گیا پھر انہوں نے جو کچھ اُنسے گفتگو کی اور جو حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کر کے بیان کی تھی اس کا ذکر کیا چنانچہ بیان کیا کہ میں نے عمرو بن سعید سے کہا کہ ہم لوگ فتح مکہ کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے چنانچہ فتح کی دوسری صبح کو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اُس دن سے حرام (یعنی ذی حرمت) کیا ہے جس دن کہ آسمان زمین پیدا کیے سو وہ قیامت تک حرام (یعنی ذی حرمت) ہے کسی شخص کو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے جائز نہیں کہ اس شہر میں خونریزی کرے حتی کہ اس شہر کی گھاس تک نہ اکھیڑے نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس کی حرمت اٹھائی اور میرے لیے بھی اس کی حرمت نہیں اٹھائی گئی مگر ایک گھنٹہ کے لیے اور اب پھر اس کی حرمت اسی طرح لوٹ آئی جس طرح پہلے تھی

سو جو کوئی تم سے یہ کہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اس کی حرمت اٹھائی گئی ہے تو تم اس سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے اوس کی حرمت اٹھائی تھی نہ کہ تمہارے لیے تو عمرو بن سعید نے کہا ای شیخ ہم تم سے زیادہ مکہ کی حرمت سے واقف ہیں مکہ کسی خونریز کی خونریزی سے مانع نہیں ہو سکتا نہ کسی سارق کے پکڑنے سے اور نہ کسی باغی کی خونریزی سے مانع ہو سکتا ہے میں نے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث بیان فرمائی تھی میں حاضر تھا اور تم غائب تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم کیا ہے کہ ہم میں سے حاضر شخص غائب کو پہنچا دے سو میں تم کو حدیث پہنچا چکا حَدَّثَنَا بَحْرُ هُوَ ابْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے بحر بن نصر نے وہ روایت کرتے ہیں شعیب بن اللیث سے وہ اپنے والد سے وہ ابی سعید المقبری سے وہ ابو شریح الخزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجُونِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللّٰهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَمَا أُحِلَّتْ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَهِيَ بَعْدَ سَاعَتِهَا هٰذِهِ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی مریم نے کہا خبر دی ہم کو ابن الدراوردی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمرو بن علقمہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حجون پر کھڑے ہوئے اور فرمایا واللہ یہ بہتر زمین ہے اللہ تعالے کے نزدیک اور پسندیدہ تر زمین ہے اللہ تعالے نزدیک نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس کی حرمت اٹھائی گئی اور نہ میرے بعد کسی کے لیے اوٹھائی گئی ہے اور میرے لیے بھی نہیں اٹھائی گئی مگر ایک ساعت کے لیے اور پھر اس ساعت سے قیامت تک حرام (یعنے ذی حرمت) ہے۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ وَأَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج بن المنہال اور ابو سلمہ موسی بن اسمعیل التبوذکی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عمرو سے پھر انکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُولِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن میمون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحیے سے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے فرمایا جب مکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک

یوم فتح ہو گیا تو اسکے بعد قبیلہ ہذیل نے بنی لیث کے ایک شخص کو مار ڈالا اس مقتول نے پہچھے جیسے اس نے زمانہ جاہلیت میں قتل
کیا تھا تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ عزوجل نے اہل مکہ سے اصحاب فیل کو روکا پھر دن بر
اپنے سوا اور مومنین کو مسلط کیا سو نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے اس کی حرمت اٹھائی گئی اور نہ میرے بعد کسی کے لیے اٹھائی
گئی ہے اور میرے لیے بھی نہیں اٹھائی گئی مگر ایک دن ایک ساعت کے واسطے اور اب اس وقت وہ مجھ پر بھی حرام ہے
سو نہ اسکے درخت کاٹے جائیں بلکہ اسکے کانٹے تک نہ اوکھڑے جائیں اور اس کی گری ہوئی چیز اٹھانی جائز نہیں ہے
مگر پکارنے والے کے لیئے ... جو شخص پکارتا رہے کہ کیا کسی کی کچھ چیز گر گئی ہے **حدثنا** ابو بکرة قال ثنا ابو داود
قال ثنا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر فذکر باسنادہ مثلہ غیر انہ قال ان اللہ عز وجل حبس عن
اہل مکۃ الفیل قال ولا یلتقط ضالتہا الا لمنشد **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابو بکرہ سے کہا حدیث بیان کی ہم
سے ابو داود نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حرب بن شداد نے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن کثیر سے پھر انکے اسناد سے
مثل حدیث سابق کے بیان کی بجز اسکے کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی نے اہل مکہ سے اصحاب فیل کو روکا اور اخیر کا
فقرہ اس طرح بیان کیا کہ اس کی گمی ہوئی چیز نہ اٹھائے مگر پکارنے والا یعنے معرف جو سال بھر تک اعلان کرتا رہے کہ کیا کسی
کی کچھ چیز گر گئی ہے **فاخبر** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ الآثار ان مکۃ لم تحل لاحد کان قبلہ ولا
تحل لاحد بعدہ وانما حلت لہ ساعۃ من نہار ثم عادت حراما کما کانت الی یوم القیامۃ فدل ذلک ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان دخلہا یوم دخلہا وہی لہ حلال فکان لہ بذلک دخولہا بغیر احرام وہی بعد حرام فلا یدخلہا احد الا
باحرام **فان** قال قائل ان معنی ما احل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم منہا ہو شہر السلاح فیہا للقتال وسفک الدماء لا
غیر ذلک **قیل** لہ ہذا محال ان کان الذی ابیح للنبی صلی اللہ علیہ وسلم منہا ہو ما ذکرت خاصۃ اذا لم یحل ولا
لاحد بعدی **وقد** رأیناہم اجمعوا ان المشرکین لو غلبوا علی مکۃ فمنعوا المسلمین منہا انہ حلال للمسلمین قتالہم و
شہر السلاح بہا وسفک الدماء وان حکم من بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدل ذلک ان المعنی الذی کان النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم خص بہ فیہا واحلت لہ من اجلہ لیس ہو القتال واذا انتفی ان یکون ہو القتال ثبت انہ الاحرام
الا تری الی قول عمرو بن سعید لابی شریح ان الحرم لا یمنع سافک دم ولا مانع خربۃ وخالع طاعۃ جوابا
لما حدثہ بہ ابو شریح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکر ذلک علیہ ابو شریح ولم یقل لہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انما اراد بما حدثتک عنہ ان الحرم قد یجیر کل الناس ولکنہ عرف ذلک فلم ینکرہ **وہذا** عبد اللہ
ابن عباس فقد روی ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من رأیہ لا یدخل احد الحرم الا باحرام وسنذکر
ذلک فی موضعہ ان شاء اللہ تعالی **فدل** قولہ ہذا ان ما روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما احلت
لہ لیس ہو علی اظہار السلاح بہا وانما ہو علی المعنی الآخر لانہ لما انتفی ہذا القول ولم یکن غیرہ وغیر القول
الآخر ثبت القول الآخر **ثم** احتجنا بعد ہذا الی النظر فی حکم من بعد المواقیت الی مکۃ ہل لہم دخول
الحرم بغیر احرام ام لا فرأینا الرجل اذا اراد دخول الحرم لم یدخلہ الا باحرام وسواء اراد دخول الحرم
لاحرام او لحاجۃ غیر الاحرام ورأینا من اراد دخول تلک المواضع التی بین المواقیت وبین الحرم لحاجۃ
ان لہ دخولہا بغیر احرام فثبت بذلک ان حکم ہذہ المواضع اذا کانت تدخل لغیر الحج بغیر احرام

حُكْمِ مَا قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ وَاَنَّ اَهْلَهَا لَا يَدْخُلُوْنَ الْحَرَمَ اِلَّا كَمَا يَدْخُلُهُ مَنْ كَانَ اَهْلُهُ وَرَآءَ الْمَوَاقِيْتِ اِلَى الْاٰفَاقِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رح ترجمہ پس ان آثار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا کہ مکہ کی حرمت نہ آپ سے پہلے کسی کے لیے اٹھائی گئی اور نہ آپ کے بعد کسی کے لیے اٹھائی گئی ہے اور آپ کے لیے بھی صرف ایک ساعت کے واسطے اٹھائی گئی تھی اسکے بعد پھر اس کی حرمت مثل سابق کے عود کر آئی پس یہ آثار دلالت رکھتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فتح مکہ کے دن بغیر احرام کے مکہ مین داخل ہوئے تو آپ کے لیے اس وقت اس کی حرمت اٹھا دی گئی تھی بعد ازان اسکی حرمت مثل سابق کے عود کر آئی لہذا کسی کو جائز نہیں کہ بغیر احرام کے مکہ مین داخل ہو اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ان آثار سے جس امر کی بابت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مکہ کی حرمت اٹھائی گئی وہ ہتھیار اٹھانے اور خونریزی کرنے کا جائز ہونا تھا وبس تو اس کے جواب مین کہا جائیگا کہ یہ اعتراض اس وقت تسلیم کیا جا سکتا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہ فرمایا ہوتا کہ میرے بعد کسی کے لیے اس کی حرمت نہیں اٹھائی گئی باوجود اس کے اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر مشرکین مکہ پر چڑھائی کرین تو مسلمانون کے لیے ان سے قتال کرنا اور ان پر ہتھیار اٹھانا جائز ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اس معاملہ مین جو حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا وہی آپکے بعد لوگوں کا اس سے معلوم ہوا کہ جس امر کے سبب سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جو مکہ کی حرمت اٹھائی گئی وہ قتال نہین ہے بلکہ کوئی اور امر ہے اور جب اس کی نفی ہو گئی کہ وہ قتال نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ وہ امر جس کے متعلق آپکے لیئے مکہ کی حرمت اٹھائی گئی احرام ہے چنانچہ عمر بن سعید نے اسحدیث کے جواب مین جب ابو شریح رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ احرام کسی خونریز کو یا سارق کو خالع طاعت کو دجو خلیفہ کی اطاعت سے منحرف ہوا پناہ نہین دیتا تو ابو شریح نے اُنکے قول سے انکار نہین کیا اور یہ نہین کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہی مراد ہے جو مین نے بیان کی کہ حرم ہر قسم کے لوگون کو پناہ نہین دیتی ہے ماسوای اسکے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے بھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اور اُن کا قول دخول حرم کے متعلق یہ ہے کہ کوئی شخص بغیر احرام کے حرم مین داخل نہ ہو چنانچہ یہ حدیث ہم آگے اُس کی جگہ ذکر کرین گے انشاء اللہ تعالے پس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول بھی دلالت رکھتا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیئے جو مکہ کی حرمت اٹھائی گئی وہ ہتھیار اٹھانے کے لیے نہیں بلکہ کسی اور معنے کے لیے تھی اور وہ بغیر احرام کے کوئی اور ہو نہیں سکتے لہذا ثابت ہوا کہ خاص احرام کے بارے مین حرمت اٹھائی گئی تھی اب اس کے بعد ہمیں اس امر کی ضرورت معلوم ہوئی کہ اس امر پر نظر ڈالین کہ جو لوگ مواقیت سے آگے مکہ کیطرف رہتے ہیں اُنکے لیے کیا حکم ہے کیا وہ بھی اہل حل کی طرح حرم میں احرام کے ساتھ داخل ہون یا بغیر احرام کے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ مواقیت سے اسی طرف سکونت رکھتے ہیں انکے لیے جائز نہین کہ وہ بغیر احرام کے حرم میں داخل ہون لیکن اُن مقامات میں جو مواقیت کے اور حرم کے درمیان واقع ہیں وہ لوگ بغیر احرام کے داخل ہو سکتے ہیں تو اس سے ثابت ہوا کہ اُن مقامات کا حکم بھی ما ورا حرم کا ہے کہ جسطرح ماورائے حرم سکونت رکھنے والے بغیر احرام کے حرم میں داخل نہین ہو سکتے اسی طرح ان مقامات کے سکونت رکھنے والے بھی حرم میں بغیر احرام کے داخل نہ ہون میری نزدیک اس مسئلہ کا حکم بطریق نظر و قیاس کے یہی ہے اگرچہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ اِنَّمَا قَدْ ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنْ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ اَلْكَيْسَانِيُّ قَالَ

قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا بَلَغَ قُدَيْدًا اَبْلَغَهُ عَنْ جَيْشٍ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ حَلَالًا ترجمہ کیونکہ انہوں نے اس مسئلہ میں صرف اس اثر کی پیروی کی جو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا گیا ہے اور وہ یہ اثر ہے جو بیان کیا ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو عبید اللہ بن عمر نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ وہ مکہ معظمہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے جب قدید پہنچے تو آپ کو جیش بن دلجہ کے آنے کی خبر ملی جو مدینہ گئے ہوئے تھے اسلیئے آپ پھر مکہ واپس آئے اور بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے

١٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كَانَ قَرِيْبًا لَقِيَهُ جَيْشُ بْنُ دَلْجَةَ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ حَلَالًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو ایوب نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے جب مدینہ سے قریب ہوئے اور جیش بن دلجہ سے ملاقی ہوئے تو پھر مکہ واپس آئے اور بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے

١٤ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ بَلَغَهُ خَبَرٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ حَلَالًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے اُن سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ عبد اللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکہ سے (مدینہ کی طرف) روانہ ہوئے جب قدید تک پہنچے اور مدینہ کی آپ کو ایک خبر معلوم ہوئی تو مکہ واپس آئے اور بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے **فَقَلَّدُوْا** ذٰلِكَ وَاتَّبَعُوْهُ وَكَانَ النَّظْرُ عِنْدَهُ بِخِلَافِ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُخَالِفُ ترجمہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ نے انہیں آثار کی پیروی کی ہر چند کہ نظر و قیاس کا اقتضا اسکے خلاف ہے ماسوا اسکے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ماسوائے سے بھی اسکے برخلاف روایت کیا گیا ہے

١٥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لَا عُمْرَةَ عَلَى الْمَكِّيِّ اِلَّا اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا يَدْخُلُهُ اِلَّا حَرَامًا فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاِنْ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ مَكَّةَ قَرِيْبًا قَالَ نَعَمْ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ وَيَجْعَلُ مَعَ قَضَائِهَا عُمْرَةً ترجمہ چنانچہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان مؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عطاء نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا مکی پر عمرہ واجب نہیں مگر جبکہ وہ حرم سے باہر نکلے تو پھر مکہ میں داخل نہ ہو مگر احرام باندھ کر آپ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص مکہ سے تھوڑی دور تک جائے فرمایا تب بھی اپنا کام پورا کر کے عمرہ کا احرام باندھے

١٦ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ الْحَرَمَ اِلَّا بِاِحْرَامٍ فَقِيْلَ وَلَا الْحَطَّابُوْنَ قَالَ وَلَا الْحَطَّابُوْنَ ثُمَّ قَالَ بَلَغَنِيْ بَعْدُ اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْحَطَّابِيْنَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا حدیث بیان کی سلیمان بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں علی ابن الحکم سے وہ عطاء سے فرمایا کسی شخص کو جائز نہیں کہ بغیر احرام کے حرم میں داخل ہو کہا گیا لکڑی فروش فرمایا لکڑی فروشوں کو بھی نہیں چاہیے کہ بغیر احرام کے حرم میں داخل ہوں علی بن حکم بیان کرتے ہیں کہ پھر بعد کو

مجھے معلوم ہوا کہ عطار رحمۃ اللہ نے لکڑی فروشوں کو رخصت دیدی ہی **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ (١٧) قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَّلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو عبدالملک نے وہ روایت کرتے ہیں عطا بن ابی رباح سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مکہ میں کوئی تاجر اور نہ صاحب حاجت داخل نہ ہو مگر احرام باندھکر **حَدَّثَنَا** صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ (١٨) ذٰلِكَ **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبدالرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو یونس نے وہ روایت کرتے ہیں حسن بصری رحمۃ اللہ سے کہ آپ بھی یہی فرمایا کرتے تھے **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَا (١٩) يَدْخُلُ اَحَدٌ مَكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں قیس سے وہ عطار سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا مکہ میں کوئی شخص داخل نہ ہو مگر احرام باندھکر **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ (٢٠) الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ مَكَّةَ اِلَّا مُحْرِمًا **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر العقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح بن حمید نے وہ روایت کرتے ہیں قاسم سے فرمایا کوئی شخص مکہ میں داخل نہ ہو مگر احرام باندھکر **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ اَفَيَجُوْزُ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ الْمَوَاقِيْتِ اِلٰى مَكَّةَ اَنْ يَّتَمَتَّعَ **قِيْلَ** لَهٗ نَعَمْ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا خِلَافُ اَهْلِ مَكَّةَ وَهٰذَا اَيْضًا خِلَافُ قَوْلِ اَصْحَابِنَا وَلٰكِنَّ النَّظَرَ عِنْدَنَا عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا وَحَاضِرُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عِنْدَنَا هُمْ اَهْلُ مَكَّةَ خَاصَّةً **وَقَدْ** قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ الَّذِيْ ذَهَبْنَا اِلَيْهِ فِيْ هٰذَا نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ **ترجمہ** اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ اچھا جو لوگ مواقیت سے آگے مکہ کیطرف سکونت رکھتے ہیں انکے لیے عمرہ کرنا بھی جائز ہے یا نہیں تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ ہاں جائز ہے اگرچہ ہمارے ائمہ موصوفین کے مسلک کے یہ بھی برخلاف ہے لیکن نظر و قیاس کے مطابق ہے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا کیونکہ حاضر المسجد الحرام (یعنے سکان مسجد الحرام) سے ہمارے نزدیک خاص اہل مکہ ہیں چنانچہ نافع مولی ابن عمر اور عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج کا یہی قول ہے **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ (٢١) بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُسْاَلُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَجَوْفُ مَكَّةَ اَمْ حَوْلُهَا قَالَ جَوْفُ مَكَّةَ وَقَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَعْرَجِ **ترجمہ** چنانچہ حدیث بیان ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے کہا خبر دی مجھ کو مخرمہ بن بکیر نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سے کہا سنی میں نے نافع رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے جبکہ ان سے آیت کریمہ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا مسجد الحرام سے خاص مکہ مراد ہے یا اس کے گرد نواح بھی فرمایا خاص مکہ معظمہ مراد ہے اور یہی عبدالرحمن ابن الاعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُوَجِّهُ بِالْهَدْيِ إِلَى مَكَّةَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ هَلْ يَتَجَرَّدُ إِذَا قَلَّدَ الْهَدْيَ

جو شخص ہدی بھیجدے اور ہدی بھیجکر اپنے گھر ہی مقیم رہے تو کیا اسے محرم کی طرح برہنہ رہنا چاہیے جبکہ وہ ہدی کے گلے میں پٹہ ڈالکر اسے روانہ کر چکا ہو ✦

حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَدَّ قَمِيصَهُ مِنْ جَيْبِهِ حَتّٰى أَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَمَرْتُ بِبُدْنِي الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا أَنْ تُقَلَّدَ الْيَوْمَ وَتُشْعَرَ عَلَى مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيصِي وَنَسِيتُ فَلَمْ أَكُنْ لِأُخْرِجَ قَمِيصِي مِنْ رَأْسِي وَكَانَ بَعَثَ بِبُدْنِهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی اسد بن موسے نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے وہ روایت کرتے ہین عبد الرحمن بن عطاء بن ابی لبیبہ سے وہ......روایت کرتے ہیں عبد الملک بن جابر بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے فرمایا مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے اپنا قمیص مبارک گریبان سے چاک کرکے پیرون کی طرف سے نکالدیا لوگ آپکی طرف دیکھنے لگے فرمایا آج مین نے ہدی بھیجنے کے لئے حکم کیا ہے کہ ہدی کے فلان فلان مقام پر اشعار کرکے اسکے گلے مین پٹہ ڈالکر روانہ کرائی جائی پھر بعد کو میں بھول گیا قمیص پہن لیا اس لیے مین نے قمیص سر کی طرف سے نہین اتاری اس وقت آپ ہدی روانہ کرکے مدینہ ہی میں مقیم تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَعَثَ بِالْهَدْيِ وَأَقَامَ فِي أَهْلِهِ فَقَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ أَنَّهُ يَتَجَرَّدُ فَيُقِيمُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ مِنْ حَجِّهِمْ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ترجمہ امام جعفر طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ اسی طرف گیا ہے کہ جو شخص ہدی کے گلے مین پٹہ ڈالے اور اشعار کرکے ہدی روانہ کردے اور خود گھر ہی میں مقیم رہے تو اس کو چاہیئے کہ محرم کی طرح برہنہ رہنا چاہیے جب تک کہ لوگ حج سے واپس آئین اور احتجاج اس حدیث سے کیا ہے اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہم سے انہون نے ایسا ہی روایت کیا ہے حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ أَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيٍ فَاكْتُبِي إِلَيَّ بِأَمْرِكِ أَوْ مُرِي صَاحِبَ الْهَدْيِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رض لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے اُن سے حدیث بیان کی مالک

وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی بکر سے وہ عمرہ بنت عبدالرحمان بن ابی بکر الصدیق رضہ کہ زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی خدمت مین عریضہ لکھا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص ہدی بھیجے تو اُس پر بھی وہی واجب ہے جو محرم اور حاجی پر واجب ہے یہانتک کہ اُس کی ہدی ذبح کیجائے اور مین نے ہدی بھیجی تو آپ مجھے لکھین کہ مجھے کیا کرنا چاہیے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ ابن عباس رض جس طرح کہتے ہیں اس طرح نہین ہے مین نے اپنے ہاتھ سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدی کے پٹے بٹے ہین پھر یہ پٹے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہدی کے گلے میں ڈالے پھر آپنے میرے والد کے ساتھ ہدی روانہ کردی باوجود اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُن چیزون مین سے کوئی چیز بھی حرام نہین ہوئی جو اللہ تعالے نے آپ پر حلال کی یہانتک کہ ہدی ذبح کی گئی

٣ حدثنا صالح بن عبد الرحمٰن قال ثنا ابو سعيد قال ثنا هشيم قال انا عبيد الله عن نافع قال كان ابن عمر اذا بعث هديه وهو مقيم امسك عما يمسك عنه المحرم حتى ينحر هديه ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو عبید اللہ نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جب ہدی بھیجتے اور ہدی بھیجکر گھر مین مقیم رہتے اور تمام ان چیزون سے رکے رہتے جن سے محرم کو رکنا ضروری ہے یہانتک کہ ہدی ذبح کی جاتی

٤ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر انه كان اذا بعث هديه امسك عن النساء ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ آپ جب ہدی بھیجتے تو عورتوں کے پاس جانے سے رکے رہتے وخالفهم في ذلك اخرون فقالوا لا يجب على احد بتجهيد ولا ترك شئ مما يتركه المحرم الا بدخوله في الاحرام اما بالحج واما بالعمرة وكان مما احتجوا به في ذلك ما قد رويناه عن عائشة فيما اجابت به زيادا ترجمہ اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ محرم کی طرح برہنہ رہنا کسی کے لیے جائز نہیں جبتک کہ احرام حج یا احرام عمرہ مین داخل نہو اُنکی دلیل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی وہ حدیث ہے جو اوپر مذکور ہوئی وربما

٥ حدثنا علی بن شيبة قال ثنا يزيد بن هارون قال انا اسمعيل بن ابی خالد عن الشعبی عن مسروق قال قلت لعائشة ان رجالا ههنا يبعثون بالهدی الى البيت ويامرون الذين يبعثون معه بمعلم لهم يقلدونها ذلك اليوم فلا يزالون محرمين حتى يحل الناس فصفقت بيدها فسمعت ذلك من وراء الحجاب فقالت سبحان الله لقد كنت افتل قلائد هدی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيدی فيبعث بها الى الكعبة ويقيم فينا لا يترك شيئا مما يصنع الحلال حتى يرجع الناس ترجمہ اور یہ حدیث جو بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو اسمعیل بن ابی خالد نے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ مسروق سے کہا میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے پوچھا کہ کئی ایک لوگ یہان سے بیت اللہ کو اپنے اپنے دوستون کے ساتھ پٹہ ڈالکر ہدی روانہ کردیتے ہیں اور پھر اس روز سے محرمون کی طرح رہتے ہیں یہانتک کہ لوگ احرام سے باہر ہون آپ نے تصفیق کی جسے مین پردہ کے باہر سے سُن سکا (یعنے ہاتھ پر ہاتھ مارا (جیسا کہ تعجب کے موقع پر کیا کرتے ہیں) اور فرمایا سبحان اللہ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہدی کے پٹے میں خود بنا کرتی تھی پھر آپ ہدی کعبہ کو بھیجتے اور ہم لوگوں کے درمیان ویسی طرح رہتے جس طرح غیر محرم رہتا ہے یعنے ایسی کوئی چیز بھی ترک نہ کرتے جو غیر محرم کے لیے جائز ہوتی ہے

۵۶ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَعْلٰی بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یعلی بن عبید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے پھر انکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی

۵۷ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا دَاؤدُ بْنُ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْتِلُ بِیَدِیْ لِبُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَبْعَثُ بِالْھَدْیِ وَھُوَ مُقِیْمٌ بِالْمَدِیْنَۃِ وَیَفْعَلُ مَا یَفْعَلُ الْحِلُّ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الْبَیْتِ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے علی بن معبد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوہاب بن عطا نے کہا خبر دی ہم کو داؤد بن ابی ہند نے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا میں اپنے ہاتھ سے رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہدی کے پٹے بنا کرتی تھی پھر آپ ہدی بھیجتے تھے اور مدینہ ہی میں مقیم رہتے تھے اور جو کچھ غیر محرم کرسکتا ہے کرتے تھے

۵۸ حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ لَرُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیُقَلِّدُہٗ ثُمَّ یَبْعَثُ بِہٖ ثُمَّ یُقِیْمُ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِمَّا یَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن عبد بن یونس نے کہا حدیث بیان کی ابو معاویہ نے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہدی کے پٹے اکثر میں ہی بنا کرتی تھی پھر آپ پٹے ڈالکر ہدی روانہ کردیتے اور مدینہ ہی میں مقیم رہتے اور کسی شے سے اجتناب نہ کرتے جن سے کہ محرم کو اجتناب کرنا چاہیے

۵۹ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَۃَ عَنِ الْحَکَمِ بْنِ عُتَیْبَۃَ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاۃَ فَیُرْسَلُ اَوْ قَالَتْ فَنُرْسِلُ بِھَا وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَلَالٌ لَمْ یَحْرُمْ مِنْہُ شَیْءٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن جحادہ نے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے وہ ابراہیم النخعی سے وہ اسود بن یزید سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا کہ ہم رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہدی کے پٹے بنا کرکے (حضرت عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ) پھر آپ ہدی روانہ کردیتے یا فرماتے کہ ہم روانہ کردیتے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم غیر محرم ہی رہتے اور کوئی شی آپ پر حرام نہ ہوتی

۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیُقَلِّدُہٗ ثُمَّ یَبْعَثُ بِہٖ ثُمَّ یُقِیْمُ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِمَّا یَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہدی کے پٹے میں ہی بنا کرتی تھی اور آپ ہدی کے گلے میں ڈالکر اسے روانہ کردیتے پھر مدینہ میں ہی مقیم رہتے اور کسی ایسی چیز

سے اجتناب نہ کرتے جس سے محرم کو اجتناب کرنا ضرور ہے حدثنا محمد قال ثنا حجاج قال ثنا حماد بن زید عن منصور عن ١١
ابراہیم فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے وہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے پھر انکے اسناد سے مثل حدیث
سابق کے حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا الخصیب بن ناصح قال ثنا وہیب عن منصور فذکر باسنادہ مثلہ ١٢
ترجمہ حدیث بیان کی ہم نصر بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خصیب بن ناصح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
وہیب نے وہ روایت کرتے ہیں منصور سے پھر ان کے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی حدثنا محمد بن خزیمہ ١٣
قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ہشام عن ابیہ عن عائشۃ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام سے وہ اپنے والد
سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا ابن وہب ١٤
عن اللیث عن ابن شہاب حدثہ عن عروۃ وعمرۃ عن عائشۃ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن وہب نے وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ اور عمرہ سے
وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب ١٥
بن اللیث قال ثنا اللیث عن ابن شہاب عن عروۃ عن عائشۃ رض مثلہ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب ابن اللیث نے وہ روایت کرتے ہیں ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ربیع قال ثنا شعیب قال ثنا اللیث عن ہشام ١٦
عن عروۃ عن عائشۃ مثلہ ترجمہ نیز حدیث بیان کی ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں ہشام سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے مثل حدیث سابق کے حدثنا فہد قال ثنا محمد بن کثیر عن الاوزاعی عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن ١٧
عائشۃ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں
اوزاعی سے وہ عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حدیث
سابق کے حدثنا صالح بن عبد الرحمن وربیع الجیزی قالا حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبی قال ثنا ١٨
افلح عن القاسم عن عائشۃ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن عبد الرحمن اور ربیع الجیزی نے دونوں نے
کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے افلح نے وہ روایت کرتے ہیں قاسم
سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا یونس قال ثنا سفیان ١٩
ابن عیینۃ عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ رض مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان
کی ہم کو سفیان بن عیینہ نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا شعیب بن اللیث قال ثنا ٢٠
اللیث عن عبد الرحمن بن القاسم فذکر باسنادہ مثلہ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے شعیب ابن اللیث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے لیث نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن القاسم سے

پھر انکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی **حدثنا** ربیع المؤذن قال ثنا بشر بن بکر قال حدثنی الاوزاعی قال حدثنی عبد الرحمن بن القاسم فذکر باسناده مثله وزاد ولا نعلم المحرم یحله الا الطواف بالبیت **ترجمہ** نیز حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن بکر نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن القاسم نے پھر انکے اسناد سے مثل حدیث سابق کے بیان کی اور یہ زیادہ بیان کیا کہ اور ہمیں نہیں معلوم کہ بجز طواف بیت اللہ کے کوئی اور شئی بھی محرم کو احرام سے باہر کرتی ہے **حدثنا** یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن ابن ابی بکر عن عمرة عن عائشة مثله غیر انه لم یذکر الزیادة التی فیه علی ما قبله **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ابی بکر سے وہ عمرہ سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حدیث سابق کے بجز اسکے کہ وہ زیادہ فقرہ جو اوپر مذکور ہوا

فلما تواترت هذه الآثار عن عائشة بما ذکرنا بما لم یتواتر عن غیرها بما یخالف ذلك فان کان هذا یؤخذ من طریق صحة الاسانید فان اسناد حدیث عائشة رض هذا اسناد هم لا تنازع بین اهل العلم فیه ولیس حدیث جابر بن عبد الله کذلك لان من رواه دون من روی حدیث عائشة وان کان ذلك یؤخذ من طریق ظهور الشیء وتواتر الروایة به فان حدیث عائشة رض ایضا اولی لان ذلك موجود فیه ومعدوم فی حدیث جابر وان کان ذلك یؤخذ من طریق النظر فانا قد رأینا الذین یذهبون الی حدیث جابر رض یقولون ان الحرمة التی تجب علی باعث الهدی بتقلیده ایاه واشعاره فیحل عنه اذا حل الناس بغیر فعل یفعله هو فیحل به **فاردنا** ان ننظر فی الاحرام المتفق علیه هل هو کذلك ام لا فرأینا الرجل اذا احرم بحج او عمرة فقد صار محرما احراما متفقا علیه ورأیناه غیر خارج من ذلك الاحرام الا بافعال یفعلها فیحل بها منه ولا یحل بغیرها **الا تری** انه اذا کان حاجا فلم یقف بعرفة حتی مضی وقتها ان الحج قد فاته ولا یحل الا بفعل یفعله من الطواف بالبیت والسعی بین الصفا والمروة والحلق او التقصیر ولو وقف بعرفة وفعل جمیع ما یفعله الحاج غیر الطواف الواجب لم یحل له النساء ابدا حتی یطوف الطواف الواجب وکذلك العمرة لا یحل منها ابدا الا بالطواف بالبیت والسعی بین الصفا والمروة والحلق الذی یکون منه بعد ذلك فکانت هذه احکام الاحرام المتفق علیه لا یخرجه منه مرور مدة وانما یخرجه منه الافعال وکان من احرم بعمرة وساق الهدی وهو یرید التمتع فطاف لعمرته وسعی لم یحل حتی یفرغ من حجه وینحر الهدی فکانت هذه حرمة زائدة بسبب الهدی لانه لولا الهدی لکان اذا طاف لعمرته وسعی حلق وحل له فانما منعه من ذلك الهدی الذی ساقه ثم کان احلاله من تلك الحرمة ایضا انما یکون بفعل یفعله لا بمرور وقت فکانت هذه الاحرام المتفق علیه لا یخرج منها بمرور الاوقات ولا بافعال غیره .... ولکن بافعال یفعلها هو وکان من بعث بهدی واقام فی اهله وامر ان یقلد ویشعر فوجب علیه بذلك التجرید فی قول من یوجب ذلك یحل من تلك الحرمة لا بفعل یفعله ولکن فی وقت ما یحل الناس فخالف ذلك الاحرام المتفق علیه فلم یجب ثبوته کذلك لانه انما یثبت الاشیاء المختلف فیها اذا اشبهت الاشیاء المجتمع علیها فاذا کانت غیر مشبهة لها لم یثبت الا ان یکون معها التوقیت الذی یقوم به الحجة فیجب القول بها لذلك فاذا

ذٰلِكَ انْتَفَى الِاخْتِلَافُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ رض وَفَسَادُ قَوْلِ مَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ اِلٰى حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ترجمہ پس یہ آثار رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتواتر روایت کیے گئے ہیں بخلاف حدیث مخالف کے کہ وہ بتواتر ثابت نہیں اب اگر بطریق صحت اسناد کے یہ مسئلہ اخذ کیا جاسکتا ہے تو حدیث عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا صحیح الاسناد ہے اور محدثین کو اس کی صحت سے کوئی اختلاف نہیں اور حدیث جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما کو یہ رتبہ حاصل نہیں ہے کیونکہ اسکے راوی رواۃ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کم رتبہ رکھتے تھے بہرکیف اگر تواتر حدیث کے طریقہ سے یہ مسئلہ اخذ کیا جائے تو حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے اخذ کیا جاسکتا ہے اور اگر بطریق نظر و قیاس کے اخذ کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ حدیث جابر رضی اللہ تعالے کی طرف گئے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہدی بھیجنے سے جو احرام ثابت ہوتا ہے وہ تقلید ہدی اور اسکے اشعار کرنے سے ثابت ہوتا ہے اور پھر جب لوگ احرام سے باہر ہوں تو وہ بھی احرام سے باہر ہوجاتا ہے مگر بغیر اس فعل کے جو احرام سے باہر ہونے کے لیئے ضروری ہے اب ہم... اسپر نظر ڈالنا چاہتے ہیں ... کہ کیا اس احرام کا بھی یہی حکم ہے جو باتفاق ثابت ہے (اور وہ احرام حج وعمرہ ہے) تو اب ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھے تو وہ بغیر ان افعال کے احرام سے باہر نہیں ہوسکتا جو حج وعمرہ میں کرنے ضروری ہیں چنانچہ اگر حاجی وقوف عرفہ نکرے یہانتک کہ اس کا وقت نکلجائے تو اس کا حج فوت ہوگیا اور احرام سے باہر نہیں ہوسکتا جب تک کہ طواف اور سعی صفا ومروہ اور حلق یا قصر نکرے اسی طرح اگر وقوف عرفہ کیا ہے اور وہ وہ افعال کیئے ہیں جو حاجی پر ادا کرنے واجب ہیں مگر طواف نہ کیا ہو جو واجبات حج سے ہے تو اسکے لیے عورتوں کے پاس جانا جائز نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ طواف نہ کرلے یہی حال احرام عمرہ کا ہے کہ جب تک طواف بیت اللہ اور سعی صفا مروہ اور حلق یا قصر نکرے تب تک وہ معتمر احرام سے باہر نہیں ہوسکتا پس جب احرام متفق علیہ کا یہ حکم ہے کہ مرور مدت محرم کو احرام سے باہر نہیں کرسکتا بلکہ وہی افعال محرم کو احرام سے باہر کرسکتے ہیں جو اسپر واجب ہیں اسی طرح جو شخص تمتع کرے دیکھئے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھے اسکے لیے ہدی ضروری ہے پھر طواف سعی وصفا مروہ کرکے عمرہ سے فارغ ہو تو ابھی احرام سے باہر نہیں ہوگا جب تک کہ حج نہ کرلے اور ہدی ذبح نکرلے تو اب یہ عمرہ اور حج کے مابین احرام کا وقت گذرا یہ ہدی کے سبب سے زائد ہوا اگر ہدی ساتھ نہو تو طواف اور سعی صفا ومروہ اور حلق کے بعد معتمر احرام سے باہر ہوجاتا ہے بہرکیف متفق علیہ کی کل صورتوں میں احرام افعال حج وعمرہ کے ساتھ کھلتا ہے نہ کہ صرف مرور وقت اور افعال غیر حج وعمرہ کے ساتھ تو اب جو شخص گھر ہی میں بیٹھے بیٹھے ہدی بھیجے یا حکم دے کہ ہدی کے گلے میں پٹہ ڈالکر اور اشعار کرکے بھیجدی جاسے تو اب اس صورت میں جو لوگ اسپر احرام واجب کرتے ہیں تو صرف انقضائے ایام حج کے ساتھ بغیر افعال حج عمرہ کے اسکا احرام سے باہر ہونا لازم آتا ہے جو احرام متفق علیہ کی صورتوں کے خلاف ہے تو اب اس احرام کا وجوب ثابت نہیں ہوسکتا جبتک کہ احرام متفق علیہ کی صورتوں کے ساتھ اسے مشابہت حاصل نہ ہو اور ظاہر ہے کہ مسئلہ مختلف فیہا ثابت نہیں ہوسکتا جب تک کہ مسائل متفق علیہا میں اسکی نظیر ومثال نہ پائی جائے یا شارع کی طرف سے ہی اسکے متعلق کوئی دلالت ہو جو باتفاق اہل حجت ہو تو یہ اس مسئلہ کے اختلاف کو اٹھا سکتا ہے پس جب ثابت ہوا کہ احرام جس کے متعلق اوپر

بحث کی گئی ہے احرام متفق علیہ صورتون سے مشابہت نہین رکھتا تو ان لوگون کے قول کی صحت ثابت ہوئی ہے جو حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف گئے ہیں یہی امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ایسا ہی عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت کیا گیا ہے **وقد** حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن یحیی بن سعید عن محمد بن ابراهیم بن الحارث التیمی عن ربیعة بن عبد الله بن الهدیر انه رای رجلا متجردا بالعراق قال فسألت الناس عنه فقالوا انه امر بهدیه ان یقلد فلذلک تجرد قال ربیعة فلقیت عبد الله بن الزبیر فقال بدعة ورب الکعبة ولا یجوز عندنا ان یکون ابن الزبیر حلف علی ذلک انه بدعة الا وقد علم ان السنة خلاف ذلک ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن سعید سے وہ محمد بن ابراہیم بن الحارث تیمی سے وہ ربیعہ بن عبد اللہ بن الہدیر سے کہ انہون نے ایک شخص کو عراق مین احرام باندھے ہوئے دیکھا مین نے لوگون سے پوچھا انہون نے بیان کیا کہ انہون نے ہدی بھیجی ہے اس لیے یہ احرام باندھے ہوئے ہیں پھر مین ... عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقی ہوا اور ان سے ذکر کیا تو انہون نے فرمایا کہ واللہ بدعت ہے تو اب ہمارے نزدیک ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی فعل کو قسم کھا کر بدعت نہین کہ سکتے تھے جب تک کہ انہون نے نہ معلوم کیا ہو کہ سنت اسکے برخلاف ہے **حدثنا** محمد بن خزیمة قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ایوب عن ابی العالیة قال سألت ابن عمر عن الرجل یبعث بهدیه امسک عن النساء فقال ابن عمر ما علمنا المحرم یحل حتی یطوف بالبیت ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں ایوب سے وہ ابو العالیہ سے کہا مین نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جو ہدی بھیجکر گھر ہی مقیم رہے تو کیا عورتوں کے پاس جانے سے رکا رہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہمین بجز اسکے اور کچھ نہین معلوم کہ محرم احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ بیت اللہ کا طواف نکرے **فمعنی** هذا ان المحرم الذی تحرم علیه النساء هو الذی یحل من ذلک بالطواف بالبیت هذا لا طواف علیه فلا معنی لاجتنابه ذلک وهذا خلاف ما قد رویناه عن ابن عمر فی اول هذا الباب ترجمہ تو اسکے معنے یہ ہیں کہ جس احرام مین محرم کے لیے عورتون کے پاس جانا جائز نہیں ہے یہ وہ احرام ہے جس مین طواف بیت اللہ کرکے احرام سے باہر ہوتا ہے اور اس احرام میں طواف تو ہے نہیں اس احرام میں عورتون سے رکنے کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اور یہ اس روایت کے خلاف ہے جو شروع باب میں ہم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے +

باب نکاح المحرم

بحالت احرام نکاح کرنے کا بیان

حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا وابن ابی ذئب حدثاه عن نافع عن نبیه بن وهب اخی بنی عبد الدار عن ابان بن عثمان قال سمعت ابی عثمان بن عفان یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینکح المحرم

وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث بیان کی مالک نے اور ابن ابی ذہب نے وہ دونوں روایت کرتے ہیں نافع سے وہ نبیہ بن وہب اخی بنی عبد الدار سے وہ ابان بن عثمان سے کہا سنی میں نے اپنے والد عثمان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کوئی محرم شخص نکاح نہ کرے نہ نکاح کرائے اور نہ پیغام سلام کرے

۵۲ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مالک نے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مثل حدیث سابق کے

۵۳ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعُقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر العقدی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فلیح بن سلیمان نے وہ روایت کرتے ہیں عبد الجبار بن نبیہ بن وہب سے وہ اپنے والد سے وہ ابان بن عثمان سے وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی محرم شخص نکاح نہ کرے اور نہ نکاح کرائے اور نہ پیغام سلام کرے

۵۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَا يَخْطُبُ ترجمہ حدیث بیان کی محمد بن جعفر بن حفص نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلمہ بن الفضل نے وہ روایت کرتے ہیں اسحق بن راشد سے وہ زید بن علی سے وہ ابان بن عثمان سے وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے بجز اسکے کہ انہوں نے پیغام کرنے کا ذکر نہیں کیا

۵۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي نُبَيْهٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن داؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو معمر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد الوارث نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ایوب بن موسیٰ مکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نبیہ نے وہ روایت کرتے ہیں ابان بن عثمان سے کہا حدیث بیان کی ہم سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی محرم شخص نکاح نہ کرے اور نہ نکاح کرائے

+ + + +

بَيَانُ الْمَسْئَلَۃ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَىٰ هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَالُوا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَنْكِحَ وَلَا يُنْكِحَ وَلَا يَخْطُبَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرَىٰ بِذٰلِكَ كُلِّهِ بَأْسًا لِلْمُحْرِمِ وَلٰكِنَّهُ إِنْ تَزَوَّجَ فَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَتَّىٰ يَحِلَّ ترجمہ امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک گروہ اس حدیث کی طرف گیا ہے اور کہا ہے کہ محرم کے لیے جائز نہیں کہ نکاح کرے یا نکاح کرائے یا پیغام سلام کرے اور باقی اہل علم نے ان سے اختلاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ کوئی حرج نہیں کہ محرم نکاح کرے ہاں یہ ضرور ہے کہ اسے اپنی زوجہ کے پاس جانا نہیں چاہیے جبتک کہ وہ احرام سے

٥٦ سے باہر نہ ہو جائے **وَاحْتَجُّوا** فِیْ ذٰلِکَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ **ح** وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ حَرَامٌ فَاَقَامَ بِمَکَّةَ ثَلٰثًا فَاَتَاهُ حُوَیْطِبُ بْنُ عَبْدِ الْعُزّٰی فِیْ نَفَرٍ مِّنْ قُرَیْشٍ فِی الْیَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالُوْا اِنَّهٗ قَدِ انْقَضٰی اَجَلُکَ فَاخْرُجْ عَنَّا فَقَالَ وَمَا عَلَیْکُمْ لَوْ تَرَکْتُمُوْنِیْ فَعَرَّسْتُ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ فَصَنَعْنَا لَکُمْ طَعَامًا فَحَضَرْتُمُوْهُ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا فِیْ طَعَامِکَ فَاخْرُجْ عَنَّا فَخَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ بِمَیْمُوْنَةَ حَتّٰی عَرَّسَ بِهَا بِسَرِفٍ **ترجمہ** انہوں نے احتجاج ان حدیثوں سے کیا ہے حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن اسحق نے (دوسری سند) حدیث بیان کی ہم سے ابراہیم بن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن ہارون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ہمارے والد نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابن اسحق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابان بن صالح اور عبد اللہ بن ابی نجیح نے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد اور عطا سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالی عنہا سے بحالت احرام نکاح کیا پھر نکاح کرکے تین دن مکہ میں مقیم رہے چنانچہ تیسرے دن حویطب بن عبد العزی ایک جماعت قریش کے ساتھ آیا اور آپ سے کہا کہ آپ کی میعاد پوری ہوگئی لہذا اب آپ یہاں سے چلے جائیں فرمایا کیا آپ لوگ مجھے کچھ دن اور رہنے کی اجازت دے سکتے ہیں تاکہ میں آپ لوگوں کے درمیان ہی میں شادی کی خوشی کروں اور تمہارے لیے کھانا وغیرہ پکواؤں مگر ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں آپکی کھانے کی کچھ ضرورت نہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کو لے کر مکہ سے برآمد ہوئے اور مقام سرف میں آکر خوشی کی (مقام سرف مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے)

٥٧ **حَدَّثَنَا** یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی ابْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِیْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے یزید بن سنان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عامر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے رباح بن ابی معروف نے وہ روایت کرتے ہیں عطا سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالی عنہا سے بحالت احرام نکاح کیا

٥٨ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے وہیب نے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن طاوس سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے

٥٩ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ ابْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ خُثَیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** حدیث بیان کی ہم سے علی بن شیبہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ روایت کرتے ہیں ابن خثیم سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے وہ نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ
خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ
سَلَّمَ مِثْلَہٗ، ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے (دوسری سند) اور
حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ

ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ، قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِیْ ابْنُ شِہَابٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَکَحَ مَیْمُوْنَۃَ وَ
ہِیَ خَالَتُہٗ وَہُوَ حَلَالٌ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لِلزُّہْرِیِّ وَمَا یُدْرِیْ یَزِیْدُ بْنُ الْاَصَمِّ اَعْرَابِیٌّ بَوَّالٌ اَتَجْعَلُہٗ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ
ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ابوبکرہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشار نے (دوسری سند) اور حدیث بیان کی
ہم سے اسمٰعیل بن یحیی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن ادریس نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے وہ
روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ جابر بن زید سے وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے مثل حدیث سابق کے عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ اور زہری نے مجھ سے حدیث بیان کی بروایت
یزید بن اصم کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بحالت غیر احرام نکاح کیا تھا اور
آپ یزید بن الاصم کی خالہ ہوتی تھیں عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب زہری سے کہا کہ یزید بن الاصم ایک
دیہاتی آدمی تھے انہیں اس حدیث کی کیا خبر کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بحالت احرام
نکاح کیا یا بحالت غیر احرام تو کیا آپ انہیں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے برابر کہہ سکتے ہیں **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ

خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ مُغِیْرَۃَ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِہٖ وَہُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان
کی ہم سے معلی بن اسد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو عوانہ نے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ سے وہ ابو الضحیٰ
سے وہ مسروق سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی بعض نساء سے بحالت احرام نکاح کیا تھا **حَدَّثَنَا** سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

کَامِلٌ اَبُو الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَہُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ حدیث
بیان کی ہم سے سلیمان بن شعیب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن عبد الرحمن نے کہا حدیث بیان کی ہم سے
کامل ابو العلاء نے وہ روایت کرتے ہیں ابو صالح سے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہا سے فرمایا رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا بحالیکہ آپ محرم تھے **فَقَالَ** لَہُمْ اَہْلُ الْمَقَالَۃِ الْاُوْلٰی وَمِنْ اَیْنَ یَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَہُوَ مُحْرِمٌ وَہٰذَا اَبُوْ رَافِعٍ وَمَیْمُوْنَۃُ یَذْکُرَانِ اَنَّ ذٰلِکَ کَانَ مِنْہُ وَہُوَ حَلَالٌ
ترجمہ اب اگر قائلین اول یہ اعتراض کریں کہ آپ کے قول کی پیروی کیونکر کی جاسکتی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بحالت احرام نکاح کیا تھا کیونکہ ابو رافع اور خود میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا

سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بحالت غیر احرام نکاح کیا تھا۔

۱۴ **فَذَكَرُوا** مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ حَلَالًا وَبَنٰى بِهَا حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا ترجمہ چنانچہ انہوں نے ہمسے ذکر کی وہ حدیث جو بیان کی ہمسے ابن مرزوق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث بیان کی ہم حماد بن زید نے وہ روایت کرتے ہیں مطر سے وہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بحالت غیر احرام نکاح کیا اور بحالت غیر احرام انکے پاس گئے چنانچہ دونوں کے درمیان پیغام و سلام کرنے والا میں ہی تھا

۱۵ **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ وَرَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ...... مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ وَنَحْنُ حَلَالَانِ بَعْدَ اَنْ رَجَعَ مِنْ مَّكَّةَ وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ خُزَيْمَةَ بَعْدَ اَنْ رَجَعَ مِنْ مَّكَّةَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے ربیع المؤذن اور ربیع الجیزی نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے اسد نے (دوسری سند) اور حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن سلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں حبیب بن ...... میمون بن مہران سے وہ یزید بن الاصم سے وہ ام المومنین میمونہ بنت الحارث رضی تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ سے بمقام سرف نکاح کیا تھا جبکہ ہم دونوں غیر محرم تھے بعد از انکہ آپ مکہ سے واپس ہوئے اور محمد بن خزیمہ نے مکہ سے واپس ہونے کا ذکر نہیں کیا

۱۶ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے کہا حدیث بیان کی جریر بن حازم نے انہوں نے ابو فزارہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن الاصم سے کہا خبر دی مجھ کو میمونہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انکے ساتھ نکاح کیا تھا بحالت غیر احرام **فَكَانَ** مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِنْ كَانَ ...... يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْاِسْنَادِ وَاسْتِقَامَتِهٖ وَهٰكَذَا مَذْهَبُهُمْ فَاِنَّ حَدِيْثَ اَبِيْ رَافِعٍ الَّذِيْ ذَكَرُوْا فَاِنَّمَا رَوَاهُ مَطَرُ الْوَرَّاقُ وَمَطَرٌ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ **وَقَدْ** رَوَاهُ مَالِكٌ وَهُوَ اَضْبَطُ مِنْهُ وَاَحْفَظُ فَقَطَعَهٗ ترجمہ تو اسکے جواب میں کہا جائیگا اگر یہ مسئلہ بطریق صحت اسناد کے اخذ کیا جائے جیسا کہ اہل علم کا مذہب و مسلک ہی تو حدیث ابی رافع جو مطر الوراق نے روایت کی ہے حجت نہیں ہو سکتی کیونکہ مطر الوراق ان راویوں میں سے نہیں ہیں جو محدثین کے نزدیک حجت ہیں علاوہ اسکے امام مالک رحمہ اللہ نے جو مطر الوراق سے احفظ و اضبط ہیں یہ حدیث منقطع روایت کی ہے

۱۷ **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَزَوَّجَاهُ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا خبر دی ہم کو ابن وہب نے ان سے حدیث

بیان کی مالک نے وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن عبد الرحمان سے وہ سلیمان بن یسار سے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خادم ابو رافع کو اور ایک انصاری شخص کو بہ پیغام دیگر بھیجا چنانچہ ان دونوں نے آپکا نکاح میمونہ بنت الحارث رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ کرایا اور اُس وقت آپ مدینہ میں ہی تھے قبل ازینکہ مکہ روانہ ہوں **وحدیث** یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ فَقَدْ ضَعَّفَهٗ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ فِیْ خِطَابِهٖ لِلزُّهْرِیِّ وَتَرَكَ الزُّهْرِیُّ لِلْاِنْكَارِ عَلَیْهِ وَاَخْرَجَهٗ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَجَعَلَهٗ اَعْرَابِیًّا بَوَّالًا وَهُمْ یُضَعِّفُوْنَ الرَّجُلَ بِاَقَلَّ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ وَبِكَلَامِ مَنْ هُوَ اَقَلُّ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ وَالزُّهْرِیِّ فَكَیْفَ وَقَدْ اَجْمَعَا جَمِیْعًا عَلَى الْكَلَامِ بِمَا ذَكَرْنَا فِیْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ وَمَعَ هٰذَا فَاِنَّ الْحُجَّةَ عِنْدَكُمْ فِیْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِیْثَ مُنْقَطِعًا ترجمہ اب رہی حدیث یزید بن الاصم سو وہ بیان کیا ہی جا چکا ہے کہ عمرو بن دینار نے زہری رحمہ اللہ کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے اس حدیث کی تضعیف کی ہے اور یزید بن الاصم کو ایک اعرابی بوّال شخص کہا اور اہل علم سے خارج سمجھا چنانچہ زہری رحمہ اللہ نے بھی اُن کے اعتراض کو تسلیم کر لیا اور اسکے جواب میں کچھ نہیں کہا حالانکہ محدثین اس سے کم درجہ کے اعتراض اور نیز عمرو بن دینار سے کم رتبہ والے کے اعتراض کیساتھ حدیث کی تضعیف کرتے ہیں تو اب اس حدیث کے ضعیف ہونے میں کیا کلام ہو سکتا ہے جس کے ضعیف ہونے پر عمرو بن دینار اور ابن شہاب زہری دونوں نے اتفاق کیا ہو دوسری دلیل حدیث یزید بن الاصم کے ضعیف ہونے کی یہ ہے کہ جعفر بن برقان نے میمون بن مہران سے یہ حدیث منقطع روایت کی ہے اور میمون بن مہران محدثین کے نزدیک حجت ہیں **حدثنا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَطَاءٍ فَجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ یَتَزَوَّجُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ عَطَاءٌ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ النِّكَاحَ مُنْذُ اَحَلَّهٗ قَالَ مَیْمُوْنٌ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ كَتَبَ اِلَیَّ اَنْ اَسْاَلَ یَزِیْدَ بْنَ الْاَصَمِّ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ حَلَالًا اَوْ حَرَامًا فَقَالَ یَزِیْدُ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ فَقَالَ عَطَاءٌ مَا كُنَّا نَاْخُذُ هٰذَا اِلَّا عَنْ مَیْمُوْنَةَ كُنَّا نَسْمَعُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے فہد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جعفر بن برقان نے وہ روایت کرتے ہیں میمون بن مہران سے کہ کہا میں عطا رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے پوچھا کہ کیا محرم نکاح کر سکتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ جب سے . اللہ تعالے نے نکاح کرنا حلال کیا ہے حرام نہیں کیا . . . . میں نے اُن سے کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے مجھے لکھا تھا کہ میں یزید بن الاصم سے دریافت کروں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کیساتھ بحالت احرام نکاح کیا تھا یا بحالت غیر احرام تو یزید بن الاصم نے بیان کیا کہ بحالت غیر احرام عطا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے تو ہمیں اس طرح پہنچا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکے ساتھ بحالت احرام نکاح کیا تھا **فاخبر** جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ بِالسَّبَبِ الَّذِیْ لَهٗ وَقَعَ اِلَیْهِ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ الْاَصَمِّ وَاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ یَزِیْدَ لَا عَنْ مَیْمُوْنَةَ وَلَا عَنْ غَیْرِهَا ثُمَّ حَاجَّ مَیْمُوْنٌ بِهٖ عَطَاءً فَذَكَرَهٗ عَنْ یَزِیْدَ وَلَمْ یُجَاوِزْهُ بِهٖ فَلَوْ لَا كَانَ عِنْدَهٗ عَمَّنْ هُوَ اَبْعَدُ مِنْهُ لَاحْتَجَّ بِهٖ عَلَیْهِ لِیُؤَكِّدَ بِذٰلِكَ حُجَّتَهٗ فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَیْضًا عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ لَا عَنْ غَیْرِهٖ وَالَّذِیْنَ رَوَوْا اَنَّ النَّبِیَّ

ع ۱۸

صلى الله عليه وآله وسلم تزوجها وهو محرم أهل علم وأثبت أصحاب ابن عباس رض سعيد بن جبير وعطاء وطاؤس ومجاهد
وعكرمة وجابر بن زيد وهؤلاء كلهم أئمة فقهاء يحتج بروايتهم وآرائهم والذين نقلوا عنهم فكذلك أيضا منهم عمرو
ابن دينار وأيوب السختياني وعبد الله ابن أبي نجيح فهؤلاء أيضا أئمة يقتدى بروايتهم ثم قد روي عن
عائشة أيضا ما قد وافق ما روي عن ابن عباس رض وروى ذلك عنها من لا يطعن أحد فيه أبو عوانة عن مغيرة
عن أبي الضحى عن مسروق فكل هؤلاء أئمة يحتج بروايتهم فما رووا من ذلك أولى مما روى من ليس كمثلهم
في الضبط والتثبت والفقه والأمانة **وأما** حديث عثمان فإنما رواه نبيه بن وهب وليس كعمرو بن دينار
ولا كجابر بن زيد ولا كمن روى ما يوافق ذلك عن مسروق عن عائشة ولا لنبيه أيضا موضع في العلم كموضع أحد
ممن ذكرنا فلا يجوز إذا كان كذلك أن يعارض به جميع من ذكرنا ممن روى بخلاف الذي روى هو فهذا
حكم هذا الباب من طريق الآثار **فأما** النظر في ذلك فإن المحرم حرام عليه جماع النساء فاحتمل أن يكون
عقد نكاحهن كذلك فنظرنا في ذلك فوجدناهم قد أجمعوا أنه لا بأس على المحرم بأن يبتاع جارية ولكن
لا يطأها حتى يحل ولا بأس بأن يشتري طيبا ليتطيب به بعد ما يحل ولا بأس بأن يشتري قميصا ليلبسه بعد
ما يحل وذلك الجماع والتطيب واللباس حرام عليه كله وهو محرم فلم يكن حرمة ذلك عليه تمنع عقد
الملك عليه ورأينا المحرم لا يشتري صيدا فاحتمل أن يكون حكم عقد النكاح كحكم عقد شرى الصيد أو
كحكم عقد شراء ما وصفنا مما سوى ذلك **فنظرنا** في ذلك فإذا من أحرم وفي يده صيد أمر أن يطلقه
ومن أحرم وعليه قميص أو في يده طيب أمر أن يطرحه عنه ويرفع ولم يكن ذلك كالصيد الذي
يؤمر بتخليته ويترك حبسه ورأيناه إذا أحرم ومعه امرأة لم يؤمر بإطلاقها بل يؤمر بحفظها
وصونها فكانت المرأة في ذلك كاللباس والطيب لا كالصيد فالنظر على ذلك أن يكون في استقبال عقد
النكاح عليها في حكم استقبال عقد الملك على الثياب والطيب الذي يحل له به لبس ذلك واستعماله
بعد الخروج من الإحرام **فقال** قائل فقد رأينا من تزوج أخته من الرضاعة كان نكاحه باطلا ولو اشتراها
كان شراؤه جائزا فكان الشرى يجوز أن يعقد على ما لا يحل وطؤه والنكاح لا يجوز أن يعقد إلا على من يحل
وطؤها وكانت المرأة حراما على المحرم جماعها فالنظر على ذلك أن يحرم عليه نكاحها **فكان** من الحجة
للآخرين عليهم في ذلك أنا رأينا الصائم والمعتكف حرام على كل واحد منهما الجماع وكل قد أجمع أن حرمة
الجماع عليهما لا يمنعهما من عقد النكاح لأنفسهما إذ كان ما حرم الجماع عليهما من ذلك إنما هو حرمة دين
كحرمة حيض المرأة الذي لا يمنعها من عقد النكاح على نفسها فحرمة الإحرام في النظر أيضا كذلك **وفكل**
وقد رأينا الرضاع الذي لا يجوز تزويج المرأة لمكانه إذا طرأ على النكاح فسخ النكاح فكذلك لا يجوز استقبال
النكاح لم يفسخه فالنظر على ذلك أيضا أن يكون لا يمنع استقبال عقد النكاح وحرمة الجماع بالإحرام كحرمته
بالصيام لا تمنع عقد النكاح فكذلك حرمة الإحرام لا تمنع عقد النكاح أيضا **فهذا** هو النظر في هذا الباب
وهو قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد ترجمہ پس جعفر بن برقان بروایت میمون بن مہران خبر دیتے ہیں کہ اصل
حدیث منقطع ہے اور کہ وہ خود یزید بن الاصم کا قول ہے نہ کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کا اور نہ ازواج نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے کسی اور کا چنانچہ میمون بن مہران نے عطاء رحمہ اللہ سے بحث کرتے ہوئے یزید بن الاصم کا یہ قول ذکر کیا تو انہوں نے اُسکے قبول نہیں کیا اب میمون بن مہران کے نزدیک یزید بن الاصم کی حدیث کا سلسلہ اُنکے آگے تک بڑھتا تو میمون بن مہران ضرور حجت پکڑتے اور کہتے کہ یہ یزید بن الاصم کا قول نہیں ہے بلکہ حدیث ہے الپس حدیث یزید بن الاصم کی اصلیت یہ ہے جو بیان کی گئی ادکہ بصحت اسناد اسکا سلسلہ یزید بن الاصم سے آگے نہیں بڑھتا اور جو لوگ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا کے ساتھ بحالت احرام نکاح کیا تھا وہ سب اہل علم اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما کے معتبر تلامذہ سے ہیں چنانچہ سعید بن جبیر رح طاوس رح مجاہد رح عکرمہ رح اور جابر بن زید یہ شیوخ ائمہ فقہای کرام ہیں اور اُنکی روایت و درایت دونوں حجت ہیں اور جن اہل علم نے ان سے روایت کی ہے اُنکا بھی یہی حال ہے چنانچہ عمرو بن دینار ایوب السختیانی عبداللہ بن ابی نجیح ان سب کی روایت بھی معتبر و حجت ہے ماسوائے اسکے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بھی وہی روایت کیا گیا ہے جو ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے جن لوگوں نے روایت کی ہے ان میں سے کوئی بھی مطعون نہیں ہے چنانچہ اُنکی حدیث کی سند میں ابو عوانہ ہیں وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے وہ ابوالضحیٰ سے وہ مسروق سے یہ سب اہل علم اور ائمہ کرام سے ہیں تو ایسی حدیث یہ لوگ روایت کریں ان لوگوں کی روایت سے کہیں اولیٰ افضل ہے جو ضبط و حفظ اور درایت و امانت میں اُن لوگوں کے ہم رتبہ نہیں ہیں چنانچہ شروع باب کی حدیث جو عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے اس کے راوی نبیہ بن وہب ہیں جو عمرو بن دینار کے ہم رتبہ نہیں ہیں جابر بن زید کے ہم رتبہ ہیں جو مسروق سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے سے بہرکیف نبیہ بن وہب علم و فضل میں اُن لوگوں میں سے کسی کے بھی ہم رتبہ نہیں ہیں جن کا ہم نے ابھی ذکر کیا لہذا اُنکی حدیث ان اہل علم کی روایت کیساتھ معارضہ نہیں کرسکتی جو اُنکے خلاف روایت کرتے ہیں یہ حکم ہے اس باب کا بطریق تصحیح معانی آثار کے اور اس کا بیان بطریق نظر و قیاس کے تو یہ بالاتفاق ہے کہ محرم کے لیے جماع حرام ہے اب محتمل ہے کہ نکاح کا بھی یہی حکم ہو لہذا اس پر بطریق نظر و قیاس نظر ڈالنے کی ضرورت واقع ہوئی چنانچہ اس مسئلہ پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر محرم لونڈی خریدے تو کوئی حرج نہیں البتہ اسکے لیے اسکے ساتھ ہم بستر ہونا جائز نہیں اسی طرح خوشبو خریدنا قمیص وغیرہ خریدنا بھی محرم کے لیے جائز ہے مگر ان کا استعمال جائز نہیں جبتک کہ وہ احرام سے باہر نہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ حرمت احرام ان چیزوں کی ملکیت حاصل کرنے کی مانع نہیں ہے تو اب قیاس چاہتا ہے کہ نکاح کرنے کا بھی یہی حکم ہو لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ محرم کے لیے شکار کا گوشت خریدنا جائز نہیں ہے اس لیے احتمال ہوسکتا ہے کہ نکاح کا حکم شکار کے حکم سے ملحق ہو لہذا ضرور ہوا کہ ہم اس امر پر بھی نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص احرام باندھے اور اسکے ہاتھ میں شکار کا گوشت ہو تو حکم ہے کہ اسے الگ کردے اسی طرح جس شخص کے جسم پر قمیص ہو یا اسکے ہاتھ میں خوشبو ہو تو حکم ہے کہ اسے بھی الگ کردے یا رکھ دے اور اگر محرم کے ساتھ اس کی زوجہ ہو تو اسے الگ کردینے کا حکم نہیں بلکہ اسے اپنے پاس رکھے لیکن اس سے ہم بستر نہ ہو تو اب معلوم ہوا کہ زوجہ کا حکم اس مسئلہ میں لباس اور خوشبو کا ہے نہ کہ شکار کا پس اس قیاس پر نکاح کرنے کا حکم ہے کہ جس طرح احرام کی حالت میں زوجہ کو ساتھ رکھنا منع نہیں اسی طرح جائز ہے کہ محرم نکاح کرے مگر اس سے ہم بستر نہ ہو یہی حکم لباس و خوشبو کا ہے کہ انکا خریدنا جائز ہے اور استعمال منع ہے جبتک احرام سے باہر نہ ہو جائے اب اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ نکاح کا قیاس خرید فروخت پر صحیح نہیں کہ جس طرح

احرام کے درمیان خوشبو اور لباس وغیرہ خریدنا جائز ہے اسی طرح نکاح کرنا بھی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ رضاعی بہن کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے لیکن خریدنا جائز ہے (یعنے رضاعی بہن لونڈی ہو اور اس کا آقا اُسے فروخت کرتا ہو تو رضاعی بھائی کے لیے جائز ہے کہ اسے خرید لے بخلاف نکاح کے کہ اسکے ساتھ اُسے نکاح کرنا جائز نہیں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جس کے ساتھ جماع کرنا جائز نہیں اسے خریدنا تو جائز ہے مگر نکاح جائز نہیں اور یہ تو مسلم ہے کہ محرم کے لیے جماع کرنا جائز نہیں ہے تو اب قیاس چاہتا ہے کہ اس کے لیے نکاح کرنا بھی جائز نہ ہو تو اسکے جواب میں کہا جائیگا کہ یہ اعتراض صحیح نہیں کیونکہ نظیر اسکے خلاف موجود ہے وہ یہ کہ صائم اور معتکف کے لیے جماع جائز نہیں ہے باوجود اسکے سب کا اتفاق ہے کہ ان دونوں کے لیۓ نکاح کرنا جائز ہے تو یہ ایک حرمت عارضی ہے نہ حرمت عینی جس طرح بحالت حیض جماع منع ہے اور نکاح کرنا منع نہیں ہے پس یہی حکم حرمت احرام کا ہے کہ وہ ایک حرمت عارضی ہے لہذا گو اس میں جماع کرنا منع ہے تاہم نکاح صحیح و درست ہے جس طرح بحالت صوم و اعتکاف ماسوائے اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ جس رضاعت کے سبب سے قائلین قول اول کے نزدیک نکاح جائز نہیں ہے اگر بعد نکاح کے رضاعت واقع ہو تو نکاح فاسد ہو جائیگا اسی طرح اس رضاعت کے سبب سے آئندہ بھی نکاح کرنا جائز نہیں ہے بخلاف احرام کے کہ اگر احرام نکاح کے بعد واقع ہو تو نکاح فاسد نہیں ہوتا اس قیاس پر اس صورت کا حکم کہ اگر احرام کی حالت میں نکاح کیا جائے تو احرام فاسد نہ ہو جس طرح نکاح کے بعد احرام باندھنے سے نکاح فاسد نہیں ہوتا پس ثابت ہو کہ احرام نکاح سے مانع نہیں یہ حکم ہے اس باب کا بطریق نظر و قیاس کے یہی امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ ترجمہ اور ایسا ہی اہل علم سے روایت کیا گیا ہے حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جریر بن حازم نے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان الاعمش سے وہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ محرم کے لیے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ وَقَيْسٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ مان ترجمہ نیز حدیث بیان کی ہم سے محمد بن خزیمہ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حجاج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد نے وہ روایت کرتے ہیں حبیب المعلم اور قیس اور عبد الکریم سے تینوں روایت کرتے ہیں عطار سے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بحالت احرام نکاح کرنے میں حرج نہیں جانتے تھے اگرچہ ناکح اور منکوحہ دونوں محرم ہوں حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رض عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ فَقَالَ وَمَا بَأْسٌ بِهِ هَلْ هُوَ إِلَّا كَالْبَيْعِ ترجمہ حدیث بیان کی ہم سے روح الفرج نے کہا حدیث بیان کی ہم سے احمد بن صالح نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی فدیک نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر نے کہا میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے محرم کے نکاح کرنے کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کوئی حرج نہیں کیونکہ نکاح بھی ... تو بیع و شرا کے مثل ایک شے ہے

۱۹ ۲۰ ۲۱

تم باللہ التوفیق ترجمہ الجزء الاول من کتاب شرح معانی الآثار سنہ ۱۳۲۷ ہجرۃ النبویۃ

کتبخانہ
شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین
تاجران کتب لاہور بازار کشمیری سے
(بارعایت طلب کریں۔)

ہر قسم کی کتب عربی فارسی اردو ۔۔۔ علاوہ ۔۔۔

نقاش — محمد حسین

ذخیرۃ الملوک
بزبان فارسی مصنفہ حضرت سید السادات منبع فیوض و برکات غوث صمدانی میر سید علی بن شہاب الدین ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ حاوی مسائل شریعت و سلوک انیس گوشہ نشینان جلیس سالکان عمر

حرز المحبین
تضمین ورد المریدین از زبان فارسی تصنیف حضرت باباداؤد خاکی نور اللہ مرقدہ و تضمینش جناب مولوی عبد القادر ۔۔۔ قادری فرمودہ است نہایت صحیح قابل دید و ملاحظہ است ۸/

درالمجالس فارسی
یہ کتاب وعظ واعظین کے لیئے ازبس مفید ہے اس میں وہ وہ مسائل درج کیے گئے ہیں جو بڑی بڑی دوسری کتب میں نہیں ملسکتے۔ مصنف علام نے اس طور سے ان مسائل کا اقتباس کیا ہے کہ دریا کو کوزہ میں کردیا ہی قیمت ۴ر

جدیدہ شرح ایساغوجی
معہ حواشی جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبد اللہ ٹونکی۔ مدرس کالج علوم مشرقیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ ۔۔۔ تصحیح و توضیح مولانا صاحب موصوف سے چھپی ہے ۔۔۔ کے لیئے ازحد مفید ہے۔ شائقین جلد منگو ۔۔۔ قیمت بلامحصول ڈاک صرف ۔۔۔

فیض الستار
شرح اردو کتاب الآثار امام محمد علیہ الرحمۃ آجتک کوئی کتاب حدیث مذہب جناب اعظم الائمہ حضرت ابوحنیفہ امام اعظم کی اردو میں نہیں لکھی گئی تھی۔ غیر مقلدین ہمیشہ طعن کیا کرتے تھے کہ مذہب حنفیہ کی کوئی کتاب علم حدیث کی نہیں۔ الحمد للہ کہ اس کتاب نے ان کی زبان طعن کو روکا۔ شارح علام مولوی حکیم محمد عبد الرشید عبد العزیز لاہوری نے نہایت عمدگی سے اس کی شرح فرمائی ہے۔ قیمت صرف ۸عہ

تفسیر فتح العزیز
پارہ عم فارسی
مصنفہ حضرت شاہ عبد ۔۔۔ صاحب دہلوی اس کتاب کی تعریف میں صرف شاہ صاحب کا نام نامی لینا ہی کافی ہے۔ مصنف علام نے اس ۔۔۔ سے مطالب رموز و غوامض کلام ربانی بیان فرمائے ۔۔۔ کہ صرف اس ایک پارہ کے مطالعہ سے شائقین کو کل ۔۔۔ شریف کی تفسیر و مطالب پر عبور حاصل ہوسکتا ہے قیمت ۔۔۔

رضی شرح شافیہ
یہ درسی کتاب علم صرف میں اعلیٰ درجہ کی ہے۔ پہلے کئی بار چھپی۔ مگر باعث عدم توجہی اہالیان مطبع غلط کیا بلکہ مسخ ہوگئی تھی۔ اور طلبا سخت عاجز و حیران تھے۔ بنظر افادہ شائقین چند قدیم قلمی نسخے بہم پہنچا کر تصحیح کی گئی ہے اور بڑی کوشش سے عمدہ کاغذ پر طبع کرائی گئی ہے۔ حسن خط اور خوبی صحت مطالعہ کتاب سے معلوم ہوگی۔ بلا تامل جلد منگا لیجئے۔ قیمت صرف ۸عہ

دیوان حافظ یعنے کلیات حافظ
محشی بحواشی قدیم و جدید معہ رسالہ اصطلاحات صوفیہ حضرات اس سے پیشتر آپ نے دیوان لسان الغیب شمس الدین محمد حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ بہت سے دیکھے ہوں گے۔ مگر جبکا ہم اشتہار دے رہے ہیں۔ کچھ اور ہی چیز ہے۔ پہلے جتنی دفعہ یہ دیوان چھپا اہل مطابع کی کم توجہی سے غلط در غلط نقل در نقل ہونے کے سبب سے بالکل مسخ ہوگیا تھا۔ لہذا اب مالک مطبع نامی لکھنؤ نے نہایت کوشش اور بصرف زر کثیر اس کی درستی فرمائی ہے۔ اور ایکسو چار نسخے جدید و عتیق جمع کرکے اسکی تصحیح کماینبغی فرمائی اور بمقابلہ عام مطبوعہ و مشہورہ دیوان حافظوں کے بہ تفصیل ذیل (۱۲۰۳) اشعار (۴۸) غزلیات مکمل (۱۷۵) افراد (۱۵) رباعیات (۱) معماذ (۴۵) قطعات (۱) قصیدہ (۱) مسدس (۲۴۲) ابیات متفرقہ۔ جملہ ۱۲۰۳ اشعار جو ایک مطبوعہ سابق میں طبع نہیں ہوئے تھے داخل دیوان کرکے نہایت ہی صحت و صفائی و خوش خطی و عمدگی کاغذ سے طبع کرکے قابل تحسین کام فرمایا ہے۔ مزید بران حاشیہ پر اشعار عربی کا ترجمہ بھی ثبت کردیا ہے اور جہاں لغوی معنوں کی ضرورت تھی وہاں لغوی اور جہاں اصطلاحی معنوں کی ضرورت تھی وہاں اصطلاحی معنے لکھدیئے۔ اور آخر کتاب میں رسالہ اصطلاحات صوفیہ بترتیب حروف ہجی بامعنے درج ہے حجم ۴۰۵ صفحہ ہے
قیمت صرف دو روپیہ

موطا امام محمد
معہ شرح اردو
شارح علام نے اس کتاب کی شرح نہایت بسط سے کی ہے۔ جو قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۸عہ

الکلام المتین فی معجزات سید المرسلین
حاوی کل معجزات خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم جو احادیث صحاح ستہ سے ثابت ہیں۔ نہایت شرح و بسط سے اس میں درج کیے گئے ہیں
قیمت بلا محصول ڈاک ۵/

جاربردی
معہ کفایہ محمد طاہر شرحین شافیہ
پہلے اس سے یہ شرحین علیحدہ علیحدہ چھپی تھیں مگر غلط ہونے کے شائقین نے ان کی طرف توجہ نہ کی ۔۔۔ نہایت کوشش سے ان کی صحت کرائی گئی ہے اور دونوں ۔۔۔ کو بنظر سہولت یکجا متن میں جاربردی شرح شافیہ اور حاشیہ پر کفایہ محمد طاہر شرح شافیہ طبع کی گئی ہیں۔ خط پاکیزہ صحت کامل ۔۔۔ نہایت قوی بند و بست سے کرایا گیا ہے۔ اور کاغذ نفیس استعمال ہوا ہے۔ گویا طالبعلموں کے واسطے ایک بے نظیر تحفہ ہے قیمت صرف ۔۔۔

متن متین محشی چلپی قلم
یہ کتاب نحو کی کمیاب بلکہ نایاب تھی۔ مولوی فضل حق صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اصل معتبر قلمی نسخے بہم پہنچا کر اور دیگر کتب مستندہ نحو سے اسکو محشی کیا۔ غرضیکہ یہ کتاب ہمہ صفت موصوف ہے۔ ناظرین جلد خریدیں ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت صرف ۸عہ
محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

معیار الحقائق
شرح کنز الدقائق۔ فارسی مصنفہ فاضل اجل ضیاء الدین محمد الحسنی الحنفی ۔۔۔ حاوی مسائل فقہ کتاب ۔۔۔ لاجواب کہ طلبا را از دیگر کتب فقہ ۔۔۔ مستغنی می نماید قیمت ۸عہ

مجموعہ سلطانی
رسالہ الیست حاوی کل مسائل ضروریہ حنفیہ بزبان فارسی بطریق سوال و جواب اگر بچہ ہا را ازبر کنانیدہ شود تمام عمر از صراط مستقیم نہ لغزند۔ قیمت صرف ۳/

الغرض ۔۔۔ کتب ۔۔۔ تاجران کتب الٰہی بخش محمد جلال الدین

محبوب قسم عادلگڑھی — بقلم محمد عبد الرشید

اعلان

طالبانِ اخبارِ سید المرسلین وشائقانِ آثار
خلفائے راشدین پر واضح ہو کہ باوجود اشد ضرورت و اہم احتیاج
حضرات مقلدین حنفیہ کے کوئی بڑی کتاب احادیث صحاح کے جو عبادات اور
معاملات میں مثل صحیح بخاری و صحیح مسلم کے جامع اور صحتِ اسناد و متن کے معتبر ہو نہیں چھپی
تھی۔ سو راقم آثم نے واسطے تقویتِ دین و تائیدِ مقلدین کے ایک عجیبہ و غریبہ نسخہ جامع صحاح اخبار

یعنی شرح معانی الآثار ترجمہ عربی

تالیف شریف علامہ عریف امام الفقہاء المحدثین مقتدا الفضلاء المستندین شیخ الاسلام والمسلمین اعظم حفاظ احادیث خاتم النبیین۔ الامام الہمام
ابوجعفر طحاوی علیہ رحمۃ اللہ الباری۔ جو ارباب کتب احادیث صحاح ستہ کے معاصر ہیں بہم پہنچایا اور پہلے ایک مدت تک اصل کا اور دو نسخوں معتبر
سے کہ تینوں نسخے بڑی تلاش و سعی سے دستیاب ہوئے تھے علمائے نامی سے خوب جانچکر مقابلہ کرایا۔ اور پھر کاپی کو دوبارہ فضلائے گرامی کی تصحیح سے بصرف زر کثیر محشی کرا
اور حافظ مظفر الدین صاحب مینیجر مطبع اسلامیہ لاہور کے اہتمام سے عمدہ کاغذ پر صحیح و خوشخط چھپوایا۔ کہاں ہیں شائقین جلد تشریف لاویں۔ اور اس گوہر
گرانمایہ کو نقدِ جان دیکر خریدیں۔ بصورت تساہل زحمت انتظار طبع ثانی کرنی پڑیگی قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دس روپیہ (عـہ)

نوید تازہ

چونکہ اکثر لوگ فہم و ادراک زبان عربی سے قاصر تھے اسلیئے اسی کتاب یعنی معانی الآثار کا ترجمہ اردو معہ شرح نہایت عمدگی سے بصرف زر کثیر کراکے بہ صحت
تمام چھپایا گیا ہے۔ تاکہ عوام بھی اسکے فیض سے محروم نرہیں۔ مزید سہولت شائقین کے لیئے اس کتاب کو چار حصوں پر منقسم کرکے مکمل کردیا
تاکہ کم استطاعت اصحاب بھی بتدریج ربع ربع خرید کرکے حظ وافر اٹھائیں۔ قیمت ربع اول صمہ۔ ربع دوم ہے
ربع سوم للعہ۔ ربع چہارم للعہ۔ بلا محصول ڈاک۔ یکجائی خریدار کیلیئے بلا محصول عـہ

المشتہر

شیخ الٰہی بخش محمد جلال الدین تاجر الکتب

لاہور
بازار کشمیری